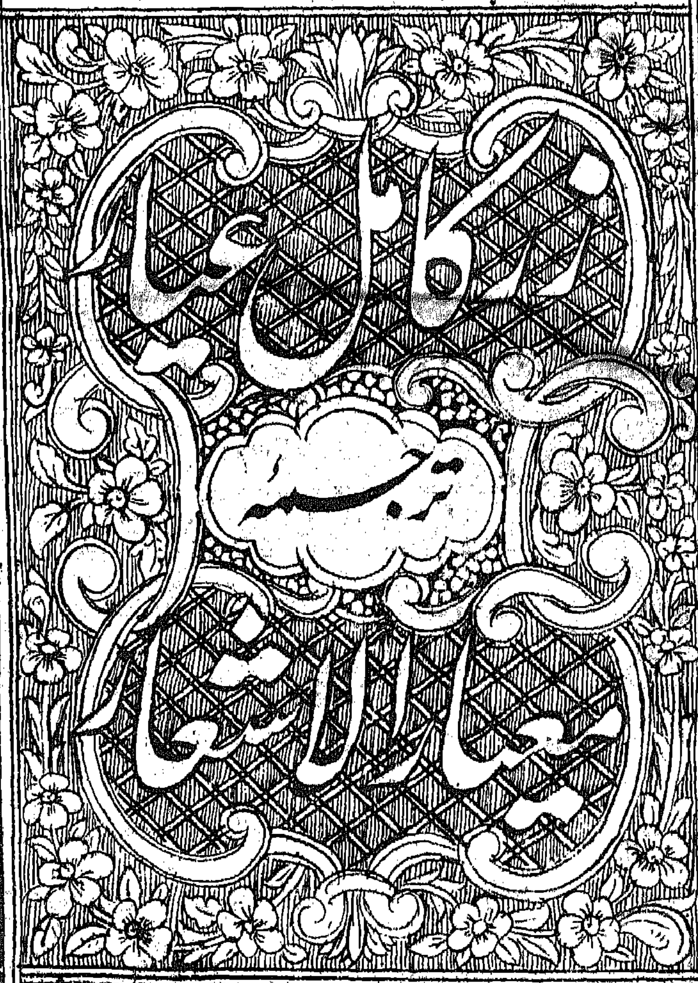
بعمدن صناعی محمد حسین کا فضل و فن خلاق معانی



زر کامل عیار

ترجمہ

معیار الاشعار

مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع جہان ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خدای عزوجل و نعت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ نبی مرسل و منقبت
شیر خدا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا و حضرت ائمہ ہدی ارکین شریعت غرا کہتا ہے فقیر حقیر سید
مظفر علی اسیر کہ درینولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان با صدق و صفا فقیر خانے
مین جمع ہوے اور بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور ابیات فارسی کا اور مسائل علم عروض اور قوافی کا
بایکدیگر رہا چنانچہ صحیفہ شریفہ یعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر اماجد و اماثل رئیس الحکما
و سند الکملا محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ اسی صناعت مین ہے اور اوسپر بعضے کملاے اصحاب خلت و
براعت فراغنی مولوی سعد اللہ صاحب نے حاشیہ لکھا ہے اور انصاف کو بالاے طاق رکھکر جابجا
اعتراض کیے ہین اور شرح شیخ مہدی علی زکی مشتہر بہ ملک الشعرا کی بھی ہر بار ہا صحبت مین پڑہا گیا
بعضے مطالب زیادہ حاشیہ اور شرح سے ذہن مین آئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے
صحت سے بھی رہگئے ہین لہذا بہ تکلیف بعض احباب اور بمفاد و کان حقا علینا نصر المومنین احقر العباد نے
مطالب نو و کہن عبارت اردو مین بطریق ترجمہ کے لکھے اور نام اسکا زر کامل عیار در ترجمہ معیار الاشعار رکھا

اور کہین کہین عبارت حاشیہ و شرح بھی بعینہ لکھہ دی اسلیے کہ دریافت کرنا اوسکا مبتدیونکو سہل ہے
اور جس جس مقام مین عبارت متن پیچیدہ اور حاشیہ و شرح مین بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہوگیا ہے
ستفیدون پر حال اوسکا منکشف ہوجاے طرز تحریر یہہ ہے کہ میم اشارہ عبارت متن کا اور ت
عبارت اپنے ترجمے سے اور ح نشان عبارت حاشیہ کا اور شین علامت شرح کی وباللہ التوفیق
م الحمد للہ حمد الشاکرین والصلواۃ علی محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین ت سب تعریفین ثابت ہین
واسطے خدا تعالے کے تعریفین شکر کرنے والون کی اور درود کاملہ نازل ہوا و پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے جو سردار انبیاے مرسل کے ہین اور اوپر اونکی اولاد کے جو طاہر ہین معلوم ہو کہ حمد الشاکرین
مفعول مطلق ہے اور منصوب اور حمد مین مقابلہ نعمت کا ضرور نہین ہے اور شکر مین مقابلہ نعمت کا
ضرور ہے پس جو حمد کہ بمقابلہ نعمت ہے البتہ افضل حمد ہے اور انسان نعمت آلہی سے کسی وقت خالی
نہین علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت آلہی ہے حمد ستودن اور ستایش
اور صلوۃ دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد فرزندان تینون لغت منتخب سے م اما بعد این مختصری
در علم عروض و قوافی شعر تازی و فارسی کہ بالتماس بعضی دوستان مرتب کردہ شد و آنرا معیار الاشعار
نام نہادہ آمد ت یہہ ایک رسالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی و فارسی مین ہے کہ بالتماس
بعضے دوستون کے مرتب کیا گیا اور نام اوسکا معیار الاشعار رکھا عروض بالفتح نام ایک علم کا ہے
کہ میزان شعر موزون اور ناموزون ہے منتخب سے اور عروض کرسول بمعنی معروض اور صلہ اوسکا
محذوف یعنے معروض علیہ کسواسطے کہ اشعار کو اوس پر عرض کرتی ہین کہ موزون ناموزون سے
جدا ہو کذا فی القاموس اور وجہ تسمیہ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسالہ ہاے عروض مین بکثرت لکھی
ہین مگر بہتر سب سے یہی ہے جسکا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ بمعنی از پی روندہ ہے
اور اوسکو قفو سے لیا ہے بمعنی از پی رفتن جو بیشتر یہہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ یا پیچھے اکثر باقی الفاظ کے
واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور اصطلاح مین عبارت ہے
اوس سب سے جو تکرار پائی الفاظ متشابہۃ الاواخر مین یا ایک لفظ متغایر المعانی مین اواخر مصاریع
یا ابیات کذا فی الغیاث اور رسالہ عطای و دیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر پیمانہ و اندازہ و چاشنی
گرفتن زر و سیم و آلہ راست گرفتن ترازو منتخب اور کشف سے م و این مختصر مشتمل بر مقدمہ و دو فن

مقدمہ در بیان ماہیت شعر و ذکر صناعتی کہ شعر را بدان تعلق باشد و آن سہ فصل ست **فصل اول** در حد شعر و تحقیق آن ست اور اس مختصر مین ایک مقدمہ اور دو فن ہین مقدمہ بیان ماہیت شعر مین اور ذکر صنائع مین کہ شعر سے تعلق رکھتے ہین اوسمین تین فصلین ہین فصل اول تعریف اور تحقیق شعر مین مقدمہ بالضم میم و کسر دال مشدد پیش رونده ہے یا وہ مطلب جو پیشتر کہا جاسے واسطے آسانی مطالب آیندہ کے کذا فی المدار و المؤید و المنتخب و الغیاث اور ماہیت بکسر ہا و تشدید تحتانی بمعنی حقیقت شی مستعمل ہے اور یہہ مصدر جعلی ہے تراشیدہ اہل منطق اور اہل حکمت کا اور معنی لفظی ماہیت کی چیست این چیست مین مرکب از ما موصولہ و لفظ ہی سے بکسر ہا و فتح یا ضمیر مونث واحد اور یار مشدد علامت جعلی ہے اور تا واسطے مصدریت کے گر یار لفظ ہی بجہت اجتماع یا آت حذف ہوئی ہے کذا فی الغیاث اور صناعت بکسر اول پیشہ اور کام اور اصطلاح مین اطلاق اوسکا علم پر شائع ہے کذا فی الصراح و المنتخب و الکشف اور حد بفتح و تشدید دال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح منطق مین تعریف شی بذاتیات جیسے کہ تعریف انسان کی بحیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ تعریف ہے بعرضیات جیسے کہ تعریف انسان کی بماشی ضاحک غیاث سے ہم شعر نزد منطقیان کلام مخیل موزون باشد و در عرف جمہور کلام موزون مقفی است شعر نزدیک منطقیون کے کلام مخیل معتدل ہے اور عرف جمہور مین یعنی نزدیک شعرا کے کلام موزون ہونا عروضی اور مقفی ہے کلام سخن گفتن و سخن منتخب ہے اور مخیل خیال کردہ شدہ جس سے تخییل ہو مقفی وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظون کے آیندہ متن مین مفصل مرقوم ہین اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہہ شبہہ کیا ہے قولہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن نزد منطقیان از امور مقصودہ بالذات نیست آرے از امور مقصودہ بالعرض ست کہ معین و مفید نحوی از تخییل باشد کہ مقصود بالذات است و از ینجاست کہ شیخ در منطق الشفا آوردہ لا نظر للمنطقی فی شی من ذلک الا فی کونہ کلاما مخیلا و دیگر گفتہ انما ینظر المنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و لہذا بعضی قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند چنانکہ محقق خود در اساس الاقتباس میگوید بعضی قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد چنانکہ بعضی اشعار یونانیان ست و در دیگر لغات قدیم مانند عبری و سریانی و فرس ہم وزن حقیقی اعتبار نکردہ اند و اعتبار وزن حقیقی اول عرب را بودہ و دیگر امم متابعت ایشان کردہ اند و نظر منطقی خاص است بتخییل و وزن را ازان جہت اعتبار کنند کہ بوجہی اقتضای تخییل کند و صناعت منطق باحث بالذات

از تخییل شعریست و بالعرض از دیگر احوال تتم کلامہ آور صاحب شرح سنے اوسکا جواب یون لکھا ہے ش
باید دانست کہ شعر جزوی از اجزای منطق ہست زیراکہ قیاس را از علم منطق بر پنج نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم
جزوی از ہمان اجزای پنجگانہ ہست و این بجہت مناسبت تخییل ست تتم کلامہ پس کیفیت جواب کی ظاہر ہے
اس وجہ سے کہ یہہ عبارت خارج از بحث ہے اور اعتراض سے بالکل تعلق نہین رکھتی بہر کیف فقیر نے
اس باب مین قبلہ مولوی عبد الرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا اور مولوی صاحب موصوف نے جواب
اوسکا یون لکھہ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقیین کلام مخیل کہ باعث انبساط نفس یا انقباض باشد
ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام بمعنی دلچسپ گرفتہ نہ متعارف حصر فیان و عروضیان پس این شبہہ
شبہہ محض ہست و بس اور جناب سید علی محمد صاحب خلف الرشید جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان ادام اللہ فیضہم
نے اس جگہہ یہہ عبارت تحریر فرمائی ہے کہ کبھی اطلاق تخییل کا اوس مقام پر ہوتا ہے کہ ایک شی انسان کے
خیال مین گذری چنانچہ یہہ معنی لغوی ہین اور کبھی تخییل سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ اثر کرے سخن نفس مین
از روے انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہہ معنی اصطلاحی ہین اور وزن کے معنے لغت مین معتدل کے بھی
آئے ہین چنانچہ کتاب مجمع البحرین مین تفسیر آیہ وافی ہدایہ و انبتنا فیہا من کل شی موزون کے لکھے ہین اور عرف عام
مین کہتے ہین قد موزون اور بنا بر اصطلاح جمہور شعرا کے ایک ہیات ہے تابع نظام حرکات و سکنات وغیرہ
کی چنانچہ انشاء اللہ تعالے معلوم ہوگا جب یہہ ممہد ہوا پس معلوم ہو کہ یہہ شبہہ جب ہوتا ہے کہ تخییل اور
وزن کے معنی اصطلاحی ہون اور اگر تخییل سے مراد معنی لغوی ہون اور موزون سے مراد معتدل و معنی
تمام عبارت کے یہہ کہین کہ شعر بنا بر اہل منطق کے کلام مخیل یعنے خیال کردہ شدہ اور معتدل ہی جس مین
تطویل یا اجمال مضر نہو فہم مطالب مین اور یہہ کلام البتہ اثر کریگا نفس مین بہ انقباض یا بہ انبساط یا یہہ کہ
تخییل کے معنی اصطلاحی ہون مگر تجرید کرین اوس سے معانی کو بعد ازان اوس لفظ کو ذکر کرین کہ وہ دلالت کرے
اون معنون پر چنانچہ و تقشعر منہ جلود الذین الایہ مین تجرید کی ہے پس بنا بر این اعتراض مذکور مرفوع اور
شبہہ مسطور مدفوع ہے قائل لعل اللہ سید شاہ ابد ذلک امرا تتم اور فقیر کے ذہن مین یہہ آتا ہے
کہ اس تکلف اور تاویل کی حاجت نہین شعر کے واسطے وزن ضرور ہے اور یہی وزن فارق ہے درمیان
نثر و نظم کے ورنہ کلام مخیل دونون مین چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ما علمناہ الشعر یعنی نبیا ہو ختم تتم پیغمبر
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم راشعر شک نہین کہ کلام خدا مین بھی شعر سے مراد کلام موزون ہے نہ منطقی کو

غرض اور بحث قضایای تخییلیہ سی ہے نظم ہو خواہ نثر مگر تعریف نظم اور نثر کی اوسکے نزدیک بھی علاحدہ علاحدہ ہے
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل موزون جو اہل عروض کے نزدیک ہے مگر بحث وزن سے کام اہل عروض کا
ہے نہ کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً فقہ جب ذکر اسکا علم فقہ مین ہوگا فقیہ کو غرض اور بحث اوسکی حلال اور
حرام مین ہوگی مگر جب تعریف نغمہ کی فقیہ سے پوچھیے وہی تعریف نغمے کی کریگا جو اہل موسیقی نے کی ہے
اگرچہ اوسکو غرض اور بحث اوس سے نہین ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمہ تعریف شعر مین
فرماتے ہین کہ شعر نزد منطقیان مخیل موزون ہے غرض اور بحث منطق بیان نہین کرتی اور شک نہین کہ اگر
قید موزون کی نہو نثر بھی نظم مین داخل ہوجائے کہ کوئی کلام تخییل سے خالی نہین نظم ہو خواہ نثر اور حال
اہل منطق کا اس باب مین یہہ ہے کہ متقدمین اونمین دو فرقے ہین بعضون نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہے
اور اونکو اپنے مطلب سے مطابق سمجھا اور فرقہ ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو درمیان نثر اور
نظم کے چنانچہ یہہ دعوی ہمارا عبارت معترض سے کہ امثال بعضے قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند او عبارت
اساس الاقتباس سے کہ بعضے قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد صاف پیدا ہے
کسواسطے کہ جب کہا بعض قدما نے اعتبار نہین کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور متاخرین
اہل منطق کا یہہ حال ہے کہ کل اونکے وزن کو اعتبار کرتے ہین بلکہ قافیے کو بھی چنانچہ عبارت شرح
تجرید کی یہہ ہے متن والشعر من الصناعات وهو عند القدماء کلام مخیل وعند المحدثین کلام موزون متساوی الارکان
المقفی شرح الشعر صناعة من الصناعات وهو عند القدماء کل کلام مخیل یقتضی للنفس بسطا او قبضا اما المحدثون
فالشعر عندهم کلام موزون متساوی الارکان مقفا دوسری جگہہ شرح مذکور مین یون لکھا ہے والشعر التام یحاکی
بالکلام المخیل وبالوزن وبالنغمة المناسبة ان قارنتها والکلام یحاکی اما بالالفاظ او بالمعانی او بهما اور وزن
کی بھی کئی صورتین ہین وزن صرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے
چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہہ ہے وآما فی الامم القدیمة من الیونانیین والعبرانیین والسریانیین فلم
ینقلوا عن قدمائهم شعرا موزونا بهذه الاوزان العروضیة بل باوزان بالنثر اشبه وقوافیها غیر متفقة
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جنکے نزدیک شعر فقط کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد
جانتے ہین وہ بھی ایک وزن ہے ان دلیلون سے نزدیک متامل کے پیدا ہے کہ شعر کو وزن سے
چارہ نہین اور اہل منطق بھی اوسکو داخل حد جانتے ہین ہر چند غرض اور بحث اونکو تخییل سے ہے پس

قول محقق تحقیق ٹھہرا قتال هم اما کلام الفاظی باشد مؤلف از حروف که بحسب وضع بر معنی مقصود دال باشد
و شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد و اگر کسی بتکلف فعلی غیر ملفوظ را مانند حرکتی از دست یا چشم مثلاً جزوی
از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد ازان جهت که مشتمل باشد بر حدوث صوتی یا خیال صوتی
دال بر مرادی است پس کلام الفاظ هین مؤلف حروف سے که بحسب وضع معنی مقصود پر دال هون اور
شعر بلا الفاظ نہین ہو سکتا اور اگر کوئی بتکلف ایک فعل غیر ملفوظ کو مثل حرکت دست یا حرکت چشم کی
ایک جزو اجزای شعر سے مقرر کرے حکم اوسکا مثل لفظ کا ہے کہ حدوث صوت یا خیال صوت اوسمین
ایک مراد پر شامل ہے پس کلام کے معنی لغوی سابق لکھے گئے اور اصطلاح اہل نحو مین لفظ ہے
متضمن دو کلمہ یعنی مرکب دو اسم سے یا فعل سے اور اسم سے که نسبت ایک کی دوسرے سے ہو
اسطرح که فائدہ تام ہو جیسے زید قائم اور قام زید نفتح اور یا بات سے اور مراد حروف سے حروف تہجی
ہین اور مثال فعل غیر ملفوظ کی جسکو حکم لفظ مین کہا ہے یہہ ہے مثلاً کہے کوئی یہہ مصرع ع مردی
از خانہ برون آمد و گفتا اور اشارہ آنکھ سے کرے معنی اوسکے یہہ ہوئے کہ دیا یا ہاتھ ہاتھ پر مارے
معنی اوسکے یہہ ہوئے کہ بزن پس یہہ حدوث صوت یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور یہہ خیال صوت یعنی
آنکھ سے اشارہ کرنا چونکہ دال ایک مراد پر ہے حکم لفظ مین ہے مگر یہہ بھی تکلف سے خالی نہین
حاشیہ کا مطلب اسی قبیل سے ہے مگر شارح نے اسکو خلاف ٹھہرایا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے ش
مطلب متن از فہم صاحب میزان رو گرفتہ و بزعم مصنف براہ دور از معانی رفتہ اللهم ارنی حقائق الاشیاء
کما ہی باید دانست که مراد مصنف اینست که آن حرکت دست یا چشم مثلاً بجہت اشتمال بر حدوث صوت
یا خیال صوت که دال بود بر مرادی در حکم لفظ باشد اما بحرکت دست حدوث صوت چنانکه درین مصرع
ع مردی بدر خانہ ما زد دستک پس لفظ دستک ذکر نسازند و دست بر دست زدہ مفهوم مراد گیرند
و خیال صوت بحرکت دست یعنی آوازی پیدا نباشد چنانکه درین مصرع ع که مرا با تو هیچ کار نماند و دست را
دو بار حرکت دہند که لفظ برو برو ازان مراد بود اما بحرکت چشم حدوث صوت راست نیاید پس خیال
صوت می شاید چنانکه درین مصرع ع گفتم که بجالم نگری گفت + و پس از لفظ گفت اشارہ بحرکت چشم
نماید که لفظ بچشم به خیال در آید و دلالت این حرکات بر مدلولات وضعی غیر لفظی باشد و این همه از تکلف
خالی نباشد چنانچه مصنف هم اشارہ بآن نمودہ تم کلامہ ظاہر ہے که حاصل دونون عبارتون کا ایک ہی

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شارح کا کچھہ اور تھا مگر بیان درست نہو سکا بہرکیف یہہ مقام چندان وقت طلب
نہین ہے ہم و ہمچنین الفاظ مہمل بمعنی را اگرچہ مستجمع وزن و قافیہ باشد از قبیل شعر نشمرند یہہ فقرہ
عطف ہے اوس قول پر کہ شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد یعنی جیسے شعر بے الفاظ نہین ہوتا اسیطرح
الفاظ مہمل بےمعنی کو اگرچہ موزون اور مقفیٰ ہون قبیل شعر سے نہین گنتے مہمل لغت مین بضم اول اور
میم ثانی مفتوح فرو گذاشتہ شدہ اور متروک اور بیکار رہا را و کشف اور غیاث سے اور اصطلاح مین
وہ کلام کہ معنی نرکھتا ہوا یک تذکرے مین لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے
کہو کہ فقط الفاظ صحیح ہون اور معنی اونکے کچھہ نہون تا سامع اشتباہ مین پڑین اوس بزرگ نے
انتہا تک للاعرفی البدیہہ تین شعر کہے ایک اونمین سے یہہ ہے ٭ روزی کہ در بدخشان تیغ برخیار بندد ٭
فالودہ دمشقی خلخال بار گردد پس ایسے کلام بےمعنی کو شعر کہنا چاہیے ہم و حکم ہذیانات اہل جنون و ہزل
کہ بر الفاظ مہمل مشتمل باشد و در نظم ایراد کنند حکم الفاظ معنی دار باشد ازان جہت کہ مراد ایشان بحسب قصد
ایشان ازان الفاظ حاصل آید پس کلام شعر را و غیر شعر را بجاے جنس ست اور حکم بیہودہ گویون
اہل جنون اور اہل ہزل یعنی بیباکون اور گستاخون کا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہون اور نظم مین وارد کرین
حکم الفاظ معنی دار کا ہے اس جہت سے کہ مراد اونکی موافق اونکے قصد کے اون الفاظ سے حاصل ہو
پس کلام شعر اور غیر شعر کو بجاے جنس ہے ہذیان لغت مین بفتحتین اور ذال معجمہ سخن بیہودہ کہنا
بیہوشی مرض مین کذا فی المنتخب الصراح والغیاث اور مجون لغت مین بالضم کالدخول بمعنی بیباکی پس
اگرچہ ہذیان کلام بیہوشی اور ہزل سخن بیہودہ ہے مگر الاصطلاح مین ہزل اور ہذیان دونون کلام
مسخرگی کو کہتے ہین جیسا کہ کلام جعفر زٹلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشاء اللہ خان کے ہجو مولوی
فائق مین ٭ شعر ٭ چہ خوش گفت فائق شاعر غرا ٭ کہ چون ذہن من ذہن رسا نباشد ٭ بمقام شعر چو صرف
افتد تشدید صحیح حرا نباشد ٭ نقل اسکی زبانی مولوی فائق کے یون ہے کہ مینے ایک شعر
کسی زمین مین کہا تھا اوس مین لفظ یہ مشدد تھا میر انشاء اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بھی
اس مین شریک اونکے ہوئے مینے سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکھبھیجی انشاء اللہ خان نے
خفیف ہوکر چند شعر میری ہجو مین کہے مینے بھی ایک سالہ اون دونون کی ہجو مین لکھا کہ جواب ترکی
بترکی شعر آخر اوسکا یہہ ہے ٭ شعر ٭ چون این رسالہ واقع دخل دو شاعر ست ٭ زین جہت نام او شدہ ریگ گزدو فاختہ

صاحب میزان نے بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرع کہین کا اور ایک مصرع کہین کا
مدعا یہ مطلب فرمایا محقق علیہ الرحمہ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو بجائے جنس ہے یعنی
معنی جنس کے صادق ہین مگر جنس حقیقی نکہا چاہیے اسواسطے کہ مرکب مین دریافت کرنا معنی جنس کا
عسیر اور دقیق ہے چنانچہ کتاب مسلم العلوم مین ہویدا اسکے یہہ عبارت ہے لاکن فی المرکب تحصیل
معنی الجنس عسیر دقیق و فی البسیط متعذر البتۃ و تفسیر مشکل فان ابہام المعین و تعیین المبہم امر عظیم انتہی لہذا مصنف
علیہ الرحمہ نے احتیاطاً کلام کو بجائے جنس کہا قال ش قولہ بجائے جنس یعنی بجائیکہ انجا تجانس مذکور
نماید پس مراد ازان جنس جنس است ہم اما تخییل تاثیر سخن باشد در نفس بر وجہی از وجوہ مانند بسط یا قبض
و شبہہ نیست کہ غرض از شعر تخییل ست تا حصول آن در نفس مبدء صدور فعلی شود ازو مانند اقدام بر کاری
یا امتناع ازان یا مبدء حدوث ہیأتی شود درو مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد الا آنکہ
تخییل را حکمای یونان از اسباب ماہیت شعر شمردہ اند و شعرای عرب و عجم از اسباب جودت او
می شمرند پس بقول یونانیان از فصول شعر باشد و بقول این جماعت از اغراض و منتہای غایت است
لیکن تخییل تاثیر کرنا سخن کا ہے نفس مین کسی وجہ سے مانند بسط کے یا قبض کے کہ دل خوش ہو جاوے
یا رنجیدہ ہو جاوے اور شک نہین ہے کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہے تا حاصل ہونا اسکا نفس مین منشا ہووے ایک
فعل کا ہو مثل اقدام کے ایک کام پر یا امتناع کی اوس سے یا مبدء پیدا ہو ایک ہیأت کا نفس مین مانند رضا کے
یا ناخوشی کی یا کسی طرح کی لذت کہ مطلوب ہو مگر اس تخییل کو حکمای یونان اسباب ماہیت شعر سے گنتے ہین اور شعرای
عجم اسباب حسن شعر سے سمجھتے ہین پس بقول یونانیان یہہ تخییل فصول شعر سے ہے اور بقول شعرا بمنزلہ غرض اور غایت
شعر سے ہے پس معنی تخییل کے لغت سے قبل ازین لکھے گئے اور بسط بالفتح بمعنی فراخی صراح سے ہے اور بمعنی گستردن غیاث سے
اور مراد اوس سے انبساط نفس ہے اور قبض بفتح اول اور سکون ثانی گرفتن اور تنگی غیاث سے اور مراد اوس
انقباض نفس ہے اور مبدء بفتح صیغہ اسم ظرف ثلاثی مجرد سے جگہہ آغاز کرنے اور آشکارا کرنے کی
اور بضم اور دال مہملہ مکسورہ اور بعد اوسکے ہمزہ صیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے آغاز
کرنے والا اور پیدا کرنے والا اور بضم اور دال مہملہ مفتوحہ صیغہ اسم ظرف کا
باب افعال سے جگہہ آغاز اور آشکارا کرنے کی کذا فی الغیاث اور اقدام بکسر پیش دستی کرنا کسی کام مین غیاث سے
اور ہیأت بر وزن ... صورت بنجرنا اور شکل اور صورت کشف اور غیاث سے ... بکسر خوشنودی اور

بفتح خوشنود ہونا کشف اور صراح اور منتخب سے اور صاحب منتخب نے دونون لفظ بالفتح لکھے ہین
سے اور سخط بالفتحتین اور خار معجمہ مثل خشم اور غضب مدار اور ہویدا سے اور منتخب مین بالضم اور بالفتحتین
اور صراح مین بالضم اور بالفتح اور سکون ثانی اور جودت بفتح نیکی اور نیک ہونا اور خوبی ہر چیز کی منتخب
اور کشف اور شرح نصاب اور غیاث سے اور فصل بالفتح جدا کرنا اور جدا ہونا اور اصطلاح منطق
وہ چیز کہ تمیز دے ایک شی کو مشارکات ذاتیہ اور واقع ہو جواب ای شی ہو فی ذاتہ مین جیسے کہ لفظ ناطق
تمیز دیتا ہے انسان کو اور حیوانون سے کہ شریک اوسکے ہین حیوانیت مین غیاث سے مثال اوسکی
جو نفس مین انبساط پیدا کرے مصرع شد ریاض تیغ چون بارنیت سیال ॥ مثال اوسکی جو نفس مین انقباض
پیدا کرے مصرع غسل تیغ و صوت تیغ چون کس با ॥ مثال اوسکی جو نفس مین ہنگام اقدام کار سکا ہے
سعدی کہتا ہے بیت خواہی کہ خدای بر تو بخشد ॥ با خلق خدای کن نکوئی ॥ یا اشعار رجز وقت
جنگ نظامی کہتا ہے بیت منم پیل تولاد شاہی ॥ کہ بر پشت پیلان کشم پیلپای ॥ درم
پہلوی پہلوانان بہ تیغ ॥ بدرم گرده گردنان بی دریغ ॥ مثال اوسکی جو نفس مین باعث امتناع
کار کا ہو سعدی کہتا ہے بیت الا تا نخواہی بلا بر حسود ॥ کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست ॥ چہ حاجت
کہ با وی کنی دشمنی ॥ کہ وی را چنین دشمن اندر قفاست ॥ مثال اوسکی جو نفس مین باعث رضا ہو
سعدی کہتا ہے بیت رشکم آید چو کسی سیر نگہ در تو کند ॥ بازگویم کہ کسی سیر نخواہد بودن ॥ یا اشعار
مدح جیسا کہ ناصر علی نے مدح ذوالفقار خان مین ایک مطلع پڑھا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھ روپے
صلہ مین دیے مطلع ای شان حیدری ز جبین تو آشکار ॥ نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار ॥ مثال
اوسکی جو نفس مین باعث سخط ہو سعدی کہتا ہے بیت نشنیدہ کس نخراشد ز روی خارا گل ॥
چنانکہ بانگ درشت تو میخراشد دل ॥ یا اشعار ہجو کہ باعث سخط ہین اوسکو کہ جسکی ہجو ہے جیسے یہ
بیت تا میر آفتاب ترا خواند روزگار ॥ خورشید سر برہنہ بر آمد ز کوہسار ॥ مثال اوسکی کہ جس سے
نفس کو لذت حاصل ہو اور لذتین بہت سی ہین از انجملہ ذکر عیش و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت
ساقیا برخیز و در دہ جام را ॥ خاک بر سر کن غم ایام را ॥ ہم واما وزن سیاقی ست تابع نظام ترتیب
حرکات و سکنات و تناسب آن در عدد و مقدار کہ نفس از ادراک آن ہیات لذتی مخصوص یابد کہ آنرا
در این موضع ذوق خوانند ست واما وزن ایک شکل ہے تابع نظام ترتیب حرکات اور سکنات کی

اور اوسکے مناسبت کے عدد ہین اور مقدار ہین کہ نفس اوسکے دریافت کرنے سے ایک لذت مخصوص
پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہہ ذوق کہتے ہین پس مناسبت عدد کی یہہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات
اور سکنات دونون مصرعون مین برابر ہون اگرچہ حرکات مختلف ہون اور کہین ایک ساکن اور
کہین دو ساکن ہون اور مناسبت مقدار کی یہہ ہے کہ مثلاً عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلان
یا عروض مین فَعِلُن ہو اور ضرب مین فعلتن یہہ مناسبت سے خارج نہین جسوقت ایسی حرکات اور سکنات مناسب
کمیّت اور کیفیت مین واقع ہونگی اونسے ایک تشکل پیدا ہوگی کہ اوسکا نام وزن ہے اور اوس وزن
مقدار ۱۲
کے ادراک سے نفس جو لذت اوٹھائے گا اوسکو ذوق کہین گے ہم و موضوع آن حرکات و
سکنات اگر حروف باشد آنرا شعر خوانند والا آنرا ایقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را در ادراک آن ہیات
مدخلی عظیم ست و باین سبب بعضی مردم در ہر یکے از شعر یا ایقاع بحسب فطرت صاحب ذوق باشند
و بعضی نباشند و از صنف دوم بعضی را امکان تحصیل آن باشد باکتساب و بعضی را نبود و عادت را ہم
اصوات ۱۲
دران باب مدخلی تمام است و باین سبب اوزان اشعار و ایقاعات مستعمل بحسب اختلاف امم مختلف است
ت اور محل عرض اون حرکات اور سکنات کا اگر حروف ہون اوسکو شعر کہتے ہین اور اگر سوا حروف کے
یعنی اصوات مزامیر وغیرہ ہون اونکو ایقاع کہتے ہین اور فطرت نفس کو اوسکے ادراک مین دخل تمام
بانسلی وغیرہ ۱۲
ہے اسی سبب سے بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا ایقاع مین صاحب ذوق ہوتے ہین اور بعضے
نہین ہوتے اور قسم دوم سے یعنی جو صاحب ذوق نہین ہوتے اونمین سے بعضونکو امکان تحصیل
باکتساب ہے اور بعضونکو امکان تحصیل باکتساب بھی نہین ہے اور عادت کو بھی اس مین دخل تمام
ہے اور اسی باعث سے اوزان شعر اور ایقاعات مستعملہ موافق اختلاف امم کے مختلف ہین مثلاً
اکثر اوزان عرب مین مستعمل اور خوشنما ہین عجم مین مستعمل اور خوشنما نہین ہے و بیشتر اوزان عجم مین مستعمل و خوشنما ہین عرب مین
متروک ہین ایقاع لغت مین واقع کرنا اور جنگ مین ڈالنا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی
مین بال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی لکن محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہہ
مقیاس ۱۲
بیان وزن شعر منظور ہے نہ تعریف ایقاع لہٰذا وزن کو منقسم کیا طرف شعر و ایقاع یعنی بال کے
ہم وزن اگرچہ از اسباب تخییل ست و ہر موزون از جہت آن وجہ مخیل باشد و اگر چہ ہر مخیلی موزون
باشد اما اعتبار تخییل دیگرست و اعتبار وزن دیگر و نیز اعتبار وزن از ان جہت کہ وزن ست دیگر

وازان جہت کہ اقتضای تخییل کند دیگر است اور وزن اگرچہ اسباب تخییل سے ہے کسواسطے کہ وزن
سے بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کسی وجہ سے مخیل ہے یعنی ہر کلام
موزون رضا اور سخط وغیرہ تاثیرات سے خالی نہیں اگرچہ ہر مخیل موزون نہیں ہے کسواسطے کہ تخییل نثر سے
بھی حاصل ہے مگر اعتبار تخییل کا ور ہے کہ وہ تابع تاثیر سخن ہے نفس مین اور اعتبار وزن کا اور ہے
کہ یہہ تابع نظام ترتیب حرکات وسکنات ہے اور اعتبار وزن کا اس جہت سے کہ وزن ہی اور ہے
اور اس جہت سے کہ اقتضاے تخییل کرتا ہے اور ہے کہ بوجہ وزن اوسکو موزون کہتے ہین اور بوجہ تخییل
کلام مخیل پس وزن خاص اور تخییل عام ہے کہ کوئی کلام موزون تخییل سے خالی نہین اور کلام مخیل نثر بھی
ہے ھم دباتفاق وزن از فصول ذاتی شعر است الا آنکہ ہیا تہا باشد کہ تناسب آن تام نباشد و نزدیک
باشد بتام مانند اوزان خسرو ایہا و بعضی لاسکوہا و شاید کہ بعضی امم آنرا بسبب مشابہت از اوزان
شعر شمرند و بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی شعر ندانند پس ازین جہت در اعتبار وزن باشد کہ خلاف افتاد
ست اور باتفاق حکما اور شعرا کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز دیتا ہے اور جدا کرتا
ہے نثر سے مگر اوس وزن کی صورتین ہین کہ مناسبت اوسکی تام نہو اور نزدیک ہو ساتہہ مناسبت
تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضی اوزان آوازلاسکوی کے اور کبھی بعضے لوگ اوسکو بسبب مشابہت
کے اوزان شعر سے جانتے ہین اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن شعر سے نہین جانتے
پس اس جہت سے کبھی اعتبار وزن مین اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بفتح سین و کاف و کسرہ واو
اور یای معروف نام ایک چھوٹے جانور کا ہے کہ خوش آواز ہوتا ہے جہانگیری سے اور برہان سے اور
خسروانی ایک لحن ہے تصنیفات باربد مطرب سے کہ نثر مسجع ہے مدح خسرو پرویز مین جہانگیری سے
اور برہان قاطع سے ش خسروانی عبارت ازان ست کہ نقیبان پیش سلاطین سرایند و لاسکوی
منسوب باشد بلاسکو نام شخصے کہ از قوم ترک رندانہ وضعے بود کہ تصنیف ہاے جاہلانہ میکرد و بنام او جلد آن
طرح شہرت یافت اکنون گفتہ ہر کہ باشد آنرا لاسکوی خوانند الی آخرہ تم کلامہ ظاہرا یہہ معنی ایجادی ہین کہ
جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت مین پائے نہین جاتے ھم داما قافیہ تشابہ اواخر آد وار باشد و مراد
از تشابہ اینجا اتحاد حروف خاتمہ است یا اختلاف کلمات مقاطع یا آنچہ در حکم مقاطع باشد در لفظ یا
در معنی ست دا ما قافیہ تشابہ اواخر مصاریع کا ہے اور مراد تشابہ سے متحد ہونا حروف خاتمہ کا یعنی ردی

وغیرہ کا ساتھہ اختلاف کلمات آخر کے یا وہ کلمے جو حکم آخر مین ہون لفظاً ہین یا معنی مین پس کلمات آخر
وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف نہو اور حکم کلمات آخر مین وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف ہو یا قافیہ بعد
قافیے کے ہو جیسے یہہ بیت ساقی ازان بادہ منصور دم ٭ رسگ دور پیشہ من صور دم ٭ پس اگر بعد قافیے
کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخر مین داخل ہے جیسے یہہ بیت زبہر بتان نثار کردم ٭
بہر بتان نثار کردم ٭ جاننا چاہیے کہ یہہ تین صورتین ہین اول قافیہ ہونے کے ایک قافیہ کار کا ساتھ
بار کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً او معناً دوسرا قافیہ زبان کا
ساتھہ بیان کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معناً تیسرا قافیہ
چشم کا بمعنی آنکھہ کے ساتھہ چشم کے بمعنی امید کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات
کے معناً نہ لفظاً ح سخت عبارت نشا یہ او وار نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثر است چہ گاہی ہمہ بیت جز
قافیہ و ردیف نباشد فافہم ھم و مراد از دورہا و بیتہا یا مصراعہا ست کہ قافیہ دران اعتبار کنند چنانکہ
در مثنوی یا بیت ہای تام چنانکہ در قطعہ ہا و قصیدہ ہا ست اور مراد دور سے یہان وہ مصرع ہین جنمین
قافیہ ہو جیسے مثنوی مین یا ابیات تام جیسے قطعون اور قصیدون مین یعنی اشعار مثنوی اور مطلع کے
قصیدہ اور غزل مین کہ دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے اونکو دور کہتے ہین اور باقی ابیات قصیدہ
اور غزل اور قطعہ مین کہ مصاریع آخر محل قافیہ ہین وہ دور ہین حقیقۃً اور تمام بیت کو بھی دونون مصرعونکو
بسبب شمول قافیے کے مجازاً دور کہتے ہین ھم و باشد کہ ہم در بعضی مصراعہا و ہم در بیتہا اعتبار کنند
چنانکہ در رباعیات و اوراعہات اور کبھی بعضے مصرعون مین اور بیتون مین اعتبار لیتے ہین جیسا کہ
رباعیون مین اور اوراہم مین پس اوراہم جمع ورہم کی بمعنی مستزاد ہے یعنی رباعی مین مصرع اول اور ثانی
مین قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کے سلیم کہتا ہے رباعی تیغ بستہ جہان بس زتاخیر ہوا ٭ شد
موجۂ آب ہمچو موج خارا ٭ در صفحہ بشکل نقطہ گردید الف ٭ از بسکہ شدہ غنچہ زتاب سرما ٭ اور مستزاد
بھی قافیہ معتبر ہوتا ہے جیسے ابن حسام کہتا ہے بیت آن کیست کہ تقریر کند حال گدارا ٭ در حضرت
شاہی ٭ در غلغل بلبل چہ خبر باد صبا را جز نالہ و آہی ھم و باشد کہ در دورہا کہ اجزای یک بیت باشد اعتبار
کنند مانند مسمطات چہار خانہ وغیر آن ست اور کبھی دورون مین کہ اجزا ایک بیت کے ہوتے ہین
اعتبار کرتی ہین مانند مسمطات چہار خانہ وغیرہ کے پس مسمط چہار خانہ وہ بیت ہے کہ جسمین چار قافیے

ہون تین قافیے جداگانہ اور چوتھا موافق قوافی قصیدہ خواہ غزل کے مثال سعدی کہتا ہے ؎
من ماندہ ام مہجور ازو ۔۔ درماندہ و رنجور ازو ۔۔ گویا کہ نیشی دور ازو ۔۔ در استخوانم میرود ۔۔ اور کبھی
چار قافیوں سے زیادہ بھی ہوتے ہین مثال بیت چہ یاری شوخ پرکاری نگاری خاطر آزارے ۔۔
بہاری حسن گلزاری بلین و فتنہ قتالی ح در تحت عبارت و غیر آن نوشتہ پنج خانہ و شش خانہ
یعنی مخمس و مسدس فافہم سلہ و اگر در غیر شعر اعتبار کنند آن را سجع خوانند و باشد کہ اتحاد حروف خاتمہ
اعتبار نکنند و بر تقارب آن در مخارج اقتصار نمایند ست اور اگر غیر شعر یعنی نثر مین اعتبار قافیہ کرین
اوسکو سجع کہتے ہین اور کبھی نثر مین اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہین کرتے ہین حروف قریب المخرج پر
اقتصار کرتے ہین پس سجع لغت مین بالفتح بمعنی آواز طیور خوش آواز ہے مثل بلبل اور قمری کے
اور اصطلاح مین برابر ہونا دو لفظ آخر فقرتین کا اور سجع تین قسم ہے اول متوازی اوس مین حرف روی
اور وزن اور عدد مین برابری چاہیے جیسے گل اور دل اور بہار اور قرار اور صبوری اور دوری اور مہجوری
اور مخموری اور نظر اور شکر دوم مطرف بہ تشدید را اوس مین موافقت دو لفظون کی بحرف روی چاہیے
اور وزن اور عدد حروف مختلف جیسے وقار اور اطوار اور رمال اور منال اور بود اور وجود سوم متوازن
اوس مین موافقت دو لفظون کی وزن اور عدد حروف مین چاہیے اور رو مختلف جیسے اعمار اور ازرار
اور مراتب اور مراسم اور تحریر اور تسوید یہہ قسم مرغوب نہین ہے پس اطلاق لفظ قافیہ کا نظم مین کرتے
ہین اور نثر مین اوسکو سجع کہتے ہین غیاث اللغات اور اقتصار لغت مین بالکسر و صاد مہملہ کوتاہی کرنا
اور ایک چیز پر ٹھہرنا منتخب سے اور اصطلاح اہل معنی مین کلام کثیر اللفظ اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق
علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہین جیسے یہہ فقرہ کُن سَبُعاً ضَارِیاً وَذِئباً خَاطِفاً وَ کَلباً
عَادِیاً وَلَا تَکُن اِنسَاناً نَاقِصاً یہان روی قریب المخرج ہے معنی یہہ ہین کہ ہو درندہ قاہر یا گرگ
ربایندہ یا سگ نگہبان اور نہ ہو آدمی ناقص ھم و در یک دور اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد تقدیر
دوری دیگر با آن ست اور ایک مصرع اور فرد مین اعتبار قافیے کا ممکن نہین الا بعد فرض کرنے
مصرع یا فرد دوم کے یعنی جب تک دو دور نہونگے قافیہ معتبر نہوگا ھم و چنین گویند کہ در اشعار یونانیان
قافیہ معتبر نبودہ ست و حشونی بزبان فارسی کتابی جمع کردہ ست مشتمل بر اشعار غیر مقفیٰ و آن را
یونہ نامہ نام نہادہ ست اور ایسا کہتے ہین کہ یونانیون کے اشعار مین قافیہ لازم اور ضروری

نہ تھا اور جشونی شاعر نے زبان فارسی مین ایک کتاب جمع کی ہے کہ اوس مین اشعار غیر مقفی ہین
اور اوسکا یوننامہ نام رکھا ہے هم پس ازین بحث معلوم می شود کہ اعتبار قافیہ از فصول ذاتی شعر
نیست بلکہ از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر ست مانند قصیدہ و قطعہ
و مانند آن ست پس ان بحثون سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیے کا فصول ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ
اوسکے لوازم سے ہے حسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضے انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ اور قطعہ
کے اور جو مثل قصیدے اور قطعے کے ہے جیسے غزل اور مثنوی اور رباعی اور لوازم جمع لازم کی
اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ ایک چیز کے ہو کذا فی المنتخب اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکڑا
ہر چیز کا اور اصطلاح شعر مین دو بیتین یا زیادہ مطلع ہو یا نہو گویا وہ ایک ٹکڑا غزل سی یا قصیدے
سے بریدہ ہوا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے اور اس معنی مین با فتح خطا ہے مگر بعضے فصحاے
متاخرین نے جائز رکھا ہے مطلب عبارت کا یہہ ہے کہ قصیدہ اور قطعہ اور غزل اور رباعی اور مثنوی
جسمین دو مصرع یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اونمین قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور ایک مصرع یا ایک
فرد اوسمین فصول ذاتی سے نہین بلکہ اوسکو موزون کہین گے اور اعتبار قافیہ ہوگا هم و حد شعر بحسب
عرف اہل روزگار موجب این تحقیق کلام موزون باشد و بس و اگر اعتبار قافیہ در حد شعر واجب شمرند
کلام موزون باشد بر وجہی کہ چون قراین زیادت از یکی شود ان قراین مقفی باشد ست اور تعریف
شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس تحقیق کے کلام موزون ہے اور بس اور اگر اعتبار قافیہ تعریف
شعر مین واجب جانین کلام موزون ہو اسطرح پر کہ جب مصاریع یا ابیات ایک سے زیادہ ہون وہ
مقفی ہون حاصل یہہ کہ کلام موزون مین قافیے کی قید ضرور نہین اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا مین کہتا ہے
لَا نَکَادُ اَنْ نُسَمِّیَ عِنْدَنَا بِالشِّعْرِ مَا لَیْسَ مُقَفًّی اور واجب جانین تو اسطرح جاننا چاہیے کہ مصرع اور فرد مین
ضرور نہین زیادہ مین ضرور ہے هم

فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوافی در لغات

لغت ور رزانت و خفت مختلف است چہ تازی مثلا بقیاس با پارسی برزانت و ثقل نزدیکتر
(زبان، زبان، گرانی، سبکی)
باشد و پارسی بخفت مایل ترست فصل دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوافی مین از روی لغات کے
زبانین گرانی اور سبکی مین مختلف ہین اسواسطے کہ تازی بہ نسبت فارسی کے گران تر ہے اور فارسی
سبکتر لغت بضم اول و فتح غین معجمہ زبان عجم کو کہتی ہین اور عربی اصطلاح مین وہ الفاظ کہ معانی اونکے مشہور ہون

غیاث اور منتخب سے زرانت لفتح آہستگی اور گرانباری اور آرامیدگی بحر الجواہر اور صراح سے اور کشف
اور مدار مین معنی استواری غیاث سے هم و اسباب اختلاف یا باہیات حروف باشد و آن چنان بود
کہ حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج دشوار برآید مانند ضاد و ثا و طا در تازی و در بعضی بضد آن ست
اور سبب اس اختلاف کا یا باہیات حروف ہین یعنی عین حروف اوسکی صورت یہہ ہے کہ حروف مستعمل
بعضی لغتون مین مخرج سے بدشواری نکلتے ہین مثل ضاد معجمہ و ثاے مثلثہ اور طاء مہملہ کے تازی مین یا
اور بعضی لغتون مین [illegible] اسکے ہے یعنی حروف مخرج سے بآسانی نکلتے ہین جیسے نسے اور
[illegible] مین [illegible] بہیأت حروف باشد و آن چنان بود کہ حرکات حروف در بعضی لغات
بالکلیہ [illegible] بود مانند لغت تازی کہ اکثر مقاطع کلمات دران لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات
بخلاف آن و یا بکیفیت تمام تر بود مانند لغت تازی کہ حرکات حروف دروی تام باشد بخلاف
پارسی کہ در بعضی حرکات [illegible] مختلس بود مانند حرکت را در لفظ پارسی ست اور یا سبب اختلاف
[illegible] انکا صورت حروف [illegible] کی بعض لغتین
مقدار مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ اکثر اواخر کلمات اوس مین متحرک ہوتے ہین
مثل [illegible] اور [illegible] اور اکثر [illegible] مگر بعضے ساکن الاخر بھی ہوتے ہین مثل امر و نہی
کے اور بعض [illegible] کی مثل [illegible] کی اور اکثر [illegible] ہین برخلاف اوسکے ہے یعنی اواخر کلمات ساکن
ہوتے ہین مثل فارسی اور ہندی اور ترکی کے اور دوسری صورت یہ ہے کہ حرکتین حروف کی درمیان
بعض لغتون کے کیفیت مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ حرکتین حروف کی اوسمین تام
ہوتی ہین بخلاف فارسی کے بعضی حرکتین اوس مین مختلس ہوتی ہین یعنی غیر تام مانند حرکت حرف را کے
لفظ پارسی مین اور اختلاس معنی ربودن ہے منتخب سے اور حرکت مختلسہ یعنی حرکت ربودہ کہ ایک ثلث
حرف کا [illegible] کے دو ثلث کو تکلم کرین هم و اوزان هم در رزانت و خفت مختلف باشد چہ بحسب اختلاف و اتفاق
اجزای وی و یا چہ بحسب کثرت و قلت حرکات در ہر دوری ست اور اوزان بھی ثقالت اور خفت مین مختلف
ہوتے ہین کبھی بحسب اختلاف و اتفاق ارکان مصاریع کے یعنی وہ بحرین کہ جنکی وضع ارکان مختلف ہے
بیشتر عربی مین مستعمل ہین مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن بحر سالم طویل اور جنکی وضع ارکان متفق ہے
سے ہے بیشتر فارسی مین استعمال انکا ہے مثلاً فعولن فعولن فعولن فعولن بحر متقارب سالم پس یہہ وزن [illegible]

اوس وزن کی بہ نسبت البتہ ثقیل ہے اور کبھی بسبب کثرت و قلت حرکات کی ہر مصرع میں کہ فعولن
مفاعیلن میں حرکتیں زیادہ ہیں اور فعولن فعولن میں اوس سے کم ہیں ولا محالہ وزن گران تر باشد
مانند آن خاص تر توانند بود مثلاً در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بر وزنی کہ درو اوزان
وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و بر آنچہ حرکات کمتر باشد بکلفت تر پس بعضی اوزان خاص
بعضی لغت باشد دون بعضی لطبع و باین سبب بسیار بحرہا است کہ خاص شدہ است بعضی لغات
در لغات دیگر اگر بران شعر گویند در طبع اہل آن نظر آن ناموزون نماید … اور لا محالہ وزن ثقیل تر ثقیل
ہیں زبان … تر ہے مثلاً عربی میں کہ حرکات بیشتر ہوتے ہیں شعر کہنا اوس وزن میں کہ اوسکی ہر مصرع میں
حرکات زیادہ ہیں آسان تر ہے اور جس زبان میں کہ حرکات کمتر ہیں بتکلف پس بعضی اوزان خاص
بعض لغت کے ہیں سوا بعض کی طبیعت میں اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہیں بعضی زبانوں میں
اگر اور زبانوں میں اوس وزن پر شعر کہیں بداہت نظر میں ناموزون معلوم ہوں شک نہیں کہ اکثر
اوزان عرب میں مانوس اور فارسی میں غیر مانوس ہیں ہم … قیاس … توافق … باشد کہ اگر
تشابہی در لغتی گران تر محسوس باشد و در لغتی سبکتر نا محسوس مثلاً ضرب و سلب در تازی قافیہ را
شاید و در پارسی از جہت اختلاف را و لام نشاید ست اور یہی قیاس … کہا چاہیے …
اس واسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران تر میں یعنی عربی میں محسوس ہوتا ہے …
یعنی فارسی میں نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب و سلب کا عربی میں چاہیے اور فارسی میں نہ چاہیے اختلاف
را اور لام کے نہ چاہیے کس واسطے کہ اختلاف روی کا باوصف قریب المخرج ہونے کے لغت سبکتر
میں یعنی زبان فارسی میں جائز نہیں و اگر کسی نے جائز رکھا ہے داخل عیب ہے ح قوله گر
تشابہی یعنی در لغت زرین و گران تشابہ قلیل ہم میان دو لفظ محسوس و معتبر می شود مثل تناسب و
تشابہ میان ضرب و سلب اگر حرف روی را و لام را قرار دہند میتواند زیرا کہ ہر دو حرف مذکور جہت
قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام و کامل نیست الی آخرہ ش عجب است از صاحب میزان
کہ در قافیہ ضرب سلب را و لام را روی قرار دادہ زیرا کہ بالاتفاق جمہور روی حرف آخر اصلی از
کلمہ مقررہ قافیہ میباشد پس اگر لام ورا روی باشد باء ضرب و صلب چہ باشد در روی قرار دادن
حروف میانہ لفظ بکدام تقریب توانند شد تم کلامہ اور اس جگہ حق بجانب شارح ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے

رسالہ قافیہ مین جس جگہہ بیان روی ہے یہہ عبارت لکھی ہے روی حرفی ہست مکرر کہ بنای قافیہ
بروی ست و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب و سلب
قافیہ باشد بائی خوانند

فصل سوم در ذکر صناعتہا کہ شعر را بآن تعلق باشد

چون این قواعد ممہد شد گوئیم آنا کلام کہ بجای جنس ست بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان دارد
و از معانی آن تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علما ارست اور جب یہہ قاعدے مقرر ہولئے
اب کہتے ہین ہم کہ کلام جو بجای جنس ہے اسکے نفس الفاظ کی بحث متعلق بصناعات لغویان ہے یعنی اہل لغت اوسکو جانتے ہین
اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی ہے بعموم علما پس محقق علیہ الرحمہ نے جو کلام کو بجای جنس لکھا اسکی وجہ مجملاً
پہلے اسکے تحریر ہوئی ہے اور یہ جو لکھا جاتا ہے کہ فائدہ بجای جنس لکھنے سی یہہ ہے کہ جنس کلی ہے اور بحث اسکی مفہوم سے
ہوتی ہے ذہن مین اور یہان کلام سے مراد الفاظ ہین اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہہ کلام
لفظی جنس حقیقی نہین بلکہ مفہوم اوسکا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان قوم کو کہتے ہین اور زبان
قوم مین تعلیل اور تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونون شامل ہین یعنی شعر مین احتیاج صرف و نحو
دونون کی پڑتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے صحیح مناسب آن بود کہ بعدہ تفسیر مود
و از ہیات کلمات من حیث التعلیل و التصریف بعلم صرف و از ترکیب آن بعلم نحو تعلق دارد بشہادت شیخ
نیز کہ این کلام محقق ترجمہ آنست احتیاج فن نحو ناگزیرست اش ایراد صاحب میزان الحجت ذکر کرد لیکن
علم صرف و نحو کہ بر محقق علام ست محض بیجاست کما لا یخفی تم کلامہ مگر حقیر نے یہہ شبہہ صاحب میزان کا
مولوی عبد الرزاق صاحب جامع علوم معقول و منقول کی خدمت مین … مولوی صاحب نے
یہہ عبارت جواب مین لکھی کہ نزد فقیر در صناعت لغت نحو داخل ست زیراکہ بحث لغویان از ہیئت کلمہ ست
و بحث نحو از اعراب ست آنہم از ہیئت کلمہ ست و ہم میتوان گفت کہ در صناعت ارباب معانی داخل شود
کہ ہر چند اعراب از ہیئت لفظیست اما استفادہ معنی از ان می شود فقط اب کہتے ہین ہم کہ منشا اس
اعتراض کا یہہ ہے کہ اطلاق علم لغت کا علم نحو اور صرف پر نہین ہوتا اور یہہ باطل ہے اس سبب سے
کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عربیت مین واقع ہے چنانچہ کتاب مختصر المعانی مین یہہ عبارت ہے
وربما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ اعم من ذلک اور مطول مین یہہ عبارت ہے
وربما قال متن اللغۃ یعنی معرفت اوضاع المفردات لان اللغۃ قد یطلق علی جمیع اقسام العلوم العربیۃ

نتھے اور یہہ عبارتکما ینبغی دلالت کرتے ہین مطلوب پر ھم وازتحسینات و تزئینات ہر دو کہ از جملہ عوارض
کلام باشد تعلق بصناعاتے کہ بآن خاص ست ست اور تحسنیات اور تزئینات لفظ و معنی کی کہ عوارض
کلام سے ہین تعلق اونکا بصناعات خاص ہے کہ محقق علیہ الرحمہ خوبیان فرماتے ہین ھم مانند علم خطابت
و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن و بدائع سخن کہ آنرا علم صنعت خوانند و علم تعرف معائب و خللہاے
آن کہ آنرا علم نقد خوانند ست مانند علم خطابت کے اور خطابت ایک علم ہے کہ اوس مین اشخاص
معتقد فیہم مثل انبیا اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہین کہ کس آیۃ اور کس حدیث اور کس قول کے کون راوے
ہین اور جیسے راوی معتبر پائی ہین اوسکو ترجیح دیتے ہین اور مانند علم بیان کے اور علم بیان ایک علم ہے
کہ اوسمین ایراد معنی واحد سے بطرق مختلفہ وضوح دلالت مین بحث کرتے ہین اور غرض اوس سے احتراز تعقید
معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ترسل ایک علم ہے کہ اوس مین حال کاتب و مکتوب الیہ
سے من حیث الآداب والمناسبات بحث کرتے ہین اور مانند علم محاسن اور بدائع سخن کے اور علم محاسن
اور بدائع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے ہین مثل ترصیع و تجنیس
کے کہ اوسکو علم صنعت کہتے ہین اور مانند علم تعرف اور شناخت خلل کی کہ اوسکو علم نقد کہتے ہین
کہ اوس مین سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہین غرض یہہ کہ شاعر کو ان سب علمون مین دخل چاہیے
ھم واما تخییل بحث ازان تعلق بفنی خاص از علم منطق دارد ست واما تخییل تعلق اوسکا علم منطق سے
ہے یعنی جب تک علم منطق سے آگاہی نہو بحث تخییل سے نہین ہوسکتی ھم واما وزن بحث از ماہیت
آن واز استعمالش در ایقاعات تعلق بفنی خاص دارد از علم موسیقی واز استعمالش در اشعار مطلقاً
تعلق بموضعی خاص دارد ھم ازان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعرہا واز استعمالش
در اشعار بحسب اصطلاح خاص باہل ہر لغتی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانند ست واما
وزن بحث اوسکی ماہیت مین اور اوسکے استعمال مین یعنی حرکات و سکنات مین از روی ایقاعات
کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار مین جو زبان ہو تعلق ایک
موضع خاص سے رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مثلاً موسیقی والے
کہتے ہین تُن تَن تُنَن بروزن مستفعلن اور استعمال اوسکا اشعار مین بحسب اصطلاح خاص ہر زبان
مین متعلق بصنعت مفرد ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہین جاننا چاہیے کہ عروض ہر لغت کا بوضع علاحدہ

موضوع ہے اور عروض تازی اور فارسی مین یکسان ہے مگر البتہ مناسبت ہر ہم و اما قافیہ بحث از ان ہم بصناعتے
مفرد متعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند ت و اما قافیہ بحث اوس سے بھی ساتھ صناعت مفرد
یعنی فن علیحدہ کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہین ھم و این دو صناعت یعنی علم عروض
و علم قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بسبب اسباب مذکورہ و این جملہ تعلق بماہیت شعر
دارد و بعد ازان علم اقسام و انواع شعر و علم صنعتہا و بدائع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملہ صناعاتے
است کہ تعلق بعوارض شعر داشتہ باشد و چون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض شروع کنیم
و باللہ التوفیق ت اور یہہ دو صنعتین یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبانون مین مختلف ہین بسبب
اسباب مذکورہ کے یعنی بجہت ثقالت اور خفت کے جیسا کہ بیان اوسکا ہوچکا اور یہہ سب یعنی
کلام اور تخییل اور وزن اور قافیہ تعلق ماہیت شعر سے رکھتے ہین اور علم اقسام اور انواع شعر کا
جیسے مثنوی اور غزل اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فرد اور مستزاد وغیرہ
اور علم صنائع اور بدائع کہ شعر مین آتا ہے اور علم نقد شعر یہہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر
سے رکھتے ہین اور جب یہہ معانی مقرر ہوے شروع کرتے ہین ہم علم عروض مین ح قولہ این
جملہ تعلق بماہیت شعر دارد میگوییم کہ اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر ست از لغت و بلاغت
و غیرہا پس این قول صحیح نیست زیراکہ منجملہ علوم مذکورہ علم محاسن و بدائع سخن و علم نقد بماہیت شعر
تعلق ندارد بلکہ بعوارض ان کما ہو الظاہر و عجب آنست کہ علم صنائع و نقد را اوّلا ہم ذکر ساختہ و متعلق
بماہیت گفتہ و سخن بعد آن ہر دو را متعلق بعوارض نیز قرار دادہ و اگر مراد از جملہ علم عروض و قافیہ است
این سخن صحیح است لیکن لغت نیز تعلق بماہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع میشود
و مادہ ہر چیز داخل در ذات چیز میباشد مگر آنکہ گویند چون تعلق عروض و قافیہ بماہیت شعر اہم است
از تعلق دیگر ہذا این ہر دو را مبالغۃ بماہیت شعر مخصوص ساختہ تم کلامہ فتامل کسقدر مطلب متن
اور مطلب حاشیہ مین مغایرت ہے اور قطع نظر اعتراض کی تہمت بھی شریک ہے محقق علیہ الرحمہ
نے علم صنائع اور نقد کو کہان ماہیت شعر سے کہا ہے م فن اول در علم عروض و آن
دہ فصل است فصل اول در اشارت باجزای اوّلی شعر و آن حروف و حرکات است
و علم ایقاع از صناعت موسیقی مقرر شدہ است کہ حدوث اوزان از نقرات متتابع باشد

و از سکونات متناسب کہ میان آن نقرات افتد فن اول علم عروض مین اور وہ دس فصلین
ہین فصل اول اشارت اجزای اولی شعر مین کہ وہ حروف اور حرکات ہین پس حروف وحرکات
شعر مین جزو اول ہین اور جز ثانی جو اون سے مولف ہوئی ہین یعنی سبب اور وتد اور فاصلہ اونکا بیان
آگے ہوگا یہان بیان حروف وحرکات کا ہے کہ علم ایقاع مین فن موسیقی سے یہ بات مقرر ہوئی
ہے کہ وزن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہوتے ہین نقرات وہ آوازین ہین
ناخن زدن نے درپے سے پیدا ہون اور سکونات جمع سکون کہ درمیان اون نقرات کے واقع ہون
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا درمیان مین برابر اور ہم مقدار ہو پس یہہ پے درپے ہونا حرکات کا
اور متناسب ہونا سکنات کا شعر مین وزن ہے اور موسیقی مین ایقاع اور علم ایقاع ایک علم
ہے کہ اوس مین آوازہاے معروفۃ الحرکات والسکنات سے بحث کرتے ہین اور موسیقی
نام علم سرود ہے اور یہہ لغت سریانی ہے اور کبھی بحذف چہارم کہ یای تحتانی ہے استعمال کرتے
ہین اور موسقی کہتے ہین بہار عجم اور مصطلحات سے اور زبان یونانی مین بمعنی لحن ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیثاغورس سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آواز مرغ ققنس سے کہ
اوسکو موسیقار بھی کہتے ہین حکمانے استخراج کیا ہے کذا فی الغیاث اور نقرات جمع نقرہ
بمعنی ناخن زدن چوب وغیرہ پر کہ اوس سے آواز نکلے اور نقر بالفتح بمعنی انگشتک زدن ہے
منتخب سے ہم وچون خواہند کہ ازان عبارت کنند بازای نقرات حروف متحرک ایراد کنند
خاصہ حرفہاے کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از حبس تام حادث شود مانند تا
وطا ت جوچاہین کہ اون نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کرین بمقابلے
نقرات کے حروف متحرک لاوین علی الخصوص وہ حرف کہ اپنے مخرج سے بعد گرفتگی کثیرہ کے
پیدا ہون مثل تے اور طوے کے کہ ان مین تحریک زیادہ ہے ازاء بکسر اول بمعنی مقابلہ
وبرابر گشتن اور کنز سے اور ایراد بکسر اول بمعنی فرود آوردن صراح اور منتخب سے اور اطلاق
بالکسر روان کرنا اور رہا کرنا قید سے کنز اور منتخب سے اور نفس بفتحتین دم اور وہ جذب نسیم ہے
راہ بینی سے یا مونہہ سے واسطے ترویح قلب اور دفع بخار کے اور پھر اوسی راہ سے نکلنا اوسکا
اور یہہ اندر جانا اور باہر آنا دم کا ایک نفس ہے ہم بازاء سکنات حروف ساکن خاصہ حروف

غنہ و آنچہ محتمل درازی و کوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گویند تُن تُن ست اور بمقابلے سکنات
کے حروف ساکن لاتین علی الخصوص حروف غنہ وغیرہ جنمین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون
کا ہوسکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اوسمین چاہین درازکرین چاہین کوتاہ مثلاً کہین تُن تُن پس
لفظ تُن تُن مین دونون حرف تا بجاے نقرات اور دونون نون بجاے سکنات ہین غُنّہ بالضم
و تشدید نون آواز بینی غیاث سے اور حرف غُنّہ جو خیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور میم ساکن کے
کہ اون مین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہے ہم اما در وزن شعر حرف متحرک از ہر جنس کہ
باشد بجای نقرات باشد و حروف ساکن بجای سکنات ست و اما وزن شعر مین حرف متحرک
جسطرح کے ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجای نقرات ہین اور حرف ساکن بجای سکنات
ہم و در علوم دیگر تقریر کردہ اند کہ حروف در اصل دو نوع ست یکی مصوّت و یکی مُصمت و مصوّت
یا مقصور ست یا ممدود و مقصور حرکات باشد مانند ضمہ و فتحہ و کسرہ و ممدود حروف مد کہ اخوات آن
حرکات باشد چہ ہر یکے از اشباع یکے ازان حرکات تولد کند و حروف مصمت باقی حروفست
ست اور علوم دیگر مین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح پر ہین مُصوّت اور مُصمت اور
مُصوّت کی بھی دو قسمین ہین مقصور اور ممدود پس مصوّت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبر زیر
پیش اور مصوّت ممدود حروف مد کو کہتے ہین کہ اخوات اونکے حرکات ہین کس واسطے کہ اشباع
ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا انکے
سب حروف مصمت ہین پس مصوّت بتشدید و کسرہ واو بمعنی آواز دہندہ اور ظاہر ہے کہ آواز تلفظ
مین حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بضم میم اور سکون صاد و فتح میم دوم اور تا
فوقانی آگندہ میان خلاف مجوف منتخب و شرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب
بستگی کا ہم اور استقلال کے کہ حروف مصوت سے انہین زیادہ ہے مُصمت نام رکھا اور حروف مد
حروف علت ہین کہ خود ساکن اور حرکت ماقبل موافق ہو جیسے دان اور دین اور دون پس اگر
خود متحرک ہون جیسے صوَر اور سیَر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہو جیسے دَور
یعنی گردش اور دَیر یعنی بتخانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اُخت مراد مناسبت ہے اسواسطے
کہ بھائی بہن مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اوران حروف اوران حرکات مین بھی مناسبت ہے

کہ اونہین سے پیدا ہوتی ہین باشباع ہم وواو والف ویا ہر یک باشتراک بر دو حرف است
یکے مصوت کہ حروف مد مذکورست وآن حروف جز ساکن نتواند بود ودیگر مصمت کہ ہم متحرک بود وہم
ساکن اما در واو ویا ظاہرست واما در الف مصمت را ہمزہ نیز خوانند ت اور واو اور الف اور یا ہر ایک
باشتراک حرکت دو قسم پر ہین ایک مصوت کہ حروف مد ہین اور وہ سوا ساکن کے نہین ہوسکتے
دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہین اور ساکن بھی لیکن واو اور یا مین تحریک اور سکون ظاہر ہے
مگر الف مین مشکل ہے اس جگہہ الف مصمت کو ہمزہ کہین گے حاصل مطلب یہہ کہ الف اور واو اور یے
دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت پس مصوت جسکو حرف مد کہتے ہین جیسے بوزا اور دورا اور میرا اور پیر
اور دارا اور زار یہہ سوا ساکن کے نہین ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہین ساکن اور متحرک
پس مصمت ساکن جیسے سیم اور ویل کہ بسبب عدم مناسبت حرکت ماقبل کے غیر مدہ ہین
اور مصمت ساکن ہین اور ماقبل الف ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے غیر مدہ ممکن نہین اور مصمت متحرک واو جیسے
وُلد وِلدان وَدود اور یے جیسے یُسر یَسار معالیش اور الف مین مشکل ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے
پس اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہین گے الف نہ کہین گے اصل مین اور لغت مین معنی الف کے
یون لکھے ہین کہ الف بفتح اول وبکسر لام بمعنی مرد جوادا اور بمعنی آدر بقول مرد تنہا زن اور نام ایک
حرف کا حروف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے کہ درمیان لفظ کے یا آخر لفظ مین ساکن
واقع ہوتا ہے بے ضغطہ زبان اور اگر وہ خط مستقیم ابتدا ے لفظ مین متحرک ہو یا درمیان یا آخر لفظ
مین بضغطہ زبان واقع ہو اوسکو ہمزہ کہتے ہین مگر عرف اور محاورہ عربی اور فارسی مین ساکن اور
متحرک دونون کو الف کہتے ہین کذا فی الغیاث ہم وبحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد مگر بسبب ادراک
حرف مصوت مقارن او شود ومجموع را حرف متحرک خوانند ت اور حرف مصمت سے ابتدا
کلام نہین ہوسکتی اسواسطے کہ ابتدا بالسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف نفس
جسکو حرکت کہتے ہین اوس سے ملے اور مجموع کو یعنی اوس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے
ہین ہم پس اگر مصوت مقصور باشد حرف متحرک را یک حرف بیش نشمرند و آنرا متقطع مقصور خوانند مانند
چہ ت پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت اس صورت مین حرف متحرک کو
زیادہ ایک حرف سے نگنین گے اور اوسکو مقطع مقصور کہین گے مانند چہ کے یعنی جب مصوت مصمت

سے ملے اوسکی دو صورتین ہین ایک مقصور دوسرا ممدود پس جب مصمت مقصور سے ملیگا
ایک گنا جاویگا جیسے چہ کہ اس مین ایک حرف متحرک ہے اور حرف ہا فقط واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف مین اور جب ممدود سے ملیگا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہے ہم واگر
ممدود باشد مقدار فضل ممدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن شمرند
و آن را مقطع ممدود خوانند و حرف مصمت کہ از مصوت مجرد باشد ہم ساکن شمرند ست اور اگر ممدود ہو
یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے مقدار فضل مد کو ایک حرف ساکن گنتے ہین اور مجموع کو
ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہین پس حقیقت مین یہہ حرف تین ہوئی ایک مصمت
اور ایک مصوت یعنی حرکت مقصور کہ وہ بجاے ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن جو اشباع سے پیدا ہوا ہے
اور مجموع کو مقطع ممدود کہتے ہین جیسے آ او ای کہ حرف مد ہین اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہو وہ بھی ساکن ہے کس واسطے کہ حروف بدون حرکات کے پڑھے نہین جاتے ہم و چون تحقیق
حروف متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبان عربی حروف مصمت بست و ہشت است و حروف مصوت
شش شش مقصور کہ آنرا حرکات سہ گانہ گویند و از حروف نمی شمرند و سہ ممدود کہ آنرا حروف مد خوانند
ت اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہو چکی اب کہتے ہین ہم کہ عربی مین حروف
مصمت اٹھائیس ہین اور حروف مصوت چھہ تین اونمین مقصور ضمہ فتحہ کسرہ کہ شمار حرف مین نہین
ہین او تین ممدود کہ اونکو حروف مد کہتے ہین یعنی الف اور واو اور یا حرکت ما قبل موافق پس اگر
مد نہون وہ بھی شامل مصمت ہین اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہینگے
مگر حرف واحد ہے بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج اٹھائیس سے جیسا کہ
صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے قولہ بست و ہشت حرف ست باید دانست کہ ہمگی حروف ہجا بست و نہ
حرف است لیکن چون مصنف علام درینجا کلام در حروف مصمت ساختہ و الف مصمت نباشد مگر بعد
از آنکہ ہمزہ گردد پس الف را از آنہا ساقط ساختہ است ہمان ہمزہ را گاہی مجازاً الف گویند و ازین ام
خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل ست در مصوتہ تم کلامہ ہم و در زبان پارسی
از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف ساقط باشد و آن ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین
و قاف است و پنج حرف مصمت دیگر درین لغت زیادت شود و آن پا و چیم و ژا و گاف است

اور پارسی مین اِن اٹھائیس حروف مصمت سے آٹھہ حرف ساقط ہین ثے اور حے اور صاد اور ضاد اور طوے اور ظوے اور عین اور قاف شعر ہشت حرف ست آنکہ ناید در زبان فارسی ؛ ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف ؛ اور سبب اسکا یہہ ہے کہ زبانِ فارسی مین یہہ حروف مخارج سے ادا نہین ہو سکتے اور پانچ حرف مصمت فارسی مین زیادہ ہین وہ پے اور چیم یعنی چے اور ژے اور ڤے اور گاف ہے انہین چار حرف مشہور ہین اور ڤے کہ اکثر نے اسکو بھی داخل کیا ہے حاشیہ مین لکھا اوسکا درمیان بار فارسی اور فا کے لکھا ہے اور شرح مین لکھا اوسکا درمیان فا و واو لکھا ہے الاحق یہہ ہے کہ لہجہ اوسکا سوا زباندانان فارس کے غیر سے ادا نہین ہو سکتا ہم دو حرف مصوت ممدود کہ یکی از آن حرفی است کہ میانۂ ضمہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شور افتد کہ بتازی مالح باشد و دیگر حرفی کہ میان کسرہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شیر افتد کہ بتازی اسد باشد و این حرف بتازی نیز بکار دارند و آن را امالہ خوانند اما در اصل لغت نشمرند ست اور دو حرف مصوت ممدودکہ اونمین سے ایک حرف ہے کہ درمیان ضمے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین کہ تازی مین اوسکو مالح کہتے ہین اور دوسرا حرف درمیان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر مین کہ تازی مین اوسکو اسد کہتے ہین اور یہہ حرف تازی مین بھی مستعمل ہے اوسکو امالہ کہتے ہین مگر اصل لغت سے نہین جانتے مطلب یہہ کہ جب واو اور یا مدہ واقع ہون اور حرکت ماقبل کو پُر پڑھین اوسکو معروف کہین گے یہہ عربی اور فارسی دونون زبانون مین واقع ہوتی ہین جیسا کہ لفظ شوری بمعنی مشورہ اور لفظ شیر مین جو دودہ کے معنی پر ہے اور جب اوس حرکت کو پُر نہ پڑھین اوسکو مجہول کہین گے یہہ فارسی مین واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین بمعنی نمکین اور لفظ شیر مین بمعنی اسد مگر ایسی صورت پائی تازی مین بھی ہے اوسکو امالہ کہتے ہین جیسا کہ رکاب سے رکیب اور حساب سے حسیب لیکن یہہ اصل لغت مین نہین ہے بلکہ تصرف ہے ہم و از قبیل این دو حرف حرفی ثالث باشد میان ضمہ و کسرہ کہ در دیگر لغتہا بکار دارند و در تازی در لفظ قُیل و امثال آن استعمال کنند و گویند کسرہ ایست باشمام ضمہ اما در فارسی نیفتد ست اور اسی قبیل ان دو حرفون کی حرف تیسرا بھی ہے درمیان ضمے اور کسرے کے کہ اور زبانون مین مستعمل ہے مثل سنس کرت کے اور بزبان تازی لفظ قُیل مین اور اوسکی امثال مین مثل بُیع کے استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسرہ ہے اور

نوسے ضمے کی دیتا ہے هم و حرفهای دیگر باشد که هم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکه از ترکیب یکی از حرف مد با غنه نون در لفظ دون و دان و دین باشد و امثال این افتد که بروزن دو و دا و دی باشد ست اور دو حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مد کی ترکیب سے ساتھ غنے کے نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین ہین اور اوسکی امثال ہین جیسے خوان اور زین اور زبان ہین کہ بروزن دوا اور دا اور دی اور خوا اور زی اور زبا ہین اور افتد یعنی ہین یعنی واقع ہوتا ہے هم و چنانکه از ترکیب یکی از حروفی که مخرج آن آخر کام باشد با حرف واو باشد در لفظ خوش و در بعضی لغات عجم در لفظ درخویش که بجای درویش گویند و در لفظ کوش که بجای بس گویند واقع باشد و دلیل برآنکه هر یکی ازین حرفها یکحرف هست آنست که در وزن بجای یکحرف است مثل خوان که در کتابت مشتمل بر چهار حرف است و در لفظ مرکب از دو حرف است چه بروزن خاست ست اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے منجملہ حروف کہ مخرج اونکا آخر کام ہے ساتھ حرف واو کے لفظ خوش میں اور بیچ بعضے لغات عجم کے لفظ درخویش میں کہ بجاے درویش کہتے ہین اور لفظ کوش ہین کہ بجاے بس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونون حرفون سے ایک حرف ہے یہہ ہے کہ وزن میں بجاے یکحرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین مشتمل چہار حرف ہے اور بولنے مین مرکب دو حرفون سے اسواسطے کہ بروزن خا ہے مطلب یہہ کہ جب یہہ خے اور غین کہ مخرج انکا شروع حلق ہے اور کاف کہ مخرج اوسکا آخر کام ہے اور شروع حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہین جب ساتھ واو کے ترکیب پائینگے ایک حرف شمار کیے جاینگے اور اوس واو کو واو معدولہ کہینگے اور اوس حرکت کو فتحہ مائل بضمہ مثل خود اور خویلہ اور خوارزم اور خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور ضمہ مائل بکسرہ درخویش مین لہذا قافیہ خود ساتھ شد اور رد دونون کے درست ہے ح آخر کام یعنی حرف حلق ہرچند امثلہ مین لفظ کوس بھی شامل ہے اور کاف حرف حلق نہین ہے اور اوسی جگہہ با حرف واو باشد گویا حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال معنی کا نہین کیا هم چنین حرکتی باشد از ترکیب دو حرکت چنانکه حرکت حرف مرکب در خوش که مرکب از ضمه و فتحه است و حرکت حرف مرکب در خویش که مرکب از ضمه و کسره است و دلیل برآنکه هر یکی ازین حرکت ها یک حرکت است [illegible] یک حرکت بیش نتوانند بود ست اور اسیطرح ایک حرکت ہو کہ ترکیب دو حرکتون سے

پیدا ہوتی ہے جیساکہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش مین کہ وہ حرکت مرکب ضمہ اور فتحے سے ہے
اور حرکت حرف مرکب کی درعویش مین کہ مرکب ضمے اور کسرے سے ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک
ان حرکتون سے ایک حرکت ہے یہہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہین ہوسکتے مرکب ہو
وہ حرف یا مفرد هم و در پارسی حرکتی دیگر است کہ آنرا ہیچ کدام ازین حرکات سہ گانہ یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ
نسبت نتوان کرد و آنرا حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانند مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بروزن
فاعلن است و باشد کہ این حرکت در ابتدای کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات نشمرد بسبب آنکہ
بیکی از حرکات مذکور منسوب نیست با او در عبارت مضائقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات باید شمرد
بدلیل وزن ت اور پارسی مین ایک حرکت اور ہے کہ اوسکو حرکات سہ گانہ سے یعنی ضمے فتحے
کسرے سے نسبت نہین دے سکتے اوسکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہین مثل حرکت
حرف را کی لفظ فارسی مین کہ بروزن فاعلن ہے اور کبھی یہہ حرکت ابتدائے کلمات مین آتی ہے اور
اگر کوئی اوسکو من قبیل حرکات شمار نکرے اس سبب سے کہ ساتھہ کسی حرکات سہ گانہ کے منسوب
نہین ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ مین کہے مضائقہ نہین ہے ورنہ شعر مین یعنی تقطیع مین اوسکو
من قبیل حرکات شمار کیا چاہیے بدلیل وزن کہ وزن مین وہ حرف کہ جس پر یہہ حرکت ہوتی ہے
متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ راے لفظ پارسی بجاے عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے
معنی سابق مین لکھے گئے ہین اور ابتدا مین واقع ہونا حرکت مختلسہ کا مثل ابتدا بالسکون ہے کہ البتہ
اوا ہونا اوسکا زبان دانونسے ممکن ہے هم و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ و
فرق میان ہر دو و بر حروف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم گردد کہ حرکت حرف
بمثابۂ انضمام حرفیست با او ت اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور حروف مرکبہ
سمجھین اور ان دونون مین فرق جانین اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھین اور ان دونون مین
فرق جانین اور معلوم کرین کہ حرکت حرف کی بمنزلہ ملنے ایک حرف کے اوس حرف سے ہے وقوف
بفتحتین جاننا اور آگاہی اور ایستادہ ہونا کشف اور منتخب اور لطایف اور صراح سے کذا فی الغیاث
پس مطلب حروف مرکبہ سے یہہ ہے کہ کتابت مین دو حرف ہون اور تقطیع مین ایک حرف
جیساکہ لفظ خود اور خوش مین اور مفردہ وہ حرف ہے جو ایسا نہو شرح متن حرف مرکبہ پر یہہ عبارت

لکھی ہے کہ مثل شوہر و شیر و در غوش وغیرہ کہ تفصیلش در سبق گذشت جاننا چاہیے کہ شور اور شیر
مین حروف مرکب کہان ہے ہم و یا سر مقصود شیم وگو ہیم اصناف حرکات مذکور در وزن شعر یک حکم
وارد و حروف کہ اجزای کلمات اند یا متحرک اند یا ساکن ست اور طرف مقصود کے جانین ہم اور کہین ہم
کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر مین ایک حکم رکھتے ہین اور حروف کہ اجزا کلمات کے ہین یا متحرک
ہوتے ہین یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمہ فتحہ کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو موزون
ہو اوس مین مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیے نہ مطابقت ضمے کی ضمے
سے اور فتحے کی فتحے سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفردہ اور مرکب
اور مختلسہ اور تامہ مین یہہ بھی وزن مین ایک حکم رکھتے ہین ہم و بر عروضی نیست کہ ماہیات حروف
و حرکات و اعداد بشناسد و بر اصناف آن ہر یک وقوف یابد چہ آن کار لغوی ست انچہ اورا ضروری است
آنست کہ میان حرف مفرد یا انچہ بجای مفرد باشد از مرکبات و میان حروف مولف فرق کند و ہمچنین میان
حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند ست اور عروضی پر واجب نہین ہے کہ حقیقت حروف اور حرکات
اور اونکے اعداد کو جانے کہ اصل مین لفظ کیا تھا اور بعد تعلیل کے کیا رہا اور اوسکے اصناف سے
واقف ہو کہ یہہ مہموز ہے اور یہہ معتل کسو اسطے کہ وہ کام اہل لغت کا ہے جو کچہہ کہ عروضی کو ضرور ہے
یہہ ہے کہ درمیان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد مین یا جو کچہہ کہ بجائے مفرد ہو مرکبات سے
جیسے خا و واو لفظ خود اور خوش مین اور درمیان حروف مولف کے جیسے الف لفظ آمد مین اور را
لفظ فرخ مین کہ کتابت مین ایک حرف ہے اور وزن مین دو فرق کرے اور اسیطرح درمیان حروف
متحرک اور حروف ساکن کے فرق جانے ہم و علامات حروف و حرکات در وضع کتابت مختلف باشد
تا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تمیز کنند و علامت سکون یکی چہ سکون بیک صفت بیش نیست
واگرچہ اسباب آن مختلف ست اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقاً یک علامت ست چہ
عروضی را با تمیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و آن علامت دائرہ خرد باشد بدین شکل
ہ و حرف ساکن را یک علامت و آن خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل ا واللہ اعلم ست اور نشان
اور نقش حروف اور حرکات کی کتابت مین مختلف ہین اسواسطے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف
مین تمیز پیدا ہو اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلیے کہ سکون ایک ہی طرح پر

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہین کہ کبھی سکون وقف سے ہے اور کبھی تصرف اور تعلیل صرفی سے
اور کبھی بنظر وضع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیون کے حرف متحرک کی مطلقًا ایک علامت ہے
اسواسطے کہ عروضی کو اختلاف حروف و حرکات سے کام نہین اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے
اس شکل پر ہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا واللہ اعلم
جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اسواسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہاے ہوز کو
علامت متحرک اسواسطے ٹھہرایا ہے کہ ہا زبان عرب اور فارسی مین علامت تحریک ہے عربی مین
کما قال اللہ تعالی ما اغنی عنی مالیہ ہلک عنی سلطانیہ مین یہ ہ علامت فتحہ یا تحمیل ہے اور خود
حالت وقف مین اور فارسی مین جیسے سہ اور دہ اور کہ اور چہ مین کہ ہے محض براے اظہار حرکت
ہے اور لفظ مین داخل نہین جس جگہہ ہم اشباع نہو اور بعضے رسالون مین علامت متحرک شکل میم
بھی ہے کہ خط نسخ مین سر میم بشکل صفر میانہ تہی لکھا جاتا ہے م فصل دوم در کیفیت اعتبار
حروف متحرک و ساکن در شعر و اشارت بہ تقطیع شعر در فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای اولی شعر حروف
متحرک و ساکن ہست اکنون گوئیم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک و ساکن حروف ملفوظ است نہ حروف
مکتوب و بسیار حروف ہست کہ مکتوب ہست و ملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو آمنوا
نویسند و واو کہ در آخر اسم عمرو نویسند و ہمزہ وصل کہ در اثنای کلمات متصل بیکدیگر افتد و الف در آخر
لفظ انا در غیر حالت وقف و در پارسی مانند واو عطف کہ درمیان دو کلمہ نویسند و حرف یا و ہا کہ در آخر
کے و چہ و نہ نویسند و واو در آخر دو و تو و امثال آن فصل دوسری بیچ کیفیت اعتبار حروف
متحرک و ساکن کے شعر مین اور تقطیع شعر مین فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزا شعر کے حروف
متحرک اور حروف ساکن ہین اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے
حروف ملفوظ ہین نہ حروف مکتوب اور بہت سی حروف ہین کہ مکتوب ہین ملفوظ نہین مانند الف کی کتابت
تازی مین کہ بعد واو آمنوا کے لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمرو مین لکھتے ہین اور مانند
ہمزہ وصل کے درمیان کلمات کے مثل والقلوا کہ متصل بیکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے آخر لفظ
انا مین جب موقوف نہو اور فارسی مین مانند واو عطف کے کہ درمیان دو کلمون کے لکھتے ہین
اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کی اور چہ اور نہ مین لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر دو و تو وغیرہ مین

لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ عروضیون کو تقطیع مین اون حرفون سے کام ہے جو تلفظ مین آتے ہین
حروف مکتوبی غیر ملفوظی سے علاقہ نہین پس وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین مثل الف آخر امنوا کے ہے
اور اس الف کو اسواسطے لکھتے ہین کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہ
صیغہ مین ملا ہوا ہوتا ہے وہان اگرچہ خیال التباس نہین مگر طرداً للباب لکھتے ہین پس واو ملا ہوا صیغے
مین جیسے آمنوا مین اور علاحدہ جیسے ما غبروا مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین واو آخر لفظ عمرو ہے
اور وجہ اس واو کے لکھنے کی یہ ہے تا بہ عُمَر [illegible] بضم عین و فتح میم جو غیر منصرف ہے اوس سے
ملتبس نہو اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین ہمزہ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہے
جیسے وَاقْتُلُوهُم مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین الف آخر لفظ انا ہے غیر حالت وقف مین جیسے
نظیری کہتا ہے مصرع بدعوی انا [illegible] اکبر آوردہ اور حالت وقف مین یہ الف ملفوظ ہوگا
اور فارسی مین مکتوبی غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلمون کے جیسے آمد و شد اس مصرع مین
مصرع کوچہ یار مین روز آمد و شد رہتی ہے [illegible] اور ہا لفظ کی اور چہ اور نہ مین شاید زمانہ قدیم مین
کتابت اس کاف کی بصورت کے تھی ورنہ اس زمانے مین کوئی اسطرح نہین لکھتا اور واو لفظ دو اور
الغرض کاف بیانیہ
تو مین جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے شعر صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را * کہ سر بکوہ و بیابان
تو دادۂ ما را * ہم و ہمچنین بسیار حرف ہست کہ ملفوظ ہست و مکتوب نیست مانند واو لہ و یا [illegible]
اللہ و سموات و ہمزہ جبرئیل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول ساکن
دوم متحرک و در پارسی مانند الف در آب آتش و تشدید در دست اور اسیطرح بہت سے حرف
ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین مکتوب نہین ہوتے ہین مانند واو لہ اور یائے بہ کے عربی مین یہان تک
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقین مین قافیہ کیا ہے شعر کردلو النصب در ایوان ہو * تحت لوا آدم
ومن دونہ ہو۔ اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبرئیل کا
اور کتابت جبرئیل کی یون ہی صحیح ہے ہرچند بعضے ایک شوشہ بڑھا کر لکھتے ہین اور تنوینات اور
تشدیدات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جداگانہ ہے اور پارسی مین مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آس
مین اور مانند حرف مشدد کے ارے مین کہ ان سب مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

ملفوظ ہوتے ہین ضم و بدانکہ تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکی در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرنّدہ و برّان
گویند و دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی
برو سابق بود چنانکہ در لفظ بکّن و مکّن یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ نباید مانند واو و دو تو وای
سہ و نہ و کہ و چہ و لالہ و پردہ و در غیر امثال این مواضع تشدید یا قبیح بود و در ہیچ کدام ازین مواضع تشدید
واجب نبود اگر بیارند ہم روا بود و بر جملہ چندان کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بہتر باشد چہ تشدید
دران لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاہر شد اجزای شعر معین گشت
ت اور معلوم ہوا کہ تشدید پارسی مین دو جگہہ لاتے ہین ایک اصلی کلمہ مین جیسا کہ لفظ غرنّدہ
اور برّان مین کہتے ہین مثال لفظ غرندہ کے نظامی کہتا ہے شعر بتبیرہ بغرّیدن آمد چو ابر *
بغرّید ہر سو چو بانگ ہزبر * بتبیرہ بر وزن کبیرہ بمعنی نقارہ ہے برہان سے مثال لفظ برّان کی نظامی
کہتا ہے شعر یکے را بفرمود تا زان گروہ * ببرّید سر ہمچو یکپارہ کوہ * اسی طرح ہی تشدید لفظ بریدن
کی نظامی کہتا ہے شعر چو پرّان شود نامہ ہا سوی مرد * من آن نامہ را بر کشایم نورد * اور اسیطرح
ہی تشدید لفظ دریدن کی نظامی کہتا ہے شعر بدرّید خفتان زرہ پارہ کرد * عمل ہین کہ فولاد
با خارہ کرد * دوسری تشدید دو کلمون کے درمیان مین لاتے ہین جیسا کہ حرف اول مین معطوف سے
وہ معطوف علیہ کا آخر حرف ٹھہرا حرف عطف سے کچھ کام نہین جیسے زرّ و سیم اور دُرّ و گوہر اور
چپّ و راست نظامی کہتا ہے شعر ز پیرایہ و گوہر و زرّ و سیم * بدان جانور داد نزلی عظیم * اور
خسرو کہتا ہے شعر تحفہ آورد ہمہ گرد راست * شد و صف آراستہ از چپّ و راست * اور حرف
اول مین مضاف الیہ سے وہ مضاف کا حرف آخر ٹھہرا جیسے دُرّ سخن اور سُمّ اسپ اور خمّ کمند
نظامی کہتا ہے شعر نخل زبان را رطب نوش داد * دُرّ سخن را صدف گوش داد * اور نظامی کہتا ہے
شعر ز سُمّ ستوران دران پہن دشت * زمین شش شد و آسمان گشت ہشت * اور نظامی
کہتا ہے شعر بہ نیروی بازو خمّ کمند * در آورد گردن کشان را بہ بند * اور اسیطرح صفت موصوف
مین سعدی کہتا ہے شعر وجود مردم دانا مثال زرّ طلاست * کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند *
اشرف کہتا ہے شعر در فراقت بسکہ می دزدم بخود نور نظر * اشک از چشمم چو دُرّ شب چراغ آید
برون * یا وہ کلمہ کہ بے امر کے او میم نہی کا اوس پر ہو وہان بھی تشدید آجاتی ہے جیسا کہ لفظ

بکنّ و بکن مین مثال اوسکی یہہ بیت ہے شعر بکنّ و بکن ای بت خوشخرام تا بمن رحم و بر غیب
لطف دوام * یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے سے لاحق ہو کہ تلفظ مین نہ آوے
مانند واو کے دو اور تو مین اور ہا کے ... او نہ او رکہ او رچہ او رلالہ اور پردہ مین مثال اسکی وہی
مصرع ہے جو محقق علیہ الرحمۃ نے حاشیہ مین لکھا ہے مصرع بادہ تمن دہ تو تا ہم یکبار بروزن
سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات تشدید بالفظ تمن اور لفظ تا مین یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے
اور ان مقامونکی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام مین ان مقامونسے تشدید واجب نہین ہے
اگر لائین تو روا ہے اور بالجملہ تشدید جتنی فارسی مین کمتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید لغت
فارسی مین اصلی نہین ہے اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہوا اجزا شعر کے
معین ہوئے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا آپ کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ شرح اور حاشیے
مین تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتین اونکی بعینہ لکھدین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر جائین
ح زیر لفظ غرندہ اور پران لکھا ہے کہ ہمچنین در خرم محقق علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ ان مقامونمین ازراہ طعن
تشدید چاہین لائین چاہین نہ لائین پس لفظ خرم بدون تشدید ہمین دیکھا اور اس عبارت مین
کہ یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ بیاید ضمیر ری کی طرف بای امر اور میم نہی کی پھیری ہے اور خیال
معنی کا نہین کیا ہر چند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھیرتی ہے اور اس عبارت پر کہ چنانکہ در حرف اول از معطوف
یا مضاف الیہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این قاعدہ
در کتابی بنظر فقیر نرسیدہ و مثالش نیز ہست نیامدہ ہر کہ برین قانون و مثالش ظفر یابد در ہوامش
کتاب افزودہ منت بر جان ناتوان نہد اما شاید مراد وی ش از حرف اول معطوف حرفی قبل از و باشد
یعنی حرف عطف واز اول مضاف الیہ جزو اولش و مثال آرزوّ و تمنا و زیدّ او دو قرار دادہ آید لیکن
اینمعنی ہم فرضیست نہ تحقیق اور اس عبارت پر کہ یا کلمۂ کہ بای امر و میم نہی بر و سابق بود چنانکہ در لفظ
بکنّ و بکن یہہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی در اول کلمہ اش واقع شود نحو یا رب بکن و حرام مخور لیکن مخفی
نماند کہ تخصیص بای امر زائد ست بل در باء ورایش نیز یافتہ میشود مثل شبتو و شمانہ اصلہا شب بو
و شب بازبل در بای عربی و فارسی ہم ادغام دیدہ شد مثل شبپر اصلہ شب پرہ بل در غیر ان نیز مثل
بتر اصلہ بدتر تم کلامہ و ہکذا اسش حقیقت تشدید در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این ست

که واو عطف را بحرف اول معطوف و حرف آخر مضاف الیه بتشدید بیامیزند تا مثال تشدید در معطوف چنانکه
درین شعر که از مثنوی ست **بیت** هر دو دانشمند و نادان یکی ست * فرق اندر هر دو ان بس اندکی ست
و اما در مضاف الیه چنانکه گویند غلام زید به تشدید تازی بطریقه غلام الرجل و بای اهر و میم نهی را بحرف
ما بعد مدغم سازند چنانکه درین شعر مولوی روم کبر مکن گر تو هستی آدمی * زانکه شیطان را بود کبر و منی * تم کلامه
پس یہه شعر ملحقات مثنوی سے ہے قابل اعتبار نہین اور اگر ہو تو مثال تشدید درمیان کلمہ کے ہے
مثل عزان ۱۲
ھ و از فصل گذشته معلوم شده است که حرف مرکب از دو حرف را یکی بیش نباید گرفت **ت** اور
فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرفی مخلوط التلفظ کو مثل خود اور مثل در خویش ایک حرف
سے زیادہ نہ لیا چاہیے **ھ** و بدانکه اول شعر حرفی ساکن نتواند بود چه ابتدا بساکن ممتنع یا متعذر بود
ت اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بسکون زبان عرب
و عجم مین بالاتفاق محال ہے کہتے ہین کہ لغت سنسکرت اور پشتو اور انگریزی مین ابتدا بسکون
ہے پس جب اہل عرب و عجم اون زبانون مین کلام کرینگے دا کرنا اونکے لہجے کا انسے متعذر ہوگا
اور متعذر بکسر ذال معجمہ مشددہ بمعنی دشوار ہے منتخب اور کنز اور غیاث سے **ھ** و درمیان شعر
زیادت از یک ساکن نیفتد چه حروف ساکن چون متوالی شوند سخن را از یکدیگر بریده گردانند
و وزن باطل شود و نیز در نطق آوردن آن در اثنای سخن اقتضای کلفت کند **ت** اور درمیان
شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہین واقع ہوتا اسواسطے کہ حروف ساکن متوالی سخن کو یکدیگر سے
بریدہ کرتے ہین اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اونکا اقتضاے کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی
مین درمیان شعر کے دو ساکن نہین آسکتے اور اگر آسکتے ہین ایک متحرک ہو جاتا ہے بمقابلہ موزون *
مگر آخر مصرع مین **ھ** و در تازی زیادت از دو ساکن جمع نشود و در اثنای سخن التقای ساکنین بیشتر
از اجتماع یکی از حروف مد با ادغام افتد چنانکه در ساره یا با غنه چنانکه آنذر تهم و هیچکدام در اثنای
شعر جائز نبود **ت** اور کلمات عربیہ مین زیادہ دو ساکن سے جمع نہین ہوتے اور اثنای سخن مین
التقاے ساکنین اکثر جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ ادغام کے ہوتا ہے جیساکہ لفظ سارہ
مین یا جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیساکہ آنذرتہم مین اور یہہ کوئی اثناے
سخن یعنی وزن عروضی مین جائز نہین پس التقا بالکسر باہم ہونا اور باہم ملنا اور ایک دوسرے کو دیکھنا

کذا فی المنتخب والکنز والغیاث اور ادغام بالکسر کھانا ایک چیز کا بے چبائے نگلے اور لگام دینا گھوڑے کو اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا کذا فی المنتخب والغیاث تصریح یہہ کہ عربی مین دو ساکن جمع ہوتے ہین اثنائے سخن مین نہ وزن عروضی مین اور وہ دو مقام ہین ایک یہہ کہ بعد مدہ کے ادغام واقع ہو جیسے لفظ سآرین کہ الف مدہ کے بعد را مشددہ واقع ہوئی ہے اول ساکن دوسرے متحرک پس دو ساکن جمع ہوئے اول الف ساکن دوسری رے ساکن اور دوسرا مقام یہہ ہے کہ بعد مدہ کے غنہ واقع ہو جیسا کہ لفظ آنذرتہم مین اصل اسکی ءانذرتہم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن ہوا گیا دو ساکن جمع ہوئے اول الف دوم ساکن دوسرا نون غنہ ساکن ح قولہ آنذرتہم اصلہ ءانذرتہم چون در ہمزۂ ثانیہ تسہیل یعنی بین بین گیرند ای میان مخرج ہمزہ والف ش خوانند پس گویا کہ ساکن شد وسکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس جو لفظ گویا ساکن شد خلاف مقام نظر آیا اسواسطے کہ یہان بین ساکن چاہیے لہذا اپنے رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا مولوی صاحب نے اوسکے جواب مین یہہ عبارت لکھ بھیجی کہ قرآۃ ءانذرتہم ہر ہفت وجہ مرقوم است اول تثقیل ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزۂ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزۂ ثانیہ باقیام حرکت چہارم زیادت الف میان ہمزتین و تخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزہ استفہام مع حرکتش ششم حذف ہمزہ استفہام و نقل حرکتش بسوی تنوین سوآءٌ ہفتم واما در پارسی اجتماع دو ساکن بسیار بود و باشد کہ زیادت از دو ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی ازان بحقیقت ساکن نبود ولاکن مجہول الحرکۃ باشد اما دو ساکن چنانکہ در کار و مرد افتد ت واما فارسی مین یعنی اثنای کلمات فارسی مین جمع ہونا دو ساکنون کا بہت ہے مثل کار و بار کے اور کبھی زیادہ دو ساکنون سے بھی جمع ہوتے ہین یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور پوست مین اور چار ساکن جیسے خواست مین لیکن حق یہہ ہے کہ واو اور الف تخلوط التلافظ لفظ خواست مین بجائے حرف واحد مرکب ہے پس یاد رہے تین ساکن سے ممکن نہین اور کبھی اون تین ساکنون مین بھی بعض بحقیقت ساکن نہین ہوتا مجہول الحرکتہ ہوتا ہے مثل لفظ پارس کے کہ رے پر حرکت ربودہ ہے لیکن دو ساکن جیسے کار و مرد مین ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ بنا لغت فارسی کی اعراب پر نہین اسلئے جمع ہونا ساکنون کا بھی اوس مین سو جب کلفت نہین مگر وزن مین موافقت موزون بہ ایک ہے ساکن رہیگا ھم چون اشتال این در اثنای شعر افتد حرف اول ساکن و دوم متحرک باید شمرد

چہ در وزن در مقابل متحرک افتد مثلاً کارکن یا ہر وزن بر وزن فاعلن باشد بی ہیچ تفاوت واما سہ
حرف چنانکہ در لفظ راست وبخت ومورد باشد وہمیشہ حرف اول از امثال این کلمات از حروف
مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سہ حرف را بجای دو حرف بکار دارند یکی ساکن
ودیگر متحرک ویک حرف در عبارت بزنند مثلاً راست گو بر وزن فاعلن گویند وبعضی ہمہ حروف
در عبارت آرند تا راست گو بر وزن مفتعلن شود واگرچہ بر وجہ اول از گرانی خالی نبود اما دوم گران تر
باشد وشعرا بیشتر بر وجہ اول استعمال کنند رست اور جب امثال انکی اثنائے شعر مین واقع
ہوتی ہے یعنی وزن عروضی مین حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہین اسواسطے
کہ وزن مین مقابل متحرک کے متحرک چاہیے مثلاً کارکن یا ہر وزن کو بر وزن فاعلن کہتے ہین
بے تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہون جیسے لفظ راست اور بخت اور مورد مین ہین
اور حرف اول انکا ہمیشہ حروف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینون حرفونکو
بمقام دو حرفون کے استعمال کرتے ہین ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت
مین حذف کرتے ہین مثلاً راست گو کو بر وزن فاعلن کہتے ہین حرف تا کو حذف کرتے ہین
اور بعض سب حرفون کو عبارت مین لاتے ہین اور راست گو کو بر وزن مفتعلن کہتے ہین ہرچند
پہلی وجہ بھی یعنی راست گو بر وزن فاعلن ثقالت سے خالی نہین مگر وجہ دوسری یعنی راست گو
بر وزن مفتعلن ثقیل تر ہے اور شعرا نے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس قول محقق ہر وزن
یا بمعنی ہر وزن کہیے یا بحذف عاطف یعنی ہر و وزن کہیے اور مورد بضم اول اور سکون ثانی وجیم
اور ثالث اور دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو آس کہتے ہین اور پتے اوسکے نہایت
سبز ہوتے ہین اور طراوت رکھتے ہین اور دوا اونکین کام آتے ہین اور بسبب سبزی کے
اور طراوت کے اونکو زلف اور گیسوے محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنی مہر نگین
بھی آیا ہے کذا فی البرہان ص واگر حرف آخر متحرک شود خالی نبود از انکہ بعد از وی متحرکی دیگر آید
یا ساکنی آید اگر متحرکی آید چنانکہ گویند مثلاً راست وکژ در ینصورت دند یدن یک حرف در عبارت گران تر
بود از آوردن ہمہ بخلاف صورت اول وسبب آن است کہ در صورت اول دو حرف بازای حرفی متحرک
افتاد وحرف متحرک بحقیقت ہم دو حرف است اما اینجا دو حرف بازای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

ازان بروزن مفتعلن ہرچند از گرانی خالی نیست اما بروزن فاعلن بسیار گران تر باشد درینصورت
شعرا وجہ اول را اختیار کردہ اند **ت** اور اگر حرف آخر اُنکا متحرک ہو اس مین دو صورتین ہین
کہ بعد اس متحرک کے یا حرف ساکن آئیگا یا حرف متحرک آئیگا مثلاً کہین رست و کرکہ واو عاطفہ بجا
حرکت کے ہے تے پر اور بعد اس تا ے متحرک کے کاف کرکا متحرک آیا ہے اس صورت مین
حذف کرنا ایک حرف کا عبارت مین ثقیل تر ہے سبب کے قائم کہنے سے یعنی اوسکو بروزن مفتعلن
کہین کے نہ بروزن فاعلن اور یہہ شکل خلاف صورت اول کے ہے کہ رست گو بروزن فاعلن
بہتر سمجھا اور راست وکر بروزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ صورت اول مین یعنی
راست گو کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین
اور تے کہ دونون ساکن ہین بمقابلے عین متحرک فاعلن کے واقع ہوئے اور حرف متحرک یعنی حقیقتاً
مین دو حرف ہین ایک حرف مصمت اور ایک حرف مقصود یعنی حرکت مین کی پس دونون مقابلے مین
برابر ٹھہرے اور اس جگہہ یعنی راست وکر کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف
ساکن کے پڑتے ہین یعنی الف اور سین راست وکر کا بمقابلے الف فاعلن کے پڑتا ہی پس رست
وکر کو بروزن مفتعلن کہنا اگرچہ گرانی سے خالی نہین مگر بروزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کسواسطے کہ
حال بروزن فاعلن کہنے کا بیان ہوچکا اور بروزن مفتعلن کہنے مین دو حرف ساکن یعنی الف اور
سین رست وکر کا بمقابلے ایکحرف ساکن اور ایکحرف متحرک کے پڑتا ہے اور وہ فے اور تے مفتعلن
کی ہے اس صورت مین شعرا نے ہمیشہ وجہ اول اختیار کی ہے کہ رست وکر کو بروزن مفتعلن کہتے
ہین اور یہہ وجہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے **م** واگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن آید بنگونہ کہ
لفظ راستی مثلاً حکمش ہمان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد و درینصورت کلفت زائل
شود و این حکمہا جملہ حکم وقوع این حرفہا است درمیان شعر اما اگر در آخر شعر افتد ہرچہ مجہول الحرکۃ
بود ساکن شمرند و یک ساکن و دو ساکن در آخر اشعار را اعتبار کنند و اگر زیادت بود آنرا اعتبار
نبود و در حکم محذوف باشد نیست حکم حروف ساکن **ت** اور اگر بعد اوس حرف متحرک کے
جو راست اور بجست وغیرہ مین بالفعل متحرک ہوا ہے ایک حرف ساکن آئے جیسا کہ لفظ راستی
مین ہے حکم اوسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی مین بیان کیا گیا کہ بروزن فاعلن ہوگا اول

ساکن رہیگا دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی نرہیگی اور یہہ احکام حرفونکے
جو بیان کیے تب جاری ہونگے جب یہہ حرف درمیان شعر کے پڑین مگر جس وقت یہہ حرف آخر شعر مین
پڑینگے یعنی یہہ حرف آخر شعر مین پڑین یا وہ کلمے کہ جنمین یہہ حرف ہوں آخر شعر مین پڑین جو حرف
کہ مجہول الحرکۃ ہوگا اوسکو ساکن شمار کرینگے جیسے سے لفظ پارس مین مجہول الحرکۃ ہے اوسکو
ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار مین اعتبار کرتے ہین ایک ساکن جیسے لفظ
شود اور رود مین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مرد مین ہین اور جو ساکن اتنے زیادہ سے
اوسکا اعتبار نہین حذف ہوگا جیسا کہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس مین یہان تک
بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سنو هم اما حروف متحرک متوالی در شعر تازی زیاده
از چهار مستعمل ندارند و چهارم بطریق زحف نقد دیگران شمر ندرت لیکن حروف متحرک متوالی
شعر تازی مین زیادہ چار سے مستعمل نہین جانتے اور جو تھا بطریق زحاف کے پڑتا ہے مثل
فَعِلَتُن کے کہ مستفعلن سے بعد خبن اور طے کے بنتا ہے مگر اوسکو بھی قلیل جانتے ہین زحف
بالفتح چلنا کودک کا بزانو اور چلنا حیوان کا بشکم راحف وہ تیر کہ زمین پر گرکے نشانے پہونچے
زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر مین ایک حرف کا دو حرفون سے کذا فی المنتخب اور عروض
مین زحاف بہت ہے هم در شعر پارسی زیادت از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی هم اصلی نباشد
و بطریق زحف افتد و تخفیف از تسکین اوسط جائز دارند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید و آخر هیچ شعر
نہ بتازی و نہ بفارسی متحرک نشاید چنانکہ اول ساکن نشاید و این حکم باید کہ مقرر باشد تا در
اشعار اعتبار کردہ شود دست اور شعر فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہین
ہین بسبب خفت زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہین ہوتے بطریق زحاف کے پڑتے ہین مثل
فَعِلَاتُن کہ فاعلاتن سے بعد خبن کے بنتا ہے اور اسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط
جائز ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان ہوگا چنانچہ اشعار مین جہان وزن فعلاتن یا فعلن کا بحرکت مین
واقع ہوگا وہان ساکن کرنا اوسط کا روا ہے اور اوس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے
اگر وزن مین خلل نہ پڑے شبہہ نہو کہ ہر جگہہ تسکین اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط
جائز نہین جیسا کہ رمضان کو بسکون میم نکہین گے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک سنچا ہیے

جیسا کہ اول شعر ساکن سمجھا ہے اور سب قاعدے چاہیے کہ یاد ہوں تا تقطیع میں کام آئیں اور معتبر
ہوں ھم (تقطیع شعر عبارت ہست از تحلیل شعر بارکانی کہ ازان مولف باشد و برابر کردن حروف ہر رکنی
با حروف اصلی آن رکن بحذف زوائد غیر ملفوظ و اگرچہ مکتوب باشد و اثبات آنچہ ملفوظ باشد و اگرچہ مکتوب
نباشد ت) اور تقطیع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اوسکے ارکان مولفہ پہ یعنی برابر کریں الفاظ
شعر کو اوسکے رکنوں سے اور مقابل کریں حروف ہر لفظ کو ساتھ ہر حرف اصلی اوس رکن کے اور
حذف کریں زوائد غیر ملفوظ کو اگرچہ مکتوب ہوں اور ثابت رکھیں حروف ملفوظ کو اگرچہ مکتوب نہوں
تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی جگہہ اوترنا اور سفالی کرنا کسی چیز کا اوٹھانے سے اور اصطلاح میں
دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الغیاث ھم مثلا تقطیع این بیت بنام خداوند جان و خرد ٭
کزین برتر اندیشہ برنگذرد ٭ بدینسوال نوشتہ اند بنامی خداون د جانو خرد کزی برترندی شہ برنگ
درزد فعولن فعولن فعولن فعل فعولن فعولن فعولن فعل ست مثلا تقطیع اس بیت کی اسطرح لکھی ہے
بنامی فعولن خداون فعولن د جانو فعولن خرد فعل کزی بر فعولن ترندی فعولن شہ برنگ فعولن درزد فعل
ھم و از ینجا معلوم می شود کہ تا بحر او وزنہا و ارکان آن ندانند تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت ہمچنانکہ
بر بحر وزن کہ فعولن فعولن فعولن فعل دو بار تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار
تقطیع توان کرد و برین وزن نیز کہ فعولن مفاعیلن مستفعلن دو بار ہم تقطیع توان کرد تا ندانند کہ کدام بحر است و ارکان
وزن چیست بیان آنچہ تقطیع حقیقی بود و آنچہ وزن بود آنرا تقطیع بود امتیاز ممکن نباشد ت اور یہاں سے معلوم ہوتا
کہ جب تک بحر شعر کو اور اوسکے اوزان و ارکان کو سمجھا نہیں تقطیع ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ اس بیت کی تقطیع جیسے بروزن
فعولن فعولن فعولن فعل دو بار کہ بحر متقارب ہے کرتے ہیں بروزن مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار بھی تقطیع
کر سکتے ہیں اور بروزن فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار بھی تقطیع ہو سکتی ہے جب تک سمجھا نہیں کہ یہ کون
بحر ہے اور ارکان اسکے کیا ہیں امتیاز تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی میں ممکن نہیں ہے ھم **فصل سوم** در
اجزای ثانیہ شعر کہ از حروف متحرک و ساکن مولف شود ت فصل تیسری اجزای ثانیہ شعر میں کہ حروف
متحرک اور حروف ساکن سے تالیف دیے جاتے ہیں معلوم ہو کہ فصل اول میں محقق علیہ الرحمہ نے
فرمایا تھا کہ اجزا اوسکے شعر کے حروف اور حرکات ہیں لہذا اس فصل میں فرماتے ہیں کہ اجزای
ثانی شعر کے مولفات حروف متحرک و ساکن ہیں اور یہ تالیف کئی طرح پر ہوتی ہے دو حرفی اور

سہ حرفی اور چہار حرفی اور پنج حرفی لہذا فرماتے ہیں اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے قیاس
کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزای ثانیہ یعنی باعتبار لغت نہ الا باعتبار عروض ہیں اسباب و اوتاد
اجزای اولی ست و لہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلامہ قائل ھم اول تالیفی کہ حروف را ممکن شود تالیف از
دو حرف بود و آن مؤلف را سبب خوانند و لامحالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود
آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع ممدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند ت پہلی
تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اوس مؤلف کو سبب کہتے ہیں و لامحالہ
حرف اول متحرک چاہیے کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر حرف دوسرا ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے
اور مساوی مقطع ممدود کی ہے یعنی حرف مصمت بادہ مثل او و رای کے اور اگر حرف دوسرا متحرک ہو
اوسکو سبب ثقیل کہتے ہیں کسواسطے کہ ایک متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونوں متحرکوں کا
ملنا بہ نسبت اوسکے البتہ ثقیل ہے اور سبب بفتحتین رسن کذا فی المنتخب اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ عرب
بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہیں اور گھر عرب کا بیشتر خانہ پشمی ہوتا ہے کہ رسن اور میخ سے قیام پذیر
ہوتا ہے لہذا ان اجزا کا سبب اور وتد نام رکھا کہ قیام شعر کا انسے ہے ھم و در اصل شعر فارسی سبب ثقیل
مستعمل نیست از جہت آنکہ چون سبب ثقیل بجزوی دیگر پیوندد سہ متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن
در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است ت اور اصل شعر فارسی میں یعنی ارکان عروض
فارسی میں کہ وہ فعولن اور فاعلاتن اور مفاعیلن و مستفعلن اور مفعولات ہیں سبب ثقیل مستعمل نہیں ہے
اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو اور سے ملے گا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین سے جمع ہونگے
اور وقوع اوسکا شعر فارسی میں جیسا کہ کہا ہمنے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ حکیم اور
نشنود وغیرہ میں تسکین اوسکی کر لیتے ہیں صاحب میزان نے الفاظ اصول سے چشم پوشی کی اور اصل
اپنے زعم میں یہہ معنی ٹھہرائے کہ لغت فارسی میں سبب ثقیل نہیں آیا لہذا یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ در اصل
شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست مخفی نماند کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در آخر لفظ ہمہ و رمہ و امثال آنہا
بکتابت محض برای اظہار حرکت است در تلفظ دخل ندارد پس ترکیب آنہا محض از دو حرف متحرک است
و آن سبب ثقیل است بل بعضی از ثقات عروضیان نیز مثل شمس قیس صاحب معیار معجم و مولانا جامی
بہ یعنی تصریح کردہ اند و آنچہ مصنف علام در وجہ عدم استعمال سبب ثقیل میفرماید کہ وقوع سہ حرکت

متوالی کہ از اجتماع سبب ثقیل و متحرک دیگر متصور ست از اعتدال خارج ست و حوالہ بما قبل ساختہ عجب ست
چہ آنچہ سابق آوردہ ہمین قدر ست کہ در شعر فارسی زیادہ از سہ متحرک مستعمل نیست و این کلام خود مجوز متحرکات
ثلثہ است و آنچہ گفتہ ست سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد سخنیش آن ست کہ در اصل افاعیل و تفاعیل یعنے
در وزن یافتہ نمیشود الا بعد زحافت و این معنی منافی وقوع سبب ثقیل نیست یا آنکہ کدام کلمہ مفرد مشتمل بر
حرکات ثلثہ متوالیہ یافتہ نمی شود اما انتفاع اجتماع سہ حرکت از ترکیب با کلمہ دیگر ازان لازم نمی آید
الا بسیاری از کلمات مثل دل من و نکنم بحرکات ثالثہ موجود تم کلامہ اور شرح مین بھی اس قول کو رد
کیا ہے چنانچہ یون لکھا ہے ش عجب ست از فہم صاحب میزان کہ انتفای سہ متحرک متوالی را از مصنفان
نسبت با فاعیل و تفاعیل خود میگو یدو باز راہ بھی میرود الی آخرہ ھم و تالیف دوم از سہ حرف بود و آنرا
وتد خوانند و ہر سہ متحرک نشاید چنانچہ گفتہ آمد و حرف اول لامحالہ متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود
سوم متحرک باید چہ دو ساکن نشاید کہ در اثنای سخن جمع شود و آن مولف را وتد مفروق خوانند و اگر
دوم متحرک بود سوم ساکن آنرا وتد مجموع خوانند ت اور دوسری تالیف تین حرفون سے ہوتی ہے
اوسکو وتد کہتے ہین پس تین حرف متحرک نچاہیے جیساکہ کہا گیا کہ توالی سہ حرکات اصول افاعیل
مین نہین اور حرف اول لامحالہ متحرک ہوگا کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا
متحرک چاہیے اسواسطے کہ دو ساکن اثنای سخن مین جمع نہین ہوتے اور اوس مولف کو وتد مفروق
کہتے ہین اور اگر دوسرا متحرک ہو تیسرا ساکن اوسکو وتد مجموع کہتے ہین وجہ تسمیہ وتد کہ لغت مین
یمعنی میخ ہے مثل وجہ تسمیہ سبب ہے کہ بیان اوسکا ہوچکا اور وجہ تسمیہ مفروق یہہ کہ فرق درمیان
دو متحرکون کی بسبب سکون کی ظاہر ہے مثل تال اور باغ اور گفتہ اور رفتہ کے اور وجہ تسمیہ
مجموع یہہ کہ دو حرکتین متوالی جمع ہوتی ہین مثل دعا اور دوا کی اور اس جگہہ جاننا چاہیے کہ
بعض عروضیان پارس نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب متوسط ایک
حرف متحرک دو ساکن جیسے کار وبار سی طرح وتد کو بھی تین قسم پر کہا ہے مجموع اور مفروق اور
کثرت و تد کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاصلے کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغرے اور کبرے اور عظمے فاصلۂ عظمے پانچ متحرک ایک ساکن جیسے بشکنمش مگر دقیقین پر ظاہر ہے
کہ حاجت اعتبار زوایدکی نہین ہے ھم و تالیف زیادہ ازین متحمل باشد بتالیف از دو دو یا سہ سہ

یا از ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر را باشد از اسباب باشد یا از اوتاد و مثال ہر چہار بہ پارسی اینست
بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق مہی وتد مجموع و علامات ہر یک در دوائر بر قیاس
آنچہ گفتیم معلوم باشد و ما اسباب و اوتاد را اجزا میخوانیم چہ اجزای اولی کہ حروف و حرکات اند
بشعر خاص نیستند ت اور تالیف زیادہ اس سے فارسی مین منحل اور منحصر ہوتی ہے طرف دو
دو اور تین تین کے یا طرف دو تین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف اوتاد کے یا طرف سبب
اور وتد کے پس اول تالیف کہ شعر مین ہوتی ہے اسباب یا اوتاد سے ہوتی ہے اور مثالین
چارون کی یعنی سبب خفیف اور سبب ثقیل اور وتد مجموع اور وتد مفروق کی فارسی مین یون ہین
بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق مہی وتد مجموع اور علامت ہر ایک کی دوائر مین جیسا کہ
کہا ہمنے معلوم ہوگی یعنی کہا ہمنے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کوچک مقابل متحرک کی پس
جس جگہہ کہ دو دائرے اور بعد اوسکے الف ہو وتد مجموع ہے اور اگر الف درمیان دو دائرے کے
ہو وتد مفروق ہے اور اگر فقط دو دائرے ہون سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف ہو
سبب خفیف ہے اور ہم اسباب و اوتاد کو اجزا کہتے ہین اسواسطے کہ اجزاے اولے کہ حروف و حرکات
ہین شعر کے لیے خاص نہین ہین لغات اور قرأت مین بھی ہوتے ہین پس حقیقت مین یہی اسباب
و اوتاد اجزاے شعر ٹھہرے منحل بضم اول و حاء حطی مفتوح و تشدید لام کشادہ ہونے والا کذا فی المنتخب
و الغیاث اور صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
می شود چہ معتبرین پیشش آنرا ہم از اجزای اولی شمار کردہ اند تمام کلام معلوم ہو کہ یہہ غلط فہمی ہے کسواسطے کہ
محقق علیہ الرحمہ نے یہان تک احوال مولفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی مین فاصلہ
نہین اور بعد اسکے جب مولفات تازی بیان کیے دونون فاصلونکو تازی مین لکھہ کر لکھا کہ ہر دو
نہ ازان تالیفات اول باشند یعنی فاصلون کی تالیف تازی مین مولفات فارسی سے جداگانہ
اور تالیف ثانی ہے ہم در عروض تازی مولفی کہ از چہار حرف بود سہ متحرک و چہارم ساکن فاصلہ صغری
خوانند مثالش فعلن و آن مولف از دو سبب بود اول ثقیل و دوم خفیف و مولفی را کہ از پنج حرف
بود چہار متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کبرے خوانند مثالش فعلتن و آن مولف از سببی ثقیل و وتد
مجموع بود و ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشند ت اور عروض تازی مین وہ مولف کہ چار حرف

ہو تین متحرک اور چوتھا ساکن اوسکو فاصلۂ صغرے کہتے ہین مثال اوسکی فَعِلُن ہے اور وہ تالیف دو سبب سے تھی فارسی مین اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مؤلف کہ پانچ حرف ہے ہو چار متحرک اور پانچوان ساکن اوسکو فاصلہ کبرے کہتے ہین مثال اوسکی فَعِلَتُن ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک وتد مجموع سے تھی فارسی مین اور یہہ دونون تالیفین فاصلون کی تالیف اول سے نہین ہین یعنی تالیف فاصلہ مؤلفات فارسی سے علاحدہ ہے اور تالیف ثانی ہے حاصل یہہ کہ بعضے عروضیون نے فاصلے کو معتبر جانا ہے اور بعضون نے نہین جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہہ قول فیصل لکھتے ہین کہ تالیفین تین ہین ایک دو حرف کی دوسری، تین حرف کی، تیسری، چار حرف اور پانچ حرف کی، اور ان تینون کی دو قسمین ہین اول تالیف اول و دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی مین اور دوسری قسم تالیف چار حرفی اور پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی مین پس اعتبار فاصلے کا فارسی مین نچاہیے کہ جب اصول فارسی مین سبب ثقیل نہین ہے تین حرکتین کیونکر ہونگی اور اثناے شعر فارسی مین جو آجاتی ہین اعتدال سے خارج ہین یعنی اصول فارسی سے باہر ہین اور اعتبار فاصلے کا تازی مین چاہیے کہ اصول تازی مین فاصلہ داخل ہے مثل مُتَفاعِلُن اور مفاعلتن کے کہ اسمین مُتَفَا اور عِلَتُن فاصلے ہے پس تالیف چار حرفی اور پنج حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی مین معتبر ہے بعضون نے فاصلے کو فاضلہ بضاد معجمہ لکھا ہے اور بعضون نے فرق درمیان دونون فاصلونکے بصاد مہملہ اور ضاد معجمہ کیا ہے اور بعضے قائل بفاصلۂ ثالث ہوئے ہین اور اوسکو فاصلۂ عظمے کہتے ہین پانچ متحرک اور ایک ساکن مگر یہہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم نمے شود بل بسیاری از عروضیان عجم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضی منکر آری فرق اینقدر است کہ در اصل افاعیل فارسی فاصلہ صغری ہم مستعمل نیست بخلاف عربی کہ دران فاصلہ صغری مستعمل است مثل مُتَفا و عِلَتُن در متفاعلن و مفاعلتن اما اینقدر کافی نیست چہ برین تقدیر اعتبار فاصلہ کبری را و ہم نمیرسد معہذا کلام در اکتفا بہ نسبت موزونات است و شک نیست کہ اعتبار اسباب و اوتاد مُغنی از فاصلہ است بر اے وزن ہمہ موزونات کافی است و لہذا اخفش بعد از خلیل وجودش را منکر گردیدہ و گفتہ کہ فاصلہ صغری بحقیقت سبب ثقیل و خفیف ست و فاصلہ کبری سبب ثقیل و وتد مجموع است پس فاصلہ را بے بودا ۱۲

از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد و غایت ما یقال از جانب خلیل و پیروانش که قایل بوجود فاصله
بوده اند آنکه چون خلیل بنای اوزان عروضی بطور وزن حرف نهاده و لهذا فا و عین و لام را در همه اوزان
بکار برده و در کلام عرب کلمهٔ چهار حرفی با سه حرکت متوالی و پنج حرفی با چهار حرکت متوالی نیز یافته می‌شد
نه زیاده از آن مثل فَرَسٌ و ضَبَطَ لهذا برای وزن این هر دو فاصله قرار داده‌اند و از اینجاست که وی هم
مولفه در لفظ متفاعلن و مفاعلتن بشروع از سبب خفیف کرده بحر ثالث بر بنا و روند یعنی از فا و تن وزن
تن مفاعل و فاعلن ست بحرکت آخر قرار نداده اند اما این قول مخدوش است باینکه اگر مدار اعتبار
اجزای اولیه شعر بر اوزان مختلفهٔ اصلیه عرب ست پس بسیار اسمار ست از ثلاثی و رباعی و خماسی مثل جعفر
و برتن و درهم و قمطر که اجزای مذکوره وزن آنش نمیتوانند شد و عدم انفکاک بحر از سبب خفیف مذکور نیز دلیل
عدم ترکیب از سببین نیست چه آن بجهت عدم استعمال ست بل مصنف علام از بعضی عروضیان انفکاکش
را هم نقل کرده و وزنش فاعلاتک آورده کما سیاتی اور دوسرا حاشیہ یہہ لکھا ہے ح قولہ ہر دو
نہ از ان تالیفات اول اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ تم کلامہ پس عاقل بصیر پر ظاہر ہے
کہ اس حاشیے کو مطلب کتاب سے کیا واسطہ اور ایک جگہہ لکھتے ہین کہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
می‌شود اور دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ تخصیص فاصلہ در عروض تازی معلوم نمی‌شود تیسری جگہہ
لکھتے ہین اور خود قائل ہوتے ہین کہ در عربی فاصلہ صغری مستعمل است چوتھی جگہہ لکھتے ہین کہ اعتبار
فاصلہ کبری را وجہی بفہم نمیرسد پانچوین جگہہ لکھتے ہین کہ سہ حرکت متوالی و چہار حرکت متوالی در عرب
مستعمل است چھٹی جگہہ لکھتے ہین کہ فاصلہ را از اجزای اولیہ قرار دادن معنی ندارد حال آنکہ محقق طلیطلی نے
فاصلہ کو تالیف ثانی کہا ہے ساتوین جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ عدم انفکاک بحر از سبب خفیف در دائرہ متحد
عدم استعمال است کیا بحر غیر مستعمل دائرے سے نہین نکالتے بلکہ مثال غیر مستعمل لکھ دیتے ہین ایک
حاشیے کا یہہ حال ہے پس ایسے کلام بخوانہ معلوم ہوتے ہین اور یہہ عبارت دوسرے حاشیے کی
کہ ہر دو نہ از ان تالیفات اول باشند اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ اوس قبیل سے ہے
کہ کوئی کہے فلان کس آنکھہ نہین رکھتا دوسرا کہے یہہ اشارہ ہے طرف بینائی کے برعکس نہند نام
زنگی کافور ہم و عادت عروضیان آن باشد کہ درین موضع ابیات مرکب ازین اجزا اکثر بیارند
از سبب خفیف تازی بیت اتسمع منی یا ابن الدنیا ۞ اتحق خیرا تزدد حسنا ۞ کف جمعون مسکن

یا رجز مطوی مسکن یا رمل مجنون مسکن یا ہزج مکفوف مخنق و بپارسی چلیپ یاری کز من دوری
جوید۔ عشقش زمی مت تا کی پوید۔ و ازسبب ثقیل تنہا شعر محال ہست زانکہ بتازی چنین بود وکُدکَ یکَ
وَجِدُّ اثرِ ہِمَّکَ مُجْہِدُکَ وطَلَبُ بِرِّکَ تَشَبُّہُکَ و بپارسی چنین ۔ پسر تو زچہ نشدہ زپی ہنر تو۔ کہ ہنر تو بہ
زبرکت پدر تو ست اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ اس جگہہ ابیات مرکب ان اجزا سے
وارد کرتے ہین یعنی تنہا سبب اور تنہا وتد اور تنہا فاصلہ مین شعر کہی ہین شعر سبب خفیف کا عربی مین
یہہ ہے ۔ اِسْمَعْ مِنِّیْ یَا ابْنَ الدُّنْیَا ۔ اِعْمَلْ خَیْراً تَزْدَدْ حُسْنَا ۔ ترجمہ یہہ ہے سُن مجھسے اسے
فرزند دنیا کے کر نیکی کہ زیادہ ہو تو ازروے نیکی کے تزدد اصل مین تزتود تھا باب افتعال سے
تے کو دال سے بدل کیا بعد اوسکے واو متحرک ماقبل اوسکے مفتوح واو کو الف سے بدل کیا اجتماع
ساکنین کا ہوا اور درمیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسواسطے کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے
کہ یہہ مضارع جواب امر مین ہے اور جو مضارع جواب امر مین پڑتا ہے آخر اوسکا ساکن ہوتا ہے
اور یہہ رکض مجنون مسکن ہے یعنی متدارک مجنون مسکن رکن اصلی فاعلن تھا خبن سے الف گر گیا
فعلن بتحریک عین رہا بعد اوسکے تسکین سے عین ساکن ہو فعلن رہا پس فعلن چار بار تقطیع اس
شعر کی ہے اور اس شعر کی تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مجنون مسکن اور ہزج مکفوف مخنق سے
بھی ہوسکتی ہے کسواسطے کہ رجز مطوی مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے مفتعلن
مفتعلن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہوجاے پس وہی وزن ہے اور بیان
رجز مین محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مین ہر مرتبہ ایک سبب کم کرنے سے
ایک وزن ہوجاتا ہے اور رمل مجنون مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے فعلاتن
فعلاتن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن ہوجاے پس وہی وزن ہے اور یہہ وزن اوزان
رمل مین داخل ہے اور ہزج اخرب مسدس محذوف الضرب والعروض یہہ وزن ہے اور یہان اوزان
داخل ہے مفعول مفاعیل فعولن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہوجاے پس وہی وزن ہے
مگر یہان جو محقق علیہ الرحمہ نے ہزج مکفوف مخنق کہا ہے اوسکی صورت یہہ ہے کہ مفاعیل مفاعیل
مفاعیل کو کہ مکفوف ہین جب دائرے مین لکھے جائین اور تخنیق کرین اسطرح کہ لام آخر رکن میم اول
رکن سے ملے تو یہہ وزن ہوجاے مفعولن مفعولن مفعولن پس جب اسکو محذوف کرین وہی وزن ہوجا

صاحب شرح کے ذہن مین یہہ مطلب نگذرا لہذا یہہ لکھا ش لفظ مکفوف باہزج غلطی کاتب ہست
زیراکہ مخنق فاعیلن مفعولن ہست ومکفوف آن فاعیل باشد کہ بروزنش مفعول آید ودرینجا مفعولن
بکار است تم کلامہ حال آنکہ تخنیق اول رکن مین نہین آتا تخنیق کو بعضون نے بنجا و نون معجمتین لکھا ہے
اور بعضون نے بحار مہملہ اور باے موحدہ کما سیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تخنیق ہم خرم است
لیکن بحکم آنکہ در اشعار عرب خرم جز در ابتدای مصاریع روا ندارند چون عجم کہ در جملہ اجزای بیت جائز
داشتہ اند آنرا در غیر ابتدا تخنیق خوانند تم کلامہ اور فارسی مین شعر سبب خفیف تنہا کا یہہ ہے
بلیت یاری کر من دوری جوید ؛ عشقش زی من تاکی پوید ؛ زی من ای طرف من اور تقطیع
چار بار فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہے اسواسطے کہ فارسی مین
حرکتین تین سے زیادہ نہین ہوتی ہین اور عربی مین زیادہ چار سے پس گنجایش تحریک تمام حروف
کہان مگر نثر کہ مثال اوسکی عربی مین یون ہے وَلَدُکَ یَکَدُّ وَجَدُّ اَثَرُ ہِمَمِکَ فَجِہَدَ وَطَلَبَ بَرَکَتَہ
شِیَمِکَ معنی یہہ ہین کہ تیرے فرزند نے بجستے پائی نشان تیری ہمتون کی پس سعی کی اور طلب
کی برکت تیری خصلتون کی اور فارسی مین نثر یون ہے پسر تو زچہ نشدہ زپی ہنر تو کہ ہنر تو بدہ
ز برکت پدر تو ترجمہ یہہ ہے فرزند تیرا کیون ہوا پیرو تیرے ہنر کا کہ ہنر تیرا ہے برکت سے
تیرے باپ کی اور سدا او اور ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے ہے معتبر نہین رکض بالفتح وضاد معجمہ
پاون ہلانا گھوڑے کا اور دوڑنا کشف سے اور صراح سے اور گھوڑے کا دوڑانا بحر الجواہر سے
کذا فی الغیاث شیم بکسر اول وفتح ثانی عادتین اور جمع شیمہ کذا فی الغیاث ہم وازوتد مجموع تنہا
شعر فَطَلَمَّا وَلَا لَمَّا وَطَالَمَّا ؛ سَقَیٰ بِکَفِّ خَالِدٍ وَاَطْعَمَا ؛ رجز مجنون وبپارسی چنین شعر چہ عجب
بدارم از نگارمن ؛ کہ بی گنہ برون شد از کنار من ؛ رجز مجنون یا ہزج مقبوض است اور وتد مجموع
تنہا سے شعر عربی مین یون ہے شعر جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین پس دراز ہوا اور دراز ہوا
اور دراز ہوا یہہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مجنون یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی مین شعر وتد مجموع تنہا کا یہہ ہے بیت جو مرقوم متن ہے پس
نگار من شعر مذکور مین بمعنی نگار خود ہے رجز مجنون جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہزج مقبوض رکن اصلی مفاعیلن
ہے قبض سے پانچوان حرف گر گیا مفاعلن ہوا تو ہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہزج مقبوض

کیون نہ کہا اسواسطے کہ عربی مین ہزج مسدس مستعمل نہین ہے ہمیشہ مجزو آتی ہے یعنی مربع بخلاف فا
ہم وازن وتد مفروق تنہا تبازی شعر لا اَرٰی مِنَ الفُؤَادِ قَدْ زَارَکَ بِاَنْ یَمِیلَ نَحْوُ شَادِنٍ سوا
رمل مکفوف بپارسی شعر آنچہ از ستم بروی من رسید ہیچ آفریدہ در جہان ندید رمل مکفوف
اوا آخر لا محالہ ساکن گردد تا شعر توانا بود چنانکہ گفتیم ست اور شعر وتد مفروق تنہا سے عربی مین
جو مرقومہ متن سے ہے معنی اوسکے یہہ ہین نہین دیکھتا ہون مین دل سے جسوقت دیکھتا ہون مین تجھکو کہ
کرے وہی دل طرف کسی آہو بچہ کے سوا تیرے رمل مکفوف ہے رکن اصلی فاعلاتن ہے کف سے
نون گر گیا فاعلاتُ بضم تا رہا پس وزن اس شعر کا چہار بار فاعلات ہے اور فارسی مین یہہ شعر
جو مرقوم متن سے ہے اور لفظ بت شعر مذکور مین بمعنی معشوق ہے رمل مکفوف ہے جیساکہ بیان کیا اور
اوا آخر عروض ضرب مین لا محالہ ساکن ہونگے تا شعر کہہ سکین جیساکہ کہا ہمنے کسواسطے کہ اواخر ابیات
ہمیشہ ساکن ہوتی ہین اور اسکا بیان فصل دوم مین ہو چکا ہے کما قال آخر ہیچ شعر نہ تبازی و نہ بپارسی
متحرک نشاید ہم وازن فاصلہ صغری تبازی شعر اَمَا تَرَیْتَ بِحَاضِرِہِمْ اَثَرًا ٭ وَسَمِعْتَ لِغَائِبِہِمْ خَبَرًا
رکض نیہون وبپارسی بیت ببری صنما دل وجان رہی ٭ لیکن برہی نہ ہی نہ رہی رکض مخبون
ست اور شعر فاصلہ صغری تنہا کا عربی مین یہہ ہے جو مرقومہ متن سے ہے معنی اوسکے یہہ ہین آیا دیکھا
تو نے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تو نے واسطے اونکے غائب کی کوئی خبر رکض مخبون ہے
فعلن بحر یک مین چار بار تقطیع اس بیت کی ہے اور فارسی مین بیت فاصلہ صغری تنہا سے یہہ ہے
جو مرقومہ متن سے ہے معنی یہہ کہ لیے جاتا ہے تو اسے معشوق دل بندے کا اور جان بندے کی
بوسہ ہونٹھو نکا اگر بندے کو نہ دیگا تو نہ چھوٹیگا رکض مخبون ہے یعنی فعلن چار بار رہی بکسر
علام اور تشدید کشتہ و ربودہ سے اور برہان مین بفتح اول اور سراج مین بھی بفتح اول کذا فی الغیاث
ولیکن ای لب ہا ہم وازن فاصلہ کبری تبازی شعر وَقُتِلَ مَنَعَ خَبَرَ طَلَبٍ ٭ وَعَجَلٌ مَنَعَ خَبَبَ
تُؤَدَۃٍ ٭ رجز مخبول وبپارسی شعر صنما من ز بر من نبروی ٭ دلکا من نبری نشوی ٭ رجز
مخبول وبیشتر ازین ابیات بنا خوش است خاصہ بیت اخیر ست اور بیت مثال فاصلہ کبری تنہا کی
عربی مین یہہ ہے جو مرقومہ متن سے ہے پس شعر مذکور مین قتل بروزن عنب بمعنی انگور ابجل بروزن
فرس اور تؤدہ بضم تا و فتح ہمزہ سے ہے ترجمہ شعر کا یہہ ہے کہ بہت سی گرانیا رہان اور سستیان

ہین کہ منع کرتی ہین غیر مطابوب کو اور بہت سی جاہ پائی ہین کہ منع کرتی ہین غیر رنگ کو پس مجہول
ہے رکن اصلی مستفعلن خبن سے ستین گرا اور طے سے گری مستعلن پر مفتعلن اوسکے مقام پر
لائے اور فارسی مین مثال اوسکی یہہ ہے جو بیت مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین ای معشوق
میرے میرے نزدیک سے بنجا تو دل میرا لیجا تو اور بنجا تو بخشوی آخر مین واسطے تاکید مضمون
ماقبل کے ہے اور یہہ بحر مجہول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان بیتون مین ناخوش ہین خصوصاً
بیت آخر هم

فصل چہارم

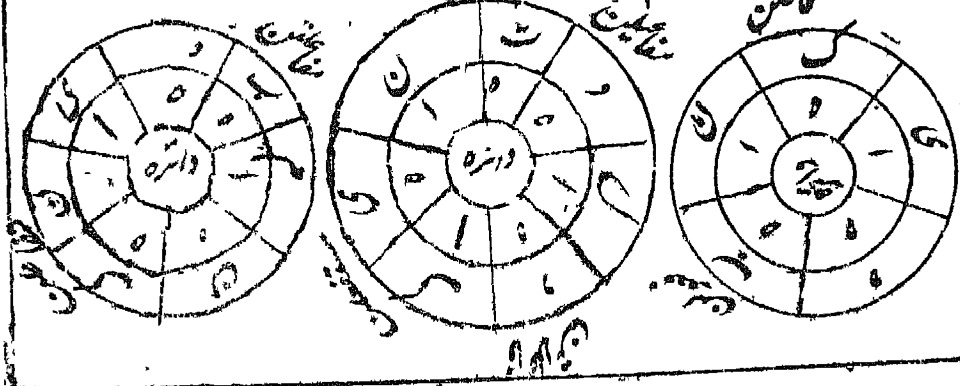
در ارکان شعر کہ مولف بود ازین اجزا خلیل احمد کہ عروض تازی
استخراج کردہ ہست عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ ہست کہ از لفظ فعل مشتق باشد چنانکہ
اہل موسیقی بلفظی کنند کہ از تا و نون مولف باشد وباین سبب ارکان شعر را فاعیل وتفاعیل خوانند
وارکان شعر بعضی بطبع آید وآنرا اصول خوانند وبعضی نخیابان وآنرا فروع خوانند عبارت خلیل
ابن احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے اون لفظو ن سے کہ لفظ
فعل سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلاً تننا اور تنن وغیرہ کو تا اور نون یعنی تن سے عبارت کرتے
ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام افاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور
ارکان شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتی ہین اونکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہین ہوتی
یعنی موافق طبیعت کے نہین ہوتی ظاہر ہے کہ جب حاف سے رکن اصلی متغیر ہوگا الفاظ نامطبوع
نکلین گے اونکو فروع کہتے ہین هم وهر رکن کہ از تکرار جزوی باشد ملذ نبود وباین سبب باعی
وسداسی را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از اوتاد تنہا بود از اصول نشمرند وهر رکن کہ در از شود هم ملذ
نبود از جہت آنکہ اقتضای ملالت کند وازین سبب یاده از سباعی در اصول مستعمل نیست پس
اصول یا خماسی بود یا سباعی وخماسی مولف از سببی ووتدی بود اگر سبب خفیف بود ووتد مجموع
ازان دو تالیف ممکن باشد یکی آنکہ وتد مقدم بود ومرکب بروزن فعولن بود ودوم آنکہ سبب مقدم بود
ومرکب بروزن فاعلن بود واین هر دو در شعر تازی از اصول اند ودر شعر فارسی دو مستعمل نیست
ودیگر تالیفہا ممکن کہ در خماسی افتد واین شش نوع باشد از اصول نشمرده ست اور جو رکن کہ
تکرار ایک جزو سے بنے گا ملذ یعنی لذت بخشندہ نہو گا اس سبب سے کہ رباعی کو جیسے فعلن اور
سداسی کو جیسے مفعولن اور مفاعلن کہ تکرار اسباب یا اوتاد سے بنتے ہین اصول شعر سے

نہین گنتے ہین اگرچہ اشتقاقات فعل سے یہہ بھی ہین اور یہ رکن کہ دراز ہو وہ بھی لذیذ نہوگا اس جہت سے کہ اقتضاے ملالت کرتا ہے لہذا زیادہ سباعی سے اصول مین مستعمل نہین کیا پس اصول یا خماسی ہونگے جیسے فعولن اور فاعلن یا سباعی ہونگے جیسے مفاعیلن اور فاعلاتن وغیرہ اور خماسی مولف ایک سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہو اور وتد مجموع اوس سے دو تالیفین ممکن ہین ایک یہہ کہ وتد مجموع مقدم ہو وہ مرکب بروزن فعولن ہوگا اور دوسرے یہہ کہ سبب خفیف مقدم ہو وہ مرکب بروزن فاعلن ہوگا اور یہہ دونون یعنی فعولن اور فاعلن شعر تازی مین اصول سے ہین اور شعر فارسی مین دوسرا یعنی فاعلن مستعمل نہین ہے پس اصول شعر فارسی سے بھی نہین ہے اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک وتد سے ممکن ہین کہ خماسی مین واقع ہوتی ہین وہ آٹھ ہین اونمین چہہ تالیفین جو اور ممکن ہین اونکو اصول سے نہین جانتے نہ عربی مین نہ فارسی مین پس ازروے احتمالات عقلی کے بناے خماسی مین اسباب اور اوتاد سے آٹھ صورتین ہوسکتی ہین چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے وتد مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم وتد مجموع یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس اونمین دو صورتین جیساکہ مصنف نے بیان کیا مستعمل ہین باقی چہہ نامستعمل اسواسطے کہ تالیف وتد مجموع ساتھہ سبب ثقیل کی بتقدیم وتاخیر دونونمین ناخوش ہین کس لیے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی چہار حرکت لازم آتی ہے اور تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہہ دونو ناروا ہین اور تالیف سبب ثقیل کے ساتھہ وتد مفروق کی بھی بد ہے کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونونمین آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے پس یہہ دونون بھی روا نہین اور تالیف سبب خفیف کے ساتھہ وتد مفروق کی پس تقدیم سبب مین وہی قباحت ہے تحریک آخر کی اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاع کے ساتھہ فاعلن کی ہے اور تکرار نازیبا ہے ح قولہ واین ہر دو در شعر تازی از اصول اند یعنی من حیث المجموع والا اول در شعر فارسی ہم از اصول است تم کلامہ اسی جگہہ داخل ہونا فعولن کا اصول فارسی مین ثبت ہے پس حاشیہ تحصیل حاصل ہے و اما سباعی مولف از دو سبب یک وتد باشد و از اسباب ہر دو ثقیل نشاید پس اگر ہر دو خفیف بود و وتد مجموع تالیف ازان سہ نوع تواند اول آنکہ وتد بر ہر دو سبب مقدم بود و این بروزن مفاعیلن بود دوم آنکہ میان ہر دو سبب بود

وآن بروزن فاعلاتن بود سوم وتد آن از ہر دو سبب متاخر بود وآن بروزن مستفعلن بود ست
وا مار کن سباعی یعنی ہفت حرفی مولف دو سبب ور ایک وتد سے ہوتا ہے اور سچا ہے کہ دونون
سبب ثقیل ہون بسبب توالی حرکات اربعہ کی البتہ اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف
ہو مضائقہ نہین جیسے متفاعلن اور مفاعلتن مین پس اگر دو سبب خفیف ہون اور ایک وتد مجموع
تالیف اونسے تین طرح پر ہو سکتی ہے اول تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر یہہ بوزن مفاعیلن
ہوا دوسرا وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہہ بروزن فاعلاتن ٹھہرا تیسرا تاخیر وتد
مجموع کے دو سبب خفیف سے یہہ بروزن مستفعلن قرار پایا ھم واگر وتد مفروق بود سہ نوع
دیگر تالیف تواند بود اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولات و
اول و دوم این صنف در لفظ مانند دوم و سوم صنف گذشتہ است و در کتابت بعضے فرق کنند
باآنکہ اجزای صنف دوم از یکدیگر منفصل نویسند و این شش رکن از اصول اند و ہژدہ تالیف دیگر
سباعی ممکن بود کہ در شعر فارسی از اصول نشمرند بسبب گرانی آن ست اور اگر وتد مفروق ہو اس سے
بھی تین طرح کی تالیفین ہو سکتی ہین اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم
بروزن مفعولات وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسری اور تیسری قسم گذشتہ کے
ہے لیکن کتابت مین بعضے فرق کرتے ہین اسطرح پر کہ اجزای قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل اور
جدا لکھتے ہین اور یہہ چھہ رکن اصول سے ہین اور اٹھارہ تالیفین اور اس سباعی کی ممکن ہو سکتی
ہین کہ شعر فارسی مین اونکو اصول سے نہین گنتے بسبب گرانی اور ثقالت کے پس از روے
احتمالات عقلی کے بناے سباعی مین تقدیم اور تاخیر اور توسیط اسباب اور اوتاد سے چوبیس تالیفین
ہو سکتی ہین مثلاً دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہون یہہ ایک صورت ہوئی اور جب
وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہہ دو صورتین ہوئین اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف
کے واقع ہو تین صورتین ہوئین اور جب وتد مفروق بجاے وتد مجموع کے ان تینون صورتون مین
آیا چھہ صورتین ہوئین اور جب دو سبب ثقیل بجاے دو سبب خفیف کے ان چھہ صورتون مین آئے
بارہ صورتین ہوئین اب دو صورتین ان اسباب کی اور رہین ایک سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل
موخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر پس جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب ثقیل

جب دونون وتد وسببے ملے بارہ صورتین نکلین ویسی ہی ان دونون سکے انضمام سے ساتھ دونون
وتدون سکے بھی بارہ صورتین اور نکلین اور یہہ بارہ اور بارہ چوبیس تالیفین ہوئین پس چھہ تالیفین
انہین سے تازی اور فارسی مین اصول ہین باقی اٹھارہ تمامہا فارسی مین اصول سے نہین بسبب
ثقالت سکے مگر عربی مین ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور مستعمل اور اصول سے ہین جیساکہ محقق علیہ
الرحمہ فرماتے ہین ہم اما در تازی دو تالیف از جملہ آنچہ مولف بود از وتدی مجموع و سببی ثقیل
و سببے خفیف یا مولف از وتدی مجموع و فاصلہ صغرے ہم از اصول شمرند و آن مفاعلتن و متفاعلن است
پس ارکان اصلی در پارسی ہفت ست بحقیقت و پنج در لفظ و آن فعولن مفاعیلن و فاعلاتن مستفعلن
و مفعولات ست و در تازی دہ بحقیقت و ہشت در لفظ چہ فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن ہم از اصول اند
مگر عربی مین دو تالیفونکو اون تالیفون سے جو ایک وتد مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک
سبب خفیف سے ہین یا مولف ایک وتد مجموع اور فاصلہ صغرے سے ہین اصول سے گنتے ہین
اور وہ دونون مفاعلتن اور متفاعلن ہین پس ارکان اصلی پارسی مین سات ہین بحقیقت فعولن
مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات اور پانچ تلفظ مین کسواسطے کہ فاعلاتن
اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین اور تازی مین دس ہین بحقیقت فعولن فاعلن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات مفاعلتن متفاعلن اور آٹھہ تلفظ مین کہ بیان ہوگیا
فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین ہم و عروضیان را عادت باشد کہ استخراج
این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دوائرہ وضع کنند یک دائرہ جہت فعولن فاعلن
و بر و نویسند علامات متحرک و ساکن و بازای آن حروف این کلمہ کہ ہی کن تا اگر آغاز از بائی
ہی کن بر حوالی دائرہ بگردد بر وزن فعولن و اگر آغاز از کاف کنی کن ہی باشد بر وزن فاعلن است
اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بفک و ترکیب بیان کرتے ہین
یعنے پہلے جدا کرتے ہین حروف کو پھر ملاتے ہین اور یہہ فک و ترکیب دوائر مین وضع کرتے
ہین ایک دائرہ واسطے فعولن اور فاعلن سکے اور اوس مین لکھتے ہین علامتین متحرک اور ساکن
کی علامت متحرک کی دائرہ کوچک اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف سکے یہہ کلمہ
لکھتے ہین ہی کن تا اگر بے سے شروع کرین تو ہی کن حوالی دائرہ پر پھر سے بر وزن فعولن ہو

اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن بھی حوالی دائرہ پر پھر سے بروزن فاعلن ہو فک بفتح
و تشدید جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور لطائف اور صراح سے کذا فی الغیاث ھم و
دیگر دائرہ جہت مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن و برو باید نوشت علامات متحرکات
و ساکنات این کلمہ دو تن یک دل تا ابتدا از ہر متحرک کنی یکی ازین ارکان در تمامی دور حاصل آید
و کیفیت انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ آورند یکی جہت
وتد مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود نگردد و سبب جزوی از وتد نشود
و بالعکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن متفاعلن بنہند و برو نویسند بدی نکتم تا ہر دو رکن ازو
خواندہ شود و صورت دائرہ این است اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات
مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس مین لکھا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمے کے
دو تن یکدل بدون تلفظ واو کے لفظ دو مین اسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک
ان ارکان سے تمامی دور مین حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یکدیگر سے ظاہر ہو اور
بہتر یہہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق
کے تا اجزاے اولے یعنے سبب اور وتد اپنی حال سے نہ پھرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد
جزو سبب کا نہوتا مثلاً مفاعیلن مفعولات مین اگر فا سے مفاعیلن سے شروع کرین مفعولات کہین فا
کہ مفا مین جزو وتد تھا اب سبب ہوگیا اور لن کہ سبب خفیف تھا اب جزو وتد مفروق ہوگیا
و قس علی ہذا پس انقلاب اسباب و اوتاد مین لازم آیا مگر عروضی ایسا نہین کرتے چارون ارکان
کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہین اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اور
اوس مین لکھتے ہین بدی نکتم اسواسطے کہ دونون رکن اوس سے پڑھے جائین اور صورت دائرونکی یہہ ہے جیسا کہ لکھا ہے



فصل پنجم در بحرہا و دوائر و فک بحرہا از یکدیگر بحرہا از تکرار ارکان خیزد و ارکان را چون چند بار تکرار کنند بشرطی کہ معتدل بود نہ دراز ممل و نہ بس کوتاہ مخل وزن مصراعی حاصل آید و از دو مصراع بیتی آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کمترین عددی تکرار دو باشد و بیشتر چہار و زیادت از ان بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ یاد کردہ شود دست **فصل** پانچوین بحرون اور دائرون اور فک بحور مین یکدیگر سے بحرین تکرار ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنے تعدد ارکان سے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ تکرار معتدل ہو یعنی مرغوب طبع نہ دراز ممل یعنے ملال آورندہ اور نہ بہت کوتاہ مخل یعنے خلل انداز تا پس وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعون سے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے قطعہ یا قصیدہ حاصل ہوتا ہے یا مثل اوسکے جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کمترین عدد واسطے تکرار کے دو ہین اور متوسط تین اور اکثر چہار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی یعنی مربع یا چھہ رکن سے مسدس یا آٹھ رکن سے یعنی مثمن جس جگہہ کہ بیان اونکا آویگا معلوم کیا چاہیے کہ یہہ قول اکثر یہ سے ہے اور یہہ اوزان مرغوب طبع ہین اور ابیات موحد اور مثنے عربی مین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی مین اگرچہ کبھی کہی ہین مگر مرغوب طبع نہین ہین ممل بضم میم اول وکسر میم ثانی وتشدید لام ملول کنندہ غیاث سے بحر بفتح اول وسکون ثانی دریای شور اور جوی بزرگ اور مجازا بمعنی وزن شعر مشابہت یہہ کہ جیسا دریا شامل ہے بانواع جواہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہہ کہ جیسا کوئی دریا مین حیران اور سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین پڑتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے بجہت تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختہ در کہ او سکو تخت در اور طبقہ در بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمہ بیت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ ہوتا ہے ویسے دو مصرعون سے ایک بیت منتخب و بہار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ بمعنی مغز سطبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونون مصرع بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات سے ہم قافیہ ہون اور وہ نظم کمتر پندرہ بیتون سے نہو غیاث سے اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکرا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ او نمین مطلع ہو یا نہو پس گویا وہ ایک ٹکرا

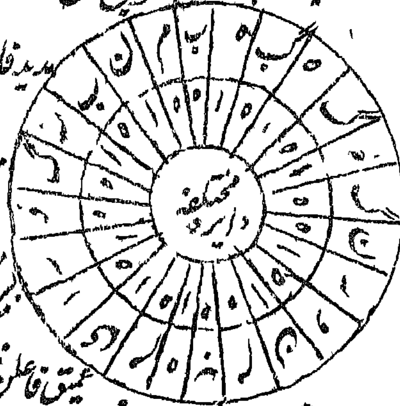
تصعید سے کا ہے مدار اور کشت اور بہار عجم سے اور بعضے فصحا سے متاخرین نے قطعے کو بالفتح
بھی کہا ہے کذا فی الغیاث هم و خلط ارکان متشابہہ با یکدیگر شبیہہ بود بتکرار پس بحر یا از تکرار رکنی
بسیط بود یا از خلط دو رکن متشابہ و خلاف میان دو رکن متشابہ یا بہ کم شود یا بہ کیفیت اما بہ کم چنانکہ
فعولن را با مفاعیلن باشد چہ ہر یکے مؤلف از وتدی مجموع و سببی خفیف ست الا آنکہ یکی از دیگر
بسببی خفیف بیشتر است و ہمچنین فاعلاتن فاعلن و مستفعلن فاعلن اما بکیف چنانکہ مستفعلن را
با مفعولات باشد چہ تالیف ہر یکی از دو سبب خفیف و یک وتد است الا آنکہ وتد در یکی مجموع است
و در یکی مفروق و ہمچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و ہمچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و خلیل احمد ابتدا
بخلط خماسی و سباعی کردہ است پس سباعیات بسیطہ پس خلط سباعیات با یکدیگر و ختم بخماسیات بسیطہ
کردہ است ت اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنے جیسے تکرار فعولن فعولن کی ہے ویسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیہہ فعولن کی ہے
پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنون متشابہ سے
اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے مین ہوتا ہے یا کیفیت مین یعنی ایک رکن کی
حروف دوسرے سے کم ہون یا حرکات مین دو رکنون کے فرق ہو لیکن تشابہ بکمی حروف
جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسواسطے کہ دونون وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مؤلف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ
فاعلن کے ہے بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط مین اما تشابہ بکیفیت
جیسا کہ تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے سریع اور منسرح اور مقتضب مین اسواسطے
کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک مین وتد
مجموع ہے اور ایک مین وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بکیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھ
فاعلاتن کے بحر مجتث مین اور تشابہ بکیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
مین اور خلیل ابن احمد نے ابتدا بخلط خماسی اور سباعی کے ہے دائرہ مختلفہ مین بعد اوسکے
سباعیات بسیطہ کو ملایا ہے دائرہ مؤتلفہ مین بعد اوسکے خلط سباعیات کا بیکدیگر کیا ہے
دائرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دائرہ متفقہ مین بسیط بالفتح جای فراخ

گستردہ شدہ اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جزو اوسکا
مشابہ کل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحدہ علاحدہ کذا فی الغیاث خلط بالفتح
ملانا منتخب سے ہم آمیختن خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن مولف از پنج جزو باشد و این ارکان را
شمرند و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دائرہ ہمچنان کہ از ارکان طبیعی نہند کہ تغیر نیافتہ باشد
بعد ازان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبیعی از انجا بر انگیزند عدد ارکان نیز بر تمام ترین وجہی ایراد
کنند تا بحذف بعضی ازان دیگر ذوجوہ مستعمل بر انگیزند ست لیکن خماسی اور سباعی کا خلط مانند
فعولن اور مفاعیلن کے کہ دونون مؤلف پانچ جزو سے ہین فعولن مین دو جزو وتد مجموع اور سبب خفیف
اور مفاعیلن مین تین جزو وتد مجموع اور دو سبب خفیف اور اوسکو عروضی کوتاہ جانتے ہین یعنی خلط
خماسی اور سباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ بحر دائرے مین
جیسے ارکان طبیعی سے یعنے ارکان سالم سے مقرر کرتے ہین کہ واسطے کہ تغیر سلئے ارکان سالم مین
راہ نہین پاتی ہے اور بعد اسکے بسبب علل اور تغیرات یعنی زحافات کے ارکان غیر طبیعی یعنی
مزاحف اون ارکان سالم سے پیدا کرتے ہین ویسے ہی عدد ارکان کے بھی تمام و کمال دائرے
مین ایراد کرتے ہین اسلیے کہ بعض کو اونمین سے دور کرکے اور اوزان مستعمل پیدا کرین یعنی مجزو
اور مشطور اور منہوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی رہتا ہے علل بکسر
اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی المنتخب و الغیاث
ہم فعولن مفاعیلن را تکرار کردہ اند و آنرا یک مصراع شمردہ و لامحالہ بیتش مثمن باشد و چون مصراع
ازان در دائرہ وضع کنند تا آخر باول متصل شود شاید کہ بہر یکی از اجزای پنجگانہ ابتدا کنند پس ازین
دائرہ پنج بحر بر خیزد . بر این وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام کردہ چہ در لغت
تازی ازین دراز تر بحر نیافتہ است پس فعولن مفاعیلن کو تکرار کیا ہے اور اوسکو ایک مصرع گنا ہے
اور یقیناً بیت اوسمین مثمن ہو گی اور جب ایک مصرع اوسکا دائرے مین وضع کرتے ہین تا کہ
آخر اول سے متصل ہو چاہیے کہ ساتھ ہر ایک اجزاے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دائرے
سے پانچ بحرین نکلتی ہین پہلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام
رکھا ہے اسواسطے کہ لغت تازی مین اس سے دراز تر بحر نہین ہے ہان مدید اور بسیط اگرچہ

اسکے برابر ہین لہذا اونکا بھی نام مدید اور بسیط رکھا مگر بسیط سے مدار تر ثمن سے طویل دراز
اور نام ایک بحر کا ہے اور یہہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب
ہے اسواسطے کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار
اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے
بعض بحور کو مسدس وضع کیا ہے اور بعض کہ مثمن ہین بسبب حافات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین
اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس بحر کی ارکان مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور
وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور عوام کہ بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین خطا ہے
کذا فی الغیاث هم ب آنچہ ابتدا ایش از جزو دوم باشد از وزن مذکور بہ نیکو نہ لن مفاعی لن فعو
لن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن و این را مدید نام کردہ است
دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اوسکے لن سے شروع کرین
اسطرح پر لن مفاعی لن فعولن مفاعی بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن
فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے اور جو لن مفاعی لن فعو نا مستعمل تھا اوسکی جگہہ پر فاعلاتن فاعلن
مستعمل لائے اور مدید اسواسطے نام رکھا کہ یہہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے کذا فی الغیاث
هم ج آنچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن و برین وزن
تازی شعر نیافتہ اند و بہرامی گوید بپارسی برین وزن اندک شعر دیدہ ام و این را مقلوب طویل
نام کردہ است تیسرے وہ کہ ابتدا اوسکی جزو سوم سے کرین یعنے مفاعی کہ جزو اول رکن
دوم ہے اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر
کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اوسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرؤ القیس نے یہہ
شعر کہا ہے شعر اَلَا یَا عَینَ فَابکِی عَلَی فَقدِی لِمُلکِی ✱ وَتِلَافِی لِمَا بِی لَا حَیۃ وَحِید ✱ تَخَلَّیتُ
بِلَادًا وَضَیَّعتُ تِلَادًا ✱ وَقَد کُنتُ قَدِیمًا اَخَا عِزٍّ وَمَجدٍ ✱ اور بہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین
مینے اس بحر مین چند شعر دیکھے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے شعر نگارا دلربائی ربود از کف
دل من ✱ من بیدل چگونہ از تو بستانم ✱ اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہم
کہ یہہ عکس طویل ہے هم د آنچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

فاعلن و آن را بسیط نام کردہ ست چہارم یہہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی عی سے کہ جزو
رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہے اسواسطے کہ
گستردہ اور دراز مثل طویل کے ہے ہم آنچہ ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فا
فاعلاتن و برین وزن ہم بتازی شعر نیافتہ اند و بعضے این دو بحر مہمل را عریض و عمیق نام نہادہ
پنج بحر کہ ازین دائرہ ممکن است ست پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنے لن سے کہ جزو سوم
دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بہی تازی مین شعر نہین
اور بعضون نے ان دونون بحرون مہمل کا نام عریض اور عمیق رکھا ہے یعنے مقلوب طویل کو عریض
اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہے عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو
کہا ہے یہہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا اونکا ممکن ہے کسواسطے کہ فعولن مفا
مین پانچ جزو ہین اور ابتدا سے ہر جزو سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین ہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا
نہین اور دوسرا فعولن مفاعیلن مکرر ہے مکرر سے کیا کام ہم و برجملہ بحور این دائرہ در زبان فارسی متروک
و آنچہ گفتہ اند بر منوال شعر عرب گفتہ اند از وجہ تشبہ بایشان و این دائرہ را مختلفہ خوانند و مم
گفتہ اند کہ درین دائرہ نہند تا ہمہ بحور را ازان بر توان خواند و فک از یکدیگر تصور افتد و آن مصراع
طویل این است ع بمن برگذر ای مہ بمن درنگر گہہ گہہ * و بر وزن مدید ع برگذر ای مہ بمن درنگر
بمن * و بر وزن مقلوب ع گذر ای مہ بمن بر نگر گہہ گہہ بمن در * و بر وزن بسیط ع ای
بمن درنگر گہہ گہہ بمن برگذر * و صورت دائرہ این است ست اور سب بحرین اس دائرہ کی
زبان فارسی مین متروک ہین جو کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روے تقلید
اور تشبہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرہ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف
ایک سباعی اور دوسرا خماسی اور ایک مصرع کہا ہے کہ اس دائرے مین لکہتے ہین اور پانچون
اوس سے پڑہ سکتے ہین اور جدائی بحور کی یکدیگر سے اوس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصراع
طویل مین یون ہے مصرع بمن برگذر ای مہ بمن درنگر گہہ گہہ * بر وزن فعولن مفاعیلن فعولن
مفاعیلن اور بر وزن مدید یون ہے مصرع برگذر ای مہ بمن درنگر گہہ گہہ بمن * بر وزن فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن اور بر وزن مقلوب طویل یون ہے مصرع گذر ای مہ بمن درنگر گہہ بمن [illegible]

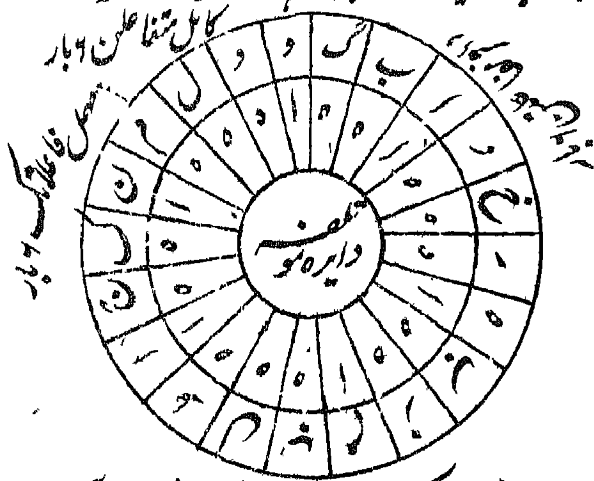
بروزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بروزن بسیط یون ہے مصرع ای مہ بین درنگ گہہ
گہہ بین برگذر ٭ بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بروزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہے یون ہے
مصرع مہ بین درنگ گہہ گہہ بین برگذر ای ٭ بروزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل
تھی مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر نہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہہ مصرع کتاب مین نہ لکھا اگرچہ وزن
دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہہ ہے



ھم واما انچہ از سباعیات بسیط خیزد ابتدا بمؤلف از وتد مجموع و فاصلہ کردہ است و مصراعی
از تکرار یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند و لامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین
وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن واین بحر را وافر نام نہادہ است و اگر ابتدا بفاصلہ کنند
برین متفاعلن متفاعلن متفاعلن واین بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا
بسبب خفیف کہ درین ترکیب ہست ہم ممکن ہست برین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک
واین وزن ہم مہمل است ت واما جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل بن
احمد نے ابتدا اونمین اوس مؤلف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہے
اور ایک مصراع اوس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور جبکہ
مصرع مین تین رکن ہوئے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہہ وزن ہوگا مفاعلتن
مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون سے
زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اوسکا نام
کامل رکھا ہے اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر اس سے
کامل پر مقدم ہوئی کہ وتد اوس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف

بھی کہ اس ترکیب میں سے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک خواہ فا
فاعلاتن فاعلاتن یہہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہہ قول بار ہہ
ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا اسباب خفیفہ سے نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ متفا اور علتن
انکے نزدیک فاصلے ہیں نہ مرکب دو سببوں سے ح قولہ و فارسی گویان آہ ازین قوا
شد کہ نزد عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتن را فاصلہ صغری قرار
شد مرکب از سببین و الا شروع از سبب خفیف نیز میکردند و ہکذا قال کثیر من المحققین لیکن از ما
تحقیق پیش کہ اقتضا فاصلہ را چہ در فارسی و چہ در عربی اصلا وجہی بہم نمیرسد و عدم شروع
سبب خفیف بجہت استعمال بودن بحر مذکور است نہ از جہت عدم امکان واللہ اعلم تم کلام
[illegible] عدم اقتضا فاصلہ عربی میں ماسبق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہاں محقق
[illegible] کہتے جاتے ہیں کہ فاصلہ عربی میں معتبر ہے ایک جگہہ لکھا کہ تازی
[illegible] اور چار ساکن کو فاصلہ صغری کہتے ہیں اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبری
کہتے ہیں اور دوسری جگہہ لکھا کہ یہہ دو تالیفین مفاعلتن اور متفاعلن مثل تالیفات اون
[illegible] سبب اور اوتاد سے نہیں ہیں تیسری جگہہ کہا کہ یا مولف از وتد مجموع و فاصلہ صغری
جسکو محشی نے غلط پڑہا او سمجہا ہے یا حرف تردید کے نا بنا فیہ لکھا اور اس جگہہ بھی محقق علیہ الرحمۃ
فرمایا کہ یہہ سب یا سبب و وتد مجموع اور فاصلے سے ہیں اور ابتدا سبب خفیف اس دائرے
ممکن نہیں نزدیک اہل عرب کے کسواسطے کہ مفاعلتن او متفاعلن میں فاصلہ ہے سبب نہیں
[illegible] فارسی گو البتہ ابتدا سبب سے کر سکتے ہیں کہ اصل بحر [illegible] فارسی میں فاصلہ نہیں ہے اور وجہ
عدم شروع [illegible] کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہہ بھی غلط فہمی ہے کہ مجوز نا مستعمل کو
[illegible] کو متروک لکھ دیتے ہیں چنانچہ یہاں بھی اس وزن کو نکال کر مہمل لکھ دیا ہم و بیت از ا
دائرہ بر وزن وافر چنین بود ع بگو دل من کجا طلبم ز بہر خدا * و بر وزن کامل چنین باشد
ع دل من کجا طلبم ز بہر خدا بگو * و بر وزن مہمل چنین باشد ع من کجا طلبم ز بہر خدا بگو دل *
و این دائرہ را دائرہ مؤتلفہ خوانند و در فارسی بر بحور این دائرہ ہم شعر نگفتہ اند الا آنچہ بوجہ تشبہ
[illegible] گفتہ اند و صورت دائرہ این ست ف او بیت اس دائرے سے بر وزن وافر [illegible]

مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بگو دل من مفاعلتن کجا طلبم مفاعلتن ز بہر خدا مفاعلتن اور بر وزن کامل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل من کجا متفاعلن طلبم ز بہ متفاعلن ر خدا بگو متفاعلن اور بر وزن مہمل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من کجا طل فاعلاتک بم ز بہر خ فاعلاتک وا بگو دل فاعلاتک اور اس دائرے کو موتلفہ کہتے ہین بسبب ایتلاف ارکان کے کہ سباعی ہین اور حرکات اور سکنات مین برابر اور فارسی گویون نے ان بحرون مین بھی شعر نہین کہے ہین اور جو کچھ بہ تکلف کہا ہے بہ تشبیہ و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دائرہ موتلفہ کی یہہ ہے



ح قولہ بیت از ین دائرہ مخفی نماند کہ درینجا و مابعد آنچہ در امثلہ بحور آوردہ مصراعها است نہ بیتها پس اطلاق بیتها برین مصاریع باعتبار آنست کہ بانضمام مصاریع ثوانی بیت ها خواہند گردید تم کلامہ ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچھ حاجت نہین کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے پہلے حرف عین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھہ کر ان مصرعون کو لکھا ہے ھم و بعد ازین آنچہ از رکن سباعی مولف از وتد مجموع و دو سبب خفیف آید و تازیان یک مصراع از تکرار یک رکن سہ بار آوردہ اند و پارسیان از تکرار یک رکن چہار بار پس بیت تازی مسدس باشد و پارسی مثمن و اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعیلن سہ بار یا چہار بار و آنرا ہزج خوانند و اگر بسبب اول کنند برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید فاعلاتن سہ بار یا چہار بار و آنرا رمل خوانند و بیت ازین دائرہ بر وزن ہزج مسدس چنین باشد ع مرا دل سنی ولا ردی نیابا مدد و بر وزن رجز مسدس چنین باشد ع دل [illegible]

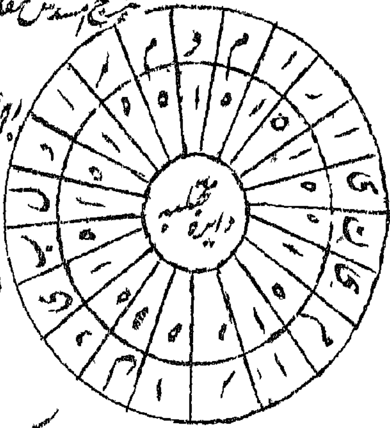
وبر وزن مثمن مسدس مثمن باشد مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل + واگر بعد از نیارامد نگار تیا افزاییم جملہ مثمن شود و این دائرہ را
مجتلبہ خوانند مثمن را مجتلبہ زائدہ و صورت دائرہ مجتلبہ این است اور بیان اسکی جو بحرین کہ رکن سباعی ہی مولفات
مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب اس مین ایک مصراع تکرار رکن واحد سے تین بار یعنی
مسدس لاتے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار بار یعنی مثمن لاتے ہین پس بیت عربی
مین مسدس یعنی شش رکنی ہوگی اور پارسی مین مثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین
اور ابتدا بوتد بہتر ہے سبب سے بسبب تکمیل وتد کے سبب سے یہہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار
تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز
با ترنم ہے بسبب نکوئی اس بحر کے یہہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا بسبب اول کرین اسواسطے کہ
پہلے ابتدا بسبب اول سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی
مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رجز کہتے ہین اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین
اوس شتر کو کہتے ہین کہ پاے شتر کو لغزش مین لاوے پس اس بحر کا نام رجز رکھا بسبب اضطراب
رجز اسکے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر مشطور مستعمل
ہے اور اگر ابتدا بسبب دوم سے کرین یہہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین مربع چار بار
فارسی مین اور اس بحر کو رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین شتاب رفتن ہے پس
اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب روانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس
دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بی دلارامی نیارامد + بر وزن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بی دلارامی نیارامد مرا + بر وزن
مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل
بر وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارامد کی نگار تیا زیادہ کرین جملہ اوزان
مثمن ہوجاوین اور اس دائرے کو مجتلبہ کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین بمعنی
کشیدن ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اولے سے کھینچے گئے
ہین مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثمن کو
مجتلبہ زائدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اوس مین مسدس سے زیادہ ہے

اور صورت دائرہ مجتلبہ کی یہہ ہے کہ لکھی جاتی ہے

ہزج مسدس مفاعیلن ۳ بار

رجز مسدس مستفعلن ۳ بار

رمل مسدس فاعلاتن ۳ بار



هم وزائده هم برین قیاس باشد چه باشد که همین بحر با بحذف ساکن سبب دوم بکار روا رند تا هزج
بر ینگونه شود مفاعیل چهار بار و رجز بر ینگونه مفتعلن چهار بار و رمل بر ینگونه فعلات چهار بار و بیت
دائره هزج برین منوال بود بیت هر اکس ندهد داد هر اکس نکند شاد * و بر وزن رجز بیت
اکس ندهد داد هر اکس نکند شاد هر اه * و بر وزن رمل بیت ندهد داد هر اکس نکند شاد هر اکس * و این
بحر را هزج مکفوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دائره بر قیاس گذشته نهند و آنرا دائره مجتلبه
زائده مزاحفه خوانند و بعضے بلقبی دیگر بخوانند و با تخفیف را این دائره بنیاد دیم ست اور زائده کی
اسیطرح ہے یعنے ایک کن مثل نگار بنیاد زیادہ کرکے اسیطرح مثمنات کا دائرہ لکھتے ہین اور کبھی
اہل فارس انہین بحرونکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین پس
ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع مین نون مفاعیلن سے کہ ساکن سبب
دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن
سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنمین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے وتد پر مقدم
یا عیل مفا ہوا مفتعلن اوسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلات چار بار ایک مصرع
مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب آخر سے کی
مفاعی ہوا فعلات اوسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے بیت هر ا
کس ندهد داد هر اکس نکند شاد * اور بیت کہنا باعتبار دو نون مصرعون کے ہے کہ مصرع ثانی
اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہہ ہے هر اکس مفاعیل ندهد داد مفاعیل هر اکس مفاعیل نکند شاد مفاعیل

اور بیت بروزن رجز اسطرح پر بیت کس ندهد داد مرا کس نکند شاد مرا • تقطیع یہہ ہے
کس ندهد مفتعلن داد مرا مفتعلن کس نکند مفتعلن شاد مرا مفتعلن اور بیت بروزن رمل اسطرح
ہے بیت ندهد داد مرا کس نکند شاد مرا کس • تقطیع یہہ ہے ندهد دا فعلاتن د مرا کس فعلاتن
نکند شا فعلاتن د مرا کس فعلاتن اور ان بحرونکو ہزج مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن میں
ساتوان حرف گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عیلن مفاعین کہ بروزن مستفعلن ہے
چوتھا حرف دونون سببون سے گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ لن مفاعی مین کہ
بروزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے
لکھتے ہین اور اس دائرے کو دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ اور زائدہ کی
سابق بیان ہوئی اور مزاحفہ اس جہت سے کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے
اور بھی اسکا لقب کیا ہے چنانچہ سیفی نے اپنے رسالے مین اسکو مؤتلفہ لکھا ہے ح قولہ بحذف ساکن سبب دوم مخفی نماند
کہ بحذف ساکن سبب دوم یعنی بکف در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنی بطی مستفعلن
کہ منتقل بمفتعلن میشود درین کلام صحیح و مطابق ہست اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب
ثانی بضم تا میماند نہ فعلاتن مخبون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہو فی جمیع النسخ الحاضرة المعتمد
علیہا لہذا المشتہر المشتمل لہ ایضاً زیراکہ در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ ہست وجواب
آنست کہ مراد مصنف علامہ از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن
کہ آنرا اصل قرار دادہ و در جزو رمل را بہ بدایت از سبب اول و ثانی ازان منفک ساختہ و شک نیست
کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن می شود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامہ
المجید لیکن صاحب حاشیہ اگر پہلے اس جگہہ راہ کجی چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
چارہ نہ دیکھا دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ اما وجہ تسمیہ مجتلبہ در ما قبل گذشت
و زائدہ ازین جہت کہ یک رکن زائد دارد و مزاحفہ ازین جہت کہ کف وطی وخبن دران از زحافات
واقع شدہ اما مخفی نماند کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد و لہذا ارکان بحور را کہ
بعضے از مزاحفات مستعمل نمیشود و نیز سالم آرند پس دائرہ مزاحفہ نشاید والا دوائر فروعات دیگر را نیز بیان
باید کرد تم کلامہ صاحب شرح نے جواب اسکا اپنی کتاب مین یہہ لکھا ہے کہ مخفی پوشیدہ نیست

که صاحب میزان را مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی هاى مصنف علام بود که بهر
موقعی که مطلب بذهن نرسید غلطی بطرف محقق منسوب کرده چنانکه درین محل وجوابش بدو صورت
ظاهر و باهر است که نزد صاحب میزان که وضع دائره براى بیان اصل ارکان باشد این محض غلط
و خلاف جمهور است چه بیان اصل ارکان علت غایت براى وضع دائره نزد یک کسی نباشد بلکه
غایت انضمام و انفکاک بحور از یکدیگر است ثانیاً اینکه وضع دائره خاصه براى اصل ارکان کسی
ننوشته آنچه ممنوع است اینست که اصول و فروع را باهم خلط کنند و تقابل و تساوى بحیثیت
حروف چنانکه در اصول مشروط است بهمان طریق در فروع نیز درکار بود و بنا وردن دوائر فروع
در کتب عروض بجهت احتراز از تطویل باشد اینکه اصلى ممنوع نوشته باشد مصنف نکته نوشته که
هر جا حاجت افتد دوائر بنسبت فروع هم ثبت توان کرد مراد از ان همین است که کسی ممتنع نه
انگارد و چون دوائر فروعات ضرورى نباشد ازینجهت مصنف علام هم آنرا ننوشته تم کلامه اب بحرى
کہتے ہین که دونون صاحب مطلب کتاب کو نہ پہونچے اور تطویل بیفائده سوال وجواب
محقق علیه الرحمه تفصیل اوزان ہزج مین لکہتے ہین که اما پارسى صحيح الشکل در دائره مفاعیلن هشت بار
بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف هم دو نوع بود موقور و اخرب و مکفوف موقور را مکفوف تنہا
خوانند و بعضى هر نوعى را بحرى دیگر شمرده اند اور بیان اوزان رجز مین لکہتے ہین که واما پارسى از
این بحر در دائره مستفعلن هشت بار باشد و سه نوع بود سالم و مخبون و مطوى اور بیان اوزان رمل
مین لکہتے ہین که اما پارسى این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضى عروضیان هر یک را بحرى دیگر
شمرند پس ظاهر ہے که جو لوگ ہزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے ہین اونکے نزدیک
دائرہاے ارکان سالم کافى ہین اور جو لوگ ہر قسم کو انہین سے بحر علاحده قرار دیتے ہین
اونکے نزدیک دائرہ ارکان سالم اور دائرہ ارکان مزاحف دونون درکار ہین کسواسطے که
ارکان مزاحفه اونکے نزدیک بجاے اصل ارکان ہین که بحر علاحده قرار دیتے ہین اور سوا
رساله ہاے عروض مین دوائر ارکان مزاحفه بھی موجود ہین هم داز تکرار رکن سباعى البسیط که
از وتد مفروق بود هیچ بحر مستعمل نیست و اما از غلط سباعى بیکدیگر و آن رکنى بود که مولف از
دو سبب خفیف بود و وتدى مجموع و رکنى که مولف بود از دو سبب خفیف و وتدى مفروق و باز یان

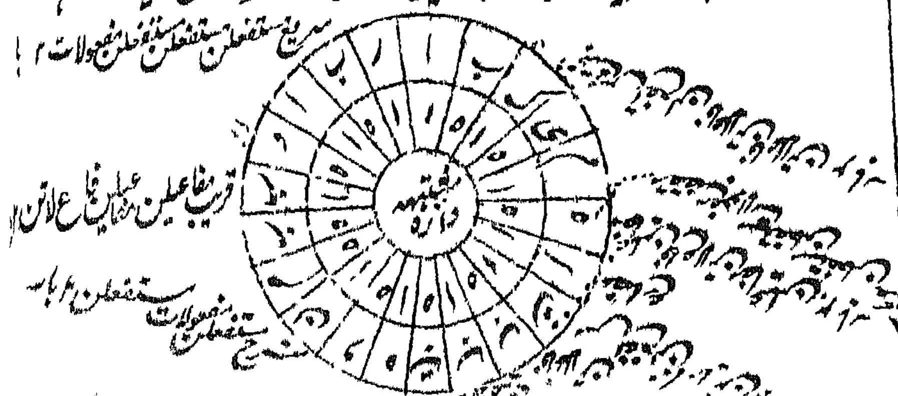
مسدس یکبار در ہر مصرع از رکن مجموعی دو بار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائرہ نہند ابتدا از نہ وجہ ممکن بود چہ این سہ رکن مولف از نہ جزو باشد اما آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کند تا این وزن باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند ت اور تکرار رکن سباعی تنہا سے کہ اوس مین وتد مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع فاع لاتن مین اور تفع منس تفع لن مین کوئی بحر مستعمل نہین ہے یعنے کوئی بحر نہین نکلی ہے واما آمیزش سباعی سے با یکدیگر بحرین نکلی ہین مگر اون سباعیات مین کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف ا وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون جیسے مستفعلن مین خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن خواہ درمیان دونون سببونکے وتد ہو جیسے فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور وتد مفروق سے مثل مفعولات اور فاع لاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس مستعمل کرتے ہین ایک مصرع رکن مجموعی سے دو بار اور رکن مفروقی سے ایکبار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جس دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو جگہ سے ممکن ہوتی ہے کسواسطے کہ یہہ تین رکن مولف نو جزو ہین یعنے ایک ایک مین تین تین جزو ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ ابتدا ساتھہ دو سبب رکن مجموعی رکن اول کی کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا جاسکہ ابتدا وتد سے بہتر تھی جیسا کہ اور دائرہ مین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع کی ابتدا مین وتد ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے پس وتد مجموع گویا اوس مین نہین ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اوسنے یہہ جواب دیا کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سب پر اسواسطے ہے کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد مفروق پر ہے اور منسرح اسمین اوسکے موافق ہے لہذا بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب کو مجتث پر اسواسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری کے سریع شتاب کنندہ و در جلد او نام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر مین اسباب زیادہ ہین اوتاد سے لہذا بسرعت پڑھی جاتی ہے کذا فی الغیاث ام سب آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن و این بحر مستعمل نیست ت اور دوسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور یہہ
بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی کہا ہے اور اوسکو بزرجمہر نے
ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہہ بحر نئی پیدا ہوئی ہی بحور
نوزدہ گانہ مین کذا فی الغیاث ھم ج آنکہ ابتدا بوتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن
مفاعیلن فاع لاتن و این بحر بتازی مستعمل نیست و بپارسی آنرا قریب خوانند ت تیسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا وتد سے اوسی رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہہ بحر
تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اوسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج
اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہہ کہ زمانہ قریب تر مین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی
نیشاپوری نے اوسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے کذا فی الغیاث ھم
م آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات مستفعلن و این بحر را منسرح خوانند
ت چوتھی صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن
مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت اور روانی پڑھی جاتی
منسرح بضم میم وسکون نون وفتح سین مہملہ وکسر راء مہملہ وحاء مہملہ آسان وروان کردہ شدہ
اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین وتد پر لہذا آسانی زبان پر آتی ہے اور
بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہہ بحر نقصان زحافات
مین یہان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا بسبب اس اختصار کے منسرح
نام رکھا کذا فی الغیاث ھم و آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن و این بحر را خفیف خوانند ت پانچوین یہہ صورت ہے کہ ابتدا
سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن اور اس بحر کو
خفیف کہتے ہین بسبب اسکے کہ اخف سباعیات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ
وتد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا ہے عروض سے کذا فی المنتخب
و آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن و این بحر را

مضارع خوانند ت چھٹی یہہ صورت ہے کہ ابتدا اس رکن دوم کی وتد سے کرین
وزن ہو مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہین بسبب مشابہہ
بحر منسرح سے کہ دوسرے جزو مین ان دونون کی وتد مفروق ہے مضارع بضم
مہملہ مشریک در منتخب ہے اور مضارعت یعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحور
اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہہ ہے منسرح سے کہ دونون مین اوتاد
ہین اسباب پر کذا فی الغیاث ھم ند آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مفروقی کنند و برین وزن بود
مستفعلن مستفعلن و این را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست ت ساتوین صورت
یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروقی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفعولات مستفعلن مستفعلن
اس بحر کو مقتضب کہتے ہین بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونون
ایک ہین فقط فرق ترتیب مین ہے اور یہہ بحر فارسی مین مستعمل نہین ہے مقتضب بضم
و فتح ضاد معجمہ بریدہ شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے ارکان دونون
ایک ہین اختلاف فقط ترتیب مین ہے کذا فی الغیاث ھم ح آنکہ ابتدا بسبب دوم
کنند و برین وزن باشد مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را مجتث خوانند ت آٹھوین
صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن
اور اس بحر کو مجتث کہتے ہین کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم و سکون جیم و
تای فوقانی و تشدید ثای مثلثہ یعنی ز بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحور نوزدہ گانہ سے
اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کیا ہے کسواسطے کہ ان دونون بحرون کے ارکان مین کچھ
اختلاف ہے کہ اس بحر مین مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف مین درمیان کذا فی
الغیاث ھم ط آنکہ ابتدا بوتد مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن و این بحر
نامستعمل ست ت اور نوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس رکن کی کرین
کہ یہہ وزن ہو فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہہ بحر بھی نامستعمل ہے اور بعضے اس بحر کو مشاکل کہتے
ہین مشاکل بضم میم و کسر کاف مانند و ہمشکل شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بحور عروض سے
منتخب اور غیاث سے ھم پس بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت ہست و بست دائرہ

با بروزن سریع چنین بود ع بادہ بین دہ تو بتا ہم یکبار ۞ و بروزن قریب ع بین دہ تو
بتا ہم یکبار بادہ ۞ و بروزن منسرح ع دہ تو بتا ہم یکبار بادہ بین ۞ و بروزن خفیف ع تو
بتا ہم یکبار بادہ بین دہ ۞ و بروزن مضارع ع بتا ہم یکبار بادہ بین دہ تو ۞ و بروزن مقتضب ع
ہم یکبار بادہ بین دہ تو بتا و بروزن مجتث ع یکبار بادہ بین دہ تو بتا ہم ۞ این دائرہ را ہم
دائرہ مشتبہہ خوانند و صورتش اینست پس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی بین اس
دائرے سے سات ہین اور دو نامستعمل اور بیت اس دائرے کی وزن سریع مین یون ہے
جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بین مستفعلن دہ تو بتا مستفعلن ہم یکبار
مفعولات بجاے ہا اور واو حرف باکا لکھنا وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ لہجہ اہل پارس کا
تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
بین دہ تو مفاعیلن بتا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن وجہ منفصل ہونی فاع لاتن کی
ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ تو بتا
مستفعلن ہم یکبار مفعولات بادہ بین مستفعلن اور وزن خفیف مین یون ہے جو مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تو بتا ہم فاعلاتن یکبار با مس تفع لن دہ بین دہ فاعلاتن اور
وزن مضارع مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم یک مفاعیلن بار
بادہ فاعلاتن بین دہ تو مفاعیلن یہان صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے قولہ بتا ہم
تقطیعہ بتا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن بین دہ تو مفاعیلن و شمار کردن واو تو را بجاے
حرفی از بہر ضرورت قافیہ است تم کلامہ پس مصرع ثانی کہان ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ
ہوی اور واو کو بجاے حرف کہان شمار نہین کیا کہ اوسکے مقام پر ہر جگہ ہے آئے بسبب
ادغام کے موافق لہجہ اہل فارس کے مگر یہہ کہا جاے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا
اور لفظ بتا اول پس واو بے سے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین بادہ آخر واقع ہوا
اور لفظ بین اول پس وہ ہے ہے سے نہ بدلے آمدم بر سر مطلب اور وزن مقتضب مین
یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم یکبار مفعولات بادہ بین مستفعلن دہ
تو بتا مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار

با مس تفع لن دب بمن دہ فاعلات تب بتا ہم فاعلاتن اور اس دائرے کو دائرہ
بھی کہتے ہین اور دائرہ و تدیجی اور وجہ اشتباہ اسمین یہہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلا
دونون متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سہہ
نے کہا ہے کہ بحرین اسکی مشتبہہ ہین اور صورت دائرے کی یہہ ہے



ہم و بزبان پارسی این بحہ با سالم بکار نداردیعنے ارکان ہمچنین بسلامت ولیکن بجہت
ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند و دائرہ را کہ برین وضع نہند مشتبہہ مزاحفہ خوانند
و سریع و منسرح و مقتضب را بمطوی مقید کنند و قریب و مضارع را بمکفوف و خفیف و مجتث را
بمخبون ست اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم مستعمل نہین کرتے ہین یعنے ارکان
نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہین اور اس
دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہہ مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو مطوی
مقید کرتے ہین یعنے مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فاعلات ہوجاتے ہین
بعینہ اور قریب اور مضارع کو مکفوف مقید کرتے ہین یعنے مفاعیلن اور فاع لاتن کہ بروزن
علن مستف اور لات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فاعلات ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور
خفیف اور مجتث کو بہ مخبون مقید کرتے ہین یعنے فاعلاتن اور مس تفع لن کہ بروزن تفعلن
مس اور عولات مف ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت
دائرہ مشتبہہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہہ بحرین بارکان سالم مستعمل نہین
ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صورت انضمام اور انفکاک
اوزان ممکن اور مقصود ہے اوسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین بعد اصنف علیہ الرحمہ نے

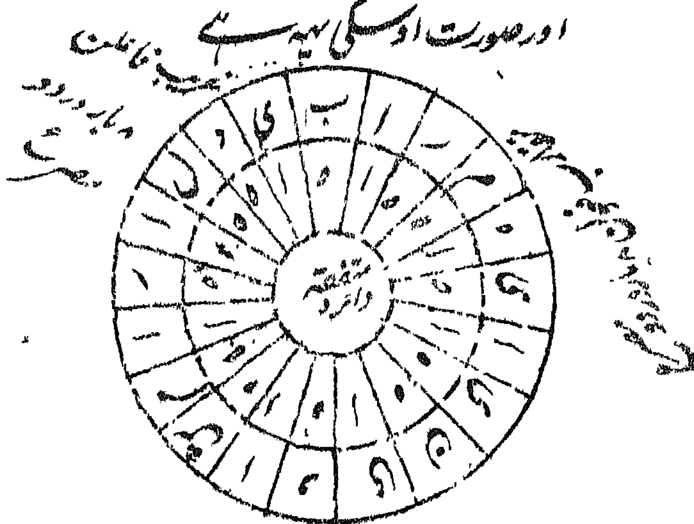
صورت دو نون دائرون کی عبارت مین منضبط کر دی در دائرہ مزاحفہ بخیال التطویل نہین لکھا ہم سریع چنین شد و مفتعلن مفتعلن
فاعلات ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم سہ بار و قریب مفاعیل مفاعیل فاعلات ع بمن دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ ✽ و منسرح مفتعلن
فاعلات مفتعلن ع دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ بمن ✽ و خفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو
بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ ✽ و مضارع مفاعیل فاعلات مفاعیل ع بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو
و مقتضب فاعلات مفتعلن مفتعلن ع ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ✽ و مجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن
ع سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ہم ✽ با ہای بمن و بتا در دائرہ اول مشدد باید گفت و اینجا مخفف
ست اور وزن سریع مصرع اور مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بمن مفتعلن
دہ ست بتا مفتعلن ہمس بار فاعلات اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بمن دہ ہست مفاعیل بتا ہمس مفاعیل بار باد فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع
مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ ہست بتا مفتعلن ہمس بار فاعلات بادہ بمن
مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم فعلاتن
سہ بار با مفاعلن دہ بمن دہ فعلاتن اور وزن مضارع اور مصرع مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بتا ہمس مفاعیل بار باد فاعلات بمن دہ ہست مفاعیل اور وزن مقتضب اور
مصرع مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہمس بار فاعلات بادہ بمن مفتعلن دہ ہست بتا
مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سہ بار با مفاعلن
بمن دہ فعلاتن تبتا ہم فعلاتن پس حرف با جو بمن اور بتا مین ہے دائرہ اول مین مشدد
ہونا چاہیے بسبب مطابقت لہجۂ عجم کے اور اس جگہہ یعنے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین مخفف بسبب
اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے متصل یہہ کہ جب بادہ بمن اور تو بتا بروزن مستفعلن اور
فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین آتے اس جگہہ تلفظ مین آوینگے
موافق لہجۂ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے ملجاوے گی اور بے مشدد ہو جاوے گی
بروزن باے اول بمقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین بے مکرر لکھی جاوے گی جیسے دائرہ
مشتبہہ سالمہ مین اور ہرگاہ یہہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آوینگے اور تقطیع سے گر جاوینگے
تو یہ کہان سے ہوگی جیسے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین ہم و نیز باید سیان یعنی ازین بحر باشمت

بکار دارند و یک مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دو باره و بحرهای ممکن تا شش اند دو
اول که رکن مکرر دارد و اول مصراع با افتد و آن سریع است و مهمل اول و قریب بیفتد و شش مانده
اور اہل فارس بعض ان بحرون سے مثمن استعمال کرتے ہین اور ایک مصرع رکن مجموعی اور
مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھہ بحرین ممکن ہین اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر اونکے
اول مصرعون مین پڑا ہے ساقط ہو جائینگے کسواسطے کہ مثمن تکرار نہین ہوتی اول
سریع ہے کہ وزن اوسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے
اور مهمل اول ہے یعنے جدید کہ وزن اوسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن
فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اوسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے
مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقط ہوین باقی رہین چھہ
بدینگونه وزن منسرح مفتعلن فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا باز رای خوب نگار ابوصل وزن
خفیف فعلاتن مفاعلن دو بار مصرع تو مرا باز رای خوب نگار ابوصل زن ٭ وزن مضارع
مفاعیل فاعلات دو بار مصرع مرا باز رای خوب نگار ابوصل زن تو ٭ وزن مقتضب فاعلات
مفتعلن دو بار مصرع باز رای خوب نگار ابوصل زن تو مرا ٭ وزن مجتث مفاعلن فعلاتن
مصرع بوصل زن تو مرا باز رای خوب نگارا ٭ وزن مهمل فاعلات مفاعیل دو بار مصرع رای
خوب نگارا بوصل زن تو تو مرا باز ٭ و ازین شش سه مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع مجتث
و خفیف مثمن بسیار نیامده است و مقتضب در پارسی نیامده است و این دایره را مشتبهه
خوانند و بعضی القاب دایره ها بشکل دیگر کنند و ما این دو دایره نیاوردیم تخفیف را ات ده چهار
مثمن جو بعد اسقاط بحور ثلثہ کے رہگئین یہ ہین منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث و زان
مهمل جسکو مشاکل کہتے ہین اوزان اور مصاریع مثال انکی مرقومہ متن ہین اور تقطیعات لکھی
جاتی ہین تقطیع مصرع منسرح زنت مر مفتعلن باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات
تقطیع مصرع خفیف تو مرا با فعلاتن رای خو مفاعلن بنگارا فعلاتن بوصل زن مفاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا باز مفاعیل رای خوب فاعلات نگار ابو مفاعیل وصل زنت فاعلات تقطیع مصرع
مقتضب باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات زن تو مرا مفتعلن تقطیع مصرع مجتث

بوصل زن مفاعلن مرا با فعلاتن زرای خو مفاعلن بکار افعلاتن تقطیع مصرع وزن مہمل یعنی مشاکل یہہ ہے راے خوب فاعلات نکار اب مفاعیل وصل زنت فاعلات مرا با مفاعیل اور ان چھہ بحرون مین تین بحرین مستعمل ہین منسرح اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آئی ہے اور مقتضب فارسی مین مستعمل نہین ہے اور مہمل فارسی اور تازی مین متروک ہے اور اس دائرے کو مشتبہہ زائدہ کہتے ہین اور بعضون نے القاب دائرون کے اور طرح پر لکھے ہین یعنی دائرہ دتد اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونون دائرے یعنی مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ اور مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہین لکھے ہم وباشد کہ بعضے دائرہ بنہند جہت بحرہاے کہ مسدس ومزاحف آمدہ باشد مانند سریع وقریب وخفیف وبحر مقتضب ہم دران دائرہ آورند وبدل دائرہ مشتبہہ سالمہ این دائرہ آوردہ اند اور بعضے عروضی دائرہ بحور مسدس اور مزاحف کا لائے ہین مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اوس مین شریک کی ہے اور بعوض دائرہ مشتبہہ سالمہ کے یہہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس مزاحف کی یہہ ہے کہ مثلاً سریع مسدس یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر عین مفتعلن اول سے آغاز کیجیے رکن قریب کے نکلین مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے رکن خفیف کے نکلین فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجے رکن مقتضب کے ہین فاعلات مفتعلن مفتعلن ہم واما در خماسیات بسیطہ کہ مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار دو بحر از ان ممکن بود کہ بر خیزد یکے آنکہ ابتدا بوتد کنند و برین وزن بود فعولن چہار بار واین بحر را متقارب خوانند دوم ابتدا بسبب کنند و برین وزن بود فاعلن چہار بار واین بحر مستعمل نیست و خلیل آنرا غریب و رکض و متسق نام نہادہ است و اندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ اند و پارسیان ہم بیتی چند بتکلف گفتہ اندست واما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات او نمین ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحرونکا پیدا ہونا اوس سے ممکن ہے ایک یہہ کہ ابتدا بوتد کرین وہ یہہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب کہتے ہین اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوے ہین ہر وتد سے ملا ہوا ایک سبب ہے یا درمیان دو سببونکے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدونکے ایک سبب ہے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنے
قریب یکدیگر ہین اور دوسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا اسبب سے کرین وہ یہہ وزن ہوگا
فاعلن چار بار اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور نسق
رکھا ہے اور بعضون نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور جنیب اور منتظم
اور متقاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس مین بعد خلیل کے دستیاب ہوئے
ہین اور اہل فارس نے بھی چند بیتین اس مین بہ تکلف کہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے
رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہین پائے بعد اوسکے اخفش نے
خواہ اورون نے شعر اس بحر مین پائے اور یہہ بحر مقرر اور مستعمل کی ہم وچون در دائرہ نہند
بیتی مثل بروزن متقارب چنین باشد ع مرا نے دلارام شادی نیاید ✽ و بروزن غریب چنین
ع نے دلارام شادی نیاید مرا ✽ این دائرہ را متفقہ خوانند و برین صورت باشد اور جب
دائرے مین لکھتے ہین وزن متقارب یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے مرا نے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نیاید فعولن اور وزن غریب یعنی متدارک
یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نے دلا فاعلن رام شا فاعلن
دی نیا فاعلن ید مرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہین بسبب اتفاق ارکان کے

اور صورت اوسکی یہہ ہے



ہم سب دائرہ نزدیک عرب پنج است مختلفہ ومؤتلفہ ومجتلبہ ومشتبہہ ومتفقہ ونزدیک
عجم ہم پنج باشد مجتلبہ [illegible] مشتبہہ مثمنہ ومشتبہہ مسدسہ ومتفقہ و بحور کہ ازین

دوائر ممکن است کہ بر خیزد بیست و دو است و مستعمل نزدیک عرب ازین جملہ پانزدہ آ طویل
ب مدید ج بسیط د وافر ہ کامل و ہزج ز رجز ح رمل ط سریع ی منسرح یا خفیف یب
مضارع یج مقتضب ید مجتث یہ متقارب و شانزدہم غریب و باقی مہمل است و نزدیک عجم
دہ است ا ہزج ب رجز ج رمل د سریع ہ قریب و منسرح ز خفیف ح مضارع ط مجتث ی متقارب
و بعضے مزاحفات بر شمار گیرند و از دوائر مشتبہہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آورند و بحسب آن زیادہ گردد
اس ست تفصیل دوائر بحور ت یہ ہیں دائرے نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
موتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہہ پانچوان متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مجتلبہ سالمہ
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہہ مثمنہ چوتھا مشتبہہ مسدسہ پانچوان متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا ان
دائرون سے ممکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنے طویل مدید عریض بسیط عمیق اور تین
موتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک لکھا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور نو
مشتبہہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انمین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح
گیارہوین خفیف بارہوین مضارع تیرہوین مقتضب چودہوین مجتث پندرہوین متقارب
یہہ پندرہ ہوئین اور سولہوین غریب یعنے متدارک بھی کچھہ استعمال مین آگئی ہے اس
حساب سے سولہہ ہوئین باقی مہمل ہین وہ عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب
اور مشاکل اور نزدیک عجم کے دس ہین پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین
قریب چھٹی منسرح ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب پس بحرین
طویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھہ کہا ہے
انمین بتشبہہ عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دونون
دائرون مشتبہہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنے مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ سے
چھہ بحرین مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع مکفوف اور خفیف اور مجتث مخبون
اور مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین اردو کے

تمام ہے کے بحرین زیادہ ہو جائینگی ہی یہہ تفصیل دائرون اور بحرون کی ظاہر ہے کہ جدا کرنا
شمار اون بحرون کا شمار مین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحور تازی کو بھی تصرف
کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاکل اور اونمین ملائی ہین پس اس حساب سے
انیس بحرین ہوتی ہین جیسا کہ مشہور ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے حروف
ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے اوسکے
اعداد مین نقطہ کو نہ لکھا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس نہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرات
سے مقدم کیا ہے پس یا عبارت یازدہ سے اور یب عبارت دوازدہ سے ہے ہم ز بدانکہ
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند و رکن آخر را عروض و رکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہاے باقی را حشو ت اور جان تو کہ رکن اول مصراع
اول کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیسا کہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتدا اسکے مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ
ضرب بمعنی دامن خیمہ ہے جیسا کہ دامن خیمہ منتہاے خیمہ ہوتا ہے یہہ رکن بھی منتہاے
شعر ہے یا ضرب بمعنی صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین یا بمعنی مثل ہے یعنی یہہ ضرب
مثل عروض ہے وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ ہر رکن
شعر ہین صدر بالفتح اول بالاے ہر چیز او پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالا نشین منتخب اور کشف
اور لطایف اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و جزو اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب
ابتدا آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند و مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے ہم و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او وتد
مجموع بود متحرک اول اورا ازان جزو بیفگنند و اینمعنی را خرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند و بازای آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سببی خفیف در وی مجاور وتد
بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط اورا اعتماد خوانند ت اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتی

ہین کہ اول مصرع مین ہو اور جزو اول اوسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اوسکا خزم سے ساقط ہو جیسے فعولن اور مفاعیلن و مفاعلتن سے متحرک اول گر کے فعلن اور مفعولن اور مفتعلن رہجاتا ہے پس یہہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا بصدر کہین گے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا بہ ابتدا کہین گے اور اگر حشو مین ہوگا ابتدا بحشو کہین گے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اوس مین مجاور وتد ہو یعنے پہلے وتد بعد سبب جیسے فعولن اور ساکن سبب کو گرا دین جیسے فعولن سے فعول رہجاے اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور صاحب خزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو جس مین یہہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح وازین کلام مصنف ظاہر آنست کہ اعتماد عبارت از حذف حرف مذکور ہست و صاحب خزرجیہ و دیگر ان گفتہ اند کہ اعتماد عبارت ازان رکن حشوی ہست کہ حذف مذکور دران واقع شود پس کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تم کلامہ ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر تحقیق تھا لکھا مسامحہ اور فروگذاشت کا کیا دخل م وہر بیت را کہ ہر مصراعی از و مساوی دائرہ باشد وہم بران وجہ کہ دران دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل و رجز چنانکہ بعد ازین معلوم شود آن بیت را تام خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا مساوی دائرہ ہو عدد ارکان مین یعنے سالم اور جسطرح دائرے مین ہے اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس بیت کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل و رجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہہ ہے بیت وَاِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًى ٭ وَكَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِي وَتَكَرُّمِي ٭ بروزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور رجز یہہ ہے بیت وَاَدْ يَسَلْمٰى اِذْ سُلَيْمٰى جَارَةٌ ٭ قَفْرٌ تَرٰى آيَاتِهَا مِثْلَ الزُّبُرْ ٭ بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن م وہر بیت را کہ ارکان ہر مصراعی از و بعدد مساوی ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دائرہ افتد مستعمل باشد خواہ بعد از تغیر آن بیت را وافی خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا عدد مین مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ اوسی طرح پر مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنے مزاحف اوس بیت کو وافی کہتے ہین پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنے ہر تام وافی ہے اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے

لہ بس واقعی مین تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگا ھم دالہ بزوی ہی رہی از ہر مصراع از دو حذف کردہ استعمال کنند آنرا مجزو خوانند و اگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند اورا مشطور خوانند و اگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانندت اور اگر ایک رکن مصرع سے کم کرکے استعمال کرین اوسکو مجزو کہتے ہین پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہیگی اور اگر مسدس ہوگی مربع رہیگی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کرین اوسکو مشطور کہتے ہین یعنے نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہیگی اور اگر مسدس ہوگی مثلث رہیگی دونون مصرعون مین اور اگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کرین اوسکو منہوک کہتے ہین پس بیت مسدس ثنیا رہجائیگی دونون مصرعون مین اور منہوک بیت مثمن مین ممکن نہین ہے مجزو بزای معجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع مین مثمن ہو باعتبار دور کرنے ایک جزو کے اوس سے کذا فی الغیاث اور جزء مہموز اللام بمعنی پارہ پارہ کردن ہے لغت مین اور مجزو مجازاً صفت جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس یہی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون ثانی بمعنی نصفی ہر شے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہک بالفتح کہنہ اور فرسودہ ہونا کپڑے کا پہننے مین اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے خود معنی ان لفظونکے فصل نہم مین لکھے ہین ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور بمعنی نصف کردہ شدہ و آن در دو بحر جائز باشد یس و آن رجز و سریع است نزد غیر خلیل چہ خلیل شعر را دو مصراع و عروض و ضرب لازم میداند پس مشطور نزد فاکلش مثلث باشد و پس از ینجاست کہ سکاکی میگوید فالمربع یسمی مجزوًا والثلاث مشطورًا والرابعو المثمن پس آنچہ مرزا قتیل رحمۃ اللہ علیہ ہم آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ و مشطور ہم خوانند غلط محض ست تم کلامہ یہان مرزا قتیل بیچارے بھی زیر شمشیر اعتراض آگئے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے ہین اشعار عربی مین چنانچہ بحر مدید مین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہہ ہے و بعضی مشطور روا داشتہ اند اور حاشیہ انکا یہہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحوے یا لبکر لا تنشروا لی کلیبا یا لبکر این این الفرار صینین دلی هم و هر بیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود و مقفی اور امصرع خوانند و اگر مصراع اولش از دوم جدا نشود اورا مقعد خوانندت اور جو بیت کہ دونون مصرع اوسکے متساوی ہون۔

وزن مین اور ارکان مین اور بعضے خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اوسکو
مصرع کہتے ہین اور جو بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اوسکو معقد کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً ابیت
ہوگی مصرع بضم میم و فتح صاد و تشدید رای مہملہ مفتوح و بعین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سے تصریع
قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ دادن
اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھ مین نہ آئے غیاث سے ہم و عروض و ضرب را اگر سالم باشد
یعنے از تغیرات خالی صحیح خوانند و اگر از نقصانی خالی نبود منتقض خوانند بت اور عروض اور
ضرب اگر سالم ہون اونکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہون بسبب زحافات کے
اونکو منتقض کہتے ہین اور انتقاض بالکسر و قاف شکستگی منتخب اور غیاث سے ہم و رکنی را
کہ عروض بیت بود بروجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقض اورا فصل خوانند و رکن ضرب را
چون بر وجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند و بعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم و اللہ اعلم بت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اسطرح پر کہ سوا اوسکے سزاوار
نہو یعنی ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور مجتث
مین کہ سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے طویل مین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس
اور مقتضب مین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنے ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقض
پس صحیح جیسے مضارع اور مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے
مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت تشبیہ
ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شی کی منتخب سے پس جب اس بیان سے فراغت ہوئی
اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم فصل ششم در تغیرات ارکان
و القاب آن و تفصیل فروع ہر یک از اصول ارکان این رکنہا کہ اصول بحر ہاست ہم
برانگونہ کہ درود ائر افتد بنا در استعمال کنند و بیشتر چنان بود کہ دران تصرفی کنند بنقصان حرفی

یا حرفی یا جزوی یا بزیادت حرفی یا جزوی و وجه مستعمل را در هر بحری بنای آن. بحر خوانند
پس هر رکن که در دائره بر اصل وضع باشد یعنی هیچ تغیر آنرا سالم خوانند و اما در بنا باشد که سالم با
د باشد که معلول شود و هر تصرف که در وی رود نوعے از تغیر باشد و همچنانکه ارکان سالم را اصول
خوانند ارکان متغیره را فروع خوانند بعضے بجائے تغیر زحاف گویند یعنے ارکان که اصول
بحرونکے ہین جسطرح دائرون مین واقع ہوتے ہین اوسیطرح یعنے سالم کبر مستعمل ہو
ہین اکثر اونمین تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بہ نقصان ہے جیسے نقصان حرکت
مثلاً متفاعلن باضمار مستفعلن ہوجاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخبن مفاعلن
یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہین جیسے فعولن بحذف فعل ہوجاتا ہے یا
تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہوجاتا ہے یا زیادت جز
جیسے مستفعلن بترفیل مستفعلاتن ہوجاتا ہے اور زیادت حرکت نہین ہوتی اور وجہ مستعمل
بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہین یعنے ارکان نامتغیر جیسے دائرے مین واقع ہوتے
اونکو بنا کہتے ہین پس جو رکن دائرے مین اصل وضع پر ہو اور اوس مین تغیر نہوا ہو اوسکو
سالم کہتے ہین لیکن بنا مین کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنے متغیر کہ دائرہ ارکا[ن]
سالم اور متغیر دونون کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس مین ہوا ہو وہ ایک نوع
تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعض
اس تغیر کو زحاف کہتے ہین مطلب یہہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہون خواہ متغیر بنا کہتے ہین
مگر چونکہ دوائر فرضیہ کے ارکان مین ایک نوع کا تغیر ہوا ہے اونکو بھی فروع کہنا چاہیے
اور جن ارکان مین کسیطرح کا تغیر نہین ہوا ہے وہ سالم ہین زحاف بالکسر گر پڑنا اور سا[قط]
ہونا ایک حرف کا دو حرف تک بیچ شعر مین اور اوس شعر کو مزاحف بفتح حا کہتے ہین منتخب
سے ہشتم بعضی زحاف تغیری را گویند که در بنا جائز بود و شعری آن تغیر نیکو تر بود و بعضی زحاف
استقاط ساکن سبب خفیف را گویند ولیس ... اور بعضے زحاف اوس تغیر کو کہتے ہین
کہ بنا مین جائز ہو مگر شعر بغیر اوسکی بہتر ہو یعنے تغیرات نامرغوب کو زحاف کہتے ہین اور بعض
استقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہین اور پس درجہ تغیر ہوا اسکے ہو اوسکو

علت کہتے ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ بہتر سب مین قول اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے
ھم و بر جملہ تغیر بنقصان بود یا بزیادت و تغیر بنقصان یا خاص بود یا بوضعی یعنی در ہر موضع کہ آن
رکن افتد آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود باوایل ابیات و مصراعہا یا باواخر آن و تغیر بزیادت
ہمیشہ خاص بود باوایل و یا باواخر در اواسط نیفتد و ہر یک ازین انواع یا بتازی خاص بود
یا بپارسی یا در ہر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد کہ مستخرج
عروض ایشان است بر اکثر اشعار ایشان واقف بود و تغیرات آن لغت را احصا کردہ است و
آنرا القاب مناسبہ نہادہ و در پارسی و دیگر لغات نہچنان است بلکہ بعضی ازان فرا گرفتہ اند
و بعضے کہ خاص بلغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ و در وضع القاب بایکدیگر خلاف ہا
کردہ اند ما ابتدا بتغیرات شعر تازی کنیم چہ آنچہ بایشان خاص است و چہ آنچہ مشترک است
تو ہیم ست اور ان سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بنقصان
یا خاص نہین ہوتا کسی جگہہ یعنے جس جگہہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہی یا خاص
ہوتا ہے باوایل ابیات و مصاریع یا باواخر ابیات و مصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے باول یا باآخر اوسط مین نہین ہوتا اور ہر ایک تغیران تغیرات سے یا عربی مین خاص
ہے یا فارسی مین خاص ہے یا دونون مین مستعمل ہے اور جو سبقت شعر مین اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہی اوسنے
تغیرات عرب کے احصا کیے ہین یعنے چونتیس زحاف لکھی ہین اور اونکے نام مناسب رکھے
ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین
اور بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پائے ہین اونہیر زیادہ کیے ہین اور نام رکھنے مین
بایکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنے کسینے کوئی نام رکھا ہے کسینے کوئی لہذا ہم ابتدا بتغیرات
شعر تازی کرتے ہین جو کچھہ کہ اونکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھہ کہ زبان عرب اور
زبان فارسی مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اعداد زحافات مین اختلاف بہت ہے
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس زحاف اور فارسی مین تیرہ زحاف ہین
جملہ پینتیس ۳۵ ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

سے لکھے ہین اور الحق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی نے جو تصرف
اور ایجاد کیا ہے یہ امر بجہت اختلاف لغت کے ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت
کے جدا ہوتے ہین آختصا بالکسر گھٹنا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا مفرد بود
یا مرکب و مفرد آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت
از یک نوع افتد اما مفرد از چہار نوع خالی نبود ازانکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب
ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما آنچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول عام
بود و آن اسقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم
یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود
آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم
مکفوف ست تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ
رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہین کہ
سبب ہے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد مفروق مین
پس جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اوسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن
سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن
مین سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین
لے یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہین
ہو سکتا وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعملہ مین کوئی
رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہو
اوس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہین گے اور خبن بالفتح لپیٹنا جامے کا تا کوتاہ ہو
ہو جاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی اور اصطلاحی مین ظاہر ہے اور اگر حرف
چہارم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مطوی کہین گے اور طے بفتح
پیچیدن او نوردیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے
رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مقبوض کہین گے اور قبض بالفتح گرفتن بہ پنجہ و گرفتن

خلاف ببط منتخب سے اور اگر حرف ہفتم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو
مکفوف کہین گے اور کف بفتح وتشدید فا دوختن جامہ بر یکدیگر و باز ایستادن ہے منتخب سے
ہم دیگر نوع خاص بود باواخر مصراعہا وآن دوگونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط
کنند و متحرکش را ساکن کنند و رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند
و رکن محذوف خوانند ت اور دوسرا جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہے
باواخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کر اوسکے متحرک کو
بھی ساکن کرین اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے ہین جیسے فعولن سے فعول اور
مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام ہوتا ہے اور قصر بمعنی کوتاہ کردن ہے منتخب سے
اور دوسری صورت یہہ ہے کہ سارا سبب گر جاے اوس رکن کو بعد اس تغیر کے محذوف
کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن
اور دور کردن ہے منتخب سے ہم واما آنچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود و از تغیرات عام
بود وآن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را
بعد از تغیر مضمر خوانند و اگر حرف پنجم بود رکن را معصوب خوانند و در غیر این دو موضع نیفتد
ت واما جو تغیر سبب ثقیل مین پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہے اور وہ ساکن
کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہے پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اوس رکن کو بعد
اس تغیر کے مضمر کہتے ہین جیسے متفاعلن سے مستفعلن ہوجاتا ہے اور اضمار لاغر کرنا اور
دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے
معصوب کہتے ہین جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن ہوجاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور داغ
کرنا اور مضبوط باندہنا منتخب سے اور یہہ تغیرات دو جگہون کے سوا اور کہین نہین آتا کسواسطے
کہ سوا مفاعلتن متفاعلن کے اور کسی رکن افاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے اور عام سے
مراد یہہ کہ ابتدا اور صدر اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہہ آتا ہے ہم واما آنچہ در وتد مجموع
افتد خاص بود یا باوایل مصراعہا یا باواخر و درین نوع تغیر عام نباشد اما آنچہ باوایل خاص
بود اسقاط متحرک اول باشد از وتد آنرا خرم خوانند و فرعش یا در فعولن بود و رکن را اثلم خوانند

یا در مفاعیلن بود و رکن را اخرم خوانند و یا در مفاعلتن بود و رکن را اعصب خوانند و در غیر این
موضع نبود ست و اما جو تغیر و تد مجموع مین پڑتا ہے خاص ہوتا ہے باوایل مصاریع یا باول
مصاریع اور یہہ تغیر عام نہین ہوتا پس جو تغیر و تد مجموع مین خاص باوایل مصاریع ہی اسقاط
اول سے ہے اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بمعنی شگافتن پرہ بینی اور بریدن مطلق ہے منتخب
پس وقوع اس تغیر کا یا فعولن مین ہوتا ہے جیسے فعولن سے فعلن ہو جاتا ہے اس رکن کو ثلم
کہتے ہین اور ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن ہے منتخب سے یا وقوع اوسکا مفاعیلن مین
ہوتا ہے کہ مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اخرم کہتے ہین یا وقوع اس تغیر کا مفاعلتن مین
ہوتا ہے کہ مفتعلن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اعضب کہتے ہین اور عضب بالعین مہملہ مفتوحہ و
ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کرنا شاخ کا منتخب سے اور سوا ان تین جگہونکے یہہ تغیر نہین آتا
کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینون مین حرف اول گرا جانا بعمل خرم ہے گرمفا
مین اسکو خرم کہتے ہین اور فعولن مین ثلم اور مفاعلتن مین عضب کہ یہہ خرم ہر جگہہ مطلقا
خاص ہے هم درین تغیر است بیشتر در اول بیت یا خاصه در اول قصیده و گو نوش در مصرا
ع دوم باشد و بازای خرم رکنی را که در خرم ممکن بود و از خرم بسلامت بود موفور خوانند سا
اور یہہ تغیر ست اکثر اول بیت مین ہوتے ہین خاصہ اول قصیدہ مین اور وقوع انکا
مین نادر اور کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم مین بھی خرم آتا ہے
اخفش نے یہہ تغیر تمام اجزاے بیت مین جائز رکھا ہے اور مقابلہ خرم جس رکن مین خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنے ایک جگہہ ہو اور دوسری جگہہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہین پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے
اما آنچه خاص باواخر مصاریعها بود دو نوع بود یکی آنکه ساکن وتد را بیفگنند و متحرک ما قبل ساکن
کنند و این رکن را مقطوع خوانند و دوم آنکه وتد را بیفگنند و این رکن را احذ خوانند ست
جو تغیر وتد مجموع کا خاص ہوتا ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین ایک یہہ کہ ساکن
وتد کو گرا دین اور متحرک ما قبل کو ساکن کرین اوس رکن کو مقطوع کہتے ہین جیسے مستفعلن
حذف نون سے اور تسکین لام سے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ وتد کو گرا

اوس رکن کو احذ کہتے ہین جیسے مستفعلن بسبب حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہے مقطوع
قطع سے اور قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب سے اور احذ حذ سے اور حذ بفتح اور تشدید ذال
معجمہ بسرعت جانا اور بہد گر سے کاٹنا منتخب سے ہوا حذذ سے اور حذذ بفتحتین معنی کوتاہی اور
سبکی دم شتر اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرا دینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا
منتخب سے ہم دنوعی دیگر است کہ در وتد فاعلاتن افتد آنجا کہ این رکن آخر مصراع بود در بعضے
بحر ہا تا با وزن مفعولن آید و آنرا مشعث خوانند و بعضی گفتہ اند این تغیر خرم است و متحرک
اول بیفتادہ است و بعضی گفتہ اند قطع است و بعضی گفتہ اند متحرک دوم بیفتادہ است و زجاج گفتہ
است این تغیر مرکب است اول خبن کردہ اند و بعد ازان تسکین حرف اول وتد کردہ و این بقیاس
نزدیکتر است چہ خرم جز در وتدے نیفتد کہ حرف اول رکن بود از اول مصرع و قطع جز در رکن وتدے
نیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصراع و اما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در ہیچ صورت دیگر واقع نیست
اور ایک تغیر وتد مجموع کا وہی فاعلاتن ہین جب آخر مصراع مین پڑتا ہے بعضی بحر مثل
دو ضرب وافی خفیف اور ضرب مجتث مجزو سے ہے کہ فاعلاتن بمفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو
مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بمفعولن ہے اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ
کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنے عین
علا کا کہ وتد ہے گر کر فالاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر قطع کا ہے
یعنے حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے
کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنے لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور زجاج نے
کہا ہے کہ یہہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اوسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہے یعنے فاعلاتن
خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اوسکے عین کو بہ تسکین ساکن کیا پس فعلاتن منقول بمفعولن
ہوا اور یہہ قریب القیاس ہے اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ خرم اوس وتد
مین واقع ہوتا ہے جو اول رکن مین ہو اول مصراع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے واقع
ہوا ہے اور قطع کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ قطع اوس وتد مین آتا ہے جو آخر رکن مین ہو
آخر مصرع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے ہے اور اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہہ قباحت

کہ کہیں اور ایسی صورت واقع نہیں ہوئی نظیر نہیں ہے پس بہتر قول رابع ٹھہرا جو قول زجاج ہے
کہ فاعلاتن بجبن وتسکین منقول بہ مفعولن ہوا هم واما آنچہ در وتد مفروق افتد سہ نوع است و
ہر سہ خاص است باواخر مصراعہا اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید وآن رکن را
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ وتد بیفتد و رکن را
اصلم خوانند ت واما جو تغیر کہ وتد مفروق میں ہوتا ہے اوسکے تین قسمیں ہیں اور تینوں خاص
باواخر مصاریع ہیں پہلے کہ وہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہوجاوے اور دو ساکن جمع ہوں
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعولان ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہیں اور وقف
بمعنی ایستادن اور وا داشتن ہے منتخب سے اور یہہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان محض واسطے
فرق موقوف او غیر موقوف کے لکہتا ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہے دوسری
قسم یہہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہوجاوے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بہ مفعولن ہوتا ہے
اور رکن کو مکشوف کہتے ہیں اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضوں نے اسکو مکسوف
بسین مہملہ کہا ہے کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہہ ہے کہ وتد گرجاوے اس رکن کو
اصلم کہتے ہیں جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون عین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش
از بن بریدن ہے منتخب سے هم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باوایل مصراعہا آنرا خرم خوانند
و بیشتر وقوعش در اول مصراع اول بود و زیادت از یکحرف نادر تر بود و نہایتش کلمہ مرکب از چہار حرف
یافتہ اند چنانکہ بعد ازین مثالش ایراد کردہ شود و آن تغیر را بارکان و اجزا ہیچ تعلق نباشد پس
اولی آنکہ این تغیر را از احوال ابیات شمرند نہ از احوال ارکان ت واما تغیر بزیادت کہ خاص ہے
باوایل مصاریع اوسکو خرم کہتے ہیں اور خرم بفتح اول وسکون ثانی لغت میں شگافتہ و بینی شتر انداختن ہے
منتخب سے اور اکثر وقوع اس زیادت خرم کا اول مصرع میں ہوتا ہے بیک حرف اور زیادت ایک حرف
سے نادر تر ہے اور انتہا یہہ ہے کہ کلمہ مرکب چار حرف سے ہے اول مصرع میں زیادہ پایا ہے
چنانچہ بعد اسکے فصل ششم میں مثال اوسکی لکہی جاویگی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچہہ تعلق نہیں ہے لہذا علاحدہ فصل ہشتم میں اسکو لکہا پس مطلب یہہ ہے کہ اس تغیر کو احوال ابیات
سے سمجہیں نہ احوال ارکان سے هم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باواخر مصراعہا وان دو نوع

بود اول آنکہ حرفی ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبغ خوانند و اگر وتدی
مجموع بود مذال است دوم تغیر بزیادت کہ خاص ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین پہلی یہہ
کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اوس رکن کو مسبغ کہین گے جیسے
مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہوجاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن
اور زرہ فراخ پوشیدن ہے منتخب سے اور بعضون نے اس حاقت کو اشباع بشین معجمہ اور
عین مہملہ لکھا ہے بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اوس رکن کو مذال
کہین گے جیسے مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہوجاتا ہے اور اذالت
لغت مین بمعنی دامن دراز کردن ہے ہم دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بقید خاص
بود بوزن مجزو و باخر بیت در رکن او را مرفل خوانند و ہر رکن را کہ تغیر آن بزیادت در آخر رکن
ممکن بود و از ان خالی بود آن را معری خوانند است اور ایک تغیر بزیادت اور بھی ہے وہ سبب
خفیف کا زیادہ کرنا ہی کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور
اوس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہوجاتا ہے اور ترفیل لغت مین بمعنی
بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر اوس مین بزیادت آخر مین ممکن ہو اور اوس سے
خالی ہو یعنی یہہ تغیر اوس مین نکرین ایک جگہہ مرفل ہو ایک جگہہ معری اوس رکن کو معری کہتے
ہین اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن اور وجہ مناسبت ظاہر ہے ہم واما تغیرات
مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی بود و از انجملہ بعضے را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب
ترکیب از ان عبارت کنند و ما در اثنای ذکر فروعا کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم
انشاء اللہ تعالی است دوم تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہین اور کبھی ثلاثی یعنے دو تغیر ایک
رکن مین پڑتے ہین یا تین تغیر اون سب مین کسی کا لقب خاص ہے اور کسی کا لقب خاص
نہین بحسب ترکیب اوس سے عبارت کرتے ہین مثلاً کہتے ہین مخبون مسکن اور ہم درمیان ذکر
فروع کے کہ ہر رکن سے دہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان تغیرات مرکب کی بیان کرینگے
ہم گوئیم فعولن را شش فرع مستعمل است اول فعول و آن مقبوض است سبب فعلن و آن اثلم است و آنکہ
از فعولن عولن بماند پس عولن غیر مستعمل را بدل باین لفظ کردند کہ مستعمل است در لغت و در وزن

همان است ودر همه مواضع بقدر جهد این شرط را رعایت می کنند و ما تخفیف را ذکر نخواهیم کرد ست
کہتے ہین ہم کہ فعولن کی چھہ فرعین مستعمل ہین پہلی فعول بضم لام وہ مقبوض ہے یعنے اوس مین
ساکن سبب خفیف کہ حرف پنجم ہی حذف ہوا ہے دوسرے فعلن بسکون عین وہ اثلم ہے یعنے
فا کہ حرف اول وتد ہے خرم سے گر کے فعولن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہہ
فعلن مستعمل لاتے ہین کہ دونون ہموزن ہین اور سب جگہہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے
ہین یعنے غیر مستعمل کی جگہہ مستعمل لاتے ہین اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہان
لفظ مستعمل نہین ملتا لفظ غیر مستعمل بمجبوری رہنے دیتے ہین مثل فع اور فل کے اور ہم نظر بہ تخفیف
ہر جگہہ ان مستعملات کا ذکر نکرینگے کہ ہر جگہہ بیان کی ضرورت نہین مگر ترجمہ مین البتہ لکھا جائیگا
هم ج فعل وان اثلم است ومقبوض وملقب باثرم خوانند واین سه فرع هم در طویل فتد وهم
در متقارب و فعول وآن مقصور است و فعل واین محذوف است و فع وبعضی گویند فل وآن محذوف است
ومقطوع وآنرا ابتر خوانند واین فروع در متقارب افتد ست تیسرے فعل بسکون عین اور بتحریک
لام بجائے عول وہ بحذف اول وتد اثلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس تغیر ثانی کو
اثرم کہتے ہین اور ثرم بفتحتین بمعنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینون فرعین یعنی فعول
فعلن فعل طویل مین آتے ہین اور متقارب مین چوتھے فعول بسکون لام بحذف ساکن سبب اور
تسکین متحرک مقصور ہے پانچوین فعل بتحریک عین بدل فعو بحذف سبب محذوف ہے چھٹے فع
اور بعضے فل کہتے ہین بحذف سبب محذوف ہے اور بقطع وتد مین مقطوع اوسکو ابتر کہتے ہین
اور بتر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب او غیاث سے اور یہ فروع سہ گانہ اخیر یعنے فعول
فعل فع متقارب مین پڑتے ہین هم فاعلن را دو فرع است افعلن وآن مخبون است ودر مدید
و بسیط و غریب افتد و فعلن وآن مقطوع است ودر بسیط و غریب مستعمل است و بدانکہ مقطوع
در غیر اواخر مصراعها جائز نیست ودر بحر غریب فعلن در غیر اواخر مصراعها استعمال کنند پس ظاهر است
کہ فعلن اینجا مخبون مسکن است همچنانکہ در مشعث گفته آمد و بدین تقدیر این فرع ثالث باشد
بغریب خاص بودے ت فاعلن کی دو فرعین ہین پہلی فعلن بتحریک عین کہ بحذف الف
فاعلن مخبون ہے اور مدید اور بسیط اور غریب یعنے متدارک مین آتی ہے دوسری فعلن بسکون

عین بجاے فاعل باسقاط ساکن وتد وتسکین ماقبل مقطوع ہے اور بسیط اور غریب مین مستعمل ہے
اور معلوم کیا چاہیے کہ مقطوع سوا اواخر مصاریع کے جائز نہین ہے اور بحر غریب مین فعلن کو
سوا اواخر مصاریع کے صدر اور ابتدا اور حشو مین استعمال کرتے ہین پس ظاہر یہ ہے کہ فعلن
اس جگہہ مخبون مسکن ہے جیسا کہ مشعث مین کہا گیا اور اس صورت مین یہہ فرع تیسری ہوتی ہے
اور غریب مین خاص ہے اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہین اول فاعلاتن مرفل دوسرے
فاعلان مذال تیسرے فعلاتن مخبون مرفل چوتھے فعلان مخبون مذال اور قرافی ایک اور زیادہ
کی ہے فعل احذ مذال بسیط مین ہرچند مرفل اور مذال کے لکھنے کی حاجت نہین اور ان فروع کا
استعمال نادر ہے اور پارسی مین محقق علیہ الرحمہ نے ایسے فروع خود لکھے ہین هم مفاعیلن راشش
فرع است ا مفاعلن وآن مقبوض است ب مفاعیلُ وآن مکفوف ست و این ہر دو در ہزج وطویل
ومضارع افتد ج مفعولن وآن اخرم است ودر ہزج تنہا افتد د فاعلن وآن اخرم ومقبوض ست
وآنرا اشتر خوانند ہ مفعول وآن اخرم ومکفوف است وآنرا اخرب خوانند واین ہر دو در ہزج ومضارع
افتد و فعولن وآن محذوف ست ودر طویل وہزج افتد ت مفاعیلن کی چھ فرعین ہین پہلے
مفاعلن بحذف یا مقبوض دوسرے مفاعیل مضموم اللام بحذف نون مکفوف اور یہ دونون ہزج
اور طویل اور مضارع مین آتی ہین یہان قریب کا ذکر اسواسطے نکیا کہ وہ بحر فارسی ہے
اور یہ بیان بحور تازی کا ہے تیسرے مفعولن بجاے فاعیلن بحذف میم اخرم یہ فرع تنہا ہزج
مین پڑتی ہے چوتھے فاعلن بحذف میم ویا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہین اور شتر بمعنی
برگشتگی مژگان بالا اور شگافتہ کرنا مژگان چشم کا غیاث سے پانچوین مفعول بضم لام بحذف میم
ونون اخرم مکفوف اوسکو اخرب کہتے ہین اور خرب لغت مین بمعنی شگافتہ شدن ہر دو گوش ہے
یا خرابی ہر دو طرف مناسبت ظاہر ہے چھٹے فعولن بحذف لن بجاے مفاعی محذوف یہ طویل
اور ہزج مین آتی ہے پس خلیل نے بھی چھہ فرعین لکھی ہین مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہے
وہ مفاعیل بسکون لام یا فعولان مقصور اور ثانی بہتر ہے تاکتابت مین التباس بمفاعیل مکفوف
لازم نہ آسکے اور صاحب شرح نے بیان لفظ اشتر مین مضمون تازہ پیدا کیا ہے واسطے ضیافت
طبع ناظرین کے لکھا جاتا ہے ش این تغیر مرکب است از خرم وقبض کہ میم ویا از ہر دو سقوط یابد

اور یہ دونون ہزج و مضارع اور طویل مین آتی ہین

باید دانست کہ مجموعہ سیم دیامی باشد پس برین قیاس لقب آن بجای اشتر اخرمی باستی گفت
تا خالی از کیفیت نبودی تم کلامہ سبحان اللہ ھم فاعلاتن مجموعی را یازدہ فرع است افعلاتن وآن مجم
است ب فاعلات وآن مکفوف است ج فعلاتُ وان مخبون است وہم مکفوف وآنرا مشکول
خوانند واین ہر سہ در رمل و مدید و خفیف و مجتث افتد د فاعلان وآن مقصور است در مدید و رمل افتد
ہ فعلان وآن مخبون و مقصور است و در رمل افتد و فاعلن وآن محذوف است ز فعلن وآن مخبون
و محذوف است و ہر دو در رمل و مدید و خفیف افتد ح فعلن وآن ابتر است و در مدید افتد ط فاعلیان
وآن مسبغ است ی فعلیان وآن مخبون مسبغ ست و ہر دو در رمل افتد یا مفعولن وآن مشعث است
و در خفیف و مجتث افتد ست فاعلاتن مجموعی کی گیارہ فرعین ہین پہلے فعلاتن مخبون دوسرے
فاعلات بضم تا مکفوف تیسرے فعلاتُ بضم تا مخبون مکفوف اوسکو مشکول کہتے ہین اور شکل
پاؤن چار پائی کا رسی سے باندھنا منتخب ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلاتن فاعلاتُ
فعلاتُ رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین چوتھے فاعلان بحذف ساکن آخر سبب
واسکان ما قبل مقام فاعلات مقصور ہے کہ یہہ فرع مدید اور رمل مین آتی ہے اور وجہ لفظ
فاعلات کی بہ فاعلان یہہ ہے تا التباس اسکا فاعلات مکفوف سے نہو پانچوین فعلان بتحریک
عین مخبون مقصور رمل مین آتی ہے چھٹے فاعلن محذوف ساتوین فعلن بتحریک عین مخبون
محذوف یہہ دونون فرعین یعنے فاعلن اور فعلن رمل اور مدید اور خفیف مین آتی ہین آٹھوین
فعلن بسکون عین اجتماع حذف وقطع ابتر ہے اور ابتر بمعنی دم بریدہ منتخب سے اور یہہ فرع مد
مین آتی ہے اور جاننا چاہیے کہ یہہ فعلن بسکون العین حقیقت مین مسکن ہے فعلن مخبون
محذوف کا کسواسطے کہ قطع درمیان رکن کے نہین آتا جیسا کہ سابق مین مصنف نے بیان
کیا ہے نوین فاعلیان منقول فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیان مخبون مسبغ یہہ دونون
فرعین یعنے فاعلیان اور فعلیان رمل مین آتی ہین گیارہوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث
مین آتی ہے اور مشعث کا حال سابق بیان ہوچکا ہے کہ مخبون مسکن سب سے بہتر ہے
یعنے پہلے فاعلاتن خبن سے فعلاتن ہو بعد اوسکے فعلاتن بہ تسکین اوسط منقول بہ مفعولن ہوجاے
ھم فاع لاتن مفروقی را یک فرع است فاع لات وآن مکفوف است و در مضارع افتدست فاع

سفر وقی کی ایک فرع ہے فاع لات بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع مین آتی ہے ھم مستفعلن
مجموعی را نہ فرع است ا مفاعلن و آن مخبون است ب مفتعلن و آن مطوی ست ج فعلتن و آن ہم
مخبون است و ہم مطوی و آنرا مخبول خوانند و این ہر سہ در بسیط و رجز و سریع و منسرح افتد د مفعولن
و آن مقطوع است ہ فعولن و آن مخبون مقطوع است و این دو در بسیط و رجز افتد و مستفعلان و آن
مذال است ز مفاعلان و آن مخبون مذال است ح مفتعلان و آن مطوی مذال است ط فعلتان
و آن مخبول مذال است و این چہار در بسیط افتد و فرعی دیگر بطریق شذوذ آمدہ است کہ خلیل نیاوردہ
و آن مخبون احذ است بروزن فعل ت مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
بحذف سین دوسری مفتعلن مطوی بحذف فا تیسری فعلتن مخبون مطوی بحذف سین و فا
اوسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے ہے اور خبل بالفتح ہاتھہ پاون کاٹنا اور گرجانا سین اور فے کا
مستفعلن سے بحر بسیط مین کذا فی المنتخب اور یہہ تینون فرعین یعنے مفاعلن مفتعلن فعلتن بسیط
اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھے مفعولن مقطوع حذف نون اور تسکین لام سے
پانچوین فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ معولن رہجاتا ہے بدل اوسکی فعولن لاتے
ہین اور یہہ دونون فرعین یعنے مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹے مستفعلان مذال
بزیادت حرف ساکن آخر مین ساتوین مفاعیلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال نوین
فعلتان مخبول مذال بزیادت الف فعلتن مین اور یہہ چار فرعین یعنے مستفعلان مفاعلان
مفتعلان فعلتان بسیط مین آئے ہین اور ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق
شاذ آئی ہے خلیل اوسکو نہین لایا ہے وہ مخبون احذ ہے بروزن فعل بتحریک عین اسواسطے
کہ مستفعلن احذ سے مستف ہوا اور خبن سے متف فعل عوض اوسکے لائے ھم دس تفع لن
مفروقی را چہار فرع است ا مفاعلن و آن مخبون است و در خفیف و مجتث افتد ب فعولن و آن
مخبون مقصور است و در خفیف افتد ج مستفعل و آن مکفوف است د مفاعل و آن مشکول است
و این ہر دو در خفیف افتد ت اور مس تفع لن مفروقی کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن وہ مخبون
ہے بحذف سین اور خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسری فعولن وہ مخبون مقصور ہے
اسواسطے کہ مفاعلن قصر سے مفاعل بسکون لام رہتا ہے فعولن اوسکے قائم مقام لائے ہین

اور یہہ فرع خفیف مین آتی ہے تیسرے مستفعلُ بضم لام وہ مکفوف ہے بحذف نون چو
مفاعلُ بضم لام وہ مشکول ہے یعنے مخبون مکفوف یہ دونون فرعین یعنے مستفعل اور مفا
خفیف مین آتی ہین هم و مفعولات را یازدہ فرع است افعولات وآن مخبون است سب فاعلا
وآن مطوی است وهر دو در منسرح و مقتضب اقتدح فعلات وآن مخبول است و در منسرح
و مفعولان وآن موقوف ست و فعولان وآن مخبون موقوف ست و مفعولن وآن مکشوف است
فعولن وآن مخبون مکشوف است واین چهار در سریع و منسرح اقتدح فاعلان وآن مطوی موقوف
ط فاعلن وآن مطوی مکشوف ست می فعلن وآن مخبول مکشوف است یا فعلن وآن اصلم ست
واین چهار در سریع اقتدت اور مفعولات کی گیارہ فرعین ہین پہلی فعولاتُ بضم تا مخبون ہے
بحذف فا اور بعضے مفاعیل کہتے ہین مگر اول بہتر ہے کہ التباس بمفاعیل مقصور ساکن اللام
کا ہوتا ہے نہوے دوسری فاعلاتُ بضم تا مطوی بجای مفعلات یہ دونون فرعین یعنی فعولاتُ
اور فاعلاتُ منسرح اور مقتضب مین آتی ہین تیسری فعلاتُ بتحریک عین و لام مخبول ہے یعنی
مخبون مطوی یہہ منسرح مین آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچوین فعولان مخبون موقوف چھٹی
مفعولن مکشوف یعنے تحرک و دوم وتد مفروق سے کہ تا ہے ساقط ہو گئی مفعولا رہا اوسکی جگہہ پر
مفعولن آیا ساتوین فعولن مخبون مکشوف بجای معولن اور یہہ چار فرعین یعنے مفعولان فعولان مفعو
فعولن سریع اور منسرح مین آتی ہین آٹھوین فاعلان مطوی موقوف یعنی واو حذف ہوا طے
سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نوین فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو و تا منقول مفعلا سے
دسوین فعلن بتحریک عین مخبول مکشوف جب فعلاتُ مخبول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعلن
عوض اوسکے آیا گیارہوین فعلن بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا مفعو رہا
عوض اوسکے فعلن آیا یہہ چارون فرعین یعنے فاعلان فاعلن فعلن فعلن سریع مین آتی ہین
هم و مفاعلتن را هشت فرع است مفاعیلن وآن معصوب است سب مفاعلن وآن معصوب است
مفاعیل و آنرا مفعول خوانند سح مفاعیل وآن معصوب و مکفوف و آنرا منقوص خوانند
فعولن وآن معصوب ست و محذوف و آنرا مقطوف خوانند مفتعلن واین اعضب است و مفعولن
وآن اعضب است و معصوب و آنرا اقصم خوانند فاعلن وآن اعضب و معقول است و آنرا اجم خوانند

ح مفعول وآن اعضب ومنقوص ست وآن را اعقص خوانند واین جملہ بواقر خاص باشد ست اد
مفاعلتن کی آٹھ فرعین ہین پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے بہ تسکین لام دوسری مفاعلتن
معصوب بعد اوسکے مقبوض اور اوسکو معقول کہتے ہین جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن
ہوا اور قبض سے گر گیا مفاعلن رہا اور عقل پای شتر بر سن بستن ہے منتخب سے تیسری مفاعیل
بضم لام معصوب مکفوف اوسکو منقوص کہتے ہین نقص بالفتح کم کرنا او کم ہونا اور کمی منتخب سے
جب مفاعیلن معصوب سے حرف ہفتم بکف گر گیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اوسکو
مقطوف کہتے ہین قطف کاٹنا خوشہ انگور کا اور چننا میوے کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب
سے لن بحذف گر گیا مفاعی رہا فعولن بعوض اوسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب معنی عضب کے
پہلے لکھے گئے پس یہ عمل خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گر گیا فاعلتن رہا مفتعلن اوسکے
مقام پر آیا چھٹی مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اوسکو اقصم کہتے ہین قصم بالفتح بمعنی شکستن
او شکستگی دندان ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب ہین جب لام بسبب عصب کے ساکن
ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول ہے اوسکو اجم
کہتے ہین اور اجم بفتحتین و تشدید جیم گوسفید سے شاخ و مرد بے نیزہ ہے منتخب سے
جب مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے گر گیا فاعلن رہا آٹھوین
مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اوسکو اعقص کہتے ہین عقص سے بمعنی تافتن و پیچیدن
موے کا لا منتخب سے جب مفاعیل کہ منقوص تھا خرم سے یعنے عضب سے فاعیل ہوا عوض
اوسکے مفعول آیا اور یہہ سب تغیرات واقر مین خاص ہین اسلیے کہ یہہ سب رکن مفاعلتن مین
آتے ہین اور مفاعلتن رکن واقر کا خاص ہے ہم و متفاعلن را پانزدہ فرع است ا متفعلن
وآن مضمر است ب مفاعلن وآن مضمر است پس مخبون وآنرا موقوص خوانند ج مفتعلن وآن
مضمر و مطوی ست وآنرا مخزول خوانند د فعلاتن وآن مقطوع است ہ مفعولن وآن مضمر و مقطوع است
و فعلن وان احذ ست ز فعلن وآن مضمر و احذ است ح متفاعلان وآن مذال است ط مستفعلان
ی مضمر و مذال است ی متفاعلان وآن موقوص و مذال است یا مفتعلان وآن مخزول و مذال است
یب متفاعلاتن وآن مرفل است یج مستفعلاتن وآن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن وآن موقوص

وہ مرفل است یہ مفتعلاتن و آن مخزول و مرفل است و این جملہ خاص بود بکامل ست اور متفاعلن
کی پندرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن مضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اوسکو موقوص کہتے
ہین وقص بمعنی گردن شکستن ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین بسبب جبن کے
گر گیا متفعلن رہا مفاعلن اوسکے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی اوسکو مخزول کہتے ہین
خزل بمعنی بریدن ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف چہارم طے سے گر گیا مستعلن
رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع ہے جب متفاعلن ہین نون حذف ہوا
اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اوسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن
مقطوع ہین عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اوسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن
بتحریک عین وہ احذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفا رہا فعلن اوسکے مقام پر آیا
ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر احذ ہے جب متفاعلن مین تے ساکن ہوئی اور وتد حذف سے
گر گیا متفا رہا اوسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال ہے جب علن مین کہ وتد ہے
حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متفاعلان ہوا نوین مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن
مضمر مین حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مضمر مذال ہے
یعنے وقص سے مفاعلن اور اذالت سے مفاعلان ہوا گیارہوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے
یعنے خزل سے مفتعلن اور اذالت سے مفتعلان ہوا بارہوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت
سبب جب متفاعلن مین سبب بڑہا متفاعلن تن ہوا عوض اوسکے متفاعلاتن آیا تیرہوین
مستفعلاتن مضمر مرفل ہے بزیادت سبب چودہوین مفاعلاتن موقوص مرفل ہے بزیادت
سبب پندرہوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہہ سب فروع خاص ہین
بحر کامل مین کس لیے کہ یہہ سب زحافات متفاعلن مین ہوتے ہین اور متفاعلن خاص رکن بحر کامل کا
ہے ہمہ جملہ این فروع ہشتاد و ... و اوزان آن سی و ہشت و آن این ست ارفع ب
فع ... فعل ... فعلن ... فعول و فعول ... فعلات ... فعولن ... فاعلن یا مفعولن ... فعلاتن
... فعلتن ... مفاعل ... فعولان ... فاعلان ... مفعول ... مفاعلن ... مفاعیلن ... فعلات کا
... فعلتان ... مفاعلان

سمط مفتعلان ل مفاعیل لا مستفعلن لیب فاعلیان لج مستفعلان لد متفاعلان له مفاعلاتن لو مفتعلاتن
ز مستفعلاتن لح متفاعلاتن و از ہشت وزن اصول چہار در ینجا داخل است و چہار خارج وان فاعلاتن
و مفاعلتن و متفاعلن و مفعولات است پس جملہ اوزان اصول و فروع چہل و دو باشد ست پس
یہہ سب فرعین ستر اور تین تہتر ہوئین اس حساب سے کہ چہہ فرعین فعولن کی اور دو فرعین فاعلن
کی اور چہہ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک فرع فاع لاتن منفصل کی
اور نو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع لن منفصل کی اور گیارہ فرعین مفعولات کی
اور آٹھ فرعین مفاعلتن کی اور پندرہ فرعین متفاعلن کی اور سابق مین لکھا تھا کہ اخفش نے
چار فرعین اور فرا نے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے اور اخفش نے ایک فرع مفاعیلن
اور لکھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ اور لکھی ہے اگر ان
ساتون کو زیادہ کرین اسی فرعین ہون اور اوزان انکے اٹھتیس ہوتے ہین جیسے کہ لکھے
گئے اور اصول ہشتگانہ سے چار وزن انہین داخل ہین وہ کون فعولن اور فاعلن و دو فرعین
مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ
فاعلاتن اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات پس یہہ چارون جو خارج ہین اون اٹھتیس
سے ملکر چالیس اور دو یعنے بیالیس وزن ہوتے ہین هم والقاب این ارکان کہ از جہت
تغیرات نہادہ اند آنچہ مولف است در لفظ سی و چہار ہست بست تغیرات مفرد و آن این است
امخبون ب مطوی ج مقبوض د مکفوف ہ مضمر و معصوب ز موقوف ح مکشوف ط مقصور ی
مقطوع یا محذوف یب احذ یج اصلم ید مشعث یہ اثلم یو اخرم یز اعضب یح مسبغ یط مذال ک
مرفل و چہاردہ مرکب را و آن این ہست مشکول ب مخبول ج معقول د منقوص ہ مقطوف
و موقوص ز مخزول ح ابتر ط اخرب ی اشتر یا اخرب یب اقصم یج اجم ید اعقص و در مشعث نظر است
یا مفرد است یا مرکب این جملہ تعلق بزبان تازی دارد ست اور القاب ان ارکان کے کہ بسبب
تغیرات کے رکھے ہین چونکہ کہ مولف ہین لفظ مین یعنے واسطے ہر ایک کے اونمین ایک نام
تالیف ہوا ہے مثلاً کہتے ہین مفاعلن مخبون اور مفتعلن مطوی چونتیس ہین بیس تغیرات مفرد
جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھی اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور

مشعث مین گفتگو ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ تغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہو خبن
اور تسکین سے اور قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہہ سب تغیرات تعلق لغت
تازی سے رکھتے ہین حاصل کلام یہہ کہ اصول دہ گانہ سے جملہ فروعات تہتر نکلے مگر جب
انہین سے رجع کی اڑتیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت مین آٹھ ہین
چارون اونکے ان فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انہین ملا
جملہ اوزان اصول و فروع بیالیس ٹھہرے یہہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات کی مولفات کی یہہ صور
بیان کی کہ چونتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین بیس مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ اثنا
بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اونکے علامہ محمد عمر وضیون نے نہین رکھے ہین اونسے کچھ کام
نہین اس جگہہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی ہے متن منجملہ چہل و دو اوزان ہشت اصول جدا کرد
باقی سی و چہار فروع را القاب آنچہ مقرر بود این است کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھ اوزان
اصول کے جدا ہوکر چونتیس فروع کے القاب بیان ہوتے مضمر اور معصوب اور اشتر اور محذوف ان
چونتیس مین کیون ہوئے کہ مفاعیلن معصوب ہے مفاعلتن سے اور مستفعلن مضمر ہے متفاعلن سے
اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے مفاعیلن سے ہم واما در فارسی تغیرات والقاب آن چنان مضبوط
ازجہت آنکہ در پارسی بسیار وزنہاست کہ در پیشتر بران شعر گفتہ اند و بنزدیک متاخران متروک است
و بسیار وزنہاست کہ متاخران نوی استعمال کردہ اند و آنرا اصول و فروع بروجہی دیگر است
واما فارسی مین تغیرات اور القاب اونکے ایسے مضبوط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے
وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین مین انہین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے وہ متروک
ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے ساتھہ تازگی کے بطریق نو استعمال کیے ہین اور ان کے
اصول و فروع اور طرح پر ہین ہم و نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل ست و افراد ان مستعمل نیست
مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف ست در فارسی مستعمل است و اخرم نیست ست اور دوسری بات
یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اوسکے مستعمل نہین ہین مثلاً اخرب کہ
عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنے اخرم مستعمل نہین ہے
اور حال اسکا تفصیل اوزان بحور مین دریافت ہوگا ہم و نیز فارسیان بر ہمہ وزنہای تازیان بہ تکلف

شعر گفتہ اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشتہ و بوزنہای دیگر از ایشان منفرد شدہ و ہر مصنفی
از ایشان تغیراتی را کہ یافتہ است غیر مستعمل تازیان لقبی نہادہ است و دیگران دران متفق نیستند باآنکہ
ہمہ جماعت اقتدا بعروض عرب کردہ اند چہ این لغت بلغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستقل
نمیتواند بود پس بامثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات فروع مستعمل در عروض فارسی تنہا از آنچہ
در عروض تازی مستعمل است و تعیین القاب آنچہ خاص باشد بپارسی بر وجہ متفق علیہ متعذر ست پس
اولے آنکہ این معنی را تعرض نرسانیم و بر ایراد تغیراتی کہ خاص باشد بعروض پارسی اقتصار کنیم
تا از الحاق آن بآنچہ تقدیم یافت تمامی آنچہ در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید ت
اور تیسری بات یہہ ہے کہ اہل فارس سے اوزان عربیہ مین بہ تکلف شعر کہے ہین اور اصول اور
تغیرات اونہین کے مستعمل کیے ہین اور بعضے اوزان مین اونسے منفرد ہوئے ہین یعنی جدا ہوئے
ہین اور ایجاد کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام
رکھا ہے کہ اور لوگ اوس مین متفق نہین ہین یعنی کسی نے کچھ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھ
باوجودی کہ سب اہل فارس عروض مین مقلد عرب ہین اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عربی سے
بہت ملی ہوئی ہے اور بدون زبان عرب کے زبان فارسی مستعمل نہین ہو سکتی پس بامثال اس
اسباب کے یعنی بسبب اختلاف القاب کہ فارسی مین علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا
عروض فارسی مین تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی مستعمل ہین اور مقرر کرنا القاب خاص
تغیرات فارسی کا بر وجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہہ ہے کہ اس بات سے
تعرض نکرین ہم یعنے تقرر القاب کے درپے نہون اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
کرین یعنے نفس تغیرات فارسی بیان کرین تا یہہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان
کیے گئے جب ملادین تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہو جائین اور تکمیل اونکی ہو جائے
هم و مادر القاب آنچہ از تغیرات مفرد باشد و عبارت ازان ضروری بود آنرا لقبی بجا نرسیدہ است
آنرا لقبی نہیم و از مرکبات ہرچہ آنرا لقبی یافتہ باشیم ذکر کنیم و از باقی بسبب ترکیب عبارت کنیم تا القاب
بسیار نشود ت اور القاب تغیرات مفرد کے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اونمین جسکا نام ہم تک
نہین پہونچا ہے اوسکا ایک نام رکھین اور تغیرات مرکب مین جسکا نام پایا گیا ہے اوسکا ذکر

کرین اور باقی کو حسب ترکیب بیان کرین یعنے اوسکے مفردات کو جمع کرین مثلاً کہین مجنون مسکین
تا القاب تغیرات کے بہت ہو جاینگے هم گوئیم از جملہ تغیرات عام کہ بہ شعر فارسی خاص است
آنست کہ ہر کجا سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط روا دارند و در یک وزن محرک و مسکن
بیامیزند و این حکم مطرد است الا آنجا کہ مانعی افتد مثلاً باشد کہ بحر بسبب تسکین در بدل افتد
درین وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن
از بحری دیگر است پس تسکینی کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید درست کہتے ہین هم کہ جملہ تغیرات عام
فارسی مین خاص ہین ایک یہہ تغیر ہے کہ جس جگہہ مین متحرک متوالی واقع ہوتے ہین تسکین
اوسط روا رکھتے ہین اور ایک وزن مین محرک اور مسکن ملا دیتے ہین یعنے اگر ایک جگہہ الفاظ
بر وزن فعلن اور فعلاتن متحرک العین اور ایک جگہہ الفاظ بر وزن فعلاتن اور فعلن مسکون العین
واقع ہوئین تو خلط انکا روا ہے نہ یہہ کہ شعر مین جہان تین متحرک ہون ایک کو ساکن کرلین
رمضان و خفقان وغیرہ کہ انمین تسکین وسط نچاہیے ہان جس جگہہ کہ استعمال مین آگیا ہو مضایقہ نہین جیسے حیوان
اور یہہ حکم یعنے فعلن و فعلاتن مین تسکین اوسط کر لینا مطرد یعنی بہت ہے اگر جس جگہہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے
بحر بدل جاے جیسا اس وزن مین کہ فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن بشکل قول شاعر ے پس از انکہ من نماندم بچہ کار خواہی آمد
اگر اسمین عین کو ساکن کرین یہہ وزن ہو جاے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخرب قول شاعر ے من خوب شاہ
پیران پارسا را پس بحر بدل جاے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو نچاہیے
هم و نیز باشد کہ شاعر حرکات و سکنات را نظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر تکرار این
وزن کہ مفتعلن مفعولن و تسکین عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع هم نشاید
اور کبھی شاعر انتظام حرکات اور سکنات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی
تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اس جگہہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہے
باطل ہوتا ہے پس یہان بھی نچاہیے هم و بر جملہ قاعدہ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات مستعمل
در ہمہ ابیات کہ بر وزنی گویند بیک نسق استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان چہ این لغت
اختلاف بسیار نکنند و در محرک و مسکن چون مانعی نباشد این قاعدہ نگاہ دارند درست در بیان الجملہ
لغت فارسی کا یہہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب بیتون مین ایک وزن پر کہتے ہین ایک طرح

یہ استعمال کرتے ہین تغیر زحافات میں وہ انہین رکھتے ہین بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے کہ
یہہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہین ہے بسبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلافات کی
ہے بسبب رزانت کے ان متحرک اور ساکن کو جب کوئی مانع نہو یعنی اختلاف بحر مین نہ پڑے اور
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہین هم وچون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست
توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیری سابق بود و آنچنان بود کہ ساکن سبب خفیف بیفتد و
متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود وچون چنین بود تسکین اوسط التسکین
حرف اول وتد تا شد و ما این تغیر را تسکین نام نہادیم ت اور جو اصول اوزان فارسی یعنے فعولن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن مفعولات ہین کہ یہہ لفظ ہین پانچ ہین اور اصل ہین سبب ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہین ہے
توالی حرکات ثلثہ بھی اس ہین اصلی نہین بلکہ یہہ توالی حرکات بسبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسکی
صورت یہہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر پڑتا ہے بسبب زحاف کے اور متحرک اوسکا مجاور دو متحرک
وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک متوالی جمع ہوتے ہین بسبب زحاف کے نہ اصلی جیسی فاعلن
مین جب الف ساقط ہوگا فا سے متحرک مجاور عین ولام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بسبب زحاف کے
جمع ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام تسکین رکھا
ح قولہ سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست این ادعای مصنف ست ورنہ در ماسبق تحریر یافتہ کہ سبب
ثقیل در فارسی موجود ونسبت فاصلہ بزبان فارسی و تازی ہر دو برابر ست تم کلامہ ادعای مصنف
ایسا یہہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی مین سبب ثقیل اور فاصلہ نہین اگر واقع ہوتا ہے
بسبب زحاف کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان پارسی اور تازی مین برابر کیسی کہ اصول
اوزان پارسی مین فاصلہ نہین ہے اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ
موجود اور معتبر ہے اور تحریر ماسبق کا یہہ حال ہے کہ جیسا یہان غلط سمجھے ویسا وہان غلط سمجھے
م وچون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ در مفاعیلن بعضے متاخران این رکن را اخنق لقب دادہ اند
قول زجاج چنان اقتضا میکند کہ چون وتد در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از خبن و تسکین علتن
را شعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا لقبی
بگرنہد و ما چون عبارت از تغیرات بحسب ترکیب میکنیم آن را لقبی ننہادیم ت اور جب وتد صدر رکن

وتد بیچ مین پڑے جیسا کہ مفاعیلن مین اور ماقبل اوسکے حرف متحرک ہو کہ اوس سے ملے اور صدر و تد کو
بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن کے پس وزن اوسکا مفعول مفعولن ہوگا
اور مفعولن آخر کو مخنق کہین گے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہے تخنیق سے بمعنی گلو باز کردن
اور بعضون نے بحا مہملہ اور باے موحدہ کہا ہے تحبیق سے اور یہہ تغیر غیر خرم ہے اسواسطے کہ خرم
اول رکن مین پڑتا ہے عربی مین اور بعد اوسکے مخنق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب جگہہ جائز رکھتے ہین
اور قول جلاج یون اقتضا کرتا ہے کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیسا کہ فاعلاتن مین بعد خبن کے
اور تسکین عین کی وسکو مشعث کہتے ہین یہان بھی تین حرکتین جمع ہوئین پس عین کہ اوسط تھا
ساکن ہوا پس اگر یہہ صورت آخر رکن مین پڑے جیسا کہ مستفعلن مین جب مطوی ہو یعنی مفتعلن
بحذف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کر کے منقول بہ مفعولن کرین چاہیے
اوسکا بھی کچھہ نام رکھا جاے مثل مخنق اور مشعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بحسب ترکیب کرتے ہین
لہذا اسکا نام کچھہ نہین کہتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جداگانہ کی حاجت نہین ہم دسکے دیگر کہ
ہمہ اواخر مصرعہا ہی شعر فارسی را شامل ہست آنست کہ وقوع یک ساکن و دو ساکن در اواخر ہمہ مصرعہا
وخلط ہر دو بایکدیگر در یک بیت روا دارند مگر آنجا کہ مانعی افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن در غایت
درازی بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنی تام بود چون مفاعیلن چہار بار پس
الحاق ساکنی دیگر باخر مصراع خروج از دائرہ باشد و روا نبود و آنچہ در شعر متاخرانی این جنس یافتہ شود
از قبیل عیوب بود تا اور ایک حکم اور جملہ اواخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہہ ہے
کہ وقوع ایک ساکن اور دو ساکن کا اواخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا باہم
روا رکھتے ہین ایک بیت مین جیسے یہہ دو شعر سلیم کے ہے خاک زبسکہ بر تنم از دل شدہ ❊
پنہم ام ریشہ ریشہ چون جاروب ❊ دوستی نیست رحم بر کاہل ❊ آتش مردہ زندہ گشت بچوب ❊
ہر چند دونون تینون کا بروزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہے اور ضرب بروزن فعلان ہے
اور آخر مین دو ساکن ہین مگر وہان کہ جہان کوئی مانع ہو پس مانع اول وقوع اون دو ساکنونکا ہے
اوس وزن مین ہے جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین درازی اوس سے ممکن نہو اور مساوی دائرہ
کے ہو یعنے تام ہو جیسے مفاعیلن چار بار پس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے

وزن کو دائرے سے اور رہ انہین سکتے اور اشعار متاخرین مین جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر
مصارع مین اس وزن نام مین پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہے جیسا کہ یہہ شعر سلیم کا ہے تماشای تو بخود
کرد ہر کس را کہ می بینیم ٭ شکستہ ہر کہ در بزم تو جایش بیشتر خالی ست ٭ اور یہہ کلام متاخرین مین
بکثرت ہے ہم و مانع خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوایل قصاید کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ
متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصاید ضرب ہا متساوی باید پس در ضرب ہا خلط
نشاید ست اور دوسرا مانع خلط قافیہ ہے یعنے مطلعہاے غزل اور مطلعہاے قصاید مین
اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین یعنے دونون مصرعون مین قافیے ہوتے ہین قافیہ برابر
چاہیے ایک جگہہ سالم اور دوسری جگہہ مسبغ خواہ مذال ممکن نہین اگر مصرع اول مین قافیہ اگر ہوگا
مصرع ثانی مین قافیہ دگر ہوگا نہ کار و بار اور ابیات قصاید اور غزل مین سوا مطلعون کے ضربون مین
خلط نہین ہو سکتا البتہ عروض مین خلط ہوگا ہم اما اگر قافیہ بگردد مانند آنچہ در خانہای ترجیع افتد
روا بود و چون معلوم است کہ یک قصیدہ ترجیعی جز بر یک وزن نشاید معلوم شد کہ اختلاف او اخر مصراعہا
بعد حروف ساکن اقتضای اختلاف وزن نکند ست لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جاے جیسے خانہای
ترجیع مین واقع ہوتا ہے درست ہے یعنے ترجیع بند مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون کے
ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف پس اگر ایک غزل کے قافیہ مین ایک ساکن مثل اگر او ردگر کے اور
دوسری غزل کے قافیے مین دو ساکن مثل کار و بار کے واقع ہون مضایقہ نہین اور ترجیع بمعنی
باز گردانیدن ہے غیاث سے اور جو معلوم ہے کہ ایک قصیدہ ترجیعی ایک ہی وزن مین چاہیے
پس معلوم ہو کہ اختلاف او اخر مصاریع بعد حروف ساکن کے اقتضا اختلاف وزن نہین کرتا مثلاً
ایک بند مین ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کار و بار ہوا اسمین بعد ساکن اول کے ایک ساکن ہے
اور دوسرے بند مین مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہوا اس مین بعد ساکن اول کے دو ساکن ہین
اس سے وزن مختلف نہین ہوتا او شاید کہ بجاے لفظ بعد کے لفظ بعد دہو او سوال کتابت مین
رہ گیا ہو معنی ظاہر ہین ہم و چون این قاعدہ ممہد شد گوئیم چون ہر او اخر مصراعہا دو حرف ساکن افتد
اگر جزو آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم لا شک بر تسبیغ یا اذالہ حمل باید کرد ست اور جب یہہ
قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہین ہم کہ جب او اخر مصاریع دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر رکن آخر سے

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک بتسبیغ خواہ اذالت پر حمل کیا جائے گا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصل
مین کوئی رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائے جائین تو
ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جز آخر رکن سے فروع بھی مثل فعلاتن اور مفتعلن اور
مفاعلن کے اس حکم مین شامل ہو گئے مہملہ بضم اول و فتح ثانی و ہای مشددہ مفتوحہ گسترده شده و نیکو کرده
شده منتخب اور غیاث سے ہم اما اگر آخر رکن آخر را تغیری بہ نقصان کرده باشند تسبیغ و اذالت در آن
تصور نتوان کرد چہ در آخر یک رکن حکم بہ تغیر ہم بہ نقصان و ہم بزیادت شنیع بود پس از ینجہت باثبات
تغیرات دیگر غیر آنچہ گفتہ آمد احتیاج افتدت اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جزو اخیر مین تغیر بہ نقصان
ہوا ہو تسبیغ اور اذالت اوس مین تصور نکیا چاہیے اسواسطے کہ اوس مین بعد تغیر بہ نقصان کے ہم
تغیر بزیادت شنیع اور بدنما ہے پس اس جہت سے سوا اون تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی حاجت
ہوئی ہم و علت اختصاص لغت فارسی بآن تغیرات آن ہست کہ وقوع دو ساکن در لغت تازی در اواخر
مصراعہا در ہمہ جا جائز نیست و آنچہ موجود است علت آن معین و مبین شده اما چون در لغت پارسی
جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع می شود بہ تغیرات دیگر احتیاج می افتد
اور سبب اختصاص لغت پارسی کا ساتھ اون تغیرات کے یہہ ہے کہ وقوع دو ساکنون کا باواخر
مصاریع لغت تازی مین سب جگہہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی مقرر اور ظاہر ہوئی
یعنے حال اوسکے تغیر کا بیان کیا اگر لغت پارسی مین سب جگہہ جائز ہے اور سوا اون مقامون کے
کہ عربی مین پائی گئی ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے ہم مثلاً چون آخر رکن
وتدی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در وی قطع افتد تا بوزن مفعولن آید بعد ازان اگر در آخر شعر
دو ساکن آید تا بر وزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ اولی
اولی آن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم است تغیر
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و بس تا وتد بآن تغیر مشتمل بر متحرکی و دو ساکن شود
و با آن رکن را کہ وتد او چنین بود اعرج نام نہادیم است مثلاً جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ مستفعلن
مین اور اوس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اوسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن آئین
[illegible] مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ہے مذال اور

اس جہت سے کہ حرف ساکن وتد مین لائی ہین کہ اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد قطع کے سبب باقی
رہا بلکہ بہتر یہہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع اور تسکین متحرک دوم سے ہے
اوسیطرح ایک تغیر اور ثابت کرین کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم سے اور لیس تا وتد لسبب ویں تغیر کہ مشتمل او پر ایک متحرک اور دو ساکن
کے ہو اور ہینئے اوس رکن کا کہ جسمین وتد ایسا ہوا عرج نام رکھا اور اعرج بمعنی لنگ ہے منتخب
اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے ہم وہمچنین اگر مستفعلن احذ شود یعنی وتد مجموع از آخر او بیفتد
یا وزن فعلن آید و بعد ازان در آخر مصرع ساکن دو شود تا بر وزن فعلان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم
احذ است و ہم مسبغ بل اولی آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ وتد نہند کہ اسقاط کردہ اند و گویند کہ از
وتد دو حرکت و دو حرف بیفتادہ است و حرفی ساکن بماندہ و ما کنی را کہ وتد او چنین بود مطموس نام
نہادیم است اور اسیطرح اگر مستفعلن احذ ہو یعنے وتد مجموع اوسکے آخر سے گرے کہ بروزن
فعلن ہو اور بعد اوسکے آخر مصرع مین دو ساکن آئین کہ بروزن فعلان ہو جاوے نچاہیے کہنا
کہ یہہ رکن احذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ ساکن دوم کو بقیہ وتد سے جانین جسکو گرادیا ہے اور
کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک حرف ساکن رہگیا یعنے عین اور لام اور
دونون حرکتین اونکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن تھا باقی رہا یا ان تینون حرفون سے
کوئی حرف ساکن باقی رہا اور ہینئے اوس رکن کا کہ وتد اوس مین ایسا ہو مطموس نام رکھا اور
مطموس بمعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لطائف اور کشف اور منتخب اور غیاث سے
اس مقام پر شرح مین عجیب عبارت لکھی ہے مثل لفظ دوم بعد لفظ ساکن در عبارت از غلطی کاتب است
تم کلامہ ہم وہمچنین اگر از فاعلاتن در صورتی کہ خبن واجب بود فاع ماند نتوان گفت کہ این رکن
محذوف مطموس است کہ آنگاہ مخبون نبودہ باشد بل اولی آن باشد کہ این دو ساکن را از بقیہ وتد نہند
و گویند دو حرکت و یک حرف از وتد افتادہ است و دو ساکن بماندہ و ما رکنی را کہ چنین بود مدروس نام
نہادیم است اور اسیطرح فاعلاتن مین جسوقت خبن واجب ہو فعلاتن بنا ہین اوس سے
فاع بنے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے کہ وہ رکن مخبون نرہیگا
جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور جب طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے ایک
متحرک ایک ساکن سا فع ہوا بعدہ اسباغ سے فاع ہوا لیس اسباغ اور خبن یعنی نقصان اور

زیادت جمع نہین ہو سکتی اور باوجود سباع کے خبن نہین کہہ سکتے اور خبن کو اوس مین شمار کیا ہے
پس کوئی بات نہ بنی لہذا بہتر یہہ ہے کہ ان دونون ساکنون کو جو فاع مین ہین بقیہ وتد سے جانین
اور کہین کہ دو حرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن سے مگئے اور ہمنے اوس رکن کا کہ ایسا ہو
مدروس نام رکھا اور مدروس لیعنی مہلہ کہنہ شدہ و ناپدید شدہ و بیرونق غیاث سے ہم واگر
در شعر عربی مانند این حالہا افتادی لاشک چنین کردندی ست اور اگر شعر عربی مین ایسے حال واقع
ہوتے ایسا ہی کرتے ہم وچون اینمعنی مقرر شد فروعی کہ ارکان مذکور را در شعر فارسی افتد زانچہ
عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم و گوئیم ست اور جب یہہ معلے مقرر ہوئے جو فروع کہ ارکان مذکور کے
فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ اوس لئے کہ عروضی عرب کے لائے ہین یاد کرین ہم اور کہین ہم لئے
تغیرات عرب بتتبعا فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اونکے جو فارسی مین خاص ہین اونکا بیان ہوتا ہے
ہم فعولن را در شعر فارسی فرعی دیگر است وآن فعولان است کہ مسبغ باشد و در متقارب افتد ست
فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہے اور وہ فعولان ہے کہ مسبغ ہے اور متقارب مین آتی
ساتھہ زیادت ایک ساکن کے آخر مین ہم و فاعلن را چہار فرع دیگر است افاعلان و این مذال
فعلان و این مخبون مذال است ج فعلن و این مخبون مسکن است و ہرچند در وزن ہمان است
مقطوع اما علت تغیر آنست و ہرچند این تغیر بتحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار نیاورد
کہ اقتضای مخالفت این قوم میکرد و فعلان وآن مخبون مسکن مذال است و این فرعہا در مدید و بسیط
کہ بتکلف گویند و در عرب ہم واقع باشد ست اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان
اور یہہ مذال ہے یعنے حرف ساکن وتد مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہہ مخبون
مذال ہے تیسری فعلن بسکون عین اور یہہ مخبون مسکن ہے ہرچند یہہ وزن وہی ہے مقطوع لیکن
علت تغیر کی یہان سوا اوسکے ہے اسواسطے کہ قطع آخر مصرع مین آتا ہے اور یہہ مخبون مسکن سب
جگہہ اور ہرچند یہہ تغیر بتحقیقت شعر عربی مین بہی واقع ہے جیسے اس بیت مین ع یا محبوبا
ادرک روحی ٭ وارحم قلبی فاجلس عندی ٭ مگر اوس جگہہ گنتی مین نہ لائے ہم کہ مقتضی مخالفت
اہل عروض تہا یعنے وہان بیان کیا کہ فروع فاعلن دو ہین مخبون اور مقطوع اور بطریق احتمال کے
ذکر کیا کہ یہہ فعلن مخبون مسکن فرع ثالث ہے اور بحر متدارک مین خاص ہے یعنے سب جگہہ آتی

بخلاف اور بحرونکے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اوسکو مقطوع کہتے ہین چوتھے فعلان
بسکون عین وہ مجنون مسکن مذال ہے اور یہہ فروع مدید اور بسیط مین کہ بہ تکلف کہتے ہین اور عرب
مین بھی واقع ہوتے ہین اور حدایق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع احذ اور فعل مخلع اور
اور فاعلاتن مرفل غالب کہ یہہ تینون فرعین مخترع متاخرین ہون ھم و مفاعیلن راد و از وہ فرع دیگر است
امفاعیلان و این مسبغ است و در ہزج افتد ب فعولان و این مقصور است و در ہزج و مضارع افتد
ج فعول و این محذوف مقصور ست و بعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند د فعل و این محذوف
مرتین است و بعضی متاخران این را مجبوب نام نہادہ اند و این ہر دو در ہزج و مضارع افتد ہ فعولان
مخنق مسبغ باشد ہیم مفاعیلان ہر رکن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد سالم نماید و باقی برین ورث
بماندت اور مفاعیلن کی بارہ فرعین ہین پہلی مفاعیلان یہہ مسبغ ہے اور ہزج مین آتی ہے
دوسری فعولان یہہ مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے نون گرا کر ماقبل کو اوسکے ساکن کیا مفاعیل
بسکون لام ہوا فعولان اوسکے مقام پر لائے تا التباس مفاعیل مکفوف سے نہو اور یہہ فرع ہزج
اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام یہہ محذوف مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے
لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اوسکے قصر کیا مفاع بسکون عین رہا فعول اوسکے مقام پر لائے اور بعضے
متاخرون نے اسکا ازل نام رکھا ہے اور یہہ ازل زلل سے ہے اور زلل بفتحتین اور بزای معجمہ بی گوشت
ہونا ران کا غیاث اللغات سے ہے اور بعضون نے اس فعول کو اہتم کہا ہے یعنے جمع ہونا حذف و قصر کا
ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا زلل پس فعول اہتم ہے اور فلع ازل اور ہتم بالفتح
جڑہ سے دانتو نکا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعل بتحریک عین اور سکون لام اور یہہ محذوف مرتین ہے
یعنے مفاعیلن سے ایک مرتبہ حذف سے لن گرا اور دوسری مرتبہ عی پس مفا رہا فعل اوسکے مقام پہ
آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب لغت مین بمعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہی جب سے
اور جب بفتح جیم اور سکون موحدہ حضے کرنا غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب اس سے
گرتے ہین اور یہہ دونون یعنے فعول فعل ہزج اور مضارع مین آتی ہین اور بعضون نے کہا ہے
کہ فرع ازل طویل مین بھی آتی ہے کذا فی الحدایق پانچوین مفعولان مخنق مسبغ ہیم مفاعیلان کا
رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہے پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہے سالم معلوم ہوتا ہے یعنے مشابہ

بسالم بروزن مفاعیلن اور باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اور مخنق اسی کو کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لام
مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا یہ مشابہ بسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو باقی رہا ہیم اسی کا
ہین شامل رہا حقیقۃً اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخنق مسبغ کو فروع مین بڑا
چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم مسبغ وہ لوگ اس
مخنق کہنے کو تکلفات بیہودہ سے جانتے ہین ھم ومفعولن مخنق وبس ز فاعلن مخنق مقبوض ح مفعول
مخنق مکفوف و فعلان مخنق مقصور ست چھٹی فرع مفعولن یہہ مخنق ہے اور بس ساتوین فاعلن یہ
مخنق مقبوض ہے آٹھوین مفعول یہہ مخنق مکفوف ہے نوین فعلان یہہ مخنق مقصور ہے تین مفاعیلن
سے جب صدر وابتدا مین میم ساقط ہوگا اور بجاے فاعیلن مفعولن لائینگے اخرم کہینگے اور
جب حشو مین میم مفاعیلن کا رکن اول سے ملجائیگا ساقط ہوگا باقی رہیگا فاعیلن وسکے عوض
لائینگے اوسکو مخنق کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا
حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہوجائیگا فاعلن رہیگا اوسکو مخنق مقبوض کہینگے اور جب مفا
مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا اور نون بسبب کف کے ساقط ہوجائیگا فاعیل
رہیگا اوسکے مقام پر مفعول بضم لام لائینگے اوسکو مخنق مکفوف کہینگے اور جب مفاعیلن مین
بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے گرجائیگا فاعیل بسکون لام
اوسکی جگہہ پر فعلان لائینگے اوسکو مخنق مقصور کہینگے اور یہی فاعلن فع وع تازی مین اشتر
مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنے اخرم مکفوف تھا اور یہی فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل ہے فع مخنق
واین جملہ در ہزج مکفوف ومضارع وقریب افتد چنانکہ در غیر مخنق ست دسوین فرع فعلن یہہ مخنق
محذوف ہے گیارہوین فاع یہہ مخنق ازل ہے بارہوین فع یہہ مخنق مجبوب ہے جب مفاعیلن
میم رکن اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اوسکی جگہہ پر فعلن بسکون عین آیا
مخنق محذوف کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنے اجتماع حذف
وقصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوئی فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہینگے اور جب مفا
مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنے حذف عرشین سے عیلن گرگیا فا رہا اوسکی جگہہ فع آیا
مخنق مجبوب کہینگے اور یہہ فرعین یعنے پنجم سے دوازدہم تک ضمین تخنیق سے ہے ہزج مکفوف

مضارع اور قریب مین آتے ہین جیسے غیر مخنق یعنے تخنیق جنہین نہو وہ بھی ان تین بحرونمین آتی
ہین ح قولہ این جملہ یعنی از زحاف پنجم تا یازدہم درین سہ بحر یافتہ شود تم کلامہ معلوم نہین کہ فرع دوازدہم
کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمہ نے ہزج کو بمکفوف مقید کیا بخلاف مضارع
اور قریب کے اسواسطے کہ ہزج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف
کے مستعمل نہین ھم فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگر است امفعولان واین مجنون مسکن مسبغ است
وظاہر آنست کہ مشعث مجنون مسکن ست چنانکہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد و باین سبب مفعولن را
کہ مجنون مسکن است اینجا نیاوردیم ست اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین ہین پہلی مفعولان
اور یہہ مجنون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب خبن کیا فعلاتن بتحریک عین ہوا اور جب
مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسبغ کیا فعلاتان ہوا اوسکو منقول بہ مفعولان کیا اور
ظاہر ہے کہ یہہ وہی مفعولن مشعث یعنے مجنون مسکن ہی جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کر چکے ہین
اور یہہ مفعولان فرع اوس مفعولن مشعث کی ہے کسواسطے کہ جب مفعولن مین اسباغ کیا مفعولان ہوگیا
اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہہ نلائے ہم کسواسطے کہ اوسکو فروع تازی مین لکھ چکے ہین الیتہ
مفعولان کو کہ مختصہ فارسی ہے اس جگہہ لائے ہم ھم ب فعلان واین مشعث مقصور است ت
دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کو مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول رہا
منقول بہ فعلان ہوا ھم ج فعلن واین مشعث محذوف است وعلت این تغیر آنست کہ در ابتر گفتہ آمد
ہر چند در وزن ہمان است واین ہر سہ در رمل و خفیف و مجتث افتد ت تیسرے فعلن بسکون عین
اور یہہ مشعث محذوف ہے جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گر گیا مفعو منقول فعلن
ہوا اور علت اسکی سوا اوسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہر چند وزن ایک ہی یعنے سابق مین فعلن کو
ابتر کہا تھا کہ بتر اجتماع حذف و قطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اوسکی فاعلا
قطع سے فاعل ہو کر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا اگر علتین دو اور یہہ تینون فرعین یعنے
مفعولان اور فعلان اور فعلن رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین ھم د فعول واین مجنون محذوف اعرج است
ت چوتھے فعول بسکون لام یہہ مجنون محذوف اعرج ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا
اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب اعرج کیا یعنے وتد کا متحرک دوم کہ لام ہے ساکن کیا فعلا یعنی متحرک

اور دو ساکن رہے وہ منقول بہ فعول ہوا ھم وہ فعل و این مجنون محذوف مقطوع است پانچوین
فعل بتحریک عین یہ مجنون محذوف مقطوع ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف
کیا فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا بعضے اسکو مربوع کہتے ہین ھم و فاع و این محذوف مطموس
یا مجنون محذوف مدروس است ست چھٹے فاع اور یہہ محذوف مطموس یا مجنون محذوف مدروس
ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا رہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرائین ساکن
آخر رہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجنون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین
گرائین فاع ہوا ھم رفع و این محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس و این چہار در رمل و مجتث
افتد ست ساتوین فع اور یہہ محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس ہے یعنے فاعلاتن جب
محذوف ہوا فاعلا رہا بعدہ حذ سے وتد گر گیا بجاے فاع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف سے
فعلا ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر رہا فا کو ساتھ فع کے بدل کیا
چارون فرعین یعنے فعول اور فعل اور مفاع اور فع رمل اور مجتث مین آتی ہین ھم و فاع لاتن مفرد
یست فرع دیگر است فعلن و این محذوف مقصور ست بر وزن فعلن ست کہ ابتر است در فاعلاتن مجموع
یا مجنون مسکن محذوف کہ ہم آنجا باشد اما اینجا علت دیگر است ست اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین
اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا
جب قصر کیا یعنے الف کو دور کر کے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہہ فعلن مفرد
بر وزن فعلن ابتر مجموعی ہے یا مجنون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہہ علت بھی مجموعی مین ہوتی
مگر یہان یعنے مفروقی مین علت اور ہے اسواسطے کہ خبن مفروقی مین نہین ہوسکتا بسبب وتد
خبن سبب مین ہوتا ہے اور بتر مفروقی مین نہین ہوسکتا کہ آخر رکن مین وتد نہین اور بتر اجتماع حذف
اور قطع سے اور قطع وتد مین آتا ہے ھم سب فاع مجبوب موقوف است و ہم بر وزن فاع است
اینجا علت دیگر است ست دوسرے فاع یہہ مجبوب موقوف ہے یعنے جب سے دونون سبب
گرے اور وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہہ بھی بر وزن فاع مجموعی مجنون محذوف مدروس
لیکن یہان علت اور ہے اسواسطے کہ خبن اس جگہ اول رکن مین نہین ہوسکتا بسبب اسکے کہ
ابتدا مین سبب اور درس آخر مین نہین ہوسکتا اسواسطے کہ درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد

ھم ج فع و این مجبوب مکشوف است و ہم بروزن فع است کہ گفتہ آمد و این ہر سہ در مضارع رفتہ
ست تیسرے فع یہہ مجبوب مکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونون سبب گر کے فاع رہا پھر
کشف سے فا ہوا اسواسطے کہ کشف گرانا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فا منقول بہ فع ہوا اور اسکو
بھی بروزن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف احذ تھا یا مجبون محذوف مطموس بطور
فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کسواسطے کہ خبن مفروقی مین بسبب ہونے وتد کے
اول رکن مین نہین ہو سکتا اور احذ بھی نہین ہو سکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور حذف
وتد کو گراتا ہے اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلن فاع اور
فع مضارع مین آتی ہین ھم و مستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است مفعولان و این اعرج است
و در رجز آید و در بسیط ہم بکار دارند ست اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان
اور یہہ اعرج ہے عرج وتد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بہ تسکین لام مفعولان ہوا یہہ
فرع رجز مین آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین ھم ب مفعولان و این مطوی مسکن اذال است
و در وزن ہمان است اما در علت دیگر و در رجز و سریع و منسرح آید ست دوسرے مفعولان یہہ
مطوی مسکن مذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن رہا بعدہ بہ تسکین عین مفعولن ہوا اور اذالہ سے
مفعولان اور وزن مین وہی مفعولان اول ہے جسکو اعرج کہا مگر یہان علت اور ہے یعنے طے
اور تسکین اور اذالت اور یہہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان بحور مین معلوم
ہوگا ھم ج فاع و این احذ مقصور است ست تیسرے فاع اور یہہ احذ مقصور ہے جب مستفعلن مین
احذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے ف ساقط اور ت ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
ھم ر فع و این احذ محذوف است و ہم در منسرح آید ست چوتھے فع اور یہہ احذ محذوف ہے جب
مستف احذ مین حذف کیا الف گر کے مس رہگیا منقول بہ فع ہوا اور یہہ دونون فرعین یعنے
فاع اور فع منسرح مین آتی ہین ھم و مس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ست اور مس تفع لن مفروقی
کی کوئی فرع اور نہین ہے ھم و مفعولات را چہار فرع دیگر است افعلان و این مخبول موقوف است
و در سریع افتد و سکن این وزن ہم اینجا شاید و آن وزنی دیگر است اما عروضیان ذکر پیش نکردہ اند
ست اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلان بتحریک عین اور یہہ مخبول موقوف ہے خبل اجتماع

خبن وسطےکو کہتے ہین پس مفعولات سے جب فے گری اور واو گرا مفعلات رہا بعدہ وقف سے تا
ساکن ہوئی مفعلات منقول بہ فعلات بتحریک عین ہوا اور یہہ فرع سریع مین آتی ہے اور مسکن اس وزن کا
یعنے فعلان بسکون عین بھی سریع مین چاہیے اور یہہ وزن اور ہے مگر عروضیون نے ذکر زیادہ نہین کیا
ہے یعنے فعلان متحرک العین سے زیادہ نہین کیا ہے فعلان بسکون العین نہین لائے ہین ہم بفعلن
واین مخبول مکشوف مسکن است و بر وزن اصلم است اما اینجا علت دیگر ست و ہم در سریع افتد ست
دوسرے فعلن بسکون عین اور یہہ مخبول مکشوف مسکن ہے یعنے خبل سے باسقاط فا و واو مفعلات
اور کشف سے باسقاط تا معلا اور تسکین سے بسکون عین معلا ہوا فعلن او سکے مقام پر آیا اور یہہ فعلن
بروزن اصلم ہے صلم وتد کو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعو رہا فعلن ہوا یہہ وزن سابق عربی مین بیان
کیا اور فعلن مخبول مکشوف مسکن ہے اس جگہہ فارسی مین پس اسکی علت اور ہوئی اور یہہ فرع بھی
مثل فعلان کے سریع مین آتی ہے ہم ج فاع واین اصلم مقصور ست تیسرے فاع اور یہہ اصلم
مقصور ہے صلم سے وتد گرا مفعو رہا بعد اوسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اوسکے مقام پر فاع آیا ہم
پر فع واین اصلم محذوف است و ہر دو در سریع و منسرح افتد ست چوتھے فع اور یہہ اصلم محذوف ہے
صلم سے وتد اور حذف سے سبب گرا فع رہا اور یہہ دونون فرعین یعنے فاع اور فع سریع اور منسرح
مین آتی ہین ہم این است فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی ہر آنچہ گفتہ آمد زیادت شود
و جملہ این سی و پنج است یہہ ہین فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہین
فروع تازی سے اور یہہ سب فرعین عروض فارسی کی پینتیس[۳۵] ہین اس حساب سے کہ فعولن کی آٹھ
فرع اور فاعلن کی چار فرعین اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین اور
فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور مستفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین یہہ سب
پینتیس[۳۵] ہوئین ہم و از اوزان دو وزن دیگر با آنچہ آورد یم الحاق باید کرد یکے خماسی و آن فعلان است
دو دیگر ثمانی و آن مفاعیلان است اور اوزان سے دو وزن اور انکے ملحق کیا چاہیے ایک
خماسی وہ فعلان ہے یعنے فعلان مخبول موقوف مسکن فروع مفعولات سے کہ عروضیون نے ...
شمار نہین کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنے مفاعیلان مخنق مسبغ فروع مفاعیلن سے
کہ اتصال مفاعیل مکفوف سے ہیم اوسکا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہہ حاشیہ

لکھا ہے ح قولہ و آن مفاعیلا است مخفی نماند کہ این فرع در فروع مفاعیلن سابقاً مذکور شدہ است
پس نہ یاد داشت و الحاقش بفروع سابقہ معنی ندارد تم کلامہ اس نافہمی پر اسقدر بیباکی انہیں کا کام ہے
ھم و القاب تغیرات بسیطہ سہ در افزاید اعرج و مطموس و مدروس و مرکب چہار در افزاید مسکن و مخنق و
ازل و مجبوب و مسکن را آن سبب در مرکبات شمر دیم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول از وتد ست
و آن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوف ست بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد و ہشت شود و جملہ اوزان
چہل و جملہ القاب غیر مؤلف چہل و یک ست اور القاب تغیرات بسیطہ یعنی مفرد کے تین بڑہتے
ہین اعرج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑہتے ہین مسکن اور مخنق اور ازل اور مجبوب اور
مسکن کو اس سبب سے مرکبات مین شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد ہے اور
وہ تغیر مفرد ہے مگر وقوع اوسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اسواسطے کہ جب جزو اول سبب پڑیگا
اور ساکن سبب بخبن گر جائیگا اور متحرک باقی ماندہ سبب دو متحرکات وتد سے ملیگا اس صورت مین
متحرک اوسط ہوگی پس گویا یہہ تغیر بھی مرکب ہوا تیس جملہ فروع ایک سے اٹھہ ہوتے ہین یعنی فروع
تازی تہتر لکھے تھے اونپر فروع فارسی پینتیس بڑہے جملہ ایک سے اٹھہ ہوئے اور سب اوزان چالیس
ہوتے ہین اسلیے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس لکھے تھے اونپر اوزان فارسی دو بڑہے ایک فاع دوسرا
مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہین پس جملہ اوزان چالیس ہوئے اور تیسرا وزن فعلان
مسکون العین بھی فارسی مین ہے مگر وہ تابع فعلان متحرک العین سے ہے جو تازی مین آیا ہے اور اسیواسطے
متحرک العین مین سکون عین جائز رکھا ہے پس یہہ وزن سوم گویا مغایر اوزان فروع تازی نہین ہے
لہذا اوسکو شمار نہین کیا اور جملہ القاب غیر مؤلف اکتالیس ہوتے ہین اسواسطے کہ تصریح چونتیس
لقب کی تازی مین کی تھی فارسی مین سات بڑہے اعرج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل مجبوب جملہ اکتالیس
ہوئے ھم و باشد کہ بعضی تغیرات را بسبب مشارکت با تغیری دیگر لقبی دیگر باشد چنانچہ دو سبب خفیف
متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن حال دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد
خالی نبود ازانکہ یا سقوط ہر دو بہم جائز نبود یا جائز بود و قسم دوم را حکمی نبود اما قسم اول خالی نبود
ازانکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز بود یا نبود اگر جائز بود ولامحالہ سقوط یک ساکن از ہر دو لا بعینہ ہم
جائز بود و پس گویند میان این دو ساکن معاقبہ است اور کبھی بعضے تغیرات کا بسبب شرکت تغیر ثانی

غیر مؤلف از آنست کہ بعض ازینہا ... مطموس ... مسکن ... گویند ... نام ... ۱۲

کے ایک لقب و رہوتا ہے جیسا کہ جب و سبب خفیف متوالی واقع ہون ایک رکن مین مثل مستفعلن
اور مفاعیلن کے یا دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال اون دو ساکنون کا
اون دو سببون مین کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہین ہے مثلاً مستفعلن مین تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن مین نے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی
و وصورتون سے بنا مین یعنے اصل رکن مین ایک صورت یہہ کہ سقوط اون دو ساکنون کا جائز نہو اور
صورت یہہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کے واسطے کوئی حکم نہین ہے عروض مین مگر وہ صورت پہلی
جس مین سقوط دونون ساکنون کا جائز نہو اوس مین بھی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ ثبوت دونون ساکن کا
باہم جائز ہو دوسری صورت یہہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا باہم جائز نہو پس اگر جائز ہو لامحالہ سقوط ایک
ساکن کا دونون سے لابعینہ بھی جائز ہوگا لابعینہ کے یہہ معنی ہین کہ خواہ اول ساقط ہو خواہ ثانی
ایک فرات پر یہہ حکم نہین ہے بلکہ مشترک اور شامل دونون کو ہے پس کہین گے کہ درمیان ان
ساکنون کے معاقبہ ہے یعنے دونون کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور اونمین سے ایک کا گرانا
جائز ہے اور معنی معاقبہ کے لغت مین پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب و مثلاً دو
ایک مرکوب رکھتی ہون کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب یہ مین کہتے ہین کہ درمیان ان دونون
معاقبہ ہے اور معاقبہ تو بحر مین نہین آتا ہے منسرح اور رمل اور وافر اور منسرح اور مقتضب اور مجتث اور طویل
اور کامل اور مدید کذا فی البحر رشتہ اور وافر اور کامل مین معاقبہ باضمار و عصب ہوگا ہم سقوط کی
مستفعلن ۱۲
سجبن بود یا بکبت اگر سجبن بود سقوط دیگر باطل بود اگر ہر دو ساکن در یک رکن افتد یا بکبت بود
فاعلاتن فاعلاتن ۱۲
و در رکن افتد و اگر بکبت بود سقوط دیگر بالقبض بود اگر در یک رکن افتد یا بجانبین چنانکہ گفتہ آمد در
مفاعیلن ۱۲
کہ معاقبہ مجنون شود صدر خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ بکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مستکول شود
طرف خوانند و رکنی را در معاقبہ سالم ماند بری خوانند و اگر ثبوت ہر دو ساکن باہم جائز نبود لامحالہ بسقوط یکی
بعینہ واجب بود پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ است اور اون دونون ساکنون مین
ایک کا البتہ سجبن ہوگا یا بکبت اگر سجبن ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا باطل ہوگا اگر دونون
ایک رکن مین ہین مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گرے گی مفتعلن
ہوگا اگر دونون ساکن دو رکن مین ہین مثل فاعلاتن فاعلاتن کے یہ تو ثانی کا اگر سجبن ہوگا

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اول کا بکف ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکف
ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن مین پڑہین مثل مفاعیلن کے کہ کف سے
مفاعیل ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا بخبن جیساکہ کہا گیا یعنی دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن
کے کہ بیان اونکا ہوچکا اور جو رکن کہ ساتھہ معاقبے کے مجنون ہوگا مثل فاعلاتن فعلاتن کے
اوسکو صدر کہینگے اسواسطے کہ یہہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبہ سے
مکفوف ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوسکو عجز کہینگے اسواسطے کہ یہہ سقوط آخر رکن مین واقع ہوا ہے
اور جو رکن کہ معاقبہ سے مشکول ہوگا یعنے ایک جانب مجنون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلات
فعلات فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہینگے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونون طرفون رکن مین
واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبہ سے سالم رہے گا اوسکو اسواسطے کہ ثابت رکھنا ہے دونون کا جائز
اوسکو بری کہینگے اسواسطے کہ بری بفتح اول وکسر را وتشدید یا بمعنی پاک ہے کذا فی الغیاث اور اگر
ثبوت دونو ساکنون کا بہم جائز ہو اور لامحالہ سقوط ایک کا لابعینہ واجب ہو پس کہینگے کہ درمیان
ان دونون ساکنون کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھہ بحر و نمین آتا ہے اول بحر مضارع اور مقتضب
مین کہ ایک ان دو سببون سے ثابت رہتا ہے وجوبًا اور ایک حذف ہوتا ہے وجوبًا پس مفاعیلن
جب اول بحر مضارع مین پڑے کف یا خرب واجب ہے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین
طی یا خبن واجب ہے چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دایرے
سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب اور جدید مین مراقبہ لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح مین
غالب اور بحر خفیف مین جائز شرح خزرجیہ سے اور معنی مراقبہ لغت مین با یکدیگر نگہبانی کردن ہین
پس فرق معاقبہ اور مراقبہ مین یہہ ہوا کہ معاقبہ مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا بھی جائز ہو اور گرانا
ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبہ مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا جائز نہین اور سقوط ایک کا
واجب ہو اور محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ قسم دوم را حکمی نبود یعنی جہان سقوط دونوکا معًا جائز ہو جیسے فاعلاتن فعلاتن
فاعلاتن مین اوسمین کچہہ حکم نہین لطیفہ علاحدہ کی حاجت نہین مگر عبداللہ خزرجی نے اوسکو تکانف لکہا ہے
پس تکانف عبارت ہے جواز حذف ہر دو ساکن مجاور دو سبب سے معًا یا باقی رکھنا دونون کا معًا یا حذف
ایک کا [illegible] فصل ہفتم در تفصیل اوزان

زیرا که بحری چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین بتفصیل بحرها و وزنها که در هر بحر مستعمل گردد
مشغول شویم و عدد عروض و ضربها چنانکه عادت عروضیان هر لغتی هست ایراد کنیم و آنچه ما را در
پارسیان و عدد اوزان ایشان به تحقیق نزدیکتر آید در هر موضع شرح دهیم **فصل ساتوین تفصیل**
اوزان مستعمل هر بحر مین جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحور اور اوزان
مستعمله ہر بحر مین مشغول ہوتے ہین ہم اور عدد عروض اور ضرب کی جیسا کہ عادت عروضیان اہل لغت
کی ہے لکھتے ہین ہم اور جو کچھ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد اوزان اہل فارس مین تحقیق ہوا
ہر جگہہ بیان کرتے ہین ہم ۔ و عادت عروضیان چنان ہست که ہر وزنی را بیتی بمثال آرند و اہل
عروض عرب ہمیشه ہمان ابیات آورند که خلیل احمد آوردہ است چه دران عروض تصرفی نرفته است
ما نیز ہمان ابیات بعینها بیاوردیم و شواہد مزاحفات که او آوردہ ہست تخفیف کردیم اما در عروض پارسیان
ہر کسی بیتی دیگر آوردہ است ما ہم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچه اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیار
وزنہا است که به تحقیق راجع با یک وزن است و ایراد امثله بازای ہمه مقتضای تطویل بیفائده میکند
امثله که استغنا ازان حاصل باشد نیاوردیم و ابتدا بطویل کردیم چنانکه خلیل احمد کردہ ہست و دیگران
اقتدا کردہ است اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لاتے
ہین عروض عرب کی ہمیشه وہی بیتین لاتے ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اوس مین
تصرف نہین ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتین بعینه لائینگے اور ابیات شواہد مزاحفات کہ خلیل
لایا ہے ہمنے اونکی تخفیف کی مگر عروض فارسی مین ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہم
نے بھی رعایت ابیات معین کی نہین کی جیسا اتفاق پڑا ویسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ جب
تحقیق کیجیے ایک وزن ٹھہرتا ہے اونکی مثالین لانا تطویل بیفائدہ ہے بعضی مثالین کہ اونکی احتیاج نہ
نہین لائے ہم کہ اوزان مکرر کی مثالین ضرور نہ تھین اور ابتدا طویل سے کی ہمنے جیسے خلیل نے
ابتدا اوس سے کی ہے اور اوروں نے پیروی خلیل احمد کی ۔ **طویل** از بحرہای است که تازیان را
خاص است و شعر پارسی برین بحر به تکلف باشد و اصلش در دائرہ فعولن مفاعیلن چہار بار ہشت
و بنا تازی وافی بکار دارند و عروضش ہمیشه مقبوض و ضرب ہم سالم و ہم مقبوض و ہم محذوف
پس اوزان مستعمل سه باشد و شواہد این سه بیت است ۔ یہہ بحر خاص ہے تازی مین

اس مین تکلف سے خالی نہین اصل اوسکے دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور بنا مین
یعنے استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنے موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحفات ہو مستعمل
کرتے ہین اور عروض اوسکا یعنے آخر مصراع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن [illegible]
که اوس مین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنے آخر مصراع ثانی کبھی سالم یعنے مفاعیلن اور کبھی مقبوض
یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنے فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوزان مستعمل تین ہین ایک عروض
مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف
اور مطلب تقریر عروض وضرب سے یہہ ہے کہ شاعر جب مصراع اول مین عروض واحد اور مصراع ثانی
ضرب واحد لائے چاہیے که اوسی طرح تمام قصیدے مین رکھے اور پھر اختلاف عروض وضرب مین روا رکھے
مگر قدما نے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید
کہتے ہین یہہ دونون عیب مین داخل ہین که متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے اور اون
تین اوزان کے شواہد یہہ تین شعر ہین ہم شعر أَبَا مُنْذِرٍ كَانَتْ غُرُورًا صَحِيفَتِي ❊ وَلَمْ أُعْطِكُمْ
فِي الطَّوْعِ مَالِي وَلَا عِرْضِي ❊ عروض مقبوض است وضرب سالم و تقطیعش بدینگونه ابا من فعولن
ذرنکانت مفاعیلن غرورن فعولن صحیفتی مفاعلن ولم اع فعولن طکم فططو مفاعیلن عمالی فعولن
ولا عرضی مفاعیلن و عادت عروضیان است که ہمہ شواہد را ہمبرین گونه تقطیع ایراد کنند تا ہر که
قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج نباشد و آنکه فہم نکردہ باشد اورا صد چندین سود نکند پس
بتخفیف التقطیعات را نمی آریم و بر یک مثال تازی و یک مثال پارسی اقتصار کنیم [illegible]
شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع اوسکی خود محقق علیہ الرحمہ
نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہہ ہے کہ ای ابا منذر فریب تھا خط میرا نہین دیا مین نے تمکو
مال اپنا اور عزت اپنی یعنے پہلا خط برضامندی نہ لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہہ ہے که جمیع
شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین پس جو شخص که فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے
اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اوسکو صد برابر اسکے فائدہ نہین پس ہم ہر جگہہ تقطیع نہ لائینگے
فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمے مین البتہ
تقطیعات لکھے جاینگے ہم سبب سَتُبْدِي لَكَ الْأَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا ❊ وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَن

لم تزدد * عروض وضرب ہردو مقبوض اند ست شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون
مقبوض ہین یعنے مفاعلن اور یہہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اوسکا یہہ ہے قریب ظاہر کرے گا زمانہ واسطے تیرے
وہ چیز کہ جسے تھا تو جاہل اور لاوے گا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تو نے
اوسکو یعنے مسائل شرعی بدون طمع واجرت بیان کریگا تقطیع یہہ ہے ستبدی فعولن لک ایا مفاعیلن ماکن
فعولن تجاہلا مفاعلن ویاتی فعولن کبلا خبا مفاعیلن منلم فعولن تزددی مفاعلن * ج شعر
اَقِیْمُوْا بَنِی النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُوْرَکُمْ * وَاِلَّا تُقِیْمُوْا صَاغِرِیْنَ الرُّؤُسَا * عروض مقبوض وضرب محذوف
ست عروض اس شعر کا مقبوض یعنے مفاعلن اور ضرب محذوف ہے یعنے فعولن معنی شعر کے یہہ ہین
راست کرو اے بنی نعمان ہم سے سینے اپنے یعنے کینہ دور کرو نہین تو رہوگے ہمیشہ ذلیل کرکے اپنے
سرون کے یعنے سردارون کے یعنے ہمیشہ ذلیل رہوگے تقطیع یہہ ہے اقیمو فعولن بنن نعما مفاعیلن
نعنا فعولن صدورکم مفاعلن والا فعولن تقیمو صا مفاعیلن غری فعولن رء وسا فعولن * ومیان
درین وزن فعولن را کہ بر ضرب مقدم بود مقبوض بکار دارند بر ینگونہ شعر وَقَدْ فُتُّ حَتّٰی مَا اُبَالِی
النَّوٰی * دانِ بانَ جِیْرَانٌ عَلَیَّ کِرَامٌ ست اور اکثر ان وزن مین فعولن کو کہ مقدم ضرب سے
ہوتا ہے مقبوض استعمال کرتے ہین یعنے فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا
یہہ ہین کہ اور جدائی کی سے نہین یہان تک کہ نہین ڈر رکھتا ہون مین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون مجھ
ہمسائے بزرگ یعنے ہمسائے نزدیک میری آئین اور اصرار کرین تو مجھ پر کچھ ائی قبول نکردن اور اون
سے نہ ڈرون تقطیع یہہ ہے وقد فت فعولن حتی ما مفاعیلن ابالی فعولن ین نوا مفاعلن
فعولن بجیرا ن مفاعیلن علی ی فعول کرامو فعولن لو ار دشمنی کرنا منتخب ہے اور کرام بالکسر جمع
کریم منتخب ہے ہم ہو ہ ہر دو وزن علی الاطلاق ہر کجا ہیئت مصرع آرند مانند ابیات اول قصائد
موافق ضرب کنند وضرب ہر حال بر شود بگذارند بیت ہست ہے ہر دو وزان مین مطلق جس جگہ بیت
[illegible] یعنے مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنے مطلع کو عروض
ضرب مین فرق [illegible] ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہین یعنے تمام ابیات قصائد
ضرب پکسان [illegible] مطلع کے الا [illegible] [illegible] مطول صدر مقبوض

واثرم شاید و حشو مقبوض و مکفوف و ابتدا مقبوض و گاہ اثلم و اثرم را نحست نادر بود و در مفاعیلن کہ در حشو افتد معاقبہ باشد میان یا و نون سے و اما بطریق زحاف طویل مین صدر مقبوض یعنے فعول اور ثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لائق ہے اور حشو مقبوض یعنے فعول اور مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل اور ابتدا یعنے رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنے فعول اور کبھی اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لائق ہے مگر ابتدا کا اثلم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض شعر اَتَطلُبُ مَن اُسُودُ بِیشَۃٍ دُونَہُ * اَبُو مَطَرٍ وَ عَامِرٌ وَ اَبُو سَعدٍ * معنی یہہ کہ آیا طلب کرتا ہے تو اونکو کہ شیران بیشہ کمتر اونسے ہین ابو مطر اور عامر اور ابو سعد تقطیع یہہ ہے اَتَطلُ فعول بُ مَن اُسُو مفاعلن دُ بیش فعول تِن دُونَہُ مفاعلن اَبُو م فعول طَرِن وَ عَا مفاعلن مِرن وَ فعول اَبُو سَعدِن مفاعیلن مثال اثلم مکفوف شعر شَاقَتکَ اَحدَاجُ سُلَیمیٰ بِعَاقِلٍ * فَعَینَاکَ لِلبَینِ تَجُودَانِ بِالدَّمعِ * معنی یہہ کہ شوق مین ڈالا تجھکو ہودجہای معشوقہ سلیمیٰ نے موضع عاقل مین پس آنکھین تیری جدائی مین گراتی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن کا حداج مفاعیل سلیمیٰ فعولن بعاقلن مفاعلن فعینا فعولن کللبینِ مفاعیل تجو دا فعولن نبد و معی مفاعیلن مثال اثرم شعر هَاجَکَ رَبعٌ وَالرَّبعُ اَلرَّسمُ بِاللِّوَیٰ * لِاَسمَاءَ عَفَّیٰ آیَاتِہٖ اَلمَورُ وَالقَطرُ * معنی یہہ ہین ہیجان مین لایا تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین دوستوں نام مقام کا ہے جو واسطے اسماء کے تھا مٹا دئے نشان اوسکے موج آب نے اور باران نے مور بالفتح و رار مہملہ موج زدن اور بالضم باد با گرد و خاک منتخب سے تقطیع ھَاجَ فعل کَرَبعُن وَ مفاعیلن رَبرَ فعولن سمُ بِل لوا مفاعلن لِاَسمَا فعولن ءِ عَفَّا آ یا مفاعیلن تُہُل مو فعولن رُ وَل قطرُ مفاعیلن صدر اثرم اور عروض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہین اور درمیان مفاعیلن کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہے یعنے اثبات دونون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف ایک کا یا مفاعلن آویگا یا مفاعیل ہم و اما در فارسی آنچہ بہ تکلف گفتہ اند بعضی ہم بر منوال عرب گفتہ اند مثال وزن اول شعر ببردی دل و جانم بیک غمزۂ ناگہان * ببردی کہ من دادم تو خود دلبری ناگہان تقطیعش ببردی فعولن دل و جانم مفاعیلن بیک غم فعولن زہ ناگہا مفاعلن ببردی فعولن کہ من دادم مفاعیلن تو خود دل فعولن بری ناگہا مفاعیلن و در تقطیع فارسی ہمین بر یک مثال اقتصار خواہم کرد لیکن پارسی مین جو کچھہ بہ تکلف کہا ہے اونہون نے بر وضع عرب کہا ہے مثال وزن اول کی جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکہی ہے اوسکی تقطیع بھی اوسکی غلط لکہی ہے اور اسی تقطیع سے اتفاقاً کچھ

چنانچہ سابق مین تحقیق ہو چکی ہی کہ ماتقصا قولہا تاکید آ اور معنی شعر کے یہہ ہین لیگیا تو ای معشوق دل میرا اور جان میری
ایک عمر سے مین ناگاہ مگر خود نہین لیگیا تو بلکہ مینے دیا تحقیق کہ بیگناہ ہے تو اوس سے ہم وعادت
عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی رامثالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع این وزن بیت برآمد زر خسار
نگارین من ماہ بے مہ مگر باہم از نورش سوی وصل او رہ بستہ • وبعد ازین ایراد مصرعات ہم تخفیف
خواہیم کرد وست اور عادت عروضیان فارسی کی یہہ ہے کہ مثال مین بیت مصرع لاتے ہین یعنی مطلع
اوس مین ایک ردیف اور ایک وزن ہو اور بیت اول ہم قافیہ تھی مگر ہم وزن نہتی مثال مصرع اس وزن
مذکور کی بارکان سالم ہو تین مین کہی ہی معنی اوسکے یہہ ہین کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا
شاید اوسکی روشنی مین راہ وصل کی تیکو معلوم ہو تقطیع اوسکی یہہ ہے برآمد فعولن زر خساری فعا
نگاری فعولن نمن کا ہی مفاعیلن مگر با فعولن ہم از نورش مفاعیلن سوی وص فعولن لاہ راہی مفاعیلن
اسکے ایراد مصرعات مین ہم کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ہم وبعضی عروضیان
اوزان عرب تجاوز کردہ اند وبر قیاس دیگر بحرہای پارسیان برورانی بر عروض مسبغ ومعری
مسبغ وعروض سالم باضرب ہم سالم یا مقبوض مسبغ ومعری وعروض مقبوض مسبغ ومعری با ضرب
وعروض مقبوض باضرب مقبوض ومقصور ومحذوف وہر دو مقصور یا محذوف یا مخلط وبر مسدس
ہم مثالہا آوردہ اند واز ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود خانہا از یکدگر جدا جدا بدینگونہ بیت من از
نگارا ہمہ تو بی غم گذرانی • من از عشق نالانم تو بی عشق نازانی ست اور بعضے عروضیان
اوزان عرب سے تجاوز کیا ہے اور بر قیاس اور بحور فارسی کی وافی مین یہہ اوزان لائے ہین عروض
مسبغ یعنی مفاعیلان اور معری یعنی خالی التسبیغ سے مفاعیلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنی
اور عروض سالم یعنی مفاعیلن ساتھ ضرب سالم کے یعنی مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنی
یا مقبوض معری کو یعنی مفاعلن اور عروض مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مسبغ کے
اور عروض مقبوض یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن اور مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف کے
اور دونون مقصور یعنی عروض اور ضرب دونون فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب دونون
یا مخلط یعنی عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی بھی مثالین لائے
مجزو اور مشطور بھی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے حل عروض مقبوض

نیز گفتہ اند مثال سے نگاری کجا ہمتا بخوبی نداندش ٭ چگونی گرا باشد شکیبش صبوری ٭ معلوم ہو کہ
یہہ وزن بھی جسکا عروض مقبوض مفاعلن اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل مرقومہ مصنف مین داخل ہے
احتیاج اس حاشیہ کی نہ تھی اور سالم مین خالی جدا جدا اسطرح پر بیت جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی مین غم سے گدازش رکھتا ہون اور تو بی غم گدازش رکھتا ہے مین عشق سے نالاہون تو بے
عشق نازان ہے تقطیع یہہ ہے منم غم فعولن گدازم مفاعیلن تبی غم فعولن گدازی مفاعیلن منم عش فعولن
قنالانم مفاعیلن تبی عش فعولن قنازانی مفاعیلن ٭ واگر مسمط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض
و ضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت
گردد ٭ اور اگر مسمط ہو بہتر ہے یعنی مطلع مین چارون جگہہ قافیے اور ابیات مین تین قافیے
اول اور قافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہہ زیادہ خوشنما ہے اور اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے
فارسی مین مزاحف لانا بیجا ہے اسواسطے کہ یہہ بحر فارسی نہین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحاف
دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان کے
کتب سے ڈھونڈھکر لکھنا مشکل اور موزون کرکے لکھہ دینا سہل مگر تطویل بیفائدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھدینا
ارکان کا کافی ہے اور یہہ اوزان بھی نامطبوع ہین فقط ضرورت ہے تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا
ان زحافون مین نکل آوے تو تقطیع مشکل نہو ٭ مدید ہم از بحر ہای تازیان است و اصلش در دائرہ فاعلاتن
فاعلن چہار بار بود و در بنا مجزو بکار رود و اورا سہ عروض و پنج ضرب باشد و برشش وزن مستعمل است
و شواہد این شش بیت ست ٭ مدید بھی بحر تازیون کی ہے اور اصل اوسکے دایرے مین فاعلاتن
فاعلن چار بار ہے اور اوسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنی مسدس اور اوسکے تین عروض یعنی سالم
اور محذوف اور مخبون محذوف اور پانچ ضربین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مخبون محذوف
ہین اور چھہ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ مین
ضرب دیجیے پندرہ ہوتے ہین مگر مستعمل فقط چھہ ہین اونکی تفصیل یہہ ہین ٭ شعر ٭ یا لبکر انشروا
لی کلیبا ٭ یا لبکر این این الفرار ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ٭ ترجمہ پہلا شعر جو متن مین
لکھا ہے عروض اور ضرب اوسمین دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن ترجمہ یہہ ہے کہ اے قبیلہ بکر میری خاطر
کلیب کو زندہ کرو اور بھیجو میری طرف کلیب کو ای قبیلہ بکر کہان ہے مفر کلیب بالضم و فتح لام تصغیر

اور نام ایک مرد کا کہ اوسکو کلیب بن وایل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہہ ہے یالبکرن فاعلاتن
انشروا فاعلن لی کلیبن فاعلاتن یالبکرن فاعلاتن این ای فاعلن نلفرار و فاعلاتن هم شعر
لا یغرن امرأ عیشہ کل عیش صائر للزوال ٭ عروض محذوف وضرب مقصور است دوسرا شعر
یہہ ہے جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی مقصور ہے
یعنے فاعلان معنی شعر کے یہہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اوسکی اسواسطے کہ ہر عیش نقل
کرنے والا ہے طرف زوال کے صبیر بالفتح گشتن ومیل دادن منتخب سے تقطیع یہہ ہے لا یغرن فاعلا
تن امرأ فاعلن عیشہو فاعلن کل عیش فاعلاتن صائرن فاعلن لزوال فاعلان هم شعر اعلموا انی لکم
حافظ ٭ شاہدا ما کنت او غائبا ٭ ہر دو محذوف اندت تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب
اوسکی دونون محذوف ہین یعنے فاعلن معنی یہہ ہین جانو تم تحقیق مین واسطے تمہارے نگہبان ہون
حاضر ہو مین یا غائب تقطیع یہہ ہے اعلمو ان فاعلاتن نی لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن ما فاعلا
کنت او فاعلن غائبن فاعلن هم شعر ربما الزلفاء یاقوتۃ ٭ اخرجت من کیس دہقان ٭ عروض
محذوف وضرب ابتر است چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے
یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہہ ہین نہین ہے
زن زلفا مگر ایک یاقوت کہ نکلی ہے کیسہ رئیس قریہ سے یعنے مخیر مستعمل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ربمزل فاعلاتن فاء ریا فاعلن قوتتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس د فاعلن ہقانی فعلن هم
للفتی عقل یعیش بہ ٭ حیث تہدی ساقہ قدمہ ٭ ہر مجنون محذوف اندت شعر پانچوان جو
محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مجنون محذوف ہین یعنے فعلن بتحریک
عین ترجمہ یہہ ہے واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھ اوسکے جسطرح رہبر کرتا ہے
پنڈلی اوسکی اوسکے قدم کی یعنے اوسکی عاقبت بینی کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب الا
مور سے مصرع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ٭ تقطیع اوسکی یہہ ہے للفتی عق فاعلاتن لن یعی
فاعلن شبہی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن هم شعر رب نار بت
ارمقہا ٭ تقضم الہندی والغارا ٭ عروض مجنون محذوف است وضرب ابتر است چھٹا شعر جو
مین لکھا ہے عروض مجنون محذوف ہے یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب ابتر یعنے فعلن بسکون

عین معنی یہہ ہین اکثر آگ کو وقت رات سے دیکھتا تھا ہین کہ توڑتی تہی عود ہندی کو اور اغار کو یعنی تو گلہ تھا میں اجزا عارا خوشبو دار درخت ہے تقطیع یہہ ہے سب بہارن فاعلاتن بت تا رنا فاعلن مہتہا فعین تقصی ہین فاعلاتن دی یوکی فاعلن نار افعلن ھم و بعضی مشطور رداو داشتہ اند را با خلیل نیاورده ست ✤ اور بعضون نے یہہ بحر مشطور روا رکھی ہے یعنے مربع اور خلیل نہین لایا ہے جیسے یہہ بیت یا لبکر لا تنو ✤ لیس ذا حین وَئ ✤ تقطیع یا لبکرن فاعلاتن لاتنو فاعلن لیس ذا حی فاعلاتن تن ونا فاعلن اور زجاج نی اسکو رمل مجزو محذوف الضرب العروض قرار دیا ہے ھم و بطریق زحاف خبن و کف و شکل در ارکان دیگر بکار رود ارند و میان نون فاعلاتن و الف فاعلن معاقبہ باشد ✤ اور بطریق زحاف کے خبن یعنے فعلاتن اور فعلن اور کف یعنے فاعلات اور شکل یعنے فعلات آتا ہے صدر اور ابتدا اور حشو مین سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور درمیان نون فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے یا دونون ثابت رہین گے یا ایک ان دونون مین سے گر ئیگا مثلاً فاعلاتُ فعلن اس بحر مین نہ آئے گا ھم اما در پارسی بتکلف بر قیاس دیگر بحر ہای ایشان در موافق عروض و ضرب ہر دو مذال یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مجنون یا مقطوع و ہر دو مجنون یا ہر دو مقطوع یا مختلط و در مجزو ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور و ہر دو مقصور یا محذوف یا مختلط و عروض محذوف یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند و اشکلہ آوردہ و مشطور ہم بکار داشتہ اند و از ہمہ تقطیع نزدیکتر وافی بود و ہم سالم بر ینگونہ ✤ بیت ✤ بادہ بر گیر دلبر صنم زود بردار و بزن ✤ چند خواہی خورد غم دور کن از دل حزن ✤ ت ✤ واما فارسی بہ تکلف موافق اور بحور عرب کے وافی مین عروض اور ضرب دونون مذال یعنے فاعلان یا دونون سالم یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض سالم یعنے فاعلن اور ضرب مجنون یعنے فعلن یا مقطوع یعنے فعلن اور دونون عروض و ضرب مجنون یعنے فعلن یا دونو عروض و ضرب مقطوع یعنے فعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فعلن اور ایک جگہہ فعلن اور مجزو مین دونون سالم یعنے فاعلاتن اور عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان اور دونون مقصور یعنے فاعلان یا دونون محذوف یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض محذوف یعنے فاعلن یا مجنون محذوف یعنے

فعلن بتحریک عین اور ضرب مجنون محذوف یعنے فعلن بتحریک عین یا ابتر یعنے فعلن بسکون عین
استعمال کیا ہے اور مثالین اونکی لائے ہین اور مشطور یعنے مربع کا بھی استعمال کیا ہے اور حسب
موافق طبع وانی ہے اور سالم بھی بیت اوسکی مثال کی مرقومہ متن ہے بادہ نہ لت اوس مین بمعنی خم
نوشیدن ہے اور حضرتین بفتحتین اور بالضم بمعنی اندوہ تنخب اور کشف اور غیاث سے تقطیع یہہ ہے
با دیگرگی فاعلاتن بامی حضرتم فاعلن بیج وہ بروا فاعلاتن روبزت فاعلن جیذ خدا ہے فاعلاتن خرو غم
فاعلن جو رکن از فاعلاتن دل حضرت فاعلن ہم وہمہ ارکان مجنون نیز گفتہ اند ہم از دیگران بہتر
بر نیکوئہ بیت زلبانت بپسر ابیکے بوسہ چراکنی شاد مرا نہ بتر سی زخدات اور سب ارکان
مجنون بھی کہے ہین اور یہہ بھی اور وزنون سے بہتر ہے مثال متن مین ہے زلبانت یعنی از لبہا
خود تقطیع یہہ ہے زلبانت فعلاتن بپسر افعلن بیکے بو فعلاتن سہ چرا فعلن نکنی شا فعلاتن دمرا
فعلن بترسی فعلاتن زخدا فعلن ہم و مشطور این بحر از بہر آنکہ بدل نزدیکتر بود خوش آید برنگو
بیت بکرہ امی بیدا دگر بطلعت کن در مانگر بت اور مشطور اس بحر مین یعنی مربع السالم
کہ دل سے نزدیکتر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مرقومہ متن کی یہہ ہے بکرامی بی فاعلاتن
دادگر فاعلن بطلعت کن فاعلاتن درمانگر فاعلن ہم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چہار بار بود بہرا
از فرالاوی شاعر نقل کردہ است کہ او بیوافی این بحر شعر گفتہ است و یک بیتش این ست بیت
نگاری دلربائی بود از من دل من بمن بدل چگونہ از و بوسہ ستانم ست مقلوب طویل مفاعیلن
فعولن چار بار ہے بہرامی سنے فرالاوی شاعر سے نقل کی ہے کہ اوسنے اس بحر کے وفق مین شعر
کہے ہین ایک بیت اوسکی یہہ ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی تقطیع یہہ ہے نگاری دل مفاعیلن
ربائی فعولن ربود زمن مفاعیلن دلی من فعولن منی بہدل مفاعیلن چگونہ فعولن از و بوسہ مفاعیلن
ستانم فعولن سب ارکان سالم ہین ہم و بحر مجزو اخرب بیتی ہم از شعر او این ہست شعر بر نور جہان کہ
دتنگ ہست بیت تا باشمن آن بت سیہ ہست ست اور وزن مجزو اخرب مین بھی فرالاوی کا
بیت ہے جو متن مین لکھی ہے شمن بفتحتین بمعنی بت پرست بران اور سراج اور غیاث مین اشارہ
طرف عاشق کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ جہان روشن میری آنکھ
سیاہ اور تنگ ہے جب سے مجھہ عاشق سے وہ بت یعنے معشوق لڑا ہے شمن بمعنی بت

تم کلامہ ظاہر ایہہ معنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہہ ہے پر نور مفعول جہاں فعول ہیو تنگست منافات
تا باش مفعول منابت فعولن بجنگ است فعولان صدر اور ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب
مقصور اور حشو مصراع اول مقبوض ہم و برین قیاس در وافی و مجزو مسبغ و معری و مختلط ذکر کردہ
مجزو محذوف و مقصور و مختلط و ہمچنین اخرب مکفوف است اور اسی قیاس پر وافی ہین یعنی مثمن
ہین اور مجزو ہین یعنی مسدس ہین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور معری یعنی فعولن اور مفاعیلن
اور مختلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو ہین یعنے مسدس ہین محذوف یعنے
فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مختلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے اور اسیطرح
اخرب یعنے مفعول اور مکفوف یعنے مفاعیل صدر اور ابتدا مین لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کسے دیگر
شعرے برین بحر معلوم نشدہ است محقق علیہ الرحمہ نے یہہ عبارت بعد بیان مزاحفات
کے لکھی ہے مطلب یہہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت مزاحفات مین اس بحر کی
نہین سنی گئی صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب و عجم الخ
ازین اشعار امرء القیس برین بحر نقل کردہ شد پس حصر و تتبع مصنف غلام ناتمام است تم کلامہ
پس دونون شعر کہ رسائل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ مزاحف ہم بسیط ہم از بحر
تازیان است و اصلش در دائرہ مستفعلن فاعلن چہار بار بود و او را سہ عروض و پنج ضرب است و
ہر شش وزن مستعمل است دو وافی و چہار مجزو و ابیات این ست ست بسیط یعنی بحر تازی ہے
اور اصل اوسکے دائرے مین مستفعلن فاعلن چہار بار ہے اور اوسکے تین عروض یعنی مخبون اور
سالم اور مقطوع اور پانچ ضربین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال اور سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی مین
مقطوع فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین مقطوع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہہ دو ضربین
ہوئین کہ دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ
لکھا ح قولہ پنج ضرب یعنی مخبون و مقطوع و مذال و سالم و مخبول تم کلامہ پس مخبول اس بحر مین
کوئی ضرب نہین مگر ایجاد بندہ اور چہ وزنون پر مستعمل ہے ہر چند از روی احتمالات عقلی
سترہ وزن ہوسکتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجیے پندرہ ہون مگر یہہ استعمال
مین ہین دو وافی اور چار مجزو بیتین یہہ ہین ہم اشعر یا حادثہ لا ازینن بتکلم ہذا ابیتہ ✤ لم

ثُمَّ یلقھا سُوقۃٌ حَبیبِی وَلَا مَلِکُ ٭ عروض وضرب ہر دو مخبون ست ت پہلا شعر جو مرقوم ہوا متن سے
عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی شعر کے یہہ ہین ای حارث
چاہیے کہ نہ ڈالا جاؤ نہین تم سے اوس بلا مین کہ نہ ڈالا گیا ہو اوس مین کوئی بازاری قبل ہم
اور نہ بادشاہ اور مراد بلا سے ہجو ہے یعنے تم باعث اسکے نہو کہ مین ہجو تمہاری کرون ایسی کہ
کبھی نہ کی ہو تقطیع یہہ ہے یا حار لا مستفعلن یہین فاعلن ننکم بہ مستفعلن ہتین فعلن ثم یلقھا مستفعلن
فاعلن حبیبی ولا مستفعلن ملکو فعلن ھم ب شعر قَد اَشھَدُ الغَارَۃَ الشَّعوَاءَ تَحمِلُنِی ٭ جَردَاءُ مَعرُوقَۃُ
اللَّحیَینِ سُرحُوبُ ٭ عروض مخبون ضرب مقطوع است واین ہر دو بیت از دوائی است ت
دوسرا شعر جو مرقوم متن سے ہے عروض اوسکا مخبون یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب مقطوع یعنی
فعلن بسکون عین ہے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہون تاراجہائے متفرقہ مین درحالیکہ
اوٹھاتی ہی مجکو اسپ مادہ کم موئے خشک کلہ اوسکے رخسارے یہہ تینون عرب مین صفات اسپ مین
یہہ ہے قد اشہد ل مستفعلن غارتش فاعلن شواء تح مستفعلن ملنی فعلن جرداء مع مستفعلن
فاعلن لحیین سر مستفعلن حوبو فعلن اور یہہ دونون بیتین وافی ہین ھم ج شعر اِنَّا ذَمَمنَا عَلیٰ مَا
سَعدَ بنَ زَیدٍ وَعَمرًا مِن تَمِیمِ ٭ عروض سالم وضرب مذال است ت تیسرا شعر جو مرقوم متن
عروض اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہہ ہین بتحقیق کہ ہجو کی
ہم نے اس بات سے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمرو کا کہ قبیلہ بنی تمیم سے ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے انا ذمم مستفعلن نا علا فاعلن ما خی یلت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن دن و ع
رمن تمیم مستفعلان ھم ر شعر مَاذَا وُقُوفِی عَلیٰ رَبعٍ عَفَا ٭ مُخلَولِقٍ دَارِسٍ مُستَعجِمِ ٭ عروض
سالم ند ت چوتھا شعر جو مرقوم متن سے ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مستفعلن
یہہ ہین شاعر بتحسر کہتا ہے کیا ہی توقف میرا اوس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور
اور خاموش حالات معشوقہ سے تقطیع یہہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا
مخلولقن مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن ھم ہ شعر سِیرُوا مَعًا اِنَّمَا مِیعَادُکُم ٭ یَومَ
بَطنَ الوَادِی ٭ عروض سالم وضرب مقطوع است ت پانچوان شعر جو مرقوم متن سے
اوسکا سالم ہے یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع ہے یعنے مفعولن معنی یہہ ہین سیر کرو تم یکجا ہوکر

نہین ہے کہ وعدہ تمہارا روز یکشنبہ کو ہے مقام خاص مین یا صحرا مین تقطیع یہہ ہے سیر و معن مستفعلن
انفا فاعلن ہیعادکم مستفعلن یو مشلا مستفعلن ثا رابطہ فاعلن ہلوادی مفعولن ھم و شعر تاریج
الشوق مِن اطلالِ　　اتحفت قفار الوحی الواحی ﴿ عروض و ضرب ہر دو مقطوع عند و این چہار
مجزو است و این بیت آخر را مخلع خوانند ست اچھا شعر جو مرقوم ھن ہے عروض اور ضرب وزن
مقطوع ہین یعنی مفعولن معنی یہہ ہین کو نسی چیز ہیجان مین لائے ہیہ سے سلوق کو دیکھنے سے آثار
خانہای معاشیق سے کہ خالی ہوئے ہین مثل مکتوب کاتب کے دلالت ہین اوپر لکھنے والے کے
یا مثل حروف اور نقطہا سے متفرقہ کے تقطیع یہہ ہے ماہی جبش مستفعلن شوق من فاعلن اطلالن
مفعولن اتحفت قفا مستفعلن ر کوح فاعلن ملواحی مفعولن یہہ چارون بتین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض والضرب کو مخلع کہتے ہین وکذا فی المفتاح مراد یہہ کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مخبون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین ھم و دیگر ارکان مخبون بکار دارند
و مستفعلن مطوی مخبون بکار دارند عروض و ضرب مقطوع را مخبون رد دارند تا بروزن فعولن آید
ست اور سوا عروض و ضرب کے مخبون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مخبون شعر
لقد خلت حقبۃ عصر و ما عجب　　فاحدثت غیرا و اعقبت دولا ﴿ معنی یہہ ہین کہ تحقیق گذری
زمانی کہ گذرتے ہین ادنی حالے سے عجب ہین یہہ پیدا کیے تغیرات اور عقب ہین چھوڑین دولتین
تقطیع یہہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبتن فعلن عصر و ما مفاعلن عجبن فعلن فاحدثت مفاعلن
غیرن فعلن وعقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مخبون ہین اور مستفعلن مطوی کو مخبون
کرکے استعمال کرتے ہین یعنی مفتعلن کو فعلتن کرکے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مخبون
کی کہ اوسکو مخبول کہتے ہین شعر　وقدعوا اذا ہم لقیتہم جبل　　فاخذنا مالہ وضربوا اختقہ ﴿
وزن اسکا فعلتن فاعلن فعلتن فعلن ہے صدر اور ابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض اور ضرب
مقطوع کو مخبون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بروزن فعولن آتا ہے مثال مخبون مقطوع کی شعر
اصبحت والشیب قد علانی ﴿ یدعو حثیثا الی الخضاب ﴿ معنی یہہ ہین صبح کی مین نے
اور پیری جہیر و ڈی ور چالے کہ بلاتی ہے ازروی ابر انگیختگی کے طرف خضاب کی تقطیع یہہ ہے

اصبحت وش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فعولن ید عوحتی مستفعلن تک الک فاعلن فضالی
ہم و دیگر وزنی آمدہ از مجزو و در شواذ کہ خلیل نیاوردہ و آن این است کہ شعر ان شواز و نقوہ
حبیب الباذل الاموال ⁂ عروض مخبون احذ است و ضرب مخبون مقطوع ست اور ایک وزن
اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے شعر اوسکا ترجمہ متن سے ہے عروض اوسکا مخبون
احذ ہے یعنے فعل اور ضرب مخبون مقطوع یعنے فعولن معنی یہہ ہین تحقیق کہ کباب اور شراب
اور مونس نا شتر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخر مین ہے تقطیع یہہ ہے
ان سو مفتعلن ان وتش فاعلن وتن فعل وخبل فعلتن باذل فاعلن اموال فعولن اور دوسرا
آخر یہہ ہے بیت من لذۃ العیش والفتی ⁂ للدہر والدہر ذو فنون ⁂ معنی ظاہر ہین
و اما در پارسی بتکلف در وافی بر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال و یا ضرب سالم و عروض
با ضرب مخبون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مخبون و یا ضرب اعرج و یا ضرب مقطوع و عروض
مخبون معری و مذال با ضرب مخبون مذال و عروض مخبون با ضرب ہم مخبون یا اعرج یا مقطوع
و در مجزو بر عروض معری و مذال با ضرب مذال و عروض سالم با ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض
اعرج یا مقطوع با ضرب ہم اعرج یا مقطوع امثلہ آوردہ اند و درین دو ضرب اخیر خبن ہم بکار
تا با وزن فعولان یا فعولن آید ست الا فارسی مین بہ تکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح
کہ عروض مذال یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھہ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم
یعنے فاعلن کی اور عروض سالم یعنے فاعلن ساتھہ ضرب مخبون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال
یعنے فاعلان و یا ضرب مخبون یعنی فعلن یا ضرب اعرج یعنے فعلان یا ضرب مقطوع یعنی فعلن
اور عروض مخبون معری یعنی بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھہ
ضرب مخبون مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مخبون یعنے فعلن بتحریک عین
ضرب مخبون یعنے فعلن بتحریک عین یا اعرج یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع یعنے
بسکون عین کے اور مجزو مین عروض معری بدون اذالت یعنے مستفعلن اور مذال یعنی
ساتھہ ضرب مذال یعنے مستفعلان کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھہ ضرب سالم
اور اعرج یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کی اور عروض اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع

مفعولن سا تھہ ضرب اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی مفعولن کی مثالین انکی لائے ہین اور ان
دونون ضربون اخیر مین یعنی مفعولان اعرج اور مفعولن مقطوع مین خبن بھی استعمال کیا ہے کہ
بروزن فعولان یا فعولن لائے ہین ھم وقومی پندارند کہ مخلّع اسم فعولن است کہ فرع مستفعلن است
در بسیط مجزو و نہ چنان ست بل مخلّع اسم وزنی است از بسیط مجزو کہ عروض و ضربش مقطوع باشد
خواہ مخبون خواہ غیر مخبون ست اور ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مخلّع اسم فعولن کا ہے مستفعلن سے
بسیط مجزو مین اور ایسا نہین ہے بلکہ مخلّع نام وزن کا ہے بسیط مجزو سے کہ عروض اور ضرب اوسمین
مقطوع ہو خواہ مخبون یعنے فعولن خواہ غیر مخبون یعنے مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر
بدون تعمیم پس ایسے وزن کا نام مخلع ہے بسیط مجزو مین ھم در پارسی شاید کہ ہمہ ارکان مخبون
بکار دارند یا ہر چہ فاعلن بود مخبون بود و بس و شاید کہ ہر دو مستفعلن مطوی بود و چنان بہتر کہ ہر
زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن قصیدہ مطّرد بود مگر تسکین اوسط در مفتعلن و فعلن کہ آن
ہر جائی کہ خواہند شاید مثال وافی عروض و ضرب سالم شعر از عشق آن بیوفا افتادہ ام در بلا
ہرگز نگوید مرا برخیز و یکدم بیا ست اور پارسی مین چاہیے کہ سب ارکان مخبون استعمال کرین
یا کہ جہان فاعلن ہو مخبون ہو جاوی اور بس یعنی فعلن پس یہہ وزن ہوگا مستفعلن فعلن مستفعلن
فعلن اور چاہیے کہ دونون مستفعلن مطوی ہون یعنی مفتعلن پس یہہ وزن ہوگا مفتعلن فاعلن
مفتعلن فاعلن اور بہتر یہہ ہے کہ جو زحاف استعمال کرین قصیدے مین ہر جگہہ وہی لائین
مگر تسکین اوسط مفتعلن اور فعلن مین جس جگہہ کرین زیبا ہے مثال وافی عروض اور ضرب سالم
کی شعر جو ترجمہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے از عشق آ مستفعلن بیوفا فاعلن افتادہ ام مستفعلن
در بلا فاعلن ہرگز نگو مستفعلن ید مرا فاعلن برخیز یک مستفعلن دم بیا فاعلن مطّرد بفتح میم و تشدید
طا مفتوح و کسر را مستقیم و برابر و تیرہ شوندہ و عقب یکدیگر شوندہ منتخب اور صراح اور غیاث سے
ھم و اگر عروض و ضرب مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون بود بدینگونہ شعر کردم زر
صفا منزل بکوی وفا چہ دیدم نگار مرا جای شگفت وجہ عبارت اور اگر عروض اور ضرب کو مخبون
کرین بہتر یہہ ہے کہ فاعلن سب جگہہ مخبون ہو جیسا کہ شعر ترجمہ متن مین ہی دور لفظ مرا دونون
معنی خود راہی تقطیع اوسکی یہہ ہے کردم زر مستفعلن ہی صفا فعلن منزل بکو مستفعلن یہ وفا فعلن

شعر پیوستہ مثال مجزو سالم هم فعلن بجا فعلن هست مستفعلن شکلہ بجای فعلن رمز مستفعلن نکا و دیدم
نکن چندین ستم کو پہ بنیاد درد از عشق تو دم هست مثال مجزو سالم کی جو مرقوم ہوئی ہے
اوس شعر کے یہہ ہین ایسے عاشق غمگین پر ستم نکر کہ اوس نے تیری عشق سے دم نہین مارا
یعنی اظہار عشق نہین کیا تقطیع اوسکی یہہ ہے بر ستمن مستفعلن دہی مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن
کو بر بنیا مستفعلن درد از فاعلن عشق تو دم مستفعلن بعضی نسخو نمین بجای بر بنیاد درد بر نمی آرد ہے یہہ
دونون صحیح ہین ستمند بالضم اندوہگین اور غمگین مجازاً بمعنی حاجتمند اور یہہ مرکب ہے ستم
بالضم اور مند سے ستم بمعنی غم و اندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان
مین لکھا ہے کہ ستمند بالضم حاجتمند اور ستم بمعنی حاجت ہے غیاث سے هم مثال مخلع مجنون
شعر کشتہ ستم پرداز تو من نگار پہ آن به که یکره کنی مدارات مثال مخلع مجنون کی جو مرقوم ہوئی
مخلع سبب انجزویت ... ہے والعروض ہے یعنی مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور
مفعولن مقطوع کو مجنون کرین فعولن ہوا لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنی یکبار ہے معنی شعر
یہہ ہین طلبان ہوا ہین بسبب درد کے یا ہوا ہین صاحب درد تیری عشق مین ای معشوق ہوئی
کہ ایک بار سے تو صلح رو ہو ... تقطیع یہہ ہے کشتہ ستم پر مستفعلن داز تو من فاعلن نگار افعولن
مستفعلن ... کنی فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ کشتہ ستم کو بکاف تازی بمفہوم
یہہ لکھا ہے معنیش آنکہ کشتہ ستم خود را یا کشتہ شدہ هم از درد بسبب تو ای نگار رقم کلامہ اور صاحب
اوس سے اختصار کیا مگر انہوں معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھ مین نہ آئین شش صاحب
گوید معنیش اینکہ کشتہ ستم خود را یا کشتہ شدہ هم از درد بسبب تو ای نگار رقم کلامہ این معنی
قائل ہست و از الفاظ شعر ہرگز پیدا نیست اولا معروف را مجہول شمار کردن معلوم نیست کہ
تا فعولن ... آراستہ داگر بصرور ... بلفظ خود را از طرف خود بیا میزد تا معنی خیز گردد و حال آنکہ
بکاف فارسی فعل ناقص ست کہ اسم و خبر میخواہد و ضمیر متکلم منفصل خواہ متصل اسم است و لفظ
ظرف ست متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر است نہ یا بعد و حقیقت این ست کہ از لطف معنی
و دریں تکلف رفتن از خوبی فہم معنی آفرین است الحق کہ سر قائل آن صد آفرین است
مثال ہمہ مجنون بیت چرا ہمی ... نگردد یک بوسہ ہمی غم از دلم ...

ت مثال سب ارکان مخبون کی جیساکہ بیت مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چراہی مفاعلن ہست من فعلن ہین نمی مفاعلن نگرد فعلن ہیک وبو مفاعلن سہی فعلن مخبون وثلم مفاعلن بنبز فعلن م مثال مطوی بازمجزو شعر دور بداری صنم لب زلبم ٭ تا بفزاید بدل درطربم ٭ ت مثال مطوی کی مجزو سے شعر جیساکہ مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دوربدا مفتعلن ر یصنم فاعلن لب زلبم مفتعلن تا بفزا مفتعلن ید بدل فاعلن درطربم مفتعلن م دیدہ امثلہ اوزان فارسی ازانجہت بتمام نمی آریم کہ برین بحرہا در پارسی شعر یافتہ نمی شود والامثالہا ای کہ بتکلف گفتہ باشند این ست بحرہای دائرہ مختلفہ ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام وکمال اس جہت سے نہین لائے کہ ان وزنون مین شعر پارسی پائے نہین جاتے والا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف کہی ہین یہہ ہین بحرین دائرہ مختلفہ کی م وازہم از بحرہای تازیان است وجہارم ازانہا در دائرہ مفاعلتن باشد مثمن باردر بنا اوراد وعروض وسہ ضرب باشد وبرسہ وزن آید یکی وافی ودو مجزو وابیات این است ت یہہ بحر بھی بحر تازی سے ہے اور اصل اسکی دائرے مین مفاعلتن ہے چہہ بار اور استعمال مین اوسکے دوعروض یعنے سالم اور مقطوف اور تین ضرب ہین یعنے سالم اور مقطوف اور معصوب ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو بیتین یہہ ہین م اشعر لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُهَا غِزَارٌ ٭ کَاَنَّ قُرُوْنَ جِلَّتِهَا الْعِصِیُّ ٭ عروض اور ضرب ہردو مقطوف ست واین وافی است ت پہلا شعر جو مرقومہ متن سے ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین یعنی فعولن معنی یہہ ہین ہمارے پاس گوسفند ہین کہ روان کرتے ہین ہم اونکو بہت سا دودہ رکھتے ہین گویا شاخین پرانی اونکی مانند عصا کے دراز ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلّہ بہی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے جلّہ بکسر وتشدید لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیاری اور بہت سا دودہ کا ہونا اور پانی اور میوہ وانکا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہہ ہے لنا غنمن مفاعلتن نسوّوقہا مفاعلتن غزار فعولن کاَنن قرو مفاعلتن نجل لتہل مفاعلتن عصییو فعولن یہہ وافی ہے م ب شعر لَقَدْ عَلِمَتْ رَبِیْعَةُ اَنَّ حَبْلَکَ وَاہِنٌ خَلَقٌ ٭ عروض وضرب ہردو سالم است ت دوسرا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعلتن معنی یہہ ہین ہر آئینہ جانا ہے قوم ربیعہ نے یہہ کہ بتحقیق رسّی تیری سست اور پرانی ہے یعنے عہد وپیمان تیرا سست ہے

دھن یا بالفتح سستی اور سست ہونا منتخب سے خلق بالتحتین کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پہ بکسر لام
بھی آیا ہے منتخب سے تقطیع یہہ ہے لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن حبلک وا مفاعلتن
ہن خلقو مفاعلتن هزج شعر اعاتبہا و آمرہا * فتغضبنی و تعصینی * عروض سالم وضرب معصوب
دراین ہر دو مجزو است تیسرا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعلتن اور
ضرب اوسکی معصوب یعنے مفاعیلن ہے معنی یہہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون اوسکو پس
غضب کرتی ہے مجھپر اور نافرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہہ ہے اعاتبہا مفاعلتن و آمرہا مفاعلتن
فتغضبنی مفاعلتن و تعصینی مفاعیلن اور یہہ دو شعر اخیر مجزو ہین هم و در زحافش در دیگر ارکان
معقول و منقوص استعمال کنند و در صدر اعضب و اقصم و اعقص و اجم بکار دارند ت اور
عروض اور ضرب کے اور ارکان مین زحاف معصوب یعنے مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور
منقوص یعنے مفاعیل استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہہ ہے شعر اذا لم تستطع شیئا
* و جاوزہ الی ما تستطیع * عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان
معصوب یعنے مفاعیلن اگر کوئی هزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول
یعنے مفاعلن کی یہہ ہے شعر منازل لفرتنا قفار * کانما رسومہا سطور * معنی اس شعر
یہہ ہین کہ مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ اون مکانات کی مثل سطور
اور مانند نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہہ
منازلن مفاعلن لفرتنا مفاعلن قفارو فعولن کانما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطورو فعولن مثال
منقوص یعنے مفاعیل کی شعر لسلامۃ دار حفیر * کباقی الخلق السحق قفار * ترجمہ یہہ
دار سلمی جو بیچ سلامہ کے گھر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم رفتہ کے خالی سکونت کنندہ سے
یہہ ہے لسلامۃ مفاعیل تدار ذب مفاعیل حفیرن فعولن کباقل مفاعیل لخلقس سحق مفاعیل
فعولن اور صدر مین اس بحر کی اعضب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنے مفعولن اور اعقص یعنی
اور اجم یعنے فاعلن استعمال کرتے ہین هم وار ابپارسی بتکلف در وافی عروض وضرب ہر
یا ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند و در مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم وضرب معصوب
وافر فارسی مین بتکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون

یعنی مفاعیلن یا دونون مقطوف یعنی فعولن استعمال کرتے ہین اور مجزو مین عروض اور ضرب دونون
سالم یعنے مفاعلتن یا عروض سالم یعنی مفاعلتن اور ضرب معصوب یعنے مفاعیلن استعمال کرتے
ہین هم واگر بطریق زحاف همه را معصوب کنند فرق نباشد میان هزج و این بحر و ازین جهت باشد که
اگر کسے ملمعی بگوید بیتهای فارسی او از هزج باشد و بیتهای تازی او از وافر چه بتازی هزج مسدس نیاید
و بپارسی وافر مستعمل نیست و فرق میان هر دو وزن بتسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست
اور اگر بطریق زحاف کے سب رکنونکو معصوب کرین فرق نہو درمیان هزج کے اور اس بحر کی اوسیہی
سبب سے ہے کہ اگر کوئی ملمع کہتا ہے بیتین فارسی کی هزج سے ہوتی ہین اور بیتین تازی کی وافر سے
اسواسطے کہ تازی مین هزج مسدس نہین آئی ہے اور فارسی مین وافر مستعمل نہین ہے اور فرق
هزج اور وافر کی وزن مین فقط تسکین اور تحریک اوسط متحرکات کا ہے اور بس ملمع روشن
کردہ شدہ اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اوسکو کہتے ہین
کہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین ہون اور اوسی قدر عربی مین غیاث سے
هم مثال وافی همه سالم بیت بتا غم نوبریت دل من بزد علمی ٭ چنانکه ازو بگرد جهان شدم علمی ٭
بیت مثال وافی کی جسمین سب رکن سالم ہین یعنے مفاعلتن بیت مرقومہ متن ہے علم اوس بیت
مین بمعنی نیزہ ہے اور علم ثانی بمعنی مشہور تقطیع یہہ ہے بتا غم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن
بزد علمی مفاعلتن چنانکه ازو مفاعلتن بگرد جهان مفاعلتن شدم علمی مفاعلتن هم مثال وافی عروض
و ضرب مقطوف شعر چو برگذری همی نگرم بروبیت ٭ چرا نکنی بتا نظری بکار مت مثال وافی
کی جسمین عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
چو برگذری مفاعلتن همی نگرم مفاعلتن برویت فعولن چرا نکنی مفاعلتن بتا نظری مفاعلتن بکارم
فعولن هم مثال مجزو سالم بیت بری چکنی بجای کسی ٭ که او نکند بجای تو بدت مثال مجزو سالم
کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع بری چکنی مفاعلتن بجای کسی مفاعلتن که او نکند مفاعلتن بجای
تو بد مفاعلتن هم و در مزاحف استعمال غیر معصوب و مقطوف در پارسی نشاید و خلط ارکان سالم
و معصوب شاید چه تسکین اوسط همه جا جائز است اما درین بحر باید که نظام همه جا محفوظ بود تا دو تکلف
جمع نشود و اگر همه جا مسکن کنند بحر هزج شود مت اور مزاحف مین استعمال سوا معصوب یعنے

مفاعیلن اور مقطوف یعنی فعولن کی بنچا ہیے اور خلط ارکان سالم اور معصوب کا چاہیے
تکمیں اوسط تین بحر کو نہین سب جگہہ جائز ہے لیکن اس بحر مین چاہیے کہ انتظام سب جگہ
خاطر رہے یعنے جو رکن کہ معصوب آئی سب جگہہ قصیدہ مین معصوب آئے تا دو تکلف جمع
استعمال بغت غیر کا دوسرا سبب بے انتظامی اوزان کی اور اگر سب جگہہ مسکن کرین بحر ہزج ہو
کہ بحر وافر اصل پارسی مین نہین آئی ہے اور استعمال ہزج کا فارسی مین بہت ہے ہم
تازیان است و مثلش دیدائرہ متفاعلن شش بار باشد در بنا او را دو عروض و شش
ویرنہ وزن آمدہ است پنج وافی و چہار مجزو و ابیاتش اینست ہے یہہ بحر کامل بھی بحور
ہے اور اصل اسکے دائرے مین متفاعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اوسکے دو عروض
سالم اور اضمار اور چھہ ضرب مین یعنے سالم اور مقطوع اور مضمر احذ اور احذ اور مرفل اور مذال
تو وزنون پر آئی ہے پانچ وافی اور چار مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین ہم اشعر
صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدٰی ✤ وَکَمَا عَلِمْتَ شَمَائِلِی وَتَکَرُّمِی ✤ عروض و ضرب ہر دو سالم
پہلا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے متفاعلن معنی یہہ
ہوش مین آتا ہون نہین نشہ سے پس کوتاہی نہین کرتا ہون بخشش سے جیسے
صفتین میری اور کرم میرا لتقطیع یہہ ہے واذا صحو متفاعلن تفما اقص متفاعلن صرع
وکما علم متفاعلن تشمائلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن ہم ب شعر وَاِذَا دَعَوْنَکَ عَمَّہُنَّ
فَاِنَّہٗ نَسَبٌ یَزِیْدُکَ عِنْدَہُنَّ خَبَالَا ✤ عروض سالم اور ضرب مقطوع ہے دوسرا شعر جو
عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ جب بلا
سمجھا وہ عورتین ہین نابینا کر دینکو یعنی بنجا بحقیق کہ جانا تیرا ایک نسبت ہے کہ زیادہ
اونکے نقصان ہین یعنے رغبت طرف عورتونکے باعث بے اعتباری ہے دوسرا
اگر ہم کہکے پکارین تجکو یہہ دلیل عدم رغبت ہے طرف تیرے خبال بالفتح تباہی دگی
و ماندگی و نہ بر گشتہ وزیر دایۂ اہل نار منتخب سے تقطیع یہہ ہے واذا دعو متفاعلن
نند آنبکہ در حق کا فران ہست
متفاعلن نکعمان متفاعلن نہو متفاعلن نسبن یزی متفاعلن دک عندہن متفاعلن نخبالا فعلاتن
این اللّٰہ یاریہ دستیت فعاقل ✤ درست وغیر ذہنا القطر ✤ عروض سالم است و

ت تیسرا شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا عروض اوسکا سالم ہے یعنے متفاعلن اور ضرب مضمر
احذ ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی یہہ ہین واسطے کسکے کہنہ ہیچ و موضح رامہ اور عاقل سکے
فرسودہ ہوئے ہین اور متغیر کئی ہین نشان اونکے یاران سے عاقل نام ایک کوہ کا منتخب سے
تقطیع یہہ ہے لمند و یا متفاعلن ربرامتی متفاعلن نفعاقلن متفاعلن ودست دعی متفاعلن ہرایہل
متفاعلن قطرو فعلن م ۃ شعر لِمَنِ الدِّیَارُ دَعَفَا مَرَابِعُهَا * هَطِلٌ اَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبُ * عروض
وضرب ہردو احذ است ت چوتہا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون احذ ہین یعنے
فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین واسطے کسکے ہین گہر کہ دور کیے ہین منازل اونکی باران متوالی
رعد آلودہ نے اور گرد باد خاک بردارندہ نے بارح باد گرم اور بوارح جمع منتخب سے تقطیع یہہ ہے
لمند دیا متفاعلن ر عفا مر متفاعلن ابہا فعلن ہطلن اجش متفاعلن شو بارحن متفاعلن ترابو فعلن
بتحریک عین م ۃ شعر وَلَاَنْتَ اَشْجَعُ مِنْ اُسَامَةَ اِذْ * دُعِیَتْ نَزَالِ وَلُجَّ فِی الذُّعْرِ * عروض
احذ وضرب احذ مضمر است و این پنج وافی است ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے
عروض اوسکا احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین ہے معنی
یہہ ہین ہر آئینہ تو شجاع زیادہ ہے شیر سے جسوقت بلایا جاسے وہ شیر کو اوترا اور جنگ کر
مقام خوف وخطر ہین ذعر بالفتح ترسانیدن اور بالضم ترس منتخب سے تقطیع یہہ ہے ولانت
اش متفاعلن جع من اسا متفاعلن مَتاذ فعلن دعیت ترا متفاعلن لولج جفذ متفاعلن ذعری
فعلن بسکون عین اور یہہ پانچ وزن وافی ہین م ۃ شعر وَلَقَدْ سَبَقْتَهُمْ اِلَیَّ * فَلِمْ نَزَعْتَ
وَاَنْتَ آخِرُ * عروض سالم وضرب مرفل است ت چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا
سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مرفل یعنے متفاعلاتن ہے معنی یہہ ہین تحقیق کہ سبقت کی تونے
اون لوگون پر میری طرف پس نذرا تو اوس سبقت کرنے سے حال آنکہ تو ہر دو متاخر ہے
ای بکسر ہے سبقتہم باشباع ضم میم ہے اور الی ہین یای ثانی متعلق بمصرع ثانی ہے اور نزع
زدع سے بالفتح بمعنی ترسیدن منتخب سے تقطیع یہہ ہے ولقد سبق متفاعلن تہم الی
متفاعلن لفلم نزع متفاعلن ہو انت اخر متفاعلاتن م ۃ شعر حَدَثٌ تَکُوْنُ مَقَامَةٌ * اَبَدًا
مُخْتَلِفَ الرِّیَاحِ * عروض سالم وضرب مذال است ت ساتوان شعر جو مرقومہ متن ہے

عروض اوسکا سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مذال یعنی متفاعلان ہے معنی یہہ ہین قبر ہو کہ ہے
اوسکا ایسا کہ ہمیشہ چلتی ہین وہان ہوائین گرم جدث الفتیٰ مین گو منتخب سے تقطیع یہہ ہے
جدثن یکو متفاعلن بنقاہو متفاعلن ابدن نخ متفاعلن تلفر یاح متفاعلان مصرع شعر
اَقفَرت فَلّا تکن متخشعاً وتجمّل ۞ ہر دو سالمند ت آٹھوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض
اور ضرب دونون سالم ہین یعنی متفاعلن معنی یہہ ہین اور جسوقت ہو تو فقیر پس نہو تو سان
صبر جمیل کر تقطیع یہہ ہے واذ فتقر متفاعلن تفلا تکن متفاعلن متخشعن متفاعلن وتجمّ
متفاعلن مصرع شعر وَاِذَا ہُمُ ذَکَرُوا الِاَ سَاءَۃَ اَکْثَرُ الْحَسَنَاتِ ۞ عروض سالم وضرب مقطوع
واین چہار وزن مجزو است ت نوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض سالم اور ضرب مقطوع
یعنی فعلاتن معنی یہہ ہین جسوقت کہ وہ یاد کرتے ہین بدی کو اکثر کرتے ہین ذکر نیکیو نکا اللہ
یہہ ہے واذاہمو متفاعلن ذکرلا اسا متفاعلن اتاکثرل متفاعلن حسناتی فعلاتن اذاہم
باشباع ضمہ ہے اور یہہ چارون مجزو ہین مصرع وبطریق زحافت در دیگر ارکان وضربہا مقطوع
مرفل ومذال مضمر وموقوص ومخزول بکار دارند ت اور بطریق زحافت کے اور ارکان یعنی
صدر اور ابتدا اور حشو مین اور ضربون مین مقطوع یعنی فعلاتن اور مرفل یعنی متفاعلاتن اور
مضمر یعنے مستفعلان اور موقوص یعنے مفاعلن اور مخزول یعنے مفتعلن استعمال کرتے
واما پارسی برین بحر بتکلف گفتہ اند وبرقیاس دیگر شعرای ایشان در وافی بر عروض
وضرب ہم سالم یا مقطوع یا احذ یا احذ مضمر وعروض مقطوع وضرب ہم مقطوع یا احذ احذ
وعروض احذ وضرب ہم احذ یا احذ مضمر وہر دو احذ مضمر ودر مجزو بر عروض سالم وضرب
یا مذال یا سالم وعروض مذال وضرب مرفل یا مذال وہر دو مرفل عروض سالم وضرب مقطوع وہر دو احذ یا ہر دو احذ
عروض احذ وضرب احذ مضمر مثالہا آوردہ اند واز زحافہا مضمر بہتر باشد چنانکہ استعمال کنند در ہمہ قصیدہ
باید ت واما فارسی مین شعر اس بحر مین بہ تکلف کہے ہین اور برقیاس اور اشعار عرب
وافی مین اوپر عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب بھی سالم یعنے متفاعلن یا مقطوع یعنی
فعلاتن یا احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور عروض مقطوع
فعلاتن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن یا احذ یعنے فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن

عین اور عروض اخذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب بھی اخذ یعنی فعلن بتحریک عین یا اخذ مضمر یعنی فعلن
بسکون عین اور دونوں یعنی عروض اور ضرب اخذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور مجزو بین اور عروض سالم
یعنی متفاعلن اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن یا مذال یعنی متفاعلان یا سالم یعنی متفاعلن اور عروض مذال
یعنی متفاعلان اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن یا مذال یعنی متفاعلان اور دونوں یعنی عروض اور ضرب مرفل
یعنی متفاعلاتن اور عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن اور دونوں یعنی عروض ضرب اخذ
فعلن بتحریک عین اور دونوں یعنی عروض و ضرب اخذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین یا عروض اخذ یعنی فعلن
بتحریک عین اور ضرب اخذ مضمر یعنی بسکون عین کی مثالیں لائے ہیں اور رجحان تو مضمر ہے اور جیسا کہ استعمال کریں
تمام قصیدے میں یکساں چاہیے معلوم ہو کہ سبکی مثالیں لکھنا تطویل بے فائدہ ہے مگر بعض وزن کی مثالیں ہیں هم مثال ہر دو
سالم از وافی شعر نکنم بیار کسان طمع که جفا بود ٭ نه روا بود که چنین کنم نه روا بود ٭ ت
مثال عروض و ضرب سالم کی وافی سے یعنے متفاعلن تقطیع شعر مذکور کی یہہ ہے نکنم بیا
متفاعلن رکسا طمع متفاعلن کجفا بود متفاعلن نروا بود متفاعلن کچنین کنم متفاعلن نروا بود متفاعلن
هم و مثال ہر دو مقطوع شعر چکنم که جز برادر خود نزود دل ٭ چکنم که جز بتو دل ہے نگراید
ت اور مثال عروض اور ضرب مقطوع کی یعنے فعلاتن تقطیع شعر کی یہہ ہے چکنم کج
متفاعلن برادر خد متفاعلن نزود دل فعلاتن چکنم کجز متفاعلن بتو دل ہمی متفاعلن نگراید فعلاتن
هم مثال ہر دو مرفل از مجزو شعر ہمہ جهان تو یکی نہ بینی ٭ چو نگار من بسفید کاری ت
مثال عروض و ضرب مرفل کی مجزو سے یعنے متفاعلاتن تقطیع شعر کی یہہ ہے ہمہ جہا متفاعلن
نیکی نہ بینی متفاعلاتن چنگار من متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن سفید کاری بمعنی صلاحیت
اور جوانمردی ہے هم مثال ہر دو سالم شعر نه روا بود که جفا کنی ٭ بکسے که با تو وفا کند ت
مثال عروض اور ضرب سالم کی مجزو سے یعنے متفاعلن تقطیع بیت کی یہہ ہے نه روا بود متفاعلن
کجفا کنی متفاعلن بکسی کبا متفاعلن تو وفا کند متفاعلن هم مثال ہر دو اخذ بیت نه نکو بود که کنی ٭
تو بهیچ روی بدی ت مثال عروض و ضرب اخذ کی مجزو سے یعنے فعلن بتحریک عین تقطیع
بیت کی یہہ ہے نه نکو بود متفاعلن که کنی فعلن تو بهیچ رو متفاعلن بدی فعلن هم مثال مزاحف
از وافی شعر روزی بود که عشق تو بسر آید می ٭ یا آن دولت بهرمن بگراید می ٭ کردن اول مضمر

ودوم موقوص وسوم سالم است و ہمہ قصیدہ ہمچنین باید بیت مثال مزاحف کی وافی سے جو
شعر مرقومہ متن ہے اور اس شعر مین بسر آیدی معنی آخر شدی اور لفظ یا آن بجاے یا ہی
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روزی بود مستفعلن کہ عشق تو مفاعلن بسر آیدی متفاعلن یا اوس
مستفعلن پھر ہین مفاعلن بگر آیدی متفاعلن رکن اول مضمر ہے یعنے مستفعلن اور رکن دوم
موقوص ہے یعنے مفاعلن اور رکن سوم سالم یعنے متفاعلن اور سب قصیدہ یون ہی چاہیے
یعنے تبدیل اور تغییر ارکان کی بہتر نہین اور معلوم ہو کہ متاخرین اس بحر کو مثمن بھی لاتے ہین
مرزا بیدل لکھتے ہین بیت بہ کدام آئینہ مائلی کہ ز فرصت این ہمہ غافلی ٭ تو نگاہ دیدہ
بسملی مژہ وا کن و بہ کفن درآ ٭ تقطیع چار بار متفاعلن سے ہے اور یہہ وزن مطبوع ہے اور
مزاحف مضمر یہہ بیت سے ہے بیت صنما خیالت را چہ شد کہ بما ندارد الفتی ٭ خجلم ز دعوی
کز وفا بسر مگذارد منتی ٭ تقطیع متفاعلن مستفعلن چار بار ہے ہم و ایراد دیگر مثالہا
تطویل بیفایدہ و اقتضا میکند این است بحرہای دائرہ موتلفہ تمت اور لکھنا اور مثالون کا
تطویل بیفایدہ ہے یہہ ہین بحرین دائرہ موتلفہ کی ہم ہزج این بحر بوزن دیگ عرب
مستعمل است و اصلش تازیان را در دائرہ مفاعیلن شش بار ست و در بنا مجزو بکار
و اور ایک عروض و دو ضرب باشد و بر دو وزن آید و بیتہا ایش اینست تمت یہہ بحر زبان
عرب بھی کے مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن چھہ بار ہے اور
استعمال کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض ہے یعنے مفاعیلن سالم اور دو ضرب ہین ایک
سالم یعنے مفاعیلن اور دوسری محذوف یعنے فعولن اور دو وزنون پر آتی ہے بیتین اوسکی
ہین ہم اشعر عفا من آل لیلی السہب ٭ فالاملاح فالغمر ٭ عروض و ضرب ہر دو
ت پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے مفاعیلن معنی یہہ
دور ہوی آل لیلی سے یہہ موضع کہ نام اونکا سہب اور املاح اور غمر ہے تقطیع اوسکی
عفا من آ مفاعیلن لیلس مفاعیلن سہب فلا مفاعیلن ملاح فلغمر و مفاعیلن بار سہب
مصرع ثانی سے ہے ہم بیت شعر و ما ظہری لباغی الضیم ٭ بالظہر الذلول ٭ عروض سالم
محذوف ہے تمت دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعیلن اور

محذوف سے یعنے فعولن ہے معنی یہہ ہین اور نہین ہے پیٹھ میری واسطے
طالب ظلم کی پیٹھ نرم یعنے تابع ظالم نہین ہون مین تقطیع یہہ ہے
وہا ظہر ای مفاعیلن لباغضی مفاعیلن منظہر ومفاعیلن ذلولی
فعولن میم ضیم کا متعلق بمصرع ثانی ہے ظہر بالفتح پشت اور ضیم بالفتح ستم کرنا
اور حق تلفی اور ذلول بالفتح رام اور تابع اور بغی بالفتح شتافتن چارون لغت منتخب سے هم
و دیگر ارکان بطریق زحاف مقبوض و مکفوف بکار دارند و خلط کنند و عروض هم مکفوف
و مقبوض استعمال کنند و میان یا و نون معاقبہ باشد و صدر اخرم و اشتر و اخرب بکار دارند
ست اور سوا عروض و ضرب کے اور ارکان مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل
استعمال کرتے ہین اور خلط کرتے ہین انکو یعنی کہین مفاعلن لاتے ہین اور کہین مفاعیل اور عروض بھی
مکفوف یعنے مفاعیل اور مقبوض یعنے مفاعلن استعمال کرتے ہین اور عروض مکفوف مین
حرف آخر لامحالہ ساکن ہوگا کہ آخر ساکن چاہیے اور درمیان یا اور نون کے مفاعیلن مین معاقبہ
ہے یعنے چاہین دونونکو ثابت رکھین اور چاہین ایک کو گرا دین دونون نہین گر سکتے
اور صدر اخرم یعنے مفعولن اور اشتر یعنے فاعلن اور اخرب یعنے مفعولُ استعمال کرتے
ہین هم و اما بپارسی اصل اش در دایرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف هم
دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنہا خوانند و بعضے ہر نوعے را بحری
دیگر شمردہ اند و گفتہ اند جملہ را پنج عروض و ہشت ضرب است و بر سی و چہار وزن آمدہ است
ست و اما فارسی مین اصل اوسکی دایرے مین مفاعیلن آٹھہ بار ہے اور دو قسم پہ ہوتی ہے
سالم اور مکفوف یعنے ایک دائرہ سالم کا ہے اور دوسرا مکفوف کا پس وہ مکفوف بھی بجای
دائرہ ارکان اصلی کے ہے اور مکفوف کی بھی دو قسمین ہین اول موفور اور موفور اوس رکن کو
کہتے ہین کہ سالم رہے خرم سے باوجود جواز کے اور دوسرا اخرب یعنے اخرم مکفوف مفعول
پس مکفوف موفور کو مکفوف تنہا کہتے ہین یعنے مفاعیل کو کہ اوس مین خرم نہین ہوا اور
اخرم مکفوف کو اخرب پس یہہ تین قسمین ٹھہرین ایک سالم یعنے مفاعیلن دوسری مکفوف
یعنے مفاعیل تیسری اخرب یعنے مفعول مگر خرم تنہا نہین آتا اور بعضون نے ان انواع ثلثہ

ہر نوع کو ایک بحر شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جملہ ان انواع کے پانچ عروض اور آٹھ ضربیں
ہیں اور چونتیس وزنوں پر آئی ہے اگرچہ از روے احتمالات عقلی کے جیسا پانچ کو آٹھ
ضرب دین چالیس ہون مگر چونتیس مستعمل ہین باقی غیر مستعمل اور تفصیل عروض و ضرب
کی انواع ثلثہ مین بیان ہوگی ہم ہزج سالم عروضیان این نوع را سہ عروض و سہ ضرب آوردہ
اند و ہفت وزن شمردہ اند ازانجملہ یکی وافی یعنی مثمن و دو مجزو یعنی مسدس و دو مشطور
یعنی مربع ست ہزج سالم عروضی اس نوع کے تین عروض یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور
فعولان اور محذوف فعولن اور تین ضربین یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف
فعولن لائے ہین اور سات وزنون پہ شمار کیا ہے اونمین ایک وافی یعنی مثمن اور دو مجزو
یعنی مسدس اور دو مشطور یعنی مربع اور ہزج سالم ابیات بمقابلہ ہزج مکفوف اور ہزج
اخرب ہے یعنی سواے عروض و ضرب کے اور ارکان سالم ہین اگرچہ عروض
مین بھی رکن سالم واقع ہون ہم بیت مثمن اینست بیت ترا دنیا ہمیگوید کہ دل در ما
نہ بندی ہہ ٭ تو خود می نپندیشی ازین گویا ی ناگویا ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم ست
ازین دائرہ دراز تر بیت نباشد و در حشو این وزن تسبیغ نشاید کہ از دائرہ بیرون شود
چون در آخر مصراع دو حرف بینند کہ آنرا ایک حرف شمرند باشند الف و نون پندارند
و خطا بود چہ امثال آن در میان بیت بجاے یکحرف اند چنانکہ گفتہ ایم ست اور بعض
مصرع آخر بیت مذکور کا یون ہے ع تو خود پندی نمی شنوی ازین گویای ناگویا صاحب
لکھتا ہے ح دران تکلف تسکین نون شنوی می افتد کلام معلوم ہو کہ فقط نسخہ
تکلف تسکین نون شنوی نہین ہے مصرع اول بیت بھی یہی تکلف لفظ نیندیشی مین
روشنتر مذکور مین مراد گویای ناگویا سے دنیا ہے کہ خاموش ہے اور بزبان حال نصیحت
عروض اور ضرب دونون اس بیت کی سالم ہین یعنی مفاعیلن تقطیع یہ ہے ترا د
ہمی گوید مفاعیلن کہ دل درمن مفاعیلن نہ بندی ہہ مفاعیلن تو خود می ین مفاعیلن
مفاعیلن ازی گویا مفاعیلن ناگویا مفاعیلن مرزاعی ہین اس سے یعنی مثمن مطلق سے دراز تر بیت نہیں
معلوم ہو کہ خواہ مفاعیلن چار بار خواہ مفاعیلن فعولن مکرر ہو یہ دونون مثمن ہین

ثمنات مین بنچا ہیے ہان اور سباعیات ثمن اگر ہین تو سالم وسے ہین
ونکی اس سے دراز تر نہین پس آخر مین ان وزنون کی تسبیغ بنچا ہیے کہ بیت دائرے
سے نکل جاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع مین دو حرف دیکھتے ہین مانند الف
ونون کے جانتے ہین کہ مسبغ ہے یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف ونون بمقام یک حرف
ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جب یہہ الف
نون یا امثال الف ونون درمیان بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نہان او زمین اور مکین حشو مین بروزن فعل گنے جاتے
ہین پس اس وزن کے آخر مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیسا کہ کہا ہے صاحب
حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے قولہ بعضے چون در آخر مصراع آہ مخفی نماند کہ
اہل فن وخود مصنف علام در اول این کتاب بتصریح کردہ اند کہ دو ساکن را در آخر مصراع
از اسباغ شمرند معتبر میسازند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصرع آخر مصراع
اول است در صورتیکہ مصرع نباشد وہمین معنی صحیح میشود قولہ چہ امثال آن درمیان بیت
والا کلام در آخر مصراع است نہ در وسط واین توجیہ اگرچہ بظاہر وجیہ مینماید لیکن مراد
مصنف علام نیست زیراکہ در وزن ثانی مربع این بحر در ما بعد در عروض وضرب ہر دو
مخلعہ اعتبار دو ساکن مینماید مگر آنکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت یعنے تا زیادت بر اصل دائرہ
لازم نیاید دو ساکن اعتبار نکنند ومراد از درمیان بیت در بیت است ہر جاکہ باشد واین
غایت توجیہ از جانب مصنف ست لیکن اینہم پسندیدہ اش نیست چہ او بضرورت نیز رد او از
چنانکہ در وزن دوم مربع خواہد آمد وتحمیل کہ مراد از دو ساکن الف ونون است خصوصاً
از انرا مصنف جا بجا قائم بمقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تمت کلامہ معلوم ہوکہ
حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ
مین تسبیغ نکیا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن
مثل الف اور نون خواہ مثل اوسکے یا و نون آخر مصرع اول خواہ آخر مین پڑین مثل
انسان اور حیوان اور تسکین اور تمکین کے اونکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسواسطے کہ

یہہ الف اور نون اور یا و نون اور واو نون حشو مین مقام ایک حرف کے لیے جاتے
ہین اور اون ابعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا چونکہ بحر مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے
بیت دایرے سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اوسکے
مقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہ
چاہین دو حرف ساکن اور الف و نون کو ایک حرف شمار کرین چاہین صاحب حاشیہ
آخر مصرع اول کہتا ہے اور مصرع ثانی کو چھوڑ دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے
در بیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف و نون کو بعوض
بجاے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کر کے خود دفع اعتراض
کرتا ہے این ہمہ ہیچ چہ آورد محقق علیہ الرحمہ نے وزن مربع مین الف و نون کو مسبغ
قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیون کا لکھتے ہین اور خود اوسکو محذوف کہتے ہین
نون کو بجاے یک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ
سالم وغیرہ مین مسبغ نکہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دایرے سے
پس جو وزن کہ دایرے سے نکلا ہے اوسمین اگر دو حرف ساکن آخر مین ہو
اوسکو مسبغ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے الا وزن مربع
وزن مثمن رکھتا ہے کسواسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے حقیقت
ہم دو وزن اول مسدس را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بیگو بیت
برخیز و پیش آر می بادہ نخست ہم رنگ و ہم بوے ٭ ست پہلا وزن مسدس کا
کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان
مرقومہ متن ہے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور مین ای آگاہ ہوا ای محبوب خوبرو تقطیع
ہلا زیبا مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن ز بیشیار فعولان مئی بادہ مفاعیلن نخست ہم
رنگ و ہم بوی فعلاتن ح قولہ مقصور یا محذوف اہ باید دانست کہ نزد ایشان بودن
ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم مغیر وزن نیست لہذا قصر
با قصر ضرب دو وزن واحد شمارند و بالعکس را نیز و ہمچنین عروض سالم و ضرب مسبغ

وبالعکس را واحد الوزن بیشمارند تم کلامہ معلوم ہو کہ نزد ایشان چہ معنی دارد بلکہ مذہب
جمہور یہی ہے کہ اجتماع حذف و قصر آخر مین مغیر وزن نہین ہے دوسرا حاشیہ یہہ ہے
ح ہلا زیبا مفاعیلن بہ خا برخی مفاعیلن ز پیشا ر فعولان مای یا دو مفاعیلن ز ختہن مفاعیلن
کبوتی فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کر کے کبوتی کو
بروزن فعولن لکھنا یعنے چہ ہم وزن دو مصراع عروض ہم مقصور ست یا محذوف و ضرب محذوف
بر ینگونہ بیت فروغ روے او چون نور خورشید * نسیم زلف او چون بوی عنبر *
ت اور وزن مسدس کا دوسرا یہہ ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے
فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے
روغی رو مفاعیلن یا دو چو نو مفاعیلن ز خرشید فعولان نسیمی زل مفاعیلن فا د چو بو
مفاعیلن یعنبر فعولن ہم دو وزن اول مربع را عروض و ضرب سالم بود بر ینگونہ بیت
بیاران می کہ پنداری * روان یاقوت تابستی * و یا چون برکشیدہ تیغ * پیش آفتابستی *
ت وزن پہلا مربع کا اسطرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن
جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے بیارامی مفاعیلن کہ پنداری مفاعیلن روانیاقو
مفاعیلن تتابستی مفاعیلن و یا چو بر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غپیشی آ مفاعیلن فتابستی
مفاعیلن مبین تیغ کا متعلق بہ مصرع ثانی ہے اور یاقوت بالستی اور آفتابستی بمعنی یاقوت
تابست آفتاب ست اور حرف یا زائدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تابستی
یعنی پنداری کہ مثل یاقوت تابی و روشنی دارد درینصورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون
ایطای خفی ست باکی ندارد آنانچہ در بعض نسخ بابستی بباء موحدہ قبل الف و بیای مثناۃ تحتانی
قبل سین واقع شدہ باشتباہ معنی چندان چسپان نیست و تعلق پنداری را بخوبی نمیدانیم
نمیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستی کو بابستی گمان کرنا ہے اسے ناواقفیت
فن سے اور کیا کہا چاہیے اور گمان ایطا بھی ان قافیون مین ہوا ہے کسواسطے کہ آفتاب
بمعنی خورشید ہے اس جگہہ نہ بمعنی تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہے کہ معنی ترکیبی
آن آفت آب ست و بحسب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید ست و بمعنی خورشید مجاز ست بخلاف مهتاب که بمعنی روشنی
و بمعنی قرص ماه مجاز ست و قیاس ماهتاب بر آفتاب و قیاس آفتاب بر ماهتاب خطا ست
اور غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ آفتاب معروف ست و بمعنی روشنی آفتاب نیز آمده
وغیرہ سے ہم وزن دوم را ہر دو مقصور آورده اند و مثال برینگونه اند بیت باند سر
غریوان بہ من از بیداد ہجران ٭٭ و این محذوف است انتہا اور وزن دوم مربع
اور ضرب دونون مقصور لاتے ہین یعنی فعولان اور بیت مثال کی مرقومہ متن سے نقل
یہ ہے بلند ستم مفاعیلن غریوان فعولان منم بیدا مفاعیلن دہجران فعولان غریوان بمعنی
کنندہ ہے اور یہ بیت حقیقت مین بوزن محذوف ہے کس واسطے کہ مربع نصف مثمن
پس اگر مقصور کہین تو مثمن دائرے سے خارج ہو جاے واگر مربع نصف مثمن کہو
ہذا اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہہ تائید قول اول کی ہے اور قول اول مین
مثمن مین لیکن سبع کو نثع کیا ہے ہم و قیاس گذشتہ چنان اقتضا میکند که اینجا هر دو وزن
یکی را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور و دیگر را عروض همان و ضرب محذوف
ضرب مسدس نیز یکی گیرند و حقیقت آنست که در لغت پارسی میان این دو وزن فرق
الا از جهت قافیه نباشد و چون چنین باشد هر یکے را از هزج مثمن و مسدس یک وزن
و مربع را دو وزن پس هزج سالم را چهار وزن بیش نباشد انتہا اور قیاس گذشتہ
کہ اس جگہہ دونون وزن لائین مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف
ضرب مقصور اور دوسری کا عروض بھی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف والا یعنی اگر بیدا
تو چاہیے کہ دونون وزنون کو مسدسات مین بھی ایک کہین اور حقیقت کہ زبان فارسی مین کچھ فرق
وزنون مین نہین ہے الا از جهت قافیہ مراد یہہ کہ مقام قافیہ آخر بیت سے ہے او سمین الف
ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہہ امر قرار پایا تو یہہ چار وزن ٹھہرے ا
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون اور
مربع کی ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اوسمین سالم ہون اور دوسرا مربع
عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون پس هزج سالم کے چار وزن ہے

هم و در مربع متاخران شعر کمتر گفته اند خاصه بر وزن اخیر و درین نوع هیچ زحاف دیگر روا نبود
ت اور مربع مین متاخرون نے شعر کم کہے ہین علے الخصوص وزن اخیر مین جسکا عروض
اور ضرب مقصور ہے اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف روا نہین ہے
کسواسطے کہ در صورت زحاف بحر سالم نرہیگی هم ہزج مکفوف درین نوع هم وافی و مجزو
و مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع آید و ہمہ ارکان مکفوف اند و آنرا یک عروض و دو ضرب
آوردہ اند و بر شش وزن شمردہ اند دو مثمن و دو مسدس و دو مربع عروض ہمہ مقصور یا محذوف
ضربہا یکی مقصور و دیگر محذوف و بتحقیق ہمہ سہ وزن باشد چنانکہ گفتیم ت ہزج مکفوف
اس نوع مین بھی وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع لائے ہین اور سوا
عروض و ضرب کے سب ارکان اس مین مکفوف آتے ہین اور اسکا ایک عروض اور
دو ضربین ہین اور چھ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہے دو مثمن اور دو مسدس
اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہی مقصور یا محذوف اور ضربین سب وزنون کی
دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین یہہ چھ وزن ہین جیسا کہ کہا ہمنے
ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہو کہ از روے قیاس کے یہہ چار چار وزن ہوسکتے ہین
مثلاً وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض مقصور ضرب
محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف و قصر مغیر وزن نہین ہے
حقیقت مین یہہ چارون ایک وزن ٹھہرے و علی ہذا القیاس مسدس اور مربع مین
پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوئے اور عروضیون نے جو چھ وزن کہے ہین دو وافی
کی اور دو مسدس کے اور دو مربع کے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مثلاً وافی مین جب قصیدہ
خواہ غزل خواہ قطعہ کہینگے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف ہوگی مقصور نہو سکیگی
اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہو سکیگی پس ضربین ٹھہرین اور عروض قصیدہ و ضرب
محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیدہ ضرب مقصور مین بھی پس عروض
ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اوسکے بھی دو ہی وزن ہونگے هم مثال
مثمن شعر بہار آمد و معقول پراگندہ حوالی * نسیم سمن آوردہ بمن باد شمالی

ت مثال مثمن کی جسمین عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فعولن جیسا کہ شعر
مذکور مین ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ بہار آئی اور اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی
سمن کی لائی میری طرف باد شمال صقول صیقل کردہ شدہ صیقل سے اور صیقل آئینہ زدودن
اور صیقل کرنا منتخب اور کنز سے بعضے نسخون مین مقصول بتقدیم قاف صاد پر ہے قصل
اور قصل بالفتح بریدن منتخب سے اور قصیل بمعنی کشت سبز بریدہ شدہ یہہ بھی منتخب سے
اور نسیم وہ چیز کہ بوی خوش رکھتی ہے خیابان اور غیاث سے اور کیا عجب کہ بجاے نسیم
سمن شمیم ہو تقطیع یہہ ہے بہارام مفاعیل و صقول مفاعیل برگکند مفاعیل جوال
فعولن نسیمص مفاعیل سماورد مفاعیل ہمن باد مفاعیل شمالی فعولن هم مثال مسدس شعر
بکر تا غم ہجرانت چہ کردہ است * برین عاشق بیچارۂ پر درد ت مثال مسدس کی کہ عروض
دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیسا کہ شعر مذکور ہین تقطیع اوسکی یہہ ہے
بکر تا غ مفاعیل مہجرانت مفاعیل چکردست فعولان برین عاش مفاعیل قبیچار مفاعیل
ئہ پر درد فعولان هم مثال مربع بیت بستان دل من برد * یکے ترک پریزاد
ت مثال مربع کی جسمین عروض اور ضرب دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیسا کہ شعر
مین تقطیع اوسکی یہہ ہے بستاد مفاعیل لمن برد فعولان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعولان
هم و متکلمین اوسطر وا بوده و متاخران برین وزنها شعر کم گویند و متقدمان در یک بیت
در صدر و ابتدا موقوف و آخرب بسیار جمع کردہ اند بدینگونہ رودکی گوید بیت دل آزاد کم
در دتن آزاد کن از رنج * جام آور رود آور و نرد آور و شطرنج * و برعکس هم گفتہ
ت اور متکلمین اوسطر وا ہے یعنے ان وزنون مین اگرچہ ہین بجای مفاعیل مفاعیل کے
مفعول لاتے ہین اور متاخرون نے ان وزنون مین شعر کم کہے ہین اور متقدمون نے
درمیان ایک بیت کے صدر و ابتدا مین موقوف یعنے مفاعیل کو اور اخرب یعنے مفعول
اکثر جمع کیا ہے جیسا کہ شعر رودکی کا لکھا گیا تقطیع اوسکی یہہ ہے دلازا مفاعیل کم دردا
تنازاد مفاعیل کنز رنج فعولان جمانا مفعول رسرود مفاعیل رنرد مفاعیل رشطرنج
صدر اسمین موقوف اور ابتدا اخرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنے صدر اخرب اور

موفور اور بدو نام ایک ساز کا ہے هم هزج اخرب و این نوع هم مثمن آید و مسدس و مربع نیز و صدر و ابتدا هر دو اخرب آرند باقی مکفوف و گفته اند آنرا پنج عروض و هشت ضرب است و بهبیت شیه وزن آمده است هفت مثمن و هشت مسدس و هشت مربع و بحقیقت آنرا سه عروض و سه ضرب است و باعتبار تحقیق اگر خواهند این عدد را مضاعف گیرند و برده وزن است سه مثمن و سه مسدس چهار مربع ت هزج اخرب یہہ نوع بهی مثمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتدا کو اخرب لاتے ہین اور باقی مکفوف اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین اول سالم مفاعیلن دوم مقصور یا محذوف یعنی فعولان یا فعولن سوم ازل یا مجبوب یعنے فعول یا فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق مجبوب یعنے فاع یا فع اور آٹھہ ضرب ہین اول سالم یعنے مفاعیلن دوم مقصور یعنے فعولان سوم محذوف یعنے فعولن چہارم ازل یعنے فعول پنجم مجبوب یعنے فعل ششم مسبغ یعنے مفاعیلان ہفتم مخنق ازل یعنے فاع ہشتم مخنق مجبوب یعنے فع اور تیئیس وزنون پر آتی ہے سات مثمن اور آٹھہ مسدس اور آٹھہ مربع اور حقیقت مین اوسکے تین عروض ہین اول سالم یا مسبغ دوم مقصور یا محذوف سوم ازل یا مجبوب کس واسطے کہ سالم اور مسبغ ایک ہین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب ہین پس دو ساقط ہوئے پانچ مین تین رہگئے اور تین ضرب ہین سالم اور مسبغ ایک مقصور اور محذوف دو ازل اور مجبوب تین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب ہین اور باعتبار تحقیق کے اگر چاہین ان اعداد عروض و ضرب مین تضعیف کرلین یعنے ایک ایک کو دو دو شمار کرین پس از روی اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہین اور دس وزنون پر مستعمل ہے تین مثمن ایک سالم العروض والضرب دوم جسمین عروض اور ضرب مقصور و محذوف ہین سوم جسمین عروض و ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور تین مسدس ایک جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہین دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور اور محذوف ہین سوم جسکے عروض اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور چار مربع ایک جسکی عروض اور ضرب سالم ہین دوم جس مین عروض مقصور اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونون شمار مین واحد ہین سوم جس مین

عروض اور ضرب محذوف ہین چہارم جسمین عروض نا پدید اور ضرب ازل اور مجبوب از
ازل اور مخنق مجبوب سے ہے یہہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تسبیغ رکن سالم مثمن
مین نہین لاے کسواسطے کہ مثمن مین سنچا ہے کہ بحر دائرہ سے نکلجائے گی اور مربع مانند
واحد مثمن سے ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہہ صاحب حاشیہ کو مغالط
اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ باعتبار تحقیق اہ معنی این فقرہ برین فقیر منکشف نشد زیرا
تضعیفش اوزان دہ نمی شود پس اگر تضعیف سہ اخیر مراد ہست از سہ اخیر مراد از تضعیف
گرفتہ عروض را بدستور باقی داشتہ نمی شود و اگر تضعیف ہر دو سہ دوازدہ گردد
پوشیدہ نرہے کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمہ نے کہین موافق تعداد عروض وضرب
کیا ہے بلکہ ہر جگہہ اوزان مستعملہ لکھے ہین یہان لزوم بالا یلزم کی کیا ضرورت تھی انسان
کہ پہلے سمجھ لے تب بات منہ سے نکالے ہم تفصیل این ہشت اعروض وضرب
برینگونہ بیت ای کودک جادو وش وای فتنہ اہرمن * شکر لب و زیبا رخ و سنگین دل
سیمین تن * ہشت اور تفصیل یہہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم
مفاعیلن جیساکہ شعر مذکور مین ہے تقطیع یہہ کہ ای کود مفعول کجا دو و مفاعیل فتنا ی
مفاعیل اہرمن مفاعیلن شکرل مفعول بزیبار مفاعیل خ سنگید مفاعیل سیمی تن
مجوس دو خدا اقرار دیتے ہین ایک خالق خیر اوسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر
اہرمن کہتے ہین کذا فی البرہان والغیاث اور بعضے نسخون مین بجاے آہرمن اہرمن
ای فتنہ زمانہ ہست ہم چون در ہمین قصیدہ رکن سوم مخنق کنند برین وزن شود مفعول
چہار بار و مسمط چہارخانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یاری آن یار
آری بگر گشتہ شوم یار بی دسپائی تو اولی ترست اور جو اس قصیدہ سے مین یعنی اس
مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنی مفاعیل مفاعیل کو جو حشو مین ہے مفاعیلن مفعول کرین
چنانچہ کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چہارخانہ اس وزن مین خوشنما ہے یعنی تین
ایک منزل اور ایک قافیہ مین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اوسکی شعر مذکور ہے
تقطیع تخنیق مفعول گفتی مفاعیلن بکشم یاری مفعول آن یار مفاعیلن آری مفاعیلن گر گشتہ مفعول

مفاعیلن دربای مفعول تا ولاتر مفاعیلن هم ب عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش
بیت صد سال بامید سلامی وپیامی ٭ چون معتکفان بر در وبام تو توان بود ت دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی بیت
مسطور ہے تقطیع یہ ہے صد سال مفعول بام مفاعیل سلامی مفاعیل پیامی فعولن چو معت مفعول کفان بر د
مفاعیل ربامیت مفاعیل توان بود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور
کی یہہ ہے بیت دود از جگرم زمزمۂ چنگ برآورد ٭ این نغمہ ندانم بچہ آہنگ برآورد هم
ج عروض ہمان وضرب محذوف وہمان ست کہ وزن گذشتہ ست ت تیسرا وزن عروض
وہی یعنی مقصور فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن مثال دونون کی بیت
حرف از کسی آموز کہ گفتار نداند ٭ شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند بیت دوسری در عشق کسی را
خبر از راز کسے نیست ٭ آتش بسرم سوزد ودستار نداند ٭ اور یہہ وہی وزن گذشتہ ہے ح
یعنی چون نزد مصنف در محذوف ومقصور باعتبار وزن فرقی نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساختہ
تم کلامہ معلوم ہو کہ مصنف نے دونون کو بیان کر کے لکہدیا کہ حقیقت مین یہہ دونون وزن
ایک ہین کسواسطے کہ اجتماع قصر وحذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنی دارد هم ر عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل ہ عروض ہمان وضرب مجبوب
مثالش بیت با این ہمہ در راہ تو گر خاک شویم ٭ شایستہ نباشیم قدمہای ترا ت چوتھا وزن
عروض ازل یعنے فعول یا مجبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور
ضرب مجبوب یعنے فعل مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوس بیت کی یہہ ہے با ای مفعول ہمہ در راہ
مفاعیل تگر خاک مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہای مفاعیل ترا فعل اور
جو حقیقت مین یہہ دونون وزن ایک ہین اور یہی دو مصرع بتقدیم وتاخیر مثالین دونون
وزنون کی ہوسکتی ہین محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نجانی ح قولہ عروض ہمان
ضرب مجبوب اختلاف ضرب ازل ومجبوب بحقیقت دو وزن ہست لیکن چون محقق علام
یت دو ساکن را در آخر باعث اختلاف وزن نمیداند لہذا ہر دو را یکی کردہ تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ
بظاہر دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کبھی کے

نزدیک باجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخر مین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب معیار
یہہ امر بار بار بہ نسبت محقق لکہنا بیجا ہے اور سبب اسکا ناآشنائی فن سے ہے و عروض
یا فع گفتہ اند و ضرب فاع ز عروض ہمچنان و ضرب فع و شرط کردہ اند کہ ماقبل عروض و ضرب
درین دو وزن سالم بود و این سہو است چہ این دو وزن ہمان است کہ چہارم و پنجم الا آنکہ متحرک
آخرین مسکن الاوسط است و عروض و ضرب مخنق شدہ مثالش این وزن شعر ترسند از انم کہ اگر دیر
آید چہ زین جان پر از درد بر آید فریاد ۞ و این چہار وزن بحقیقت یکی است بوزن ترانہ است کہ
آنرا رباعی خوانند و بپارسی دو بیتی گویند ست چھٹا وزن عروض فاع یعنی مخنق ازل یا فع
مخنق مجبوب کہا ہے اور ضرب فاع ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع
اور عروضیون نے شرط کی ہے کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنی
چھٹے اور ساتوین مین رکن سالم آوے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ یہہ دونون وزن وہی
ہین جو چوتھا اور پانچوان ہے مگر یہہ کہ ثانی متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض
اور ضرب مخنق ہوئے ہین اسطرح کہ لازم مفاعیل کا فای فعول و فعل سے ملا ہے اور مفاع
فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال اسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ترسند
از انم کہ مفاعیل اگر دیرا مفاعیلن ید فع زین جان مفعول پر از درد مفاعیل بر آید فر مفاعیلن
فاع اور یہہ چارون وزن یعنی چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہہ وزن ترانی کا ہے
کہ اوسکو رباعی کہتے ہین اور فارسی مین دوبیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہ ہین
وزن چہارم مفعول مفاعیل مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اسلئے
ایک ہین کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخر مین مغیر وزن نہین ہے اور ششم
اور ہفتم مخنق اوسکے ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہہ بھی صاحب میزان
مغالطہ ہوا اور یہہ حاشیہ لکہا ح قولہ و این سہو است یعنی بحقیقت سالم نیست زیرا کہ چون
چہارم و پنجم در مفاعیل فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصرع واقع می شود سہ متحرک یعنی لام مفاعیل
و دو متحرک فعول یا فعل بہم رسید و تسکین وسط کردہ حرف اول فعول یا فعل را با قبض منضم نمایند

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فلع یا مفاعیلن فع شود پس تحقیقت در ینجا رکن سالم نیست و این ہر دو فرع چہارم و پنجم است مگر بار خدا یا چنان گوئیم کہ مراد از سالم در صورت است نہ بحقیقت و ہمین قدر تغیر برای اختلاف کافی ست تم کلامہ معلوم ہوگا کہ طالب علمی اور چیز ہے اور شاعری اور عبارت متن مین کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ نے اپنے گمان مین یہہ مطلب سمجھا کہ اس وزن کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حالانکہ مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ وزن ششم و ہفتم کو برا سے سمجھنا سہو ہے بلکہ یہہ دونون اوزان چہارم و پنجم ہین اور لکھتا ہے کہ ہمین قدر تغیر برا ے اختلاف کافی است یہہ کسی کے نزدیک مسلم نہین اور رکن کے مخنق ہونے سے ہرگز وزن نہین بدلتا بلکہ کہتے ہین کہ اس وزن مین یہہ رکن مخنق آگیا ہے ھم مسدسات ح عروض سالم یا مسبغ و ضرب مسبغ ط ہر دو سالم مرینگو نہ بیت تا کے بود ای کودک سنگین دل ﴿ جور تو برین عاشق بی سامان ست مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن یا مسبغ یعنی مفاعیلان اور ضرب مسبغ یعنی مفاعیلان نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن شعر مثال کا جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا کیب مفعول و دی کود مفاعیل سنگیدل مفاعیلن جو بیت مفعول برین عاش مفاعیل قبی سامان مفاعیلان چونکہ تسبیغ مغیر وزن نہین ہے ایک بیت دونون کی مثال مین کافی ہے ھم ی عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش شعر دلدار من آن ترک پریزاد ﴿ کس نیست بخوبی بجہان یارہ یا عروض ہمان و ضرب محذوف و مثالش ہمان است ت دسوان وزن عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی مرقومہ متن ہے اور تقطیع اوسکی یہہ ہے دلدار مفعول منا ترک مفاعیل پریزاد فعولان کس نیس مفعول بخوبی مفاعیل جہا یار فعولان گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنے دہم اور یازدہم وزن واحد ہے اور مثال اول کافی ہے ھم یب عروض ازل یا مجبوب و ضرب ازل یج عروض ہمچنان و ضرب مجبوب مثالش بیت با تو نتوان گفت سخن ﴿ زیرا کہ توئی شاہ بتان ﴿ ت بارہوان وزن عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنی محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنے

فعول تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب مجبوب یعنی فعل مثال مرقومہ متن
تقطیع اوسکی یہہ ہے یا توان مفعول تو اگفت مفاعیل سخت فعل زیرا کہ مفعول تو ئی شاہ مفاعیل
بتا فعل یا بتیان فعول چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال کافی ہے ہم یہ عروض فاع با
وضرب فاع یہہ عروض ہمچنان وضرب فع و ما قبل عروض وضرب ہر دو سالم و این ہم بہوا
وبحقیقت ضربہای گذشتہ است اما مسکن مثالش بیت دل سوختہ از زلفت مسکنت بخجلت
زدہ از رویت ہمہ شب ** چودھوان وزن عروض یعنی مخنق ازل یا فع یعنی مخنق مجبوب اور ضرب فاع
پندرہوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع مگر ما قبل عروض وضرب کو ارکان سالم کی
کی ہے یہہ بہی سہو ہے جیسا کہ مثمن مین بیان ہوا اور حقیقت مین یہہ اضراب گذشتہ ہین یعنی از ان گذشتہ این
را مسکن بسبب تخنیق کی مثال اوسکی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل سوخ مفعول تا ز لفت مفاعیلن مسکن فاع بخجلت ز
مفعول و از رویت مفاعیلن ہمہ شب فع پس یہہ چارون وزن بہی حقیقت مین ایک ہین جیسا کہ
مثمن مین بیان ہوا ہم مربعات یو ہر دو سالم بر بنگونہ شعر اکنون کہ چنین زارم * برمن
رحمت ** واین مانند یکمصرع مثمن است کہ رکن سوم مخنق آرندت مربعات سولہوان و
مربع کا عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع ا
یہہ ہے اکنون کہ مفعول چنین زارم مفاعیلن برمن نہ مفعول کنی رحمت مفاعیلن اور یہہ مانند ا
مصرع مثمن کے ہے یعنے مانند مصرع اخرب مثمن جسمین رکن سوم مخنق لاتے ہین یعنے مفعول مفا
مفاعیل مفاعیلن کو مخنق کرکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن کہتے ہین ہم نیز ہر دو مقصو
رکن ابتدا اخرب نشاید وبر بنگونہ بود بیت من بی تو چنین زار مہ ** تو از دور ہمین خندہ
سالم وضرب محذوف بر بنگونہ بیت چندین چہ کنی تنبل * ما را چہ فریبی ** واین ہم
ہمچنان ست کہ در اول گفتہ شدست سترہوان وزن عروض اور ضرب دونون مقصور یعنی فع
اور اس وزن مین رکن ابتدا اخرب نچاہیے اسواسطے کہ جب دونون مصراع مربع کو مثمن کرنا
وزن مثمن نہین ہوسکتا اور بدون تخنیق کے حشو مین اخرب کیونکہ ہو بیت مثال کی مر
متن ہے اور تقطیع یہہ ہے من بیت مفعول چنین زار فعولان تا از دور مفاعیل ہمی خند فعو
اور اٹھارہوان وزن عروض سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب محذوف یعنے فعولن بیت مثال

مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چندیچ مفعول کنی تشبل مفاعیلن باراچ مفعول فی یچ فعولن تشبل
بالضم اول وثالث بمعنی بکر وحیلہ از لطائف وبرہان ولغات ترکی وسراج کذا فی الغیاث اور یہہ
دونون وزن از دیواح ہین جسطرح کہ اول بیان کیا یعنے مانند ایک مصرع مثمن کے ہم بیطہ ہر دو
محذوف برینگونہ بیت ای یار گرامی ٭ آخر تو کجائی ٭ واین در حکم یک مصراع نیست وکوتاہ ترین
وزنہای ہزج است وزن اونیسوان عروض اور ضرب دونون محذوف یعنی فعولن بیت
مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ای یار مفعول گرامی فعولن آخر تو مفعول کجائی فعولن اور یہہ
ایک مصراع مثمن کے حکم مین نہین ہے اسواسطے کہ یہہ کسی وزن پر اوزان مثمنات مسطورہ سے
نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج سے ہے اسواسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرکتین اسمین
ہین ہم کی جائیکہ عروض بر پاید بود وضرب ازل یعنے فعول برینگونہ شعر یکبارہ چنین جاہل وخونخوارہ
مباش ٭ کا عروض ہمان وضرب مجبوب برینگونہ بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ٭ کب
عروض ہمچنان وضرب فاع یا قبلش سالم برینگونہ بیت مشتاب برفتن صنما لختی باش ٭ کج
عروض ہمچنان وضرب فع برینگونہ بیت دانیکہ دلم از سر تو کی گردد ٭ واین ہمہ چہار یک
وزن است بروزن یک مصراع ترانہ پس بحقیقت اوزان مربعات چہار است واینچہ ازین وزنہا
مانند یک مصراع مثمن بست متاخران استعمال کمتر کنند وقدما بران شعر بسیار گفتہ اند
بیسوان وزن وہ کہ عروض اوسکا ظاہر نہو یعنے بیت متعقد ہو اور رکن عروض کچھہ داخل مصرع
اول اور کچھہ شامل مصرع ثانی ہو اور ضرب ازل یعنے فعول اسطرح بیت یکبارہ چنین جاہل
وخونخوارہ مباش ٭ لام جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبارہ مفعول
چنین جاہ مفاعیل لخونخوار مفاعیل مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب
مجبوب یعنے فعل اسطرح بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ٭ نون نشود کا شامل مصراع اول تقطیع
یہہ ہے دانیکہ مفعول دلاز تون مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی
یعنے ناپدید اور ضرب فاع مخنق ازل اور ماقبل اوسکے رکن سالم اسطرح بیت مشتاب برفتن
صنما لختی باش ٭ صاد صنما کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہہ ہے مشتاب مفعول برفتنص
مفاعیل نما لختی مفاعیلن باش فاع تیئسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب فع مخنق

محبوب اسطرح بابیت داغی کہ دلم ازسر بوسے کے گرد و مہ را مر سر متعلق مصرع ثانی ہے معنی
تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے خیال سے کب پھرتا ہے یعنی ترک عشق ممکن نہین تقطیع
وانیکہ مفعول دلم ازسر مفاعیل ز تو کی گر مفاعیلن دو فع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط
اور تقطیع غلط کی اور خیال معتقد کا بھی کیا اور نسبت مسامحۃ کی طرف محقق علیہ الرحمہ کے کی
وانیکہ مفعول دلم سے مفاعیل ز تو کیگر مفاعیلن دو فع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحہ ست زیرا کہ
عروض درین شعر ناپدید نیست جزوی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد ماخوذ نیست ثم کلام
اور یہ چارون ہیں یعنے وزن بستم و بست دیکم و بست و دوم و بست و سوم وزن واحد ہے ایک
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت مین اوزان مربعات چار ہین کسو اسطے کہ دوم اور چہارم ایک
اور یہ چارون بھی ایک تیس چار وزن مربعات کے تمام و کمال ٹھہرے اور جو وزن کہ اوزان
مربعات مین مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخرون نے
اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن مین شعر بہت کہے ہین ہم وا
ہر مصراعے را قافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے می شمردہ مانند رجز مشطور یا بیتہای معقد از اشعار
کہ آنرا التصفی معین نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چہار بیت می گرفتہ اند و آنرا چہار بیتی خوا
اند و بتازی رباعی و در ہر چہار قافیہ آوردن لازم می شمردہ اند ابنزدیک متاخران چون مربع
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را ازین ابیات مصراعے می
و رباعی را دو بیتی بخوانند و مصراع سوم را خصی خوانند و قافیہ شرط نمی نہند اور قد
ہر مصرع مربع مین قافیہ لائے ہین اور اوسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند رجز مشطور کے
رجز چار رکنی کی فارسی ہین کہ ایک بیت مربع اونکی بجاے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے
اور ایک بیت مثمن مین چار قافیے لاتے ہین یا مانند ابیات معقد تازی کے کہ اوس مین تنصیف
معین نہین ہوتی ہے یعنے معقد کہ اوس مین عروض کچھہ شامل مصرع اول اور کچھہ داخل مصرع ثانی
اوسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہین اور دو بیتون کا ایک شعر ہوتا ہے پس اسی
ترانے کو قدما نے چہار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چہار بیتی کہا ہے یعنے اوس مین ہر
ایک بیت ہے اور تازی مین اوسکو رباعی کہتے ہین اور چارون مصرعون مین قافیہ لانا

جانتے ہین اما نزدیک متاخرون کے جو مربعات اس وزن اخرب کے مستعمل نہین ہین یہ وزن بھی متروک ہین اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو دوبیتی کہتے ہین اور تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اوس مین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور خصی لغت مین خصیہ کردہ کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے هم و بدانکہ رکن دوم از مثمنات کہ چہار خانہ بود و از مسدسات و مربعاتی کہ دو نیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض آورند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بود ت اور معلوم ہو کہ رکن دوم مثمنات مین جسوقت چہار خانہ نہون یعنے مسمط نہون کسواسطے کہ مسمط مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین اور مسدسات اور مربعات مین جسوقت دو نیمہ نہون یعنے مسجع نہون کسواسطے کہ مسجع مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین تو روا ہے کہ وہ رکن دوم مقبوض استعمال کرین یعنے مفاعلن لائین اور یہ یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشنما ہوتا ہے اور سوا ترانے کے جب رکن دوم مقبوض لائین چاہیے کہ تمام قصیدے مین برابر لائین اختلاف نکرین اور رباعی کا حال محقق خود بیان کرتے ہین هم اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیکدگر روا بود و میان یا و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع تسکین اوسط روا بود و خلط آن با تحریک ہم روا بود و بدین سبب رکن دوم ترانہ مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید بران تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت نہ بندد . و رکن چہارم ازل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از ازدواج این شش جز با چہار جزو رکن چہارم بست و چہار جزو حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند ت لیکن ترانے مین خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا بیکدگر روا ہے اور درمیان یا اور نون کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے دونون ساکن دونون سببون کے ساتھہ ہی گر نہین سکتے اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہون وہان حرف اوسط کو ساکن کر سکتے ہین اور خلط التسکین کا ساتھہ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہہ مسکن ہو اور ایک جگہہ محرک اسمین کچھہ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانے کا مقبوض مخنق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق

یعنے مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنے مفاعیل لائق
بشرطیکہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اوس صورت مین کہ رکن دوم مقبوض ہو یعنے
مفاعلن تخنیق ممکن نہوگی کسواسطے کہ جب رکن مین تخنیق کرتے ہین ماقبل اوسکا حرف متحرک
ہوتا ہے اور مفاعلن اور فاعلن مین نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہو سکے گی اور رکن چہارم
ترانے کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنی فع اور غیر مخنق یعنی فعل
چاہیے پس ان چہہ وجہون کی آمیزش سے ساتھہ چار وجہون رکن چہارم کی چوبیس وجہہ
حاصل ہوتی ہین کہ اونکو اوزان ترانہ کہتے ہین چہہ وجہین یہہ ہین کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن
یا مفعول یا مفاعیل ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہین یہہ ہین کہ رکن چارم ازل
یا فعول یا فع یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہین پہلا مفاعیلن
دوسرا مفاعلن مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتھا مفعولن آخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا
اشتر ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوان فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق اب
چوبیس وجہین اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہین تفصیل اونکی یہہ ہے جو لکھی جاتی ہے

۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل	۹ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۷ مفعولن فاعلن مفاعیل [illegible]
۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۱۸ مفعولن فاعلن مفاعیل [illegible]
۳ مفعول مفاعیلن مفعولن فع	۱۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	۱۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن [illegible]
۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	۱۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	۲۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن [illegible]
۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۱۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل	۲۱ مفعولن مفعول مفاعیل [illegible]
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۱۴ مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲۲ مفعولن مفعول مفاعیل [illegible]
۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	۱۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۲۳ مفعولن مفعول مفاعیلن [illegible]
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	۱۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۲۴ مفعولن مفعول مفاعیلن [illegible]

ح قولہ این شش وجہ کہ حاصل شدہ است از ضرب چہار وجہ رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و غیر مخنق
و مکفوف مخنق و غیر مخنق با دو وجہ رکن سوم یعنی مکفوف مخنق و غیر مخنق تم کلامہ اتنا سمجھہ مین نہ آیا
جب چار کو دو مین ضرب دیجیے آٹھہ ہوتے ہین نہ چہہ چوبیس کا نکلنا کیسا ہم واین [illegible]

خاصیتی ہست و آن آنست کہ دروی از دوازدہ سبب خفیف مصراعی افتد بر ینگونہ شعر ای دلبر دل شد خوش جان ہم شد زو خوشتر * و این وزن اول مثمن ہست کہ رکن آخر سالم ہست و اگر یک یک سبب ازوی افگنی وزنی دیگر شود و ہم از اوزان این بحر تا انگاہ کہ پنج سبب بماند و مصراعی بود از مربع این بحر برینگونہ شعر ای دلبر دل شد و ہم بسبب تسکین متحرکات ہست پس ہشت وزن حاصل آید برین ترتیب کہ فضل ہر یکی بر دیگری بیک سبب خفیف باشد

ت اور اوس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اسمین بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع آتا ہے جیسا کہ مرقومہ متن ہے وزن اوسکا یہہ ہے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہہ وہی وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اوسکا سالم ہے یعنی مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جسکی مثال یہہ تھی مصرع ای دلبر جادو دش وای فتنۂ اہرمن * پس جب ارکان مذکور ہونگی بر وزن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن چار بار ہو جاوے گی پس اگر ایک ایک سبب ان سببون سے گرا دے تو ایک وزن اور پیدا ہوتا جاوے اس بحر کے اوزان سے بھی اور تسکین متحرکات سے بھی یہان تک کہ پانچ سبب رہجائین وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقومہ متن ہے اور وزن اوسکا مفعولن فعلن ہے آٹھ وزن حاصل ہوتے ہیں اس ترتیب سے بفضیلت ایک کی دوسرے پر ساتھہ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً اخرب مثمن یہہ وزن ہے مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ہے صد سال بامید سلامی و پیامی * اور جب دو سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے با این ہمہ دردا و تو گر غافل شوم * اور جب تین سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اوسکا ہے اکی بود انکو دک سنگین دل * اور جب چار سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ہے کس نیست جگر دار تر از من * اور جب پانچ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے بتوان گفت سخن * اور جب چھہ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مصرع اوسکا ہے خون کہ چنین زارم * اور جب سات سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفعولن مصرع اوسکا ہے اے مراحی * اور علی ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہہ مصرع ہے

ای دلبر دل شده که مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن ھم رجز و این بحر ہم در ہر دو
لغت مستعمل ست و اصلش تازیان را در دائرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و مجزو
و منہوک بکار دارند و او را یک عروض و دو ضرب باشد و بر پنج وزن آید دو وافی و یکی مجزو
مشطور و یکے منہوک و بیتہا ایش اینست ت یہہ بحر بھی دونون لغت یعنی عربی اور فارسی
مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرۂ تازی مین مستفعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین
وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضرب
یعنی سالم او مقطوع مفعولن لاتے ہین اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنی مسدس اور
ایک مجزو یعنی مربع اور ایک مشطور یعنی تین رکن دونون مصرعون مین اور ایک منہوک
دو رکن دونون مصرعون مین اور بیتین اوسکی یہہ ہین م اشعر دار لسلمی اذ سلیمی جارۃ
قفر تری آیاتہا مثل الزبر ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر عروض اور
دونون سالم یعنی مستفعلن جیساکہ مرقومہ متن ہین معنی اوسکے یہہ ہین کہ یہہ گھر معشوقہ سلمی
جسوقت سلیمے ہمسایہ اوسکی تھی خالی دیکھتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتاب کے کہ
نویسندہ ہے تقطیع یہہ سے ہے دار لسل مستفعلن ما اذ سلی مستفعلن ما جار تن مستفعلن
مستفعلن آیاتہا مستفعلن مثل زبر مستفعلن م ب شعر القلب منہا مستریح سالم
والقلب منی جاہد مجہود ٭ عروض سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است
دوسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن
ہین دل اوس معشوقہ کا خرم اور سالم ہے اور دل میرا تعب اور بلا مین ڈالا گیا ہے مستریح
طلب راحت کنندہ منتخب سے جہد بالفتح والضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع اسکی
من مستفعلن ہا مستریح مستفعلن حن سالمن مستفعلن ولقلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن
و مفعولن یہہ دونون وزن وافی ہین م ج شعر قد ہاج قلبی منزل ٭ من ام عمرو مقفر
و این مجزو است و عروض و ضرب سالم است ت تیسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اور
اوس بیت دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہہ ہین جوش مین لایا دل میرا گھر کہ
خالی ہے تقطیع یہہ سے ہے قد ہاج قل مستفعلن بی منزل مستفعلن من ام عم مستفعلن

مستفعلن اور یہہ مجزو ہے ھم ۵ شعر یاہاج اُحزُاَنا × وشجو اَقد شجا ✤ واین مسطور است
وعروضش ضربش باشد وصدرش ابتدا ایش ست چوتھا شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ مسطور ہے
یعنی تین رکن دونون مصرعون مین ہین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا
ابتدا اوسکی یعنی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا مین مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون
مصرع اسکے بجاے ایک مصرع مسدس الاصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر
اور ابتدا بھی ایک معنی شعر کے یہہ ہین کون چیز ہیجان مین لائی خبر تو نکو اور رنج کو یا حاجت کو
کہ اوسنے محزون کیا شجو بالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہہ ہے
یاہاج اح مستفعلن زانن وشج مستفعلن ون قد شجا مستفعلن ھم ۵ شعر یالیتنی فیہا جذع ✝
واین منہوک ست مانند مشطور وحشو ندارد ست پانچوان شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ منہوک ہے
یعنی نصف مجزو مربع مانند مشطور کے یعنی اسمین بھی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا ایک ہے
فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے بخلاف مشطور کے معنی یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس
زمانے مین جوان یہہ قول ورقہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوسنے جب حال
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سُنا کہا کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمہاری کرتا
تقطیع یہہ ہے یالیتنی مستفعلن فیہا جذع مستفعلن جذع بفتحتین جوان نو وتازہ منتخب ھم ۶ وعبد الصمد
بن معذل رجزی گفتہ ست وہر بیتی ازان رکنی بر ینگونہ شعر قالت حبل یاذا التحجل
ہذا الرجل حین احتفل اہدی البصل ✤ وحکم این حکم شعرہای ست کہ بزیادت از ارکان مستعمل
گفتہ اند بہ تکلف ست اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس مین
ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین کہ کہا مسماۃ حبل نے یہہ کیا خجالت ہے
کہ اس مرد نے محفل کی اور ہدیہ کیا پیاز کو تقطیع قالت حبل مستفعلن یا ذالتحجل مستفعلن ہاذر ر جل
مستفعلن حین حتفل مستفعلن اہدل بصل مستفعلن پس حکم ان شعرونکا حکم اون شعرونکا ہے کہ زیادہ
ارکان مستعملہ سے کہے ہین بتکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز بفتحتین ایک نوع ہے شعر کی تاہم
سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی
المنتخب ھم ۷ وبطریق زحاف درین بحر کنہا خبن وطی وخبل روا بود و در ضرب مقطوع خبن مشتر روا بود

و در رکن آخر مشطور مطوی و مخبون مقطوع بسیار آمدہ است و خلیل آنرا در عروض نیاوردہ است از
بطریق زحافات کے سبب رکنون مین خبن یعنی مفاعلن اور طی یعنی مفتعلن اور خبل یعنی فعلتن وارد
اور ضرب مقطوع ہین یعنی جب ضرب مفعولن ہو خبن سے زیادہ روا نہین ہے یعنی ضرب مین
مفعولن فعولن کبھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنی تین رکن کی بیت مین مقطوع یعنی مفعولن
مخبون مقطوع یعنی فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اوسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے کہ خلیل
قائل مشطور مثلث کا نہین ہے اور مشطور نزدیک اوسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض اور ضرب
رکھتا ہو یہہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ان ثنائی پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قائل اسکا
ہوا ہے کذا فی المفتاح ** و اما بپارسی اصل این بحر در دائرہ مستفعلن ہشت بار در دائرہ باشد
و سہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی و از ہر یک وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنی مثمن و مسدس
و مربع و ثنائی آوردہ اند و مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند و مخبون را کمتر اعتبار کنند
و سالم و مطوی را چہار عروض و دہ ضرب آوردہ اند و بر سی وزن نہادہ و با مخبون ہم جملہ پنج
عروض و دوازدہ ضرب باشد و بر چہل و چہار وزن باشد ** ترجمہ فارسی مین اصل اس
بحر کے دائرہ مین مستفعلن آٹھ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی
اور ہر ایک کو انہین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع
اور ثنائی لائے ہین اور وجہ تفسیر کی یہہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان
اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنی تین رکنون کی بیت ہے اوس وزن مین بھی شعر کہے
ہین اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض
اور دس ضربین لائے ہین اور تیس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملا کر پانچ عروض
اور بارہ ضربین ہین اور چوالیس وزنون پر آتی ہے ** رجز سالم عروضیان گفتہ اند کہ
رجز سالم
نوع را دو عروض و پنج ضرب ست و بر پانزدہ وزن آمدہ چہار مثمن و چہار مسدس و پنج مربع و
مثلث و سہ ثنائی باین تفصیل مثمنات ** ترجمہ رجز سالم عروضیون نے کہا ہے کہ اس
دو عروض ہین یعنی سالم مستفعلن یا مذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا احذ مفعولان اور
پانچ ضربین ہین یعنی سالم اور مذال اور احذ اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور پندرہ وزن

آتی ہے چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک سے تنے اگرچہ قیاس
چاہتا ہے کہ پچاس ہون اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہون اور
جب دس کو پانچ بار لیجیے پچاس ہون تفصیل اون پندرہ کی یہہ ہے مثمنات هم اعروض
سالم یا مذال اور ضرب مذال ب عروض همچنان و ضرب سالم و هر دو بحقیقت یک وزن ہست
و حکم مذال درین وزن همان ہست کہ حکم مسبغ در ہزج مثمن چہ این وزن در درازی و تمامی مساوی
آن ہست و مثال این وزن چنین باشد بیت ای دولت تو سود مادی خشم تو مار زیان ٭
سود ت همیشہ با بہا لیکن زیانت رایگان ٭ و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید بیت
وزن
پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان دوسرا
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن حقیقت مین ایک ہین اسلیے
کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس
وزن مین وہی ہے جو حکم مسبغ کا تھا ہزج مثمن مین اسواسطے کہ یہہ وزن درازی اور تمامی
مین برابر ادسکے ہے اگر مذال لائین گے بیت دائرے سے نکل جاے گی مگر ایسا متاخرین نے
بہت کیا ہے اور محقق اسکو جو عیب سے لکھتے ہین بجا لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی یون ہے
جو مرقومہ متن ہے اور با بہا بیت مذکور مین یعنی قیمتی تقطیع بیت مذکور اسطرح ای دولتی مستفعلن
تو سود ما مستفعلن دی خشم تو مستفعلن مار زیان مستفعلن سود ت ہمی مستفعلن شا با بہا مستفعلن
لیکن زیا مستفعلن نت رایگان مستفعلن اس مثال مین اگر الف و نون کو بجای ایک حرف کے
لیجیے مثال سالم کی ہے والا مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی ہے
بلکہ مذال نچاہیے کہ بیت دائرے سے نکلجاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی
اور مسمط چہارخانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت خسرو غریب ہست و گدا افتادہ
در شہر شما ٭ باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری هم ج عروض سالم اور ضرب اعرج
برینگونہ بیت آگہ شوم از بوی خوش بی آنکہ کس گوید مرا ٭ گر بگذرد بخواہ من پیش درم
تنگیران ٭ بیت تیسرا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بتسکین
لام مستفعلن جیسی بیت مرقومہ متن مین معنی بیت کے یہہ ہین کہ نے اطلاع آگاہ ہوجاؤنگی

بوسے خوشی سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا
تقطیع یہ ہے اگہ شوم مستفعلن یا ز بوی خوشی مستفعلن نے آنکس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر گزا
مستفعلن دلشاد من مستفعلن یعنی … مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہ مفعولان بجا
مستفعلن بسکون اللام ہے اور شبگیر بمعنی آخر شب اور بمعنی سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا
رات کو قبل صبح اور بعد آدھی رات کے بہار اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم سے کوئی
شش شبگیران الف و نون صفت ست و آن حال واقع گشته از دلشاد و معنیش شبینه راهرو …
میزان یعنی شبگیران کہ بہ سحرگاه نوشته بعض غلط باشد تم کلامہ ہر گاہ شبگیران بمعنی سحرگا
لغت میں آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکر بعض غلط ٹھہراؤں عروض مقطوع یا اعرج و ضرب …
برنگونہ بیت تا کی کنی ما ہا ستم بر عاشق بیچارہ ۔ سعدی بود کز بوی تو گردد شہرہ آوارہ
و متاخران ہر بیت دو وزن شعر کم گویند ست چوتھا وزن عروض مقطوع یعنی مفعولن یا اعرج
مفعولان اور ضرب رد یعنی مقطوع یا اعرج جیسا کہ بیت مثال مرقومہ میں ہر لفظ
یعنی ای ماہ اور … سے … تقطیع یہ ہے تا کی کنی مستفعلن ما ہا ستم مستفعلن
عاشقی مستفعلن بیچاره مفعولن … مستفعلن گر چه تو مستفعلن گرد و شه مستفعلن دا
مفعولن اور متاخرین … وزن دوم اور چہارم میں شعر کم کہتے ہیں … مسدس سا
عروض سالم یا مذال … مثالش بیت تا کی مرا … کہ ز من باشی دور و گردی
از تو چون باشم صبور … و در عروض ہمان و ضرب سالم و تحقیق ہمان ست پانچواں
عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان شعر مثال
مرقومہ میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تا کی مرا مستفعلن گوئی کہ از مستفعلن من باش دور
گردی دور با مستفعلن شم از تو چو مستفعلن باشم صبو مستفعلان چھٹا وزن عروض وہی یعنی سا
یا مذال اور ضرب سالم اور یہ حقیقت میں وہی ہے اس واسطے کہ افزونی ایک ساکن
مغیر وزن نہیں ہے لہذا مثال بھی اسکی علاحدہ نہ لکھی ہم عروض سالم و ضرب اعرج
سالم و ضرب مقطوع و ہر دو یکی است مثالش بیت ہرگز نکردم با تو جانان من …
پس چونکہ از نیکی ہم … ست ساتواں وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب

یعنی مفعولات وزن آٹھوان عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہہ دونون
وزن ایک ہین کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہین بدلتا مثال متن مین مرقوم ہے اور لفظ
چون مثال مین یعنی چرا ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ہر گز کہ مستفعلن بہم با تنجا مستفعلن یا من بدیجار مستفعلن
پس چوکہ از مستفعلن یکی نیم مستفعلن خبر دار مفعولان اور چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک
مثال کافی ہے **ھم مربعات** **ط** عروض سالم یا مذال وضرب مرفل مثالش رودکی گوید **شعر**
ای دل بہ تیر آتش پری * یا زیر چنگال عقابی * **ت** مربعات نوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن
یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مرفل یعنی مستفعلاتن مثال مین رودکی کا شعر مرقومہ متن ہے معنی
شعر کے یہہ ہین کہ ای دل آتش تیر عشق مین پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب مین ہے کہ وہ تجھکو
اوڑائے لیے جاتا ہے تقطیع یہہ ہے ای دل بتی مستفعلن ز آتش پری مستفعلن یا زیر چن مستفعلن
گالی عقابی مستفعلاتن اس جگہہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے حج لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع
مستفعلن در عربی و فارسی در سابق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان مرفل
مین پہلے ہی لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد و خاص بود بوزن مجزو اور فروع متفاعلن مین بہی
متفاعلاتن اور مستفعلاتن اور مفاعلاتن اور مفتعلاتن کو لکھکر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود
بکامل پس جب ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل مین مخصوص ہوا فروع مستفعلن مین مرفل بطور عربی
کیون لکھتے مگر فارسی ہین کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن مین خلاف قیاس ترفیل لائے ہین اوسکا شعر
محقق نے لکھدیا مراد یہہ کہ یہہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر مین لکھتے ہین کہ سوای
وافی آنچہ گفتہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اند ھم ی عروض ہمچنان است وضرب مذال یا عروض
ہمچنان وضرب سالم وہر دو یک حکم دارد مثالش **شعر** ای ابر آزادہ خو * تا کی عتاب و جنگ تو
ت دسوان وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب مذال یعنی مستفعلان گیارہوان وزن
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم یعنی مستفعلن اور ان دونونکا ایک حکم ہے یعنی وزن
واحد ہین لہذا ایک شعر مثال کا بہی لکھا تقطیع اوسکی یہہ ہے ای دلبری مستفعلن از اد خو مستفعلن
تا کی عتا مستفعلن بو جنگ تو مستفعلن **ھم یب** عروض سالم یا اعرج وضرب اعرج چنانکہ گوید **شعر**
نا خوردہ بادہ چشم تو * گوئی چرا شد مخمور * **ت** بارہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن

یا اعرج یعنی مفعولان او ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے تقطیع
یہہ ہے تا خردہ یا مستفعلن وا چشم تو مستفعلن گوئی چہ را مستفعلن شد مخمور مفعولان ھم مع
عروض سالم یا مقطوع و ضرب مقطوع برینگونہ بیت گر یار دیگر داری * زان آیدم دشواری
ت تیرہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنی مفعولن و ضرب مقطوع
یعنی مفعولن شعر مثال کا جیسا کہ متن مین کہا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے گر یار دی مستفعلن
گر داری مفعولن زان آیدم مستفعلن دشواری مفعولن ھم مثلث بدیع بلخی برین وزن قصیدہ
گفتہ است کہ اولش این ست بیت نو شد جہان زمین نو بہار و سال نو * و بعرب نگفتہ اند
و کسے دیگر برین وزن نگفتہ است ت مثلث چودہوان وزن بدیع بلخی نے اس وزن مین
قصیدہ کہا ہے جیسا کہ شعر اول اوسکا متن مین لکہا ہے اور عرب سے نہ گفتہ کہا ہے
اور کسی اور نے اس وزن مثلث مین نہین کہا ہے تقطیع نو شد جہا مستفعلن نزمی نو
مستفعلن بہار و سال نو مستفعلن ھم مثنی یہہ بیت بدخو تی بر کیمیا ت مثنی یعنی مصرع ایک
رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہوان وزن بیت اوسکی جیسا کہ متن مین لکہی ہے معنی
بیت کے یہہ ہین کہ معشوق بدخو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر یا مراد کیمیا سے حسن خوا
تدبیر صائب ہو تقطیع یہہ ہے بدخو تی مستفعلن بر کیمیا مستفعلن ھم مستعمل نزدیک
متاخران ازین جملہ وزن اول بیش نیست و باقی از جہت تتبع شعر عرب گفتہ اند و مسدس سالم
یا مربع از دیگران بہتر باشد ت اور مستعمل نزدیک متاخرون کے ان سب وزنون مین اول
بہت ہے یعنی مثمن وافی اور باقی جو کچھہ کہا ہی بجہت تتبع عرب کے کہا ہے اور مسدس سالم دیا مربع
اور وزنون سے بہتر ہے ھم و ہم بدیع بلخی گفتہ است قصیدہ بجواب عبد الصمد بن المعذل [illegible]
از یک رکن کہ اولش اینست بیت شو بر گذر اندر نگر یاد سفر * یاد حضر و [illegible] پسر زد [illegible]
ت اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب عبد الصمد بن المعذل مین کہ ہر بیت اوسکی
ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہہ ہے جیسا کہ متن مین کہا ہے تقطیع شو بر گذر مستفعلن
و قس علی ہذا ھم رجز مخبون ہمہ ارکان مخبون بود و عروضیان بازای ہر بیتی از سالم [illegible]
بیاید مگر آنکہ ضرب [illegible] مرفل باشد و اعرج و مقطوع بے خبن آورند و ہمہ متکلف بود و از ہمہ [illegible]

یا مسدس باشد همه ارکان مخبون بیت دو دیده دارم از سرشک غرقه گشته ای صنم ۞
ولیک زآتش دلم بمانده خشک هر دو لب ۞ و باقی برین قیاس ت رجز مخبون اس مین
سب ارکان مخبون ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت
مخبون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب اوسکی مرفل یعنی مستفعلاتن اور اعرج یعنی مفعولان اور
مقطوع یعنی مفعولن ہو انکو بی خبن لاتے ہین اور یہہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب
اوزان سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال ہمہ ارکان مخبون کی جیسے محقق علیہ الرحمہ نے
لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دو دیدہ دا مفاعلن رم از سرش مفاعلن ک غرقہ گش مفاعلن تہ یا
صنم مفاعلن ولیک زا مفاعلن تشی دلم مفاعلن بماند خش مفاعلن ک هر دو لب مفاعلن اور باقی
اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے
ہین اوتنی ہی وزن رجز مخبون کے بھی آتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور اعرج اور مقطوع
پڑتی ہے اوسکو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مخبون مگر شرح مین یہہ عبارت
لکھی ہے ش باید دانست کہ مرفل و اعرج و مقطوع کہ در مخبون نیاید پس وزن وارده ماند دو
مثلث و مثنی هم در نیاید پس باقی مانده ده وزن برای مخبون چهار از مثمنات و دو از مسدسات
و چهار از مربعات تم کلامه قتال هم رجز مطوی همه ارکان مطوی بود و عروضیان بازای
هر بیتی از سالم بیتی همه ارکان مطوی گویند و مرفل را هم مثالی بیاورند و این وزن از مخبونات
خوشتر بود مثالش از مثمن بیت تا سفری شد بت من جان و دلم شد سفری ۞ روز و شب
از فرقت او پیشه من نوحه گری ت رجز مطوی اس مین سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن
ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین
کہ اوسمین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہہ وزن مخبون سے
خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکھی ہے سفری بمعنی مسافر تقطیع یہہ ہے تا سفری
مفتعلن شد بت من مفتعلن جان دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شب مفتعلن فرقت او مفتعلن
پیشہ من مفتعلن نوحہ گری مفتعلن هم مثالش از مسدس بیت ای صنم از عشق تو بیمار شدم
تو نکنی هیچ بکارم نظری ۞ ت مثال مسدس کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای صنم

مفتعلن عشق بتی مفتعلن بار شدم مفتعلن تو نگنی مفتعلن ہیچ سبک مفتعلن [illegible] نظر بتی مفتعلن [illegible]
اوسط ہمہ جا روا دارند و انگاه میان ضرب اعرج و ضرب مطوی مذال [illegible] میان ضرب مقطوع
و ضرب مطوی مسکن فرق نماند و در عدد و ضرب خبط لازم آید و اینجا ہم [illegible] از ہمہ اسباب متوالی
[illegible] باین ترتیب که در ہزج [illegible] اور تسکین اوسط [illegible] کہتے ہین یعنی تین
متحرک متوالی مفتعلن ہین اوسط کو ساکن کرنے کے ہر وزن [illegible] کہتے ہین پس [illegible] یعنی
و تشکیل تسکین اوسط سہ متحرک متوالی مفتعلن کو درمیان ضرب اعرج یعنی مفعولان اور ضرب مطوی
مذال مسکن یعنی مفعولان اور درمیان ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے
فرق نہین رہتا اور عدد ضرب مین خبط لازم آتا ہے یعنی کچھہ امتیاز نہین رہتا اس سبب سے
مطوی کو ساتھہ مقطوع اور اعرج کے نہین لاتے اور یہان بھی [illegible] اسباب متوالی سے
پیدا ہوتے ہین یعنی جب مفتعلن سب جگہہ مسکن ہو کر مفعولن مفعولن ہو [illegible] ہین اسباب
جمع ہو گئے لیکن [illegible] اس ترتیب سے کہ ہزج مین یعنی ہزج مین ایک [illegible] سبب کم کرتے
آٹھہ اوزان ہوتے تھے ادہی وزن سے یہان وہ صورت نہین ہے [illegible] متاخران [illegible]
این بحر شعر گفتہ اند و باشد که درمیان ارکان [illegible] مخبون افتد [illegible] باشد اما [illegible] نگاه
باید داشت مثالش از شعر سنائی بیت [illegible] تارک [illegible]
[illegible] رکن [illegible] مصراع دوم [illegible]
[illegible] مخبون آورده و در باقی قصیده [illegible] استعمال کنند
ت اور متاخرون نے اس بحر کی مثمن مین شعر کہے ہین اور کبھی درمیان ارکان کبھی [illegible]
رکن مخبون آجاتا ہے اور یہہ عیب البتہ ہے مگر وزن مین فرق نہین لیکن تناسب کو نگاه رکھنا چاہیے
یعنی وقوع اوسکا اگر ہو تو دونون مصرعون مین ہو مثال اوسکی شعر سنائی شاعر کا ہو سنائی [illegible]
نام ایک شخص کا کہ حکمت اور شاعری مین مرتبہ اعلیٰ رکھتا تھا اور [illegible] کذا فی الغیاث
والکشف تقطیع شعر کی یہہ ہے دست کسی مفتعلن [illegible] مفتعلن [illegible]
تارک [illegible] مفتعلن بیت او مفتعلن ہیچ وہن مفاعلن [illegible] مفتعلن چونکہ شاعر نے رکن دوم مصراع اول کا
مخبون لایا مثل اوسکے رکن سوم مصراع دوم کا بہی بجہت تناسب کے مخبون لایا اور باقی قصیده

بیت کوئی رکن مخبون نہیں ہے اور ایسا بہت استعمال نکرنا اچھا ہے ہُویّت بہ تشدید یا و واو و یا
بمعنی حقیقت و ماہیت کذا فی الشعر و ہُویّت بضم اول وکسر واو و تشدید یاے تحتانی مفتوحہ و بعدہ
تاء فوقانی مرتبہ وحدت ذات باری تعالی و لاہوت گفتن سے کذا فی الغیاث شخیت بالحاق
یا تحتانی و بعد سین مہملہ سخیب ہے کہ بالفتح بمعنی سخی و کریم ہے کذا فی القاموس معنی بیت کے یہہ ہین
اے ہاتھ کسی کا تیری شان حقیقت و ماہیت پر نہین پہونچا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ
شجاعت اوسکا تیغ و بن سے اوسکا سخیب دے توهم و بعضے از متاخران مخبون مطوی
با یکدیگر تالیف کنند یعنی از مفاعلن مفتعلن چہار بار یا بالعکس بکار دارند و خوش باشد مثال
اول بیت شعر ای لطف و کرم ازو پیوستم مدار از من پیش بغم دل مرا باد رخا و اگر جائی
ورین ترتیب بگردد عذر خواهند چنانکہ خاقانی گوید در قصیده که بترتیب دوم گفته است بیت کیسه
ہنوز فربہ است با تو ازین تہی دلم چاره چه خاقانی اگر کیسه رسد بلاغری گر چه بموضع لقب مفتعلن
دو بار شد مجز قاعده نشد تا تو بہانہ آوری است اور بعضے متاخرین نے مخبون اور مطوی کو
بایکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنی مفتعلن مفاعلن سے
چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ای نیکوا مفاعلن لطف و کرم مفتعلن ہستم از و مفاعلن پیوستم مفتعلن مدار ازمی مفاعلن پیش بغم
مفتعلن دل مرا مفاعلن باد رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہہ پر یہہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے
ہین جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدے مین کہ بترتیب دوم کہا ہے یعنی بروزن مفتعلن
مفاعلن چار بار دو وزن شعر خاقانی کے جو متن مین لکھے ہین تقطیع اوسکی یہہ ہے کیسہ ہنو مفتعلن
زر بہش مفاعلن با تو ازی مفتعلن تہی دلم مفاعلن چاره چه مفتعلن خاقانیکا مفتعلن کیسہ رسد مفتعلن
بلاغری مفاعلن گرچہ بمو مفتعلن ضع لقب مفاعلن مفتعلن مفتعلن دو بار شد مفاعلن مجز قا
مفتعلن عده نشد مفاعلن تا تو بها مفتعلن نا وری مفاعلن معنی یہہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہہ
لیکن مفتعلن دو بار ہو گیا مگر یہہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسے کا فربہ ہونا یعنی
لبریز ہونا اوسکا زر سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا اوسکا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی
بجای مفتعلن ... [illegible]

رمل

تبتازی در دائرہ فاعلاتن شش بار باشد و دو بنا وافی و مجزو و بکار دارند و اندر او دو عروض و چہار
ضرب باشد و در پارسی شش و آن سہ وافی و سہ مجزو و بیتہایش نیست ت یہہ بحر بھی تازی اور فارسی
مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چھہ بار ہے اور استعمال مین
وافی اور مجزو لاتے ہین اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلن
اور چار ضربین ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنی فاعلیان تیسری مقصور یعنی
فاعلان چوتھی محذوف یعنی فاعلن اور چھہ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور تین مجزو اور ہتین
اوسکی یہہ ہین م اشعر أَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّي مَالِكًا ٭ أَنَّهُ قَدْ طَالَ حَبْسِي وَانْتِظَارِي ٭ عروض
محذوف وضرب سالم است ت پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن
اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ پہونچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کا
جیساکہ پہونچانا خبر کا چاہیے کہ تحقیق طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا تقطیع یہہ ہے ابلغن
نعم فاعلاتن نان عنی فاعلاتن مالکن فاعلن انہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وانتظاری فاعلاتن
اور مالکا بروزن مفعل مصدر یعنی ابلاغ ہے م و اگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خواندہ اند
مستعمل نیست ت اور اگر عروض سالم لائین خلیل نے اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین
م ب شعر مِثْلُ سَحْقِ الْبُرْدِ عَفَّى بَعْدَكَ الْقَطْرُ مَغْنَاهُ وَتَأْوِيبُ الشَّمَالِ ٭ عروض محذوف
ضرب مقصور است ت دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض محذوف یعنی فاعلن اور
مقصور یعنی فاعلان ہے برد بالضم جامہ مخطط منتخب سے اور مغنی بالفتح منزل اور مقام اقامت
جامی معیشت منتخب سے تأویب دنکو چلنا منتخب سے معنی یہہ ہین مثل چادر کہنہ کے نابود کیا
بعد تیری بارش نے مکان اوسکا اور دن میں باد شمال نے اور لام القطر کا شمال مصرع اول میں ہے تقطیع یہہ ہے مثل سحق فاعلا
برد عففا فاعلاتن بعدکل فاعلن قطر معنا فاعلاتن ہو وتاوی فاعلاتن بشمال فاعلان م ج شعر قالت
الخنساء لما جئتها ٭ شاب رأسي بعد هذا واشتهب ٭ ہر دو محذوف ست و این ہر سہ وافی
ت تیسرا وزن شعر جیساکہ متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فاعلن
خنسا نام عورت معنی ہین کہ کہا خنسا نے کہ جسوقت سے گئی مین اوسکے یہان سپید ہوگیا
بعد اس جانے کے اوسپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہہ ہے قالتل خن فاعلاتن

فاعلاتن جبتیها فاعلن شاب راسی فاعلاتن بعدہا ذا فاعلاتن وشتهب فاعلن یہہ تینون وزن جو بیان ہوے وافی ہین ۞ شعر ۞ یا خلیلی اربعا واستخبرا رسماً بعسفان ۞ عروض سالم وضرب مسبغ است ت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے یعنی فاعلیان خلیل بمعنی رفیق ربع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک موضع کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجاے رسما ربعا بھی ہے بمعنی مکان اور سین واستخبرا کا متعلق مصرع اول سے ہے معنی یہہ ہین ای دو رفیقو میری ٹھہر و اور خبر لو آثار مکان معشوقہ کے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہہ ہے یا خلیلی فاعلاتن اربعا وس فاعلاتن تخبرا رس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان ۞ شعر ۞ مقفرات دارسات مثل آیات الزبور ۞ ہر دو سالم است ت پانچوان شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن اور حرف را لفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنی یہہ ہین کہ مکانہا سے خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنی ساکنون پر تقطیع یہہ ہے مقفرا تن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن مثل آیا فاعلاتن تززبوری فاعلاتن ۞ شعر ۞ طال ما قد تتیہ العینان من ہذا الثمن ۞ عروض سالم وضرب محذوف ست واین ہر سہ مجزو ست چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن عین اور یا عینان مین متعلق مصرع اول سے ہے معنی یہہ ہین مدت ہوئی کہ خشک ہوئین واسطے اون دونون آنکھین میری اس معشوقہ سے کہ نام اوسکا ثمن ہے اور بعضے نسخون مین بجاے طالما بالما ہے اس صورت مین معنی یہہ ہوسے کہ کیا ہے ثمن کہ بسبب اوسکے آنکھین میری خشک ہوئین تقطیع یہہ ہے طالما قد فاعلاتن رت بہلی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذث ثمن فاعلن یہہ تینون وزن مجزو کے ہین ۞ واما زحافش در ارکان خبن وکف وشکل روا بود مگر آنچہ در ضرب افتد ومیان نون والف کہ بجاے رکن دوم وسوم محیط باشد معاقبہ باشد وارکان باین سبب صدر یا عجز یا طرفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است ت اور زحاف اوسکی ارکان مین خبن یعنی فعلاتن اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اوس مین کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف اور نون کے جو فا سے رکن دوم سے فا سے

رکن سوم تک محیط ہین معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن سبب نون فاعلاتن اول اور نون
اول فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہے فاے رکن دوم سے فاسے رکن سوم تک اور درمیان
انکے دو جگہہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنی دو سببون کے ساکن آخر یا سلامت رہین گے یا ایک انمین
گر ایگا دونون متاکب نہ ہونگے اور ارکان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگے جیسا کہ
قبل ازین کہا گیا ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن مین اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلاے گا اور اگر
فاعلاتن فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلاے گا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین
ہوگا اور اگر رکن سب سلامت رہین گے بری کہلائین گے ہم وزن تقفا رسی این بحر دو نوع از
سالم و مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمردہ اند و ہریکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک
یعنی مثمن و مسدس و مربع و مثنے آوردہ اند و جملہ را ہشت عروض و چہاردہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند کہ
بر سی و چہار وزن است ت لیکن فارسی مین یہہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور
بعضے عروضی ان دونون کو دو بحرین جداگانہ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور
اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور ان سب کی آٹھہ عروض اور چودہ
ضربین لائے ہین اور کہا ہے کہ چونتیس وزنون پر ہے ہم رمل سالم عروضیان این نوع را
پنج عروض و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ وزن است ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع
و یکے مثنے ت رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن
دوسرا محذوف یعنے فاعلن یا مقصور یعنی فاعلان تیسرا محذوف اعرج مخبون یعنی فعولن یا فعول
مقطوع مخبون یعنی فعلن چوتھا محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنے فع پانچوان مشعث
یعنی مفعولن اور نو ضربین لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مقصور یعنی فاعلان تیسرا
محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف اعرج مخبون یعنی فعولن پانچوین محذوف مقطوع مخبون یعنی
فعلن چھٹی محذوف مطموس یعنی فاع ساتوین محذوف احذ یعنی فع آٹھوین مسبغ یعنی فاعلیان
نوین مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہین سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع
اور ایک مثنے ہم مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش شعر چند گریم چند نالم چند آہ
جفت اندوہ و بلست کوئی ماہ روئی مہر از این غم رہائی ت مثمنات پہلا وزن عروض

ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہہ ہے
چند گریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن نیست گوئی فاعلاتن
اہر دے فاعلاتن مر مرا زین فاعلاتن غم رہائی فاعلاتن ماہ روی ای ماہ روی من و بجاے
ماہ روی ماہ رویان بھی بعضے نسخون مین ہے اور جفت اندہ یعنی صاحب اندوہ ہم ب عروض
مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش بیت مرا از جان و دل چیزی گرامی تر نبود * دل بدادم
روز وصلت جان و ہم روز فراق ت دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنے
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن مین لکھا ہے تقطیع یہہ ہے مر مرا از
فاعلاتن جان و چیزی فاعلاتن زی گرامی فاعلاتن ترنبود فاعلان دل بدادم فاعلاتن روز وصلت
فاعلاتن جان و ہم رو فاعلاتن ز فراق فاعلان ہم ج عروض ہان ضرب محذوف ہست و بحقیقت یہان
وزن ہشت ست تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن ہے اور حقیقت مین وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض
مقصور اور ضرب محذوف کی یہہ ہے بیت نی مرا آرام در شہر و نہ در وادی قرار * ہمچو من در
عشق مجنون دگر پیدا نشد * مثال دونون محذوف کی بیت بر امید نقش روی بیت دست
نقاش ازل * نقش ہا بربست لیکن چون تو کمتر یافتہ ہم د عروض محذوف اعرج مجنون یا محذوف
مقطوع مجنون و ضرب محذوف اعرج مجنون بر ینگونہ بیت تاکی از ہجران نگارا چند باشم بد ور *
سنگ و آہن نیستم من چند باشم صبور ت چوتھا وزن عروض محذوف اعرج مجنون یعنی فعول
یا محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مجنون یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے معنی یہہ کہ کب تک ہو تمہین اور صبر کرون مین کہ مثل سنگ و آہن کے سخت نہین ہون
تقطیع یہہ ہے تاکی از ہج فاعلاتن ران نگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بد ور فعول سنگ و آہن فاعلاتن
نیستم من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعول ہم ہ عروض ہان و ضرب محذوف مقطوع مجنون
بدینگونہ بیت با تو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی * ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم ت
پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل شعر مثال کا
جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے با تو خوبی فاعلاتن کرد خا ہم فاعلاتن گر تو خوبی فاعلاتن

کنی فعل ور ترشتی فاعلاتن کرد خواہی فاعلاتن تا بر شستی فاعلاتن کنم فعل کرد خواہم یعنی خواہم
اور کرد خواہی یعنی خواہی کرد ھ و عروض محذوف مطموس یا محذوف اخذ و ضرب محذوف مطموس
مثالش شعر کار خویش از جہا کز خود از چہ داری راز ہ کار خویش ار راز داری از سخن چون دار
ت چھٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فع اور ضرب محذوف
مطموس یعنی فاع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے راز داشتن محاورہ ہے یعنی کتمان اور عدم
افشا اور راز داری یعنی مخفی داشتن معنی بیت کے یہہ ہین کہ کام اپنا اپنے جہا کر سے کیون چھپا
اگر چھپا تو سخن مین سے چھپا تقطیع یہہ ہے کار خویشر فاعلاتن جہا کر سخد فاعلاتن از چہ داری
فاعلاتن راز فاع کار خیشر فاعلاتن راز داری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن وار فاع ھ
عروض ہمان و ضرب محذوف اخذ مثالش شعر مرد دانا راز دانا یار باید خوب و گر تو دانا
تر اہم یار دانا بہ و این چہار وزن اخیر نزدیک متاخران مہجور ست ساتوان وزن
عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب محذوف اخذ یعنی فع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع گر تو دا
فاعلاتن نی تر اہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع اور یہہ چارون وزن اخیر یعنی چہارم
ششم ہفتم متاخرون کے نزدیک مہجور یعنے متروک ہین م مسدس ات ح عروض
و ضرب مسبغ مثالش شعر ای نگارا گر تو نیکو تر نہ بینم ٭ تا جز اندر صورتت صورت نگاران
مسدس ات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان مثال جیسا
متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای نگار فاعلاتن گر تو نیکو فاعلاتن تر نہ بینم فاعلاتن
تا جز اندر فاعلاتن صورتت صو فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور
نگارا یا یعنی متکلم جیسے ملاذا اور معاذا یعنی ملاذ من اور معاذ من غیاث سے یا الف تعمیم
تعظیم کے جیسے طالبا اور رصابیا اور نصیرا اور جلالا یہہ بھی غیاث سے ھ ط عروض و ضرب
ہر دو سالم و ہمان است کہ وزن اول ست نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن
اور یہہ وزن وہی ہے یعنے وزن اول کسواسطے کہ زیادت یکحرف ساکن متغیر وزن نہین ہے
یعنی عروض سالم یا مشعث و ضرب مشعث مثالش شعر چند باشد نیک خواہت جفت از

چند باشد دو سہ دارت بازاری ٭ دارد نشعث چنین باشد مثالش شعر چند باشم ہم
بدنیسان بیچارہ ٭ گشتہ شادی زین دل من آوارہ ست دسوان وزن عروض سالم ہے یعنے
فاعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواہت فاعلاتن چنین اندہ فاعلاتن چند باشد
فاعلاتن دو سہ دارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری یعنی ذلیل اور خوار ہے اور عروض
اور ضرب مشعث کی بھی مثال متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشم فاعلاتن ہم بدنیسا
فاعلاتن بیچارہ مفعولن گشت شادی فاعلاتن زین دل من فاعلاتن آوارہ مفعولن یعنے
شادی میرے دل سے دور ہوئی ہم یا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور ہے عروض
ہمان وضرب محذوف وہر دو یکے ست شعر صابری تا کے کنم در عشق تو ٭ راز پنہانی کنون
پیدا کنم ست وزن گیارہوان عروض مقصور ہے یعنے فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان وزن بارہوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
اور دونون وزن ایک ہین مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم در فاعلاتن عشق تو فاعلن راز پنہا فاعلاتن نے کنو پی فاعلاتن دا کنم
فاعلن اور بعضے نسخون مین بجاے در عشق تو با درد عشق ہے اس صورت مین عروض
مقصور ہوگا ہم و اگر عروض و ضرب فعول و فعل و فاع و فع کنند از بدید تقطیع تو آن کرد و از انجملہ
مستعمل بنزدیک متاخران چہارم و پنجم ست ست اور اگر عروض اور ضرب فعول مخبون محذوف
اعرج اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع محذوف اخذ کرین
مدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنون سے مستعمل نزدیک متاخرون کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا چاہیے فاعلاتن فاعلاتن فعول بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلان ہے
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بروزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بروزن فاعلاتن فاعلن
فعلن ہے پس یہہ چارون وزن مدید کے ہین ح انست مراد مصنف علام اما مخفی نماند کہ
فعلان اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید آمدہ نمی شود تم کلامہ کیون نہین آتا کہ

محقق علیہ الرحمہ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مخبون محذوف و ضرب
محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک سے ہے اور الف اور نون آخر مین
کیحروف ہے اور زیادت یک ساکن بھی مغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان
از فروع فاعلاتن ہست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے خبن در فاعلان مقصور
جائز نمیدارند مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز ہے اور رسالہ عبدالواسع
مین فعلان مقطوع مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے قبال ہم مربعات تیج عروض سالم و ضرب
پر ہر دو سالم و ہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرو یا دلربا یا ۞ چونکہ با چاکر نسازی
وزن تیرہوان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان اور وزن چودہوان عروض
اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومہ متن سے
اور اوس مین لفظ چاکر اشارہ طرف اپنے ہے تقطیع یہہ ہے کہ خوبرو یا فاعلاتن دلربا یا
سیکہ با چا فاعلاتن کر نسازی فاعلاتن ح زیر لفظ ہر دو سالم مثالش بیت چشم اندر
انگنی سوی نگاہ ۞ تم کلامہ معلوم ہو کہ شعر مرقومہ متن مین بھی عروض اور ضرب دو
ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق سمجھے اور احتیاج اس مثال کی لکھنے کی
ہم یہہ عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور یو عروض ہمان و ضرب محذوف و ہر دو
مثالش شعر ہر کہ بدخواہد ترا ۞ از بدیہا ہست او بری ات وزن پندرہوان عروض
یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان وزن سولہوان عروض
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون ایک وزن ہین
مرقومہ متن سے ہے معنی شعر کے یہہ ہین کہ اے معشوق تیرے ضمیر مین ظلم و ستم
اگر کوئی تجھکو ظالم خواہ جاہل کہے حق بجانب اوسکے ہے اور سچ کہتا ہے تقطیع
ہر کہ بدخوا فاعلاتن ہد ترا فاعلن از بدیہا ہس فاعلاتن تو بری فاعلن اس جگہہ صاحب
حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بد خوا فاعلاتن ہد ترا از فاعلاتن بدی ہس فا
فاعلن لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم و ضرب محذوف ست نہ مثال عروض مقصور
و ضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش خواہد ترا بر وزن فاعلن محذوف

وکلمہ ازو سابقہ مصرع ثانی خرم ست کہ در وزن اعتبار ندارد گو ییم خرم در فارسی ہر دو حرف زیادہ
معنی مصنف علامہ در فصل ہشتم می آرد و در ہیچ موضع مثالش نیاورد و ییم تمم کلامہ حق یہہ ہے
کہ اس جگہہ داد طالب علمی کی دی ہے قائل ہم و این اوزان ہمہ مثمن اند و حال ایشان ہمچنان است
کہ در ہزج گفتہ شد و اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع کنند مشبع نتوان گفت مستعد شود
اور یہہ اوزان مربع کے بیمہ مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو ہزج مین کہا گیا کہ اوس ہزج کے
اوزان مربع کے نصف مثمن کہے تھے اور اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع لائین اوسکو
مصرع نکہا چاہیے یعنی اوسکو دو مصرع علاحدہ ہم قافیہ نکہا چاہیے اسواسطے کہ رکن دوم مثمن کا
ایسا واقع نہین ہوتا اور یہہ نصف مثمن ہے پس وہ معتقد ہو جاویگا یعنی کہین گے کہ عروض
اوسکا ناپدید ہے ہم مثنی نیز مثالش شعر آفتابی مشکبوئی و بحقیقت این اوزان ہمہ دہ ست
مستدا ول ازانجملہ سہ وزن است مثنے وزن ہفتدہوان کہ مثال اوسکی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے آفتابی فاعلاتن مشکبوئی فاعلاتن اور ان دونون مین یای خطاب ہے
اور حقیقت مین یہہ سب اوزان دس ہین یعنی سترہ مین سات وزن سے ہوئے ہین علاحدہ
نہین وہ تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارہوان اور چودہوان اور سولہوان اور
مستداول اون ہین تین وزن ہین ایک مثمن ہین دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مسدس
مین گیارہوان اور بارہوان کہ ایک ہے تیسرا مربع مین تیرہوان اور سولہوان کہ ایک ہے
ہم رمل مخبون ہمہ ارکان او مخبون آید جز رکن اول کہ سالم شاید و این دلیل ست بران کہ
ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائرہ و فروع سباعی اند و عروضیان گفتہ اند کہ این بحر را
ہیچ عروض و دو ضرب است و بر ہفتدہ وزن آمدہ است ہشت مثمن و شش مسدس و دو مربع
دیکھئے این تفصیلات رمل مخبون ست رکن اوسکے مخبون آتے ہین سوای رکن اول کے
سالم بھی آتا ہے اور یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین ہین یعنی
فعلاتن رکن اصلی نہین ہے دائرے مین بلکہ سداسی فروع سباعی ہین یعنی فعلاتن فرع فاعلاتن
سباعی ہے کسواسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی پائے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن
اور سباعی سے بر خلاف ختن سداسی نہتی ہین پس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرے مین سباعی ہے

رمل مخبون

اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مخبون کو پانچ عروض ہین ایک مخبون یا مشعث یعنی
فعلاتن یا مفعولن دوسرا مخبون مقصور یا مخبون محذوف یعنی فعلان یا فعلن تیسرا محذوف
مخبون یا محذوف اصلم مخبون یعنی فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف اخذ یعنی فاع
یا فع پانچوان مخبون مسبغ یا معری یعنی فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین ایک مخبون
یعنی فعلاتن دوسری مشعث یعنی مفعولن تیسری مخبون مقصور یعنی فعلان چوتھی مخبون محذوف
فعلن پانچوین مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن چھٹی محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل ساتوین محذوف
اصلم مخبون یعنی فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنی فاع نوین محذوف اخذ یعنی فع دسوین
مخبون مسبغ فعلیان اور سترہ وزنون پر آئی ہے آٹھ مثمن اور چھ مسدس اور دو مربع
ایک مثنی اس تفصیل سے ہم مثمنات عروض و ضرب ہر دو مخبون مثالش شعر
سکنم با تو نمیدانم چہ سود دم ہجران حیلہ ندانم کز غشقت بگریم
مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن مثال اوسکی جو متن مین ہے تقطیع یہہ ہے چکنم ہر فعلاتن
با فعلاتن نمیدا فعلاتن و چہ سود دم فعلاتن ہجرانی فعلاتن لندانم فعلاتن کز غشقت فعلاتن
فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہہ ہے سعدی کہتا ہے شعر گفتہ بودم چو بیائی غم دل
با تو بگویم چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی اور بعضے اس وزن کو شانزدہ رکنی کہتے ہین جیسا
خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے شعر رنگ رخسار و دو رگوش و خط و قد و خند و نار
خال لبت ای سرو پریرو سمنبر شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است
طرف چشمہ کوثر کذا فی الحدائق ہم سبا عروض مخبون یا مشعث و ضرب مشعث مثالش
بدو رخ ماہ تمامی بدو زلف چو عبیری بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی وا این
استحقاق آن نیست کہ وزنی مقرر کنند چہ مسکن وزن اول است وزن دوسرا عروض
یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع
یہہ ہے بدو رخ ما فعلاتن ہتمامی فعلاتن بدو زلفک فعلاتن چو عبیری فعلاتن بدو لب فعلاتن کر قندی فعلاتن
فعلاتن یا دامی مفعولن اور یہہ وزن استحقاق نہین رکھتا کہ اسکو وزن جداگانہ مقرر کرین سوا اسکے کہ مسکن
اول کا ہے جو ضرب مین واقع ہو سکون العین فعلاتن کا ہم سوم عروض مخبون

یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور مثالش شعر منم از عشق تبی ماندہ بہ تنہا تہ بار دہ
کہ برخ ماہ تمام ست و بدل سنگ خام ◆ و عروض ہمان و ضرب مخبون محذوف و بحقیقت ہمان
ست وزن تیسرا عروض مخبون مقصور یعنی فعلات یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعلان مثال متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم عشش فعلاتن قتبی من فعلاتن ہ تنہا
فعلاتن ربدرہ فعلان کہ برخما فعلاتن ہتماسس فعلاتن تبدلشن فعلاتن گرِخام فعلان اور یہ وزن
چوتھا عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی وزن ہے
لہذا دوسری مثال کی بھی حاجت سنجانی اور نہ لکھی اور شعر مین تیمار یعنی فکر و اندیشہ کردن ہے
اور رخام یعنی سخت ہے ہم ۵ عروض ہمان و ضرب مخبون محذوف مسکن و عروضیان این ضرب را
ابتر میخوانند و خطا است مثالش شعر نکشم جور کسے کو ز وفا دور بود ◆ ندہم دل بکسے کو نکند لدارے ندارد
و اگر ضرب مخبون مقصور مسکن باشد چنانکہ مثالش ہمین تواند بود و این وزن ہم استحقاق انفراد
چہ تفاوت با وزن گذشتہ جز بسبب قافیہ و تسکین یا تحریک نیست پانچوان وزن عروض
وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون العین اور عروضی
اسکو ابتر کہتے ہین یہہ خطا ہے کسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور ابتر محذوف مقطوع ہوتا ہے
بدون خبن کے ان تلفظ مین البتہ ایک سبب ہے مثال اوسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے
نکشم جو فعلاتن رکسیکو فعلاتن زوفاد و فعلاتن بود فعلن ندہم دل فعلاتن بکسیکو فعلاتن
نکند دل فعلاتن واری فعلن و اگر ضرب مخبون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان بسکون عین حکم اوسکا
بھی وہی ہوگا جو فعلن مین کیا گیا اور یہہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنی جداگانہ ہو
اسواسطے کہ تفاوت وزن گذشتہ سے نہین رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے
کہ ایک جگہہ فعلن متحرک العین اور ایک جگہہ فعلن بسکون العین واقع ہوا ہے اور سوا اسکے
کہ ایک جگہہ تحریک ہے اور ایک جگہہ تسکین ح و کلام درینجا در نفس وزن ست قطع نظر
از قافیہ و آن از سکون یا ساکن مخالفت نمی شود کما مر سابقا تم کلامہ قائل ہم و عروض ہمان
و ضرب محذوف مقطوع مخبون مثالش بیت اگر این شود می جان من از درد فراق ◆
بہمہ جور من از عشق تو خوشنود می ◆ و ضرب محذوف اعرج مخبون ہمین حکم دارد مثالش

عروض دہنا یعنی مجنون مقصور فعلان یا مجنون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مجنون
یعنی فعل ہجر یک بیت مثال جیسا کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے اگر مین فعلاتن شودی
جدا فعلاتن نشنم در فعلاتن و فراق فعلان ہمہ جو فعلاتن رنشنر عشق فعلاتن نخشنو فعلاتن دمی
فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعول بھی حکم رکھتی ہے وزن میں کسو اسطے کہ فقط ایک
ساکن زائد ہے اور لفظ خوشنو دقلب خوشنود وخوشنون کہ وند اور ون دونون کلمہ نسبت کے
ہین بہار عجم سے کذا فی الغیاث اور اگر بجاے خوشنودمی خوش بودمی کہیے معنی صاف
ہوجائین ھم ز عروض محذوف مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون وضرب محذوف اعرج
مجنون بر ینگونہ بیت ندہد ہنر بتو دل شمنی تا زید ۔ چو یکی راکشتی بیکنہی ای نگار ۔ واگر عروض
ہمان باشد با ضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بود ت ساتوان وزن عروض محذوف
مقطوع مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعول اور ضرب محذوف اعرج مجنون
یعنی فعول بیت مثال کی جیسا کہ متن میں ہے اوس میں شمن بمعنی بت پرست مراد عاشق
معنی یہ کہ کوئی عاشق تجھکو دل نہ دیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق بیگناہ کو قتل کریگا
تقطیع یہ ہے ندہد نے فعلاتن ہنر بتو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن زید فعل چو یکی را فعلاتن کشتی
بی فعلاتن گنہی ای فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعول ساتھ ضرب
مجنون محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا ص ح عروض محذوف مطموس یا محذوف
احذ وضرب محذوف مطموس بر ینگونہ بیت دہن کو چاک چون تنگ دل عاشق ۔ نہ کہ چون
حقہ اگندہ بمروارید ۔ واگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف احذ ہمچنین باشد ت آٹھوان وزن
عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنی فاع
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے دہنی کو فعلاتن چک چون فعلاتن تنگ دل عا فعلاتن شق فع
حقہ حق فعلاتن قہ اگن فعلاتن دہ بمروا فعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی فع یا فاع
ساتھ ضرب محذوف احذ کے یعنی کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہو م مسدسات ط عروض
مجنون مسبغ یا معری وضرب مسبغ ہی عروض وضرب مجنون معری بر ینگونہ بیت طرب انگیز
ومی آور صبوحی ۔ کہ حریف ست وبہار ست وجوانی ۔ واین ہر دو یک وزن ست ت مسدسات

نوان وزن عروض مجبون مسبغ یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فعلیان
دسوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے طربگی فعلاتن زمیا ور فعلاتن بصبوحی فعلاتن کہ لطیفش فعلاتن تبہارس
فعلاتن بجوانی فعلاتن اور یہہ دونون ایک وزن ہین صبوحی بفتح اول شراب بامداد کشیدنے
اور مصطلحات مین شراب پینا وقت صبح کذا فی الغیاث اور حریف ہم پیشہ و ہم کار تخبیا اور صراح
اور کنز سے ہم یا عروض مجنون یا مشعث وضرب مشعث بر ینگونہ بیت اگر ایدون کہ ہمی دانشش
ورزی ٭ زہمہ خلق نکونامی یابی ٭ واین وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چہ مسکن وزن گذ
ست گیارہوان وزن عروض مجنون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی
مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے اگر بد و فعلاتن کہ ہمیہ افعلاتن نشو رزی مفعولن
رہمہ خل فعلاتن فنکونا فعلاتن می یابی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہین ہے کہ مفرد مقرر
کرین یعنی جدا گانہ کہین کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنی فعلاتن مسکن ہوکر مفعولن
ہوا ہے ہم یب عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف وضرب مجنون مقصور بر ینگونہ بیت
دلم از عشق تو شد خستہ وریش ٭ تو مکن جور برین عاشق خویش ٭ تیج عروض ہمان وضرب
مجنون محذوف و بحقیقت ہمان ستاست بارہوان وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان
متحرک العین یا مجنون محذوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک العین
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے دلم از عشق فعلاتن تو شد خس فعلاتن تہ وریش فعلان تو مکن جو
فعلاتن ربر ی عا فعلاتن شق خویش فعلان تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین یہہ وہی وزن دوازدہم ہے ہم یا عروض
ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن و عروضیان ابتر گویند بسہو و این وزن را ہم استحقاق الفراد
ست چودہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن
بسکون عین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہین سہو سے کسواسطے کہ بحذف او تقطیع ابتر ہوتا ہے
اور یہان خبن لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق الفراد کا نہین ہے بلکہ وہی وزن دوازدہم
و سیزدہم ہے ہم مربعات یہہ عروض مجنون معری یا مسبغ وضرب مسبغ بر ینگونہ بیت

یعنی پندرہواں وزن ہے و ہر دو مصراع چکمش ہمان ہست مربعات پندرہوان

مخبنون کر ساند + پیران یاد دلارام + مثمن مسبغ مجنون مسبغ یعنی فعلیان اور ضرب مسبغ ای

وزن عروض مخبون معرے یعنی فعلاتن یا مسبغ ای مجنون مسبغ یعنی فعلیان اور ضرب مسبغ ای

مخبون مسبغ یعنی فعلیان مثال مرقومہ متن ہے تقطیع سخنی من فعلاتن کر ساند فعلاتن برا فعلاتن

دلارام فعلیان اور افتاد پر شعر بیت یعنی نزدیک ہے وزن سولہواں عروض اور ضرب دونون

معرے یعنے فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن پانزدہم ہے هم مثنی بزیر بنگو نہ بیتا

شادیم + پبستی ست یعنے وزن سترہواں جیسا کہ شعر اوسکی مثال کا مرقومہ متن ہے

تقطیع یہہ ہے مثنی بزیر فعلاتن شادیم فعلاتن پبستی فعلاتن مصرع ثانی مین معتبر ہے هم وتحقیقت این

اوزان عاید با ہشت وزن ست وانچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع ست متروک ست

و مقصور و محذوف مقبول تر از دیگر ہاست و تسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند و با غیر مسکن

خلط کنند اور حقیقت مین یہہ اوزان ہشتگانہ عاید یعنی راجع طرف آٹھہ وزنون کے ہین

یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم اور شانزدہم

باقی رہے آٹھہ وزن اور اون مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس مین فعول یا فعل یا فاع

یا فع ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین اوسط

متحرکون مجنون مین سب جگہہ استعمال کرتے ہین اور ساتھہ غیر مسکن کے خلط کرتے ہین یعنی

کسی جگہہ فعلاتن اور کسی جگہہ مفعولن ہو تو جائز ہے هم وچون ہمہ مسکن بود بیت از اسباب بود

چنانکہ در ہزج گفتہ آمد و اینجا دہ وزن متوالی برخیزد بتفاصیل یا یک سبب خفیف در مصراع اطول

از دوازدہ سبب تا مصراع اقصر از شش اسباب و این غریب تر ست از آنچہ در ہزج گفتیم و فرق میان

اوزان مشترک کہ این ست جز بوزان متوالی یعنی ہزج و رجز و رمل در مصراعہا و دیگر در قصیدہ ظاہر

شود و ہمچنین بیان و دیگر اوضح ست اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی مفعولن مفعولن مفعولن

مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیسا کہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہہ دس وزن متوالی پیدا ہونگے

مین بفاصلہ ایک ایک سبب خفیف اور مصرع اطول بارہ سببون کا ہوگا اور مصرع اقصر چھہ سببونکا

اور یہہ غریب تر اور نادر تر ہے اوس سے جو ہزج مین کہا ہے یعنی ہزج مین مربع ایک وزن

نکلے تھے اور یہان رمل مین مثنی ایک نکلتی ہین مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ مثمن ہے

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گر جاسے ایک مفعولن یعنی مثنی رہجاے
تو نو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک مثنے جملہ دس وزن پیدا ہوتے ہین کسو اسطے کہ یہ
بحر مثنی ابھی مستعمل ہوئی ہے بخلاف ہزج کے کہ وہ مثنے نہین آئی ہے قولہ اینجا دو وزن
متوالی برخیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت وزن از آنہا ازین بحر باشد و باقی از رجز و ہزج الی آخرہ
معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین اون مین بھی بعضو نکو
متردک لکھا ہے اور جو کوئی وزن یکمی پنج سبب اور یکمی ہفت سبب اور یکمی ہشت سبب بجہت
عدم استعمال کے نہین لکھا صاحب میزان کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے
ہین پس یہہ گمان باطل ہے اور یہان غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان سے
اور فرق درمیان اوزان مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پائی جاتی ہین اور
مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جاے گا
کہ یہہ ارکان مزاحف اوس بحر کے ہین اور اسیطرح اور مواضع مین یعنی تمیز ارکان مزاحف
کی اوس بحر سے ہوتی ہے جسمین واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا ہے
هم و متاخران را وزنی خوش است کہ برمل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول بگیرند و یکی
سالم تا بیتی از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش اینست بیت بچمن برآئی ز دری سیہ
بہار بشکن ٭ سر غمزہ بجنبان صف روزگار بشکن ٭ اینست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن
ت اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن خوش آیندہ ہے کہ اوسکو رمل مین تقطیع کیا جاتا ہے
جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت
فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بچمن بفعلات
رای روزہی فاعلاتن سیہ بہار فعلات بشکن فاعلاتن سر غمزہ فعلات اہی بجنبا فاعلاتن
صف روز فعلات کار بشکن فاعلاتن یہہ ہین بحر مین دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اوسکے
هم سریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش در دائرہ مستفعلن مستفعلن مفعولات
دو بار است و وافی و مشطور بکار دارند و آنرا در تازی دو عروض و شش ضرب است و
بر شش وزن آمدہ و ابیاتش اینست یہہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنی تازی اور فارسی

ہین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور
وافی اور مشطور استعمال کرتے ہین اور اوسکی استعمال تازی مین دو عروض یعنی مطوی
مکشوف فاعلن یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنے مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہین
اور چھہ ضرب ہین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بسکون
عین اور مخبول مکشوف فعلن بتحریک عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہین
اور چھہ وزنون پر آئی ہے اور بیتین اوسکی یہہ ہین م شعر اَزْمَانُ سَلْمٰی لَا یُرٰی مِثْلُهَا
الرَّاؤُنَ فِیْ شَامٍ وَّلَا فِیْ عِرَاقْ ٭ عروض مطوی مکشوف است و ضرب مطوی موقوف ت
پہلا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی
موقوف یعنی فاعلان ہے ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث سے
اور سلمی نام معشوقۂ عرب اور شام اور عراق دونون ملک بحسن و خوبی مشہور ہین اور الرّاؤن
مین رای مشددہ اول متعلق مصرع اول ہے اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنی یہہ ہین زمانی
سلمی کی نہین دیکھی مانند اونکے دیکھنے والون نے شام مین اور نہ عراق مین تقطیع یہہ ہے
ازمان سل مستفعلن ما لا یری مستفعلن مثلهر فاعلن را اونفی مستفعلن شا مو و لا مستفعلن فی عراق
فاعلان م ب شعر نَاجَ الْهَوٰی رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَا ٭ مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِّلْ ٭ عروض
و ضرب مطوی مکشوف است ت دوسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین
دونون مطوی مکشوف ہین یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرای کا مانند کنار کہ آگ اوسکی
دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلولق بمعنی کہنہ اور مستعجم بمعنی ساکت مجم سے کہ بمعنی
بمعنی گنگ شدن ہے غیاث سے اور محوّل ریگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب مین
لکھا ہے کہ محول اور ماحل زمین و شہر قحط رسیدہ معنی یہہ ہین کہ اوٹھایا یعنی پیدا کیا عشق کو
نشان مکانات نے اوس موضع مین کہ جس مین درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منقلب الاحوال
تقطیع یہہ ہے ناجلہو مستفعلن رسمن بذا مستفعلن تلغضا فاعلن مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن
محولو فاعلن م ج شعر قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِیْلِ الْخَنَا ٭ مَهْلًا فَقَدْ اَبْلَغْتَ اَسْمَاعِیْ ٭ عروض
ہمچنان ست و ضرب اصلم ست تیسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض وہی یعنی مطوی مکشوف

فاعلن اور ضرب اصلم یعنی فعلن بسکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش و بیہودہ منتخب سے اور مہل بمعنی زبان غیاث سے معنی یہہ ہین کہ کہا معشوقہ نے درحالیکہ قصد نہین کیا گیا تھا بسخن فحش زبان سے کہ تحقیق پہونچایا تونے اوس سخن فحش کو میرے کانون مین تقطیع یہہ ہے قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن للخنا فاعلن مہلن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن ماعی فعلن هم شعر اَلنَّشْرُ مِسْکٌ وَالْوُجُوہُ دَنَانِیرٌ وَاَطْرَافُ الْاَکُفِّ عَنَمْ ٭ عروض و ضرب ہر دو مخبول مکشوف ست واین چہار وافی ہست هم چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون مخبول مکشوف ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین بو معشوقون کی مانند بوی مشک ہے اور مونہہ اونکے مثل دینارون کے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان حنا بستہ مثل عنم سرخ ہین اور عنم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز مین کہ پھل اوسکے سرخ ہوتے ہین اونکو تشبیہ دیتے ہین انگشتان حنا بستہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہہ ہے النشر مس مستفعلن کن ولوجو مستفعلن ہدنا فعلن نیر وو اط مستفعلن راف لاکف مستفعلن فعنم فعلن اور یہہ چارون وزن وافی کے ہین هم شعر سَیُغْنِیْ فِیْ حَاقَاتِہَا بِالْاَبْوَالِ ٭ عروض و ضرب یکی است و این سہ ست پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنی مشطور ہے اور یہہ تینون یعنی مفعولان معنی یہہ ہین کہ گراتے ہین وہ ناقی کنارہای فرج سے اپنی پیشاب تقطیع یہہ ہے ینضحن فی مستفعلن حاقاتہا مستفعلن بالابوال مفعولان هم شعر یَاصَاحِبِیْ رَحْلِیْ اَقِلَّا عَذْلِیْ ہمچنان است وآن مکشوف ست و ہر دو وزن از مشطور ست چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے اوسی طرح پر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہین بسبب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف ہے یعنی مفعولن معنی یہہ ہین ای دو صاحب ہم منزل میری کم کرو بار شتر میرا رحل بالفتح مسکن و منزل و رخت و اسباب و پالان شتر و کوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عذل بکسر اول و سکون ثانی بار یکطرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہین غیاث سے حاصل ای دو یار پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تمام کلام سے ظاہر ہے کہ عدل بمعنی ملامت خلاف مقام ہے اور عدل بمعنی بار یکطرف شتر موافق مقام تقطیع یہہ ہے یاصاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن لاعدلی مفعولن اور یہہ دونون وزن مشطور کے ہین هم و بطریق زحاف دیگر ارکان مخبون و

مطوی و مخبول را روا دارند و ضربہای مشطور مخبون روا دارند ست اور بطریق زحاف کے یعنی
بطریق تغیرات جائزہ کے اور ارکان مخبون یعنی مفاعلن اور مطوی یعنی مفتعلن اور مخبول یعنی
فعلتن روا رکھتے ہین اور ضربہای مشطور مخبون روا رکھتے ہین یعنی مفعولان اور مفعولن کو
ضرب مشطور مین فعولان اور فعولن بھی کر لیتے ہین هم وا ما بپارسی ارکان ہمہ مطوی بکار دارند
و بر سالم و مخبون شعر نیامدہ است الا آنچہ عروضیان بہ تکلف گفتہ اند از جہت تشبہ بعرب و گفتہ اند
و را سہ عروض است و ہشت ضرب و بردہ وزن آوردہ اند باین تفصیل ست دا اما فارسی مین
ارکان مطوی استعمال کرتے ہین اور سالم اور مخبون مین شعر نہین آتا ہے الا جو کچھ عروضیون نے
بہ تکلف کہا ہے بجہت تشبہ بعرب سمجھا چاہیے اور کہا ہے کہ اوسکے تین عروض یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور آٹھہ ضربین ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی
مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعولن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم مقصور
فاع اور اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت مین مخبون
مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہین ہے یعنی فعلن بسکون العین کہ وزن چہارم مین ضرب ہے
اور اوسکو عروضیون نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت مین وہ فعلن متحرک العین کو
مسکن کیا ہے پس ضربین آٹھہ ہوئین نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پر لائے ہین اس تفصیل سے
هم ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف برینگونہ بیت چون نزنم دست
بتو ای ترک تو ٭ جز تو کسی نیست مرا دستگیر ست پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا
مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن
مین ہے تقطیع یہہ کہ چون نزنم مفتعلن دست بتو مفتعلن ای ترک تو فاعلن جز تو کسی مفتعلن نیست مرا
مفتعلن دستگیر فاعلان اور ترک بمعنی معشوق ہے هم ب عروض ہمان و ضرب مطوی مکشوف
و بحقیقت ہمان وزن اول ست ست دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہہ حقیقت مین وہی وزن اول سے ہے هم ج عروض مطوی
مکشوف و ضرب مخبون مکشوف برینگونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روی زمین ٭ خبر تو مرا یار دگر نیست ٭

تیسرا وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین مثال
جیساکہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے ماہ رخا مفتعلن مرہمر و مفتعلن ایزمی فاعلن خنجر تمر مفتعلن یار دگر
مفتعلن نشتر و فعلن اور نشتر و یعنی نشترا وار نہین ہے ہم ہر عروض ہمان و ضرب اصلم گفتہ اند داین
سہو است چہ اجتماع طی لازم است و بحقیقت مخبول مکشوف مسکن است مثالش بیت لب پستہ تو ہست
شفاے دلم ٭ زانکہ شد او خستہ بادام است ٭ واین وزن مسکن وزن سوم است ست چوتھا
وزن عروض وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے لکھی ہے یعنی جب
مفعولات سے وتد گر جاے مفعو رہے مقام پر اوسکے فعلن مسکون العین لائین اور یہہ
سہو ہے اسواسطے کہ یہان سریع مطوی مین طے لازم ہے پس جب اصلم کہا طے کہان رہا
لہذا اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے کہ خبل اجتماع خبن و طے ہے اور جب اسکو مسکن
کرین فعلن مسکون العین ہو معنی بیت مثال مرقومہ متن کی یہہ ہین کہ لب تیرے میرے دل
کے واسطے شفا ہین اسلیے کہ یہہ تیری آنکھہ کا بیمار ہے اور وہ موافق اور مناسب بیماری کے
چاہیے تقطیع یہہ ہے لب پستہ تو مفتعلن ہست شفا مفتعلن ای دلم فاعلن زانکہ شد مفتعلن خستہ با
مفتعلن دام است فعلن اور یہہ وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے تین جگہہ
غلط لکھا ایک یہہ کہ مخبول مکشوف کو مخبون مکشوف لکھا اور نشتر د بروزن فعولن یہی نہین ہے
بلکہ بروزن فعلن ہے دوسرے یہہ کہ اینجا طے لازم است پر یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اجتماع طی لازم آست
وازان مفتعلن شود پس اگر آنرا اصلم کنند بروزن فعل باشد نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ ضرب مین
رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہی نہ مستفعلن کیونکہ اسواسطے کہ سریع مثمن نہین آتی پس مفعولات سے
اصلم فعلن ہوگا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے گمان کیا تیسرا اغلاط وزن آیندہ مین ہے ۵
عروض و ضرب ہر دو مخبول مکشوف بر نگیو نہ بیت قبلہ من روی تو با د قریش ٭ قبلہ ازین بہ نبود
بہمان ٭ و عروض ہمان و ضرب اصلم و سخن در وہمان است کہ گفتہ آمد ست پانچوان وزن عروض
اور ضرب دونون مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
قبلہ من مفتعلن روی تو با مفتعلن د قریش فعلن قبلہ ازین مفتعلن بہ نبود مفتعلن بہمان فعلن چھٹا وزن
عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی اصلم کہتے ہین اور کلام اسمین

وہی ہے جو کہا گیا یعنی سطے لازم ہے اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے
اس جگہ حاشیہ پہ لکھا ہے ح تقطیعش قبلا من مفتعلن روا جا مفتعلن ہے تشد فاعلن قبلا زی مفتعلن
جنبو مفتعلن و رجہان فاعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ مخبول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع نظر
اسکے اگر عروض و ضرب فاعلن ہو وہ وزن اول ہے ہم زعروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف
ضرب اصلم مقصور برانیگونہ بیت سنگدل آن یار بے آزرم ۞ یکشبم از خود نکند شاد ۞ ح
عروض ہمان و ضرب اصلم محذوف و بحقیقت ہمان است ساتوان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے
سنگدلا مفتعلن یار با مفتعلن زرم فاع یکشبم مفتعلن خد نکن مفتعلن شاد فاع آزرم بفتح زا معجمہ و
سکون را مہملہ شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطائف اور جہانگیری اور
برہان اور مدارسی کذا فی الغیاث آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف
یعنی فع اور یہہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ہفتم اور ہشتم ایک وزن ہے ہم ط مشطور و
ضرب موقوف برینگونہ ع در سر من جز ہوس جانان نیست ۞ ہی ہم مشطور ضرب مکشوف
برینگونہ بیت باردگر آن بت من باز آمدست نوان وزن مشطور اور ضرب موقوف یعنی مفعولان
ذکر عروض کا نکیا اسواسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک ہے مثال جیسی متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے در سر من مفتعلن جز ہوسی مفتعلن جانانیس مفعولان دسوان وزن بھی
مشطور اور ضرب مکشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے باردگر مفتعلن
آن بت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور مین لکھا اور مثال دوم مشطور مین
بیت اشارہ یہہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونون کہہ سکتے ہین ہم د بنزدیک متاخران مستعمل
وزن اول است و دوم از سالم مثال برینگونہ گویند بیت دلخواہ من بر من ستمگار شد ۞ بی ہیچ
جرمی مرا کرد خوار ۞ و از مخبون برینگونہ بیت چرا نمردی کنی بار ہی ۞ چرا ہمی کنی دلش را بدردہ
و دیگر بارا ہمہ مثال آوردہ اند ولیکن ناخوش و متکلف باشدست اور نزدیک متاخرون کے
وزن اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن سالم کا جسکی مثال مرقومہ متن ہے تقطیع دلخواہ
من مستفعلن بر من ستم مستفعلن گار شد فاعلن بی ہیچ جر مستفعلن می مرا مستفعلن کرد خار فاعلن

اور مجبون اوسی سالم کا جو مثال مسطورہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چرا نمر مفاعلن دمی کنی مفاعلن
بار ہے فاعلن چہ راہمی مفاعلن کنی دلش مفاعلن را ببرد فاعلان اور مثالین اور وزنون کی بہی
بہ تشبہ عرب لائے ہین مگر ناخوش اور تکلیف دہندہ ہین اور رہی بمعنی بندہ یعنی عاشق هم **قریب**
این بحر بپارسی گویان خاص است و اصلش در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بارست و
در بنا مکفوف بکار دارند موفور یا اخرب وہر دو را دو عروض و چہار ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر ششش
وزن آمدہ است و مکفوف را دو وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول
مقصور دوم محذوف و بتحقیقت ہر دو یکی است مثالش اینست **بیت** فغان زان سر زلفین تابدار
فرو ہشتہ زیاقوت آبدار **ت** یہہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے
مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے دو بار اور استعمال مین مکفوف ہے موفور یا اخرب
موفور وہ کہ جسمین خرب نہو یعنی مفاعیل اور اخرب مفعول اور دونوکی دو عروض ہین یعنی
سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ
اور کہا ہے کہ چہہ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف کے دو وزن لائے ہین ایک کا عروض
مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین ہین اول مقصور یعنی فاعلان اور دوم
محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہہ دونون ایک ہین مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
فغان زاس مفاعیل ر زلفین مفاعیل تابدار فاعلان فرو ہشت مفاعیل ز یاقوت مفاعیل آبدار
فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسارہ ہے هم و اخرب را چہار وزن آوردہ اند دو عروض
و چہار ضرب اعروض سالم و ضرب مسبغ و این پسندیدہ نیست چہ از دائرہ زیادت ست مثالش
بیت شمشیر بزد کف دہندہ * خود ہر چہ جز این بود محال **است** اور اخرب کے
چار وزن لائے ہین اور دو عروض لائے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین لائے ہین
سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ فاع لیات اور یہہ
پسندیدہ نہین ہے کسواسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے مین مسدس
اور مثمن نہین آئی ہے کسواسطے کہ سریع اور قریب اور مہمل اول یعنی جدید انکی اوایل مین
رکن مکرر آیا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لاتے ہین بیت مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی

یہہ ہے شمشیر مفعول بر ندش معول کف دہندہ فاع لاتن ضرب مفعول خبر ابب مفعول معنی سبب محال
فاع لیان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق اور محال بمعنی باطل ضرب ہر دو سالم
شالش بیت باران کہ زمین پاک و شستہ دارد ٭ چون گرد دل من غم ہمی نشوید ت دو مصراع اوسکے
عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کی جیسا کہ متن میں ہے معنی یہہ ہین کہ باران زمین کو
پاک اور شستہ رکھتا ہے سبب کیا کہ میرے دل سے غبار غم نہین کھوتا تقطیع باراکہ مفعول ہے پاک
مفاعیل شستہ دارد فاع لاتن چو گرد مفعول دل من غمہ مفاعیل می نشوید فاع لاتن ضرب عروض
مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر ینگونہ بیت با مردم ناسازگار طبع ٭ بیچارہ شود مرد سازگار ٭
ت تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہو تقطیع اوسکی یہہ ہے با مرد مفعول م نا ساز مفاعیل گار طبع
فاعلان بیچار مفعول شود مرد مفاعیل سازگار فاعلان هم عروض ہمان است و ضرب محذوف
و بحقیقت ہمہ سہ وزن بیش نیست و حکم تسکین اوسط ہمان است کہ گفتہ آمد و این بحر نزدیک
متاخران ہم متروک است ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن و حقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ دونون مکفوف موقوف
ایک ہین اور چارون ضرب دو اور حکم تسکین اوسط کا وہی ہے جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنی
جائز ہے پس مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہہ بحر بھی نزدیک متاخرین کے
متروک ہے هم منسرح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دایرہ مستفعلن مفعولات
مستفعلن دو بار باشد و در بنا وافی و منهوک آید و اورا یک عروض بود و سہ ضرب و بہ سہ وزن
آید یکے وافی و بیتش اینست ت یہہ بحر دونون زبانون مین یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل
اور اصل اوسکی دایرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار اور استعمال مین وافی اور
منهوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہے یعنی سالم مستفعلن اور تین ضرب ہین یعنی مطوی
مفتعلن اور موقوف یعنی مفعولات اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی
بیت اوسکی یہہ ہے هم شعر اِنَّ ابْنَ زَیْدٍ لَا زَالَ مُسْتَعْمِلًا ٭ لِلْخَیْرِ یُفْشِی فِی مِصْرِہِ الْعُرْفَا
عروض سالم و ضرب مطوی است ت پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مطوی یعنی

منسرح

مفتعلن سے بیت مثال کی جیساکہ مسطورہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ان بنی زمی مستفعلن
ویلا قوال مفعولات مستعلن مستفعلن للخیر لیت مستفعلن سی فی مصر مفعولات هلعرفا مفتعلن عرف
بالضم نیکوئی اور احسان اور بضم را بھی آیا ہے منتخب سے معنی یہہ ہین تحقیق کہ پسر زید ہمیشہ
استعمال کرتا ہے خیر کو فاش کرتا ہے اپنے شہر مین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان بضمتین دین
مبالغة او ضرورة تم کلامہ قال هم دو منهوک یکے را ضرب موقوف ومثالش اینست ب شعر
صَبْرًا بَنِي عَبْدِ الدَّار ٭ ودیگر را ضرب مکشوف ومثالش اینست ح شعر وَیْلُمِّ سَعْدٍ سَعْدَا ت
اور دو منهوک یعنی مثنی ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا ہے
بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبدد ار مفعولان
معنی یہہ ہین کہ صبر کرو اے پسران عبد دار اور دوسری منهوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولن
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ویلم مسع مستفعلن دنسعدا مفعولن معنی یہہ ہین کہ خرابی ہے واسطے ام سعد کے کہ نام بھی اوسکا
سعد ہے اور ویلم سعد اصل مین ویل لام سعد تھا اور سعدا منصوب باعنی ہے هم وبطریق زحاف
در ہمہ ارکان غیر ضربہا خبن وطی وخبل بکار دارند الا در رکن عروض کہ اگر خبل کنند تا ی مفعولات
پنج متحرک متوالی شود ونشاید ودر ضربہاے منهوک خبن بکار دارند و وزنی دیگر یافتہ اند کہ خلیل
نیاوردہ است وآن وافی است عروض سالم وضرب مقطوع ست اور بطریق زحاف کے
سب ارکان مین سوا ضربون کے خبن یعنی مفاعلن اور فعولات اور طی یعنی مفتعلن ومفاعلات
اور خبل یعنی فعلتن اور فعلات استعمال کرتے ہین الا رکن عروض مین خبن اور طی لاتے ہین
خبل نہین لاتے کس واسطے کہ اگر خبل لائین تا ی مفعولات سے مل کر پانچ متحرک متوالی جمع
ہو جائین اور یہہ منع ہے مثلا کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا اور فا اور عین اور لام اور
تا ر ثانی پانچ متحرک جمع ہون اور پانچ متحرک جمع نہین ہوسکتے اور اضراب منهوک مین
خبن یعنی فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہی کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے
اور وہ وافی ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی حاجت نہین
کہ وزن اول وافی مین اگر عرفا کو بسکون را پڑہے مثال اسکی ہو جاسکے ح قولہ وزنی دیگر آہ

باید دانست کہ وزنی مقطوع الضرب کہ در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور است این بیت
وَاکَ وَقَدْ اَذْعَرَ الوحوشَ بِصَاتِبٍ اَلخَدِّ رَحْبٍ لَبَانُہٗ مُجْفَرٌ؛ یعنی آنکس حالی کہ ترسانید
وحشیان را بکشادہ رخسار فراخ است سینہ او و واسع است تقطیعش ذاکو قد مفتعلن اذعرلو
فاعلات حوش بصا مفتعلن تلخد ورح مستفعلن بلبانہو فاعلات مجفر مفعولن اما مخفی نماند کہ
درین وزن عروض ہم مطوی است نہ سالم چنانکہ محقق علام میفرماید و شاید کہ مصنف علام را اشتباہی
سالم العروض ومقطوع الضرب بہم رسیدہ باشد اما دیگر عروضیان بر مقطوع الضرب اکتفا می نمایند
قائل هم و اما پارسی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات چہار بار باشد ووافی ومجزو ومشطور
یعنی مثمن ومسدس ومربع بکار دارند وہمہ ارکان مطوی مستعمل است وعروضیان گویند اورا
سہ عروض وہشت ضرب است و بر دوازدہ وزن آمدہ است چہار مثمن وشش مسدس دو مربع
بدین تفصیل است اما فارسی میں اصل اس بحر کی دائرے میں مستفعلن مفعولات چار بار ہے اور
وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کرتے ہیں اور سب ارکان مطوی
یعنی مفتعلن فاعلات مستعمل ہیں اور عروضی کہتے ہیں کہ اوسکے تین عروض ہیں یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع یا اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی معرے مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور آٹھ ضربیں ہیں یعنی
مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع اور اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معرے مفتعلن اور اعرج مفعولان
اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن میں مفعولات سے بنے اصلم مقصور
اور اصلم محذوف ہو اور جب مسدس میں مستفعلن سے بنے احذ مقصور اور احذ محذوف
پس لفظ میں ایک ہیں اگرچہ اعتبار دو ہیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربیں لکھیں کہ ا
کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سریع میں دو مقطوع تھے ایک فعلن
فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے وہان دونوں شمار ہیں لیے کہ صورتیں دو تھیں
لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہاں بھی شبہ کیا اور یہہ لکھا ح مطوی موقوف ومطوی مکشوف
واصلم مقصور ومذال واعرج ومقطوع واحذ مقصور واحذ محذوف ومطوی معری اصلم

واین ہمہ دہ بود نہ ہشت چنانکہ مصنف فرمودہ تم کلامہ فقائل اور یہہ بحر بارہ وزنون پر آتی ہے چار مثمن اور چہہ مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف بر ینگونہ بیت ترک من آن خوبروی سیمبر و مہر جوی* قامتش آزادہ سرو روی چو ماہ تمام* وچون این وزن چہار خانہ شود مسمط یا غیر مسمط رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار روارند بر قیاس عروض وضرب ت مثمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ترک منا مفتعلن خوبروی فاعلات سیمبر و مفتعلن مہر جوی فاعلان قامتشا مفتعلن زادہ سرو فاعلات روی چما مفتعلن ہے تمام فاعلان اور جو یہہ وزن چہار خانہ ہو یعنی با قافیہ اور غیر مسمط یعنی بے قافیہ رکن دوسرا دونون مصرعونکا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف یعنی فاعلان استعمال کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع مین رکن دوم ہم قافیہ وضرب ہوگا اور اشعار مین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بروزن فاعلن خواہ فاعلان پس اگر چہار خانہ نہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین نصف رکن سوم مین معتبر ہو وہان رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مثل عروض وضرب سکے نہ کہین گے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح قولہ چہار خانہ آنکہ منقسم شود بچہار قسم کہ یک قسم را از آنہا با دیگرے قافیہ بود پس اگر سہ ازان یک قافیہ دارند و چہارم قافیہ دیگر دارد کہ یا بیت دیگر مانند آن ہم قافیہ است آنرا مسمط گویند و تفصیل و تمثیلش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسمط ــہ الشیخ ولدل سوار شاہ سلام علیک* حیدر با ذو الفقار شاہ سلام علیک* تم کلامہ فقائل م ب عروض ہمان وضرب مطوی مکشوف و بحقیقت ہمان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور حقیقت مین یہہ وہی ہے یعنی وزن اول اور دوم ایک ہے م ج عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف وضرب اصلم مقصور بر اینگونہ بیت من ز فراغ رخ چو ماہ تو ہر شب* باز نمایم نشان ز شعلۂ خورشید م ح عروض ہمان وضرب

اصلم محذوف و بحقیقت ہمان ست کہ گذشت ت تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنے فاع
یا اصلم محذوف یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور یعنے فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے من ز فرد مفتعلن عی رخیح فاعلات ما ہ تہہ مفتعلن بشب فع باز نما مفتعلن
بم نغاز فاعلات شعلا خر مفتعلن شید فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم
محذوف یعنے فع اور حقیقت مین یہہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنے سوم اور چہارم ایک ہی
ہم مسدسات ۵ عروض مطوی معرے یا مذال و ضرب مذال برانیگونہ بیت یا رمن آن
سرو قد موی میان ٭ سیم بر و مشک زلف بدر جمال ٭ و عروض و ضرب ہر دو مطوی معرے
و حکمش ہمان ست ت پانچوان وزن عروض مطوی معرے یعنے مفتعلن یا مطوی مذال
یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی معری کتابت
مین ہے بقرینہ جملہ عروض کہ لکھے ہین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے
رہگیا ہو بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے یا رمنا مفتعلن سرو قدو فاعلات
موی میا مفتعلن سیم بر و مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان چھٹا وزن عروض
اور ضرب دونون مطوی معرے یعنے مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے
اور ایک ساکن کی زیادت مغیر وزن نہین ہم ز عروض مطوی یا مقطوع و ضرب اعرج
برانیگونہ بیت چون ز تو باشد عنایت ای مہتر ٭ ہیچ نترسم ز حاسد و بدخواہ عرج
ہمان و ضرب مقطوع و حکمش ہمان است ت ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن یا مقطوع
یعنی مفعولن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے چون ز تو با
مفتعلن شد عنا ہی فاعلات تیمہتر مفعولن ہیچ نتر مفتعلن سم ز حاس فاعلات د و بد خواہ
مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن
اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم اور ہشتم ایک ہے ہم و بعضے از قدما این عروض را
ضرب مجنون مطموس کہ بر وزن فعول باشد استعمال کردہ اند ت اور بعضے اس عروض کے
مقابلے مین ضرب مخبون مطموس یعنی فعول لائے ہین مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو
سے ہیچ نترسم ز حاسد و شیر پس و غیر بروزن فعول ہو ہم ط عروض اخذ مقصور یا اخذ

محذوف وضرب اخذ مقصور برانیگونہ **بیت** ای بدو رخ چون گل بہارم۰ چون تو ندیدم
یکے نگار ۰ عروض وضرب اخذ محذوف وحکمش ہمان ست **ت** نوان وزن عروض
اخذ مقصور یعنے فاع یا اخذ محذوف یعنے فع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بیت مثال
کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ای بدرخ مفتعلن چو گل بہ فاعلات ہارم فاع چو تندیدم مفتعلن
یکے من فاعلات نگار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب اخذ محذوف
یعنی فع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن نہم اور دہم ایک ہے **ھم مربعات** یا عروض مطوی
موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برانیگونہ **بیت** چون زلف تو رنجم فزود۰ صابری
از من مخواہ ۰ **بیب** عروض ہمان وضرب مکشوف وحکمش ہمان است **ک** مربعات گیارہوان
وزن عروض مطوی موقوف یعنے فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف
یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چو زلف تو مفتعلن رنجم فزود فاعلان
صابری از من مفتعلن مخواہ فاعلان بارہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان اور ضرب
مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہے
ھم واین جملہ بتحقیقت پنج وزن است وتسکین اوسط ہمہ جا روا بود **ت** اور یہہ سب بیت
دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے ظاہر ہے کہ مثمنات
مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہہ دو ہوے
اور مسدسات مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بسبب جواز تسکین اوسط کے
ایک ہے یہہ تین ہوئے اور نوان اور دسوان ایک ہے یہہ چار ہوئے اور مربعات مین
گیارہوان اور بارہوان ایک ہے یہہ پانچ ہوئے صاحب حاشیہ نے یہان یہہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ بتحقیقت پنج وزن است مخفی نماند کہ باسقاط وزن دوم و چہارم و ششم
وہشتم ودہم ودوازدہم کہ ہر یک بما قبلش متحد است شش باقی می ماند واسقاط اوزان
سبعہ ازین دوازدہ بخیال ناقص نمی آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی نہ سمجھے کہ تسکین اوسط
ہمہ جا روا بود وچون در ضرب سوم وچہارم یا دہم ہمہ مسکن کنند بہزج نیز بر توان خواند
مثلا فعولن فاعلات مفعولن فع را چنین تقطیع توان کرد مفعولن فاعلن مفاعیلن فع واین وزن

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہر جا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصراعہائے قصیدہ ظاہر گر
ت اور جو وزن سوم اور چہارم یا دہم ہین سب مسکن کرین ہزج مین بھی پڑھ سکتے ہین
مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کہ مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم
کا ہے اوسکی یون تقطیع ہو سکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت مین فاعلن
بجائے فاعلات اور مفاعیلن بجائے مفعولن ہوگا اور یہہ وزن ترانے کا ہے ہزج سے
اور باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہہ ایسا واقع ہو فرق اور مصاریع قصیدہ سے
ظاہر ہوگا یعنے اور مصرعون سے تمیز وزن ہزج اور وزن منسرح مین ہو جاویگی هم و بعضے
عروضیان برین اوزان از سالم مستفعلن و مجبون امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از سالم
بیت بر یار من بیگناہ بجرم بگرفت راہ ❊ آن حاسد عیب خواہ و آن دشمن زشت
گوہی ❊ واز مجبون شعر مرا از ان روی لعل وزان دو زلف سیاہ ❊ زر روز گہ شب کنی
و زشب گہی باز روز ❊ ت اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مجبون
مثالین لائے ہین یعنی اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہہ مستفعلن سالم
اور مجبون مستفعلن یعنے مفاعلن مثالون مین لائے ہین مثال وزن اول کی سالم سے
یعنے وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات ہے بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر یار من مستفعلن بیگناہ فاعلات بجرم بگ مستفعلن رفت را
فاعلان ا۱ حاسدی مستفعلن عیب خواہ فاعلات وادشمنی مستفعلن زشت گوہی فاعلان
اور مثال مجبون سے یعنے وزن اول سالم مین جہان بجائے مفتعلن مفاعلن آیا ہے
اوسکی مثال یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا ازا مفاعلن روی لعل
فاعلات وزان دو زل مفاعلن فی سیاہ فاعلان زر روز گہ مفاعلن شب کنی ہی فاعلات زشت گہ
مفاعلن باز روز فاعلان هم و از مجبون اگر ہر دو مستفعلن مجبون باشد بغایت ناخوش بو
اما اگر دوم مطوی بود بہتر باشد بر ینگونہ بیت مرا ز لعل و در تو نیست نصیبے ❊ مرا ز چرخ
سیاہ دست گزندے ❊ ت اور مجبون سے یعنے جہان اول رکن مجبون آیا ہے اگر دونون
مستفعلن مجبون ہون یعنی مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے مرا زلع مفاعلن لو دریت
فاعلات تبسم نصی مفتعلن بی فع مرا زچہ مفاعلن نمی سیاہ فاعلات لست کزن مفتعلن وہی فعہ
معنی بیت کے یہہ ہین کہ مجھکو ترے لعل ودر سے یعنی لب و دندان سے نہین ہے
حصہ اور تری چشم سیاہ سے ہے گزند چرغ بالفتح و غین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
بطور شکرہ مؤید اور برہان اور سراج سے کذا فی الغیاث هم مثال وزن پنجم از سالم بیت
بر من چرا کردہ دراز این زبان ❊ بگذار تا دارم این زبان در دہان ت مثال وزن پنجم کی
سالم ہے یعنی وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجاے مطوی سالم ہے
بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر من چرا مستفعلن کردا ید فاعلات راز یزبان
مستفعلان بگذار تا مستفعلن وار منیر فاعلات با در دہان مستفعلان ح بر من چرا مستفعلن
کردا ید فاعلات راز یزبان مستفعلان بگذار تا مستفعلن وار منیر فاعلات با در ہان مستفعلان
و بر راى مصنف وزن عروض مستفعلن باید و بہر کیف این شعر مثال وزن پنجم کہ دران
عروض معری و ضرب مذال باید نمیتواند شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب حاشیہ نے پہلی
عبارت بھی غلط پڑہی کہ جہان عروض معری ہے وہان یا مذال بھی ہے اور جملہ عروض
مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور قطع نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ
مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود کہتے ہین کہ الف اور نون بجاے ایک حرف
کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جا بجا لکھتا ہے کہ زیادت یک ساکن مغیر وزن نہین
باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار بھی ہے هم واز رکن اول مخبون شعر زہے خوبی نہ از
براے وفا ❊ ترا گزیدم تا ز خلق جہان ❊ و باقی برین قیاس ست اور مثال رکن اول
مخبون سے یہہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع زہے خو مفاعلن بی نازبہ فاعلات راى وفا
مفتعلن ترا گزی مفاعلن دم تا ز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی قیاس پر
ہین هم خفیف این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و تازی اصلش در دائرہ فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن دو بار است و او را سہ عروض و چہار ضرب است و بر پنج وزن آمدہ است
سہ از وافی و دو از مجزو باین تفصیل ت یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل

خفیف

اوسکی دائرہ تازی مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہے دوبارہ اور اوسکے تین
عروض ہین یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضربین ہین
یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور فعولن مخبون مقصور
اور پانچ وزنون پر آئی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے ھم اشعر حلت لیلی
بابین ذری فبادولیا * وحلت علویۃ بالسخال * عروض وضرب ہر دو سالم است
ت پہلا وزن شعر جو متن مین ہے عروض اور ضرب اوسکے دونون سالم یعنی فاعلاتن
ذری اور بادولی اور سخال تینون نام قریون کے ہین اور فبادولی مین یعنی واو ہے
معنی یہہ ہین کہ اوتری اہل میری قریۂ ذری اور بادولی مین اور اوتری ساکن اوس قریہ
عالیہ کی قریۂ سخال مین تقطیع یہہ ہے حلت لیلی فاعلاتن بابین ذر مس تفع لن ی فبادو
فاعلاتن لا وحلت فاعلاتن علویتن مس تفع لن بسخالی فاعلاتن ھم ب شعر
لیت شعری ہل ثم ہل آتینہم * او یحولن من دون ذاک الردی * عروض سالم و ضرب
محذوف است ت دوسرا وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
شعر مثال کا ترجمہ یہ ہے آتین صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یحولن صیغہ مضارع غائب
بنون خفیفہ معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین آیا پھر آونگا مین ان تک یا حایل ہوگی ان
کے موت یعنے آیا یارونکو پھر دیکھونگا مین یا بغیر دیکھے مر جاونگا تقطیع یہہ ہے لیت
شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مس تفع لن آتینہم فاعلاتن او یحولن فاعلاتن من دون
ذا مس تفع لن کر ردی فاعلن ھم ج شعر ان قدرنا یوما علی عامر * ننتصف منہ
او ندعہ لکم * ہر دو محذوف واین بحر سہ وافی است ت تیسرا وزن عروض اور ضرب
دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہہ ہین اگر قدرت پاتا مین کسی دن عامر پر انتقام
لیتا ہین اوس سے یا چھوڑ دیتا ہین اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہہ ہے ان قا
فاعلاتن یوما علی مس تفع عامرن فاعلن ننتصف من فاعلاتن ہو او ندع مس تفع
ہو لکم فاعلن یہہ تینون وزن وافی کے ہین ھم د شعر لیت شعری ماذا تری * ام عمرو
فی امرنا * ہر دو سالم اندرت ت چوتھا وزن شعر جو متن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

دونون سالم هین یعنے مس تفع لن معنی یهه هین که کاش جانتا مین که کیا رائی اور عمر کی سے
سیر سے مقدر سے مین تقطیع یهه ہے بیت شعری فاعلاتن و اتری مس تفع لن ام مجری
فاعلاتن فی امرنا مس تفع لن هم ٥ شعر کل خطب ان لم تکونوا غضبتم لیسیر
عروض سالم و ضرب مجنون مقصورست و این هر دو مجزوست پانچوان وزن شعر
مرفوعه متن سے ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مجنون مقصور یعنے فعولن معنی یهه هین
که هر کا عظیم اگر غضب نکرو تم آسان هی تقطیع یهه ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم تکو
مس تفع لن نو غضبتم فاعلاتن لیسیر و فعولن یهه دونون وزن مجزو کے هین هم و بطریق
زحاف و یهه ارکان خبن روا بود و در رکن اول کف و شکل روا بود و میان حرف آخر رکن
اول و حرف دوم رکن دوم معاقبه باشد و در ضرب بیت اول تشعیث روا بود و در عروض اگر
بیت مصرع بود هم لازم آیدست اور بطریق زحاف کے سب ارکان مین خبن روا ہے
پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن هوگا اور رکن اول مین که فاعلاتن ہے
کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے اور درمیان حرف آخر رکن اول کے
که نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی یعنی سین مس تفع لن کا ہے معاقبه ہے
یعنی دونون سلامت رهین گے یا ایک گریگا نه دونون اور ضرب بیت اول مین که سالم ہے
تشعیث روا ہے یعنے بجاے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض مین بھی
اگر بیت مصرع هوگی یعنی مطلع تشعیث لازم هوگی واسطے مطابقت ضرب کے هم و اما
بپارسی اصلش در دایره فاعلاتن مس تفع لن چهار بار بود و مجنون بکار دارند و
عروضیان گویند آنرا چهار عروض و هفت ضرب است و بیشت وزن مستعمل است یکے
مثمن و شش مسدس و یکی مربع باین تفصیل ست و اما پارسی مین اصل اوسکی دائره مین
فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے اور مجنون استعمال کرتے هین اور عروضیون نے
کها ہے که اوسکے چار عروض هین یعنی مفاعلن مجنون اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث
اور فعلان مجنون مقصور یا فعلن مجنون محذوف اور سات ضربین هین یعنی مفاعلن مجنون
اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث اور فعلان مجنون مقصور اور فعلن مجنون محذوف اور

فعلن مشعث محذوف اور فعلان مشعث مقصور اور انچھہ وزنون پر مستعمل ہے ایک مثمن
اور چھہ مسدس اور ایک مربع اس تفصیل سے هم ا عروض اور ضرب ہر دو مخبون از مثمن
برینگونہ بیت منم آنکس کہ تا بفرق ہمی سوزم از قدم ز غم عشق آن صنم کہ نبینی چنو دگر
ست پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے منم آکس فعلاتن کہ تا بفر مفاعلن قہمیسو فعلاتن زمز قدم مفاعلن زغ
عشق آن فعلاتن صنم کہ نہ مفاعلن بینی چنو فعلاتن دگر مفاعلن اور چونکہ اختصار چون او
کا ہو بیان ہے مسدسات سہ ہر دو مخبون برینگونہ بیت تن تو وردم بود و دل من چو صنم بیچ بر کہ ...
مسدسات دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن مین مسطور ہے تقطیع یہہ ہے
تن تو فعلاتن ورد بود مفاعلن و دل من فعلاتن چو صنم ار فعلاتن چہ کنی مفاعلن شتر ار فعلاتن هم ج عروض
مخبون یا مشعث و ضرب مشعث و این تحقیقت بیان ... کہ ضرب دوم مثالش بیت
من اگر دل ہتن ... پیشم یارست ... رخ چون زعفران ... مثالش ست تیسرا وزن عروض
مخبون یعنے فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن اور یہہ وزن
فی الحقیقت وہی ہے کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسری ہیں دوم اور سوم مسدس مین
ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے من اگر دل فعلاتن ہتن ہو ... مفاعلن
شم یار ہی مفعولن سخ چو ... فعلاتن فرانجی مفاعلن ... مفعولن هم ۴ عروض ہان
وضرب مخبون مقصور برانگونہ بیت چکنم چون مرا نخواہد یارم بکہ نالم ازین حکایت
حال ؟ ست چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعلان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنم چو فعلاتن مرا نخا
مفاعلن ہد یارم مفعولن بکہ نالم فعلاتن ازین حکا مفاعلن یت حال فعلان هم ۵ عروض مقصور
یا محذوف وضرب مخبون مقصور برانگونہ بیت چکنم صبا بری چو صبر نماند ... از زر
صبا بجز ی بگرا ... وضرب مشعث مقصور ہم مستعمل باشد و بایستی کہ بحث آن وزنی دیگر
آورندی ست پانچوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن
اور ضرب بھی مخبون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی

چکنم صبا فعلاتن بری چصب مفاعلن رنماند فعلان تہمز زن فعلاتن چصا بری مفاعلن
بگداخت فعلان اور ضرب مشعث مقصور یعنی فعلان بسکون عین بھی مستعمل ہے اور چھٹا ہے
کہ بجہت اوسکے ایک وزن اور لاتے ہم و عروض ہمان و ضرب محذوف و گنش ہمان
ست چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حکم اوسکا
وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے ہفتم عروض ہمان و ضرب ابتر گفتہ اند و آن سہو
بل مشعث محذوف ست برینگونہ بیت چہ گنہ کردم ای نگار بگو کہ زمن روز و شب
گریزانی این جملہ مجزو این بحر ست ساتوان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن
اور ضرب ابتر کہی ہے عروضیون نے یعنی فعلن بسکون عین اور یہہ سہو ہے بلکہ مشعث محذوف ہے
اسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور بعد خبن کے تبتر ہی فعلن بسکون عین نہین ہوسکتا
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چہ گنہ کر فعلاتن دمی نگار مفاعلن
بگو فعلن کز من رو فعلاتن ز شب گریزی مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہہ سب اوزان
مجزو کے ہین ہم مربع ح ہر دو مجنون ست برینگونہ بیت چہ کنی باکسے جفا کہ بود
از تو مبتلا ست مربع آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون یعنی مفاعلن جیسی
بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنی با فاعلاتن کسی جفا مفاعلن کبود ز فعلاتن
تو مبتلا مفاعلن هم و بحقیقت این جملہ پنج وزن ست و صدر و ابتدا سالم روا بود و تسکین اوسط
متحرکات هم جائز بودست اور یہہ سب حقیقت مین پانچ وزن ہین ایک مثمن اور تین
مسدس اول و سوم و چہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر و ابتدا ان اوزان مین سالم لانا
روا ہے اور اوسط متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنی بجاے فعلاتن مفعولن لاتین
جہان چاہین هم و عروضیان بر ارکان سالم بتکلف امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول
از مسدسات برینگونہ بیت چند گویم با من مکن بدنگارا تا ز عشقت پیدا نگردد نہانم
ست اور عروضی ارکان سالم کی مثالین بتکلف لائے ہین مثال وزن اول کی مسدسات
جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند گویم فاعلاتن با من مکن مستفعلن بدنگارا
فاعلاتن تا ز عشقت فاعلاتن پیدا نگردد مس تفع لن دو نہانم فاعلاتن هم مثال وزن دوم

بیت دلربا باشد پاک پیدا ارزم ✤ نزد هر کس زین دیده غمازم ست مثال وزن دوم کی
مسدسات سے جیسی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دلربا با فاعلاتن شد پاک پی
مس تفع لن دارازم مفعولن نزد هر کس فاعلاتن زمی دیدای مس تفع لن غمازم مفعولن
لفظ پاک شعر مذکور مین بمعنی صاف اور آشکار ہے اور غمّاز بالفتح و تشدید المیم سخن چین
اور اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ لطائف سے کذا فی الغیاث ھ مثال وزن سوم
روی یارم مر لالہ را کی پسندد ✤ لالہ چون اوکی برد در بهار ✤ ت مثال وزن سوم کی مسدسات
سے شعر متن مین مرقوم ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روی یارم فاعلاتن مر لالہ را مستفعلن
کی پسندد فاعلاتن لالہ چو او فاعلاتن کے برد در مس تفع لن در بهار فاعلان ھ مثال وزن
چہارم بیت پیشم آمد دلخواہ من بامداد ✤ هر دو رخ را آراستہ چون بهشت ت مثال
وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے پیشم آمد فاعلاتن
دلخواہ من مس تفع لن بامداد فاعلان هر دو رخ را فاعلاتن آراستہ مس تفع لن چو بهشت
فاعلان ھ مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامد ترا ای نگار ✤ چند داری مارا بدین
زاری ✤ ت مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ
وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن ای نگار فاعلان چند داری فاعلاتن مارا بدی
مس تفع لن زاری فعلن ھ مثال سالم وزن مشطور بیت تا کی ایدل اندہ خوری ✤ تو [illegible]
اولی تری ت مثال سالم وزن مشطور یعنی مربع کی تقطیع بیت مذکور کی یہہ ہے تا کی ایدل فاعلاتن
اندہ خوری مس تفع لن تو بشادی فاعلاتن اولاتری مس تفع لن ھ مضارع این
بحر هم بهر دو لغت مستعمل ست و بتازی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن
دو بار باشد و در بنا مجزو آید و اورا یک عروض و یک ضرب بود هر دو سالم و هر یک وزن
آید چنانچہ اینست ت یہہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اسکی
دائرہ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے
اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن
آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے ھ شعر دعانی الی سعاد ✤ دواعی هوی سعاد ت

شعر مثال کا معنی اوسکے یہہ ہین کہ بلایا مجکو طرف معشوقہ سعاد کے اسباب محبت سعاد نے
اور تقطیع اوسکی یہہ ہے دعانی مفاعیل لاسعاد ن فاع لاتن دواعیہ مفاعیل اسباب دی
فاع لاتن هم وصدر وابتدا که مکفوف اند مقبوض هم روا بود ومیان یا و نون مفاعیلن مراقبه باشد
و در عروض کف نیز روا بود و مفاعیلن شاید که بخرم اخرب یا اشتر شود ست اور صدر اور
ابتدا که مکفوف ہین یعنی مفاعیل مقبوض بھی روا ہین یعنی مفاعلن اور درمیان یا اور نون
مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونون کا بہم جائز نہین ہے اور لامحالہ سقوط ایک کا
لابعینہ واجب ہے اور عروض اور ضرب ہین کف بھی روا ہے یعنی فاعلات مگر جب آخر
شعر ہین کف آئیگا آخر لامحالہ ساکن ہوگا اور مفاعیلن لائق ہے کہ خرم سے اخرب یعنی
مفعول یا اشتر یعنی فاعلن ہو یعنی مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا ہین آجاتا ہے هم
واما بفارسی اصحاب در دائره مفاعیلن فاع لاتن چهار بار بود وہمہ ارکان مکفوف بکار دارند
مکفوف یا موقوف بود یا اخرب و هر یکے را نوعے شمرند و هر دو هفت عروض و یازده ضرب آورده اند
وگفته اند بر بیست و هفت وزن مستعمل است ست دانا دائره فارسی ہین اصل اوسکی مفاعیلن
فاع لاتن چار بار ہے اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہین یعنی مفاعیل فاع لات
اور مکفوف یا موقوف یعنی مفاعیل بدون خرب یا اخرب یعنی مفعول آتا ہے اور ہر ایک کو
عروضی ایک نوع جانتے ہین اور دونون کے سات عروض اور گیارہ ضرب ہین لاتے
ہین اور کہا ہے کہ ستائیس وزنون پر مستعمل ہے هم مضارع مکفوف عروضیان
این نوع را چهار عروض و هشت ضرب آورده اند و گفته اند بر ده وزن آمده است مثمن
دو مسدس و سه مربع و دو مثلث و تفصیل اینست ست مضارع مکفوف عروضی اس نوع کی
چار عروض لائے ہین یعنی مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعلن ایک
اور ابتر جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنی فعلن ہو اور مقصور مفاعیلن سے
یعنی فعولان یا محذوف اوسکا یعنی فعولن ہین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح مقصور و محذوف و ابتر و سالم تم کلامہ فتامل اور آٹھ
ضربین لائے ہین مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلان ایک اور محذوف اوس سے

مضارع مکفوف

وا فاعلن دو اور ابتر یعنے فعلن جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے تیئس
رو مقصور یعنے مفاعیلن سے یعنے فعولان چہارا اور محذوف دس سے
یعنی فعولن پانچ اور سالم یعنے فاع لاتن چھہ اور مجبوب یعنی فعل سات اور ازل یعنی مفاع
آٹھہ صاحب حاشیہ نے اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح قوله ہشت ضرب یعنی مقصور و محذوف
و ابتر و سالم و مجبوب و ازل و این ہمہ شش می شود نہ ہشت و اگر مقصور و محذوف مثمن
و مسدس و مربع را جدا جدا شمار کنند زائد از ہشت گردد تم کلامہ قائل اور عروضیون نے
کہا ہے کہ یہ نوع دس وزنون پر آئی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو
مثلث اور تفصیل یہ ہے ہم **مثمنات** اعروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
ہمچنگو نہ **بیت** نگار آفتاب روی و شراب آفتاب نجت دلت نگسل از نگار رو دہن
نگسل از شراب **ت** مثمنات پہلا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان جیسی شعر مرقومہ مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے
نگار آف مفاعیل تاب روی فاع لات شراب آف مفاعیل تاب نجت فاع لان دلت
نگس مفاعیل لز نگار فاع لات دہن نگس مفاعیل لز شراب فاعلان ولت نگسل از نگار
ای دل اپنا نہ دو تم معشوق سے **ہم** ب عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان ا
ست دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور
حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین **ہم** ج ہر دو ابتر گفتہ اند و سہو ست چہ
ابتر محذوف مقطوع باشد و این محذوف مقصور ست ازان جہت کہ فاع لاتن مفروقی است
نہ مجموعی مثالش **بیت** تو گوئی مرا کہ از چہ چنین مستمندی ز ہیر اک بیچ لہو زجانم بکندی
ست تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون ابتر کہے ہین عروضیون نے اور یہہ سہو ہے
اسواسطے کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہین اور یہہ محذوف مقصور ہے اس جہت سے
کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے نہ مفروقی مین
مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے نگویم مفاعیل را کہ از چہ فاع لات
چنین مست مفاعیل مندی فعلن از ہیر اک مفاعیل بیچ لہو فاع لات زجانم مفاعیل

کندی فعلن هم مسدسات ۳ عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر انگونه ست
بماندم ز عاشقیت چنین زار ، کنون بر من ای نگار رحم بخشای ست مسدسات چوتھا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعولان ہے بیت مثال کی
مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بماندم ز مفاعیل عاشقیت فاع لات چنین زار فعولان
کنون بر م مفاعیل نی نگا فاع لات ببخشای فعولان هم ۵ عروض همان و ضرب محذوف و تکمیل
همان است ست پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی
فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونوں وزن ایک ہین هم مربعات و عروض
ضرب هردو سالم بر ینگونه بیت چه کردم تا بگوئی ، که بر من چنین بکینی ست مربعات
چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چکردم مفاعیل تابگوئی فاع لاتن کبر من مفاعیل چنین بکینی
فاع لاتن اور بکینی ای بکینہ ہستی هم ز عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر ینگونه
بیت نه بینی که عشق یار ، بمن دست بر گشادت ساتوان وزن عروض مقصور یعنے
فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے نه بینی که مفاعیل عشق یار فاع لان بمن دست مفاعیل بر گشاد فاع لات
هم ح عروض همان و ضرب محذوف ست آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع لان یا
فاع لن اور ضرب محذوف یعنی فاع لن یہہ دونون بھی ایک ہین هم مثلثات ط
این وزن را عروض نباشد و ضرب مجبوب آید و ازین نوع شعر و ر ا گفته اند چهار چهار
گفته اند ازان سه بریک قافیه و چهارم را قافیه دیگر و مطربان بعضی آنرا پارسی بار بند خوانند
و بعضے چادوراه مثالش شعر دل از یار سنگدل بگسل ، و اگر مسکن کنند چنین شود شعر
بنا مردمی چرا کوشی ست مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے فقط ضرب
سے اسکی شناخت ہی اور ضرب مجبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیلن سے دونون سبب
گر گئے مفا رہا فعل اوسکی مقام پر آیا اور اس نوع مین شعر و ر از تر نہین کہی ہین یعنی بہت کم
کہی ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتی چار چار کہی ہین یعنی مثل مسمط چہار چہار غنا کے اونہین سے

ہین ایک قافیے پر اور چوتھے کا قافیہ دوسرا موافق ابیات کے اور بعضے مطرب اوسکو
فارسی بار بد کہتے ہین باربد نام مطرب خسرو پرویز کا کشف اور برہان اور غیاث سے اور
بعضے مطرب اوسکو جادوراہ کہتے ہین جادو بمعنی سحر اور راہ بمعنی نغمہ اور مقام اور پردہ اور
اصول اور شعو انشدگی ہے کذا فی البرہان مثال اوسکی سے دل از یار سنگدل نگسل پہ تقطیع
یہہ ہے دلز یار مفاعیل سنگ ولب فاع لات نگسل فعل اور اگر مسکن کرین یعنے اگر
مفاعیل فاع لات فعل مین تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بروزن مفاعیل فاع لاتن
فع ہو مثال مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے بنامرد مفاعیل می چراکو فاع لاتن شمی فع ح
نا مردی یہی متن مین بھی اور حاشیے مین بھی لکھا ہے قائل ہم ہی ہین وزن وضرب
ازل ہم مسکن شود بہ نگویند شعر از یرا چنین گزیدم یار ۔ و بدانکہ مضارع موفور نزدیک
متاخران متروک است دسوان وزن یہی وزن ہے اور ضرب اوسکی ازل یعنے
مفاع اور ازل اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہین جب مفاعیلن مین حذف و قصر کیا مفاع
اور اگر مسکن ہوتی مفاعیل فاعلات مفاع مین تین متحرک سے ایک ساکن ہو بروزن
مفاعیل فاعلاتن فاع ہو جاے مثال اوسکی جیسا کہ مرقومۂ متن سے ہے اور لفظ از یر اشعر
مذکور مین یعنی از جہت ہے اور زیر اخفف اوسکا ہے خواہ زیر اصل ہو اور الف وصل
زایدہ اوسپر آیا ہو مگر از یر بالفتح اول و یاے مجہول مزید علیہ زیر ا بمعنی از ینجہت برہان سے
کذا فی الغیاث تقطیع یہہ ہے از یرا چ مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یار فاع اور معلوم ہو
کہ مضارع موفور نزدیک متاخرون کے متروک ہے ہم مضارع اخرب عروضیان
این نوع را ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند کہ بر ہفتادہ نوع آمدہ است
پنج مثمن و ہفت مسدس و پنج مربع باین تفصیل ست مضارع اخرب عروضی اس نوع کی
سات عروض لاے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف اور فعلن
جسکو ابتر کہتے ہین اور محذوف مقصور سے اور فاع مجبوب موقوف یا فع مجبوب مکشوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور یا فعولن محذوف اور فعول ازل اور گیارہ ضربین
لاے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف اور فعلن جسکو ابتر

مضارع اخرب

کہتے ہیں اور وہ محذوف مقصور ہے اور فع مجبوب مکشوف اور فاع مجبوب موقوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور اور فعولن محذوف اور فعول ازل اور فعل اجبّ اور کہا ہے
کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مثمن اور سات مسدس اور پانچ مربع اس تفصیل سے قسم مثمنات ا
عروض وضرب ہر دو سالم برانگیختہ **بیت** فریاد من ز عشق بپیچیدہ من بہ ۰۰ کز عشق عمر
بر دو نیاید بشی بہر ور ۰۰ دیوان مسکن شود مفعول فاعلاتن چہار بار شود و چہار خانہ برین وزن
خوش آید **ت** مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن **بیت** مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے فریاد مفعول من عشق فاع لات بپیچ مفاعیل ار ی سمنبر
فاع لاتن کز عشق مفعول عمر برد فاع لات نیا مدش مفاعیل بی بہر در فاع لاتن لفظ ار در شعر
مین زائد ہے اور بعضے نسخون مین بردر باضافت ہے یعنی نزدیک دروازہ اور اگر مسکن ہو
یعنی تا فاع لات میم مفاعیل سے ملے بہ تسکین اوسط مفعول فاع لاتن چار بار ہو اور چہار خانہ
اس وزن مین خوش آیندہ ہوتا ہے مثال یہہ ہے **بیت** از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دانم
وز من جفا نخیزد دانم کہ نیک دانی ۰۰ **ضرب** عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بنگر
شعر یاران من جوان در فیقان من جوان ۰۰ اندوہ تو بکرد مرا ای نگار پیر ۰۰ **ت** دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان **بیت**
مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یاران مفعول من جوان فاعلات رفیقان
مفاعیل من جوان فاعلان اندوہ مفعول تو بکرد فاعلات مرا این مفاعیل نگار پیر فاعلان
ضرب عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش ہمان است **ت** تیسرا وزن عروض وہی
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون
وزن ایک ہین ہم عروض وضرب ابتر گفتہ اند و سہو ست چہ محذوف مقصور ست مثالش
بیت دانی کہ از چہ عمر گذارم باندہ ۰۰ زیرا کہ تو ز اندہ من شاد مانی ۰۰ **ت** چوتھا وزن
عروض اور ضرب کو عروضیون نے ابتر کہا ہے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر حذف
اور قطع ہے اور قطع وتد مجموع مین آتا ہے اور فاع لاتن منفصل مین وتد مجموع نہین ہے
مفروق ہے پس یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو حذف کیا فاع لا رہا اور جب قصر کیا

فاع ل رہا اوسکی جگہہ پر فعلن لاے مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے داںیک مفعول
زچیم فاع لات گذرسب مفاعیل اندہ فعلن زیراکہ مفعول تو زانکہ فاع لات ہمین نیاز
مفاعیل اانی فعلن ھم ٥ عروض مجبوب موقوف یا مجبوب مکشوف وضرب مجبوب مکشوف
اینگونہ بیت گلنار زرہ ہیچ شہنیان ** دیبای سبز وار دوزین کمر ** و بایستی کہ ضرب مجبوب موقوف را از
کردندی بر قیاس گذشتہ ت پانچوان وزن عروض مجبوب موقوف یعنی فاع جب و دونون سبب جب سے گر گئے
اور عین ساکن ہوا وقف سے فاع ہوا یا مجبوب مکشوف یعنی جب و دونون سبب جب سے گر گئے اور عین کشف سے فع ہوا
ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے گلنار مفعول زرہ
ہیچ فاع لات شہی چین مفاعیل یان فع دیبای مفعول سبز وار فاع لات ور زرکیا زکم
مرفع اور عروضیون کو چاہیے تھا کہ ضرب مجبوب موقوف کو ایک وزن اور قرار دیتے
بر قیاس گذشتہ ضم مسدس سالم ت وعروض وضرب ہر دو سالم مثالش شعر باد بہار
سنگیری ** بوئی بنفشہ دمید و ** خیری ت مسدس سالم چھٹا وزن عروض اور ضرب دونو
سالم یعنی مفاعیلن مثال اوسکی مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باد بہار مفعول از
فاع لات سنگیری مفاعیلن بوئی بنف مفعول شہ دمید فاع لات و خیری مفاعیلن
یعنی صبح وسحرگاہ غیاث سے اور خیری بالکسر بیا معروف بروزن پری اور قسمین دیگر
بہت ہیں زرد اور سفید اور سرخ اور کبود اور اوسکو خطمی اور گل خطمی اور گل خیرو بھی کہتے
ہین ہر حال اوس بہار عجم سے اور صراح مین لکھا ہے کہ یہہ معرب خیرو کا ہے ھم ز عروض
یا محذوف وضرب مقصور اینگونہ بیت از کار رفتہ ہیچ میندیش ** وز باندہ بنوازکن
ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعولان مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے از کار مفعول رفتہ ہیچ فاع لات
فعولان ونیا مر مفعول وا ہستو فاع لات نکن یاد فعولان ھم ح عروض ہمان وضرب
محذوف حکمش ہمان است ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور
ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین ھم
عروض وضرب اول بر اینگونہ شعر مانند روی خوب نگار ** تا بر شب چہاردہ ماہ

بیت نوان وزن عروض اور ضرب دونون ازل یعنی فعول باجتماع حذف و قصر شعر مثال کا
مرقومہ متن سے ہے معنی یہہ ہین کہ مثل روے محبوب کے ماہ شب چہاردہم چمکتا ہے تقطیع بیت
مانند مفعول روے خوب فاع لات نگار فعول تابدش مفعول سنہ چہار فاع لات وماہ فعول
ہم ہی عروض ہمان وضرب محبوب وہمان وزن است بیت دسوان وزن عروض وہی
یعنی فعول اور ضرب محبوب یعنی فعل محذوف مرتین اور یہہ وہی وزن ہے یعنی یہہ دونون
ایک ہین ہم پایہ رکنی کہ بجای عروض ست نہ ازان قبیل ست کہ رکنی کہ بجای ضرب است
پس معقد است وضربش محبوب موقوف بر نیگونہ شعر تاکی توہم باندہ وبیمار عشق آن بت
نامہربان ؛؛ واگر ہمہ اوسط متحرکات مسکن کنند پارہ بہتر شود بر نیگونہ شعر سرو سہی بالا
رخ سیب وسیم دندان لب ناروان ؛؛ بیت گیارہوان وزن جو رکن کہ بجاے
عروض ہے نہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجاے ضرب ہے پس معقد ہے
یعنی رکن عروض اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لاتن سے
بنا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پر ہے ایک بحذف فاع لاتن آخیر
یعنی مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دوم یعنی
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بیت کو آصف جم کو بیایہ ہین ؛؛
بر تخت سلیمان راستین ؛؛ پیشش بدل دیو و دام وود ؛؛ برہم زدہ صفہای حور عین ؛؛
بروزن مفعول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت معقد کی کہ اس مین
مفاعیلن اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو معقد کہا ہے یعنی گویا کہ یہہ ایک ہی مصرع ہے
اسواسطے کہ مفاعیلن بحر مضارع مین جب مسدس بناتے ہین ساقط نہین ہوتا جیسا کہ
وقوع اسکا مصرع ثانی بیت مثال مین ہے اور یہ بیت معقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ
خود فرماتے ہین کہ ضرب اوسکی محبوب موقوف یعنی فاع فاع لاتن سے تقطیع بیت
مثال مرقومہ متن کی یہہ ہے تاکیب مفعول وم باند فاع لات ہتیمار مفاعیل عشق ار ب
فاع لات تنا مہر مفاعیل بان فاع اور اگر سب اوسط متحرکات کو ساکن کرین یعنی مفعول
فاع لات مفاعیل فاع مین دو جگہہ تین متحرک جمع ہوتے ہین اور

اوسکو ساکن کریں پس رکن یہہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاع
یہہ صورت پہلی اول سے بہتر ہو پس بیت سرو سہی بالا رخ سیب سیم دندان لب ناردان
جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سرو سہی مفعول ہی بالا فاع لاتن رخ سیب
مفعول سیم دندا فاع لاتن لب نا مفعول دان فاع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہہ لکھا ہے
ح قوله مجبوب موقوف درینجا مختق ازل باید زیراکه اصل رکن ضرب درینجا مفاعیلن بود
مجبوبی است و وقف در وتد مفروق واقع شود پس وقف درینجا گنجایش ندارد تم کلامه
دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح تقطیعش تا کہ مفعول دم باند فاع لات ہتیار مفاعیل عشقا
مفعول تنہم فاع لات بان فاع واین خلاف قرارداد مصنف علامه است زیراکه اولف
دلون ساکن راکه در آخر مصرع افتد بازاء یکحرف می شمارد پس مجبوب مکشوف بایستی بود
تم کلامه اور تیسرا حاشیہ یہہ ہے ح تقطیعش سرو لیں مفعول سہی بالا فاع لاتن رخ
سیب مفعول سیم دندان فاع لاتن لب نار مفعول وافع تم کلامه چوتھا حاشیہ یہہ ہے
ح والف نا مہربان در تقطیع مے افتد واین عیب است تم کلامه فتامل ہم ہیچ عروض
ہمچنان وضرب مجبوب مکشوف ووزن ہمان است ت بارہوان وزن عروض اوسط
یعنی رکن عروض آور اور رکن ضرب آور اور شعر معقد اور ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع
فاع لاتن سے اور وزن وہی ہے یعنی دونوں وزن ایک ہیں ہم ربعات تیج عروض
وضرب سالم برینگونه بیت آمد بہار خرم وقت گل اندر آمد ت تیرہوان وزن عروض
اور ضرب دونوں سالم یعنی فاع لاتن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے آمد
مفعول بہار خرم فاع لاتن وقتی که مفعول اندر آمد فاع لاتن ہم یہہ عروض سالم وضرب مقصور
برینگونه بیت ای دلبر نگارین بابا یکی لب از ہ ت چودہوان وزن عروض سالم
فاع لاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ای دلبر مفعول ری نگارین فاع لاتن بابا ہی مفعول کی لب ازفا علان ہم یہہ عروض سالم
ضرب محذوف وحکمش ہمان است ت پندرہوان وزن عروض سالم یعنی فاع لاتن اور
ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونوں وزن ایک ہیں ہم

عروض مقصور و رکن موفور و ضرب مقصور برانیگونہ **بیت** ای یار دلربای پہ یکی بار بہی
بسازت سولہوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان اور رکن موفور یعنی رکن سوم
مفاعیل بدون خرب اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال بیت کی مرقومہ متن ہے معنی
یہہ ہین کہ اے دلربا ایک بار بندے سے موافقت کر تقطیع یہہ ہے لے یار مفعول
دلربای فاعلان سکے یار مفاعیل ہی بساز فاعلان **هم** نیز عروض مانند شانزدہم و رکن
سوم موفور اما ضرب محذوف و این دو ضرب استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با دو وزن
مذکور بہ تسکین و بتحریک اوسط متحرکات بیش نیست **ست** سترہوان وزن عروض
مانند شانزدہم یعنی مقصور فاعلان اور رکن تیسرا موفور یعنی مفاعیل بدون خرب اور ضرب
محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون قسمین یعنی شانزدہم اور ہفدہم استحقاق انفراد کا
نہین رکھتے ہین یعنی اوزان جداگانہ نہین ہین اسواسطے کہ تفاوت ساتھہ دو وزنون کے
کہ قبل اس سے مذکور ہوے فقط بہ تسکین اور بتحریک اوسط متحرکات ہو اور بس بس
حقیقت مین وہی ہین **هم** و این چہاردہ وزن کہ بعد از وزن سوم آوردہ اند نزدیک متاخران
متروک است و تسکین اوسط سہ متحرک متوالی ہمہ جا جائز باشد و قد با موفور و اخرب باہم
آمیختہ اند چنانکہ رودکی گوید **بیت** جوانی کست و چیرہ زبانی پہ طبعم گرفت نیز گرانی
ت اور یہہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہین نزدیک متاخرون کے
متروک ہین اور تسکین اوسط سہ متحرک متوالی سب جگہہ جائز ہے اور قد ملائے موفور
یعنی مفاعیل اور آخرب کو ملایا ہے جیسا کہ رودکی کہتا ہے بیت مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے جوانیک مفاعیل ست و چیر فاعلات زبانی فعولن طبعمک مفعول
رفت نیز فاعلات گرانی فعولن **ح** قولہ بعد از وزن سوم درینجا از وزن سوم مے باید
یا بجاے پانزدہ چہاردہ زیراکہ پانزدہ وبہ ہجدہ می شود و ہمگی اوزان درینجا ہفدہ است
تم کلامہ پس چہاردہ کو پانزدہ پڑہ کر ایسا اعتراض لکھنا یعنی چہ اور اگر کتاب مین پانزدہ
تھا لفظ بعد کو بعد میں پڑھا ہوتا کہ نہوتا حرف دال کا سہو القلم کاتب ہے **هم مقتضب**
این بحر تنہا زبان خاص ست و اصلش در دائرہ مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار است

ومجزو ویکار دارند واو را ایک عروض و یک ضرب ست هر دو مطوی برین وزن آید بیش
این ست **ت** مقتضب یہہ بحر خاص تازیون کی ہر اور مقتضب اقتضاب سے بمعنی قطع کردن ہے
اور اصل اوسکی دائرے مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار ہے اور مجزو استعمال
کرتے هین اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون مطوی یعنی مفتعلن پس وزن اوسکا یہہ
آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے **شعر** اَعْرَضَتْ فَلَاحَ لَهَا ❊ عَارِضَانِ کَالْبَرَدِ
ت شعر مرقومہ متن سے معنی اوسکے یہہ ہین اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر
ہوئے اوسکے دو رخسار سے مثل ژالے کے شفاف اور سپید اور بعضے نسخون مین بجائے
اعرضت اقبلت ہے یعنی توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع اوسکی یہہ ہے اعرضت فاعلات
لاح لہا مفتعلن عارضان فاعلات کالبردی مفتعلن اور برد بفتحتین بمعنی ژالہ وتگرگ کذا
فی الغیاث هم در صدر و ابتدا میان فا و مفعولات و واو ش مراقبہ باشد پس هر دو مخبون
مطوی نشاید **ت** اور صدر اور ابتدا مین درمیان فا اور واو مفعولات کے مراقبہ ہے
پس دونون رکن صدر و ابتدا مین مخبون مطوی نہ چاہیے یعنی اسقاط دونون کا اور اثبات
دونون کا معًا جائز نہین ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونون سے لازم ہے پس فعلات
نہوگا یا فاعلات ہوگا یا فعولات هم و بپارسی بہ تکلف امثلہ آوردہ اند برا ینگونہ **بیت**
ترک خوبروی مرا ❊ گو چرا نہ خوش منشی ❊ وضرب ہذال معری وسکن و ابایددانست
بر قیاس دیگر اوزان **ت** اور فارسی مین بہ تکلف مثالین لائے ہین جیسے بیت مرقومہ متن
تقطیع اوسکی یہہ ہے ترک خوب فاعلات روی مرا مفتعلن گو چرا نہ فاعلات خوش منشی مفتعلن
معلوم ہو کہ اس مربع کو کبھی مثمن بھی لاتے ہین **بیت** سرو گلعذار منی ❊ فصل نو بہار منی
من اگرچہ تنگ توام ❊ عزو افتخار منی ❊ بروزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور
اگر عین مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن مین اور ہزج اشتر مین نہ رہے جیسا کہ یہہ
شعر ہے ؎ وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی ❊ حاصل حیات ای جان یکدم ست تا دانی
❊ اور کبھی حشو مین مطوی مسکن مسبغ ہوتا ہے جیسا کہ یہہ شعر ؎ در فراق او مہری
فرض کن کہ شب ہارا ❊ میتوان بروز آورد روز را کسے چہ کند ❊ کہ رکن دوم مصراع ثانی مفعولان ہے

اور ضرب مقتضب کی مذال یعنی مفتعلان اور معری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن روا رکھتے ہین مثل اور اوزان کے ہم مجتث این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار باشد و مجزو بکار دارند و یک عروض و یک ضرب ہر دو سالم دارد و ایک وزن باشد و بیتش اینست ت مجتث لغت مین بمعنی از بیخ برکندہ ہے اور یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اصل اوسکی دائرہ تازی مین مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہر دو بار اور مجزو استعمال کرتے ہین ایک عروض اور ایک ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور اوسکا ایک وزن ہے بیت اوسکی یہہ ہے ہم شعر اَلْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيْصٌ * وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ * و در ارکان خبن و کف و شکل روا دارند مگر ضرب کہ در وی جز خبن نشاید و میان آخر ہر رکن و دوم دیگر رکن معاقبہ باشد و در ضرب تشعیث روا بود ت شعر جیسا کہ مرقوم ہو چکا ہے معنی اوسکے یہہ ہین شکم اوس سے خالی ہے یعنی لاغر میان ہے اور منہ مثل ہلال ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے البطن من مس تفع لن ہا خمیصو فاعلاتن دلوجہ مثلا مس تفع لن لہلالی فاعلاتن اور ارکان مین خبن یعنی مفاعلن فعلاتن اور کف یعنی مستفعل فاعلات اور شکل یعنی مفاعل فعلات روا رکھتے ہین مگر ضرب اوس مین سوا خبن کے یعنی سوا فعلاتن کے سچا ہییے اور درمیان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے یعنی لن فا اور تن فا ہین کہ دونون کو سلامت رکھیین یا ایک کو حذف کرین نہ دونونکو صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح پس حذف ہر دو یا احدہما جائز بود تم کلامہ فتامل اور ضرب مین تشعیث یعنی مفعولن روا ہے بجاے فعلاتن کے ہم اما بپارسی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن چہار بار بود و مثمن و مسدس و مربع استعمال کردہ اند و گفتہ اند کہ او را پنج عروض و نہ ضرب است و بر سیزدہ وزن آمدہ است ہفت مثمن و دو مسدس و چہار مربع و ارکان ہمہ مخنون بکار دارند و تفصیل اینست ت لیکن دائرہ فارسی مین اصل اوسکی مس تفع لن فاعلاتن چار بار ہے اور مثمن اور مسدس اور مربع

یا فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فاع مخبون
محذوف مدروس یا فع مخبون محذوف مطموس اور مفاعلن مخبون آور لو ضرب ہین یعنی فعلاتن
مخبون اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو
ابتر لکھتے ہین اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع مخبون محذوف مدروس اور فع
مخبون محذوف مطموس اور مفاعلان مخبون مذال اور مفاعلن مخبون آور تیرہ وزن کی
آئی ہے سات مثمن اور دو مسدس اور چار مربع اور سب ارکان مخبون استعمال کرتے ہین اور تفصیل یہ ہے
هم مثمنات اعروض وضرب ہر دو مخبون بیت اگرچہ حیلہ فروشی و گرچہ
چرب زبانی * سپاس دار خدایم که تو بجمله مرائی * پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین
کہ ہر چند حیلہ گر اور چرب زبان ہے تو شکر خدا کا یا شکر گزار خدا ہون مین کہ تو ہمہ جہت
واسطے میرے ہے تقطیع اوسکی یہ ہے اگرچہ حی مفاعلن لہ فروشی فعلاتن و گرچہ چر مفاعلن
بزبانی فعلاتن سپاس وا مفاعلن ر خدایم فعلاتن که تو بجمله مفاعلن مرائی فعلاتن هم ب
عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب مخبون مقصور بیت زہی جلیست
ترا بامن ای گزیده نگار * بجای نرم درشت و بجای وصل فراق * دوسرا وزن عروض
مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فعلان
بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے زہی جلی مفاعلن ستر ا یا فعلاتن
منی گزی مفاعلن ده نگار فعلان بجای نر مفاعلن م درشتو فعلاتن بجای و مفاعلن ص
لفراق فعلان هم ج عروض ہمچنان و ضرب مخبون محذوف و بتحقیقت ہمان وزن است
تیسرا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن
اور حقیقت مین وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین کسواسطے کہ زیادت یک حرف مغیر وزن
نہین ہے هم د عروض ہمچنان و ضرب ابتر گفته اند و این سہو ست مخبون محذوف مسکن
می باید چه خبن در ہمه ارکان لازم ست و این استحقاق الفرد نیست مثالش بیت تو در آن
کرده [illegible] باید اگر * [illegible] ز پای [illegible] سری [illegible] ست چوتھا وزن عروض وہی

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر عروضیون نے کہی ہے اور یہہ سہو ہے مخبون محذوف
مسکن کہنا چاہیے اسواسطے کہ خبن یہان جملہ ارکان مین لازم ہے اور بعد خبن کے
بتر سے یعنی حذف و قطع سے فعلن نہین ہوسکتا اور اس کو استحقاق انفراد نہین یعنی وزن علیحدہ کا نہین ہے
بلکہ وہی وزن ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سر جنبانیدن یعنی حرکت کردن تقطیع یہہ ہے
مرد امفاعلن نکروزی فعلاتن نعوذ بل مفاعلن لہکر فعلن کسیز یا مفاعلن اور ا یہ فعلات
سری یابجن مفاعلن بانی فعلن ہم ہ عروض مخبون محذوف مسکن و ضرب مخبون مقطوع
براینگونہ **بیت** مراد دلی ست کہ دائم ستم کند برمن ❊ چہ بودی ار ستم از ستمگر آمدی ❊
ت پانچوان وزن عروض مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور ضرب مخبون
محذوف یعنی فعل بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ دل میرا
مجھپر ستم کرتا ہے ہمیشہ کاش ایسا ستم معشوق مجھپر کیا کرتا تقطیع یہہ ہے مرادلی مفاعلن
ستکہ دایم فعلاتن ستم کند مفاعلن برمن فعلن چہ بودی مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگرا مفاعلن
مدی فعل ہم و عروض مخبون محذوف مدروس یا مطموس و ضرب مخبون محذوف مدروس
براینگونہ **بیت** دل بر آتش و چشمی پر آب دارم ❊ ازان کہ با من بدخو شدہ است جانان
ت چھٹا وزن عروض مخبون محذوف مدروس یعنی فاع یا مخبون محذوف مطموس یعنے
فع اور ضرب مخبون محذوف مدروس یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے دلی پر امفاعلن تش چشمی فعلاتن پر ابدا مفاعلن رم فع ازکبا مفاعلن من بدخو
مفعولن شدستجا مفاعلن نان فاع ح تقطیعش دلبیرا مفاعلن تش چشمی فعلاتن پر ابدا مفاعلن
رم فع از کبا مفاعلن بدخو فعلاتن شدستجا مفاعلن نان فاع و اینہم خلاف قرارداد
مصنف علام معلوم میشود زیراکہ او الف و نون ساکن رایکحرف می شمارد پس ضرب
مخبون محذوف و مطموس گشت بر طور مصنف ہم کلامہ مخفی نرہے کہ مصنف مثالین بطور عروضیون کے
لکھتے ہین اور جہان جہان سہو پاتے ہین بیان کرتے جاتے ہین اور الف و نون کو
جو بحر دائرہ سے نکلجاتی ہے وہان بجای یکحرف لینا چاہیے بواقی ہین اختیار یہہ
لکھتے ہین صاحب حاشیہ واللہ اعلم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہہ اسی بات کو اعتراضاً بار بار لکھتا ہے

یا وصفی کہ خود معنی اس شعر کے بھی نہیں سمجھا کہ من بد خوکو بروزن فعلاتن لکھتا ہے اور مقام اضافت
اور غیر اضافت مین تمیز نہین رکھتا ھم زعروض ہمان وضرب مخبون محذوف مطموس وزن
ہمان است وگفتہ اند کہ این ہر دو وزن مسکن خوشتر آید واین سہ وزن آخر بہ نزدیک متاخران
مہجور ست ت ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب مخبون محذوف
مطموس یعنی فع اور وزن وہی ہے اور کہا ہے عروضیون نے کہ یہہ دونون وزن مسکن
خوش آتے ہین یعنی بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع خواہ فاع مثال بلبیت اگر
کشائی تاری زسنبل تر٭ ہمیشہ آید بوی صبا معطر٭ بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع
اور خلط مسکن اور غیر مسکن بھی روا ہے اور یہہ تین وزن آخر نزدیک متاخرون کے
متروک ہین ھم مسدسات ح عروض معری وضرب مذال برانیگونہ شعر دلم ببردہ ای
یار بی بہا٭ بہا بیا رولبان رابمن سپار٭ ت آٹھوان وزن عروض معری یعنی مخبون
معری مفاعلن اور ضرب مذال یعنی مخبون مذال مفاعلان شعر مثال کا مرقومہ متن سے
تقطیع یہہ ہے دلم ببر مفاعلن دہ ای یا فعلاتن ربی بہا مفاعلن بہا بیا مفاعلن رلبان را
فعلاتن بمن سپار مفاعلان معنی یہہ ہین کہ ای یار دل میرا لیا ہے تونے بوسہ لب قیمت
مین دے ھم ط ہر دو معری و ہمان وزن است ت نوان وزن عروض ورضرب دونو
معری یعنی مخبون معری مفاعلن اور یہہ وہی وزن ہے یعنی ہشتم اور نہم ایک وزن ہے
ھم مربعات ی عروض وضرب ہر دو مخبون برانیگونہ بیت بحق خوبی رویت
بکم از غمان برہانی٭ ت مربعات دسوان وزن عروض وضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن
بیت مثال کی مرقومہ متن سے تقطیع یہہ ہے بحق خو مفاعلن بی رویت فعلاتن بکم ز غما مفاعلن
برہانی فعلاتن رویت یعنی روی خود اور کم اختصار کہ مراکا اور غمان یعنی غمہا ھم یا عروض
ہمان وضرب مخبون مقصور برانیگونہ بیت منم زیار بحسرت٭ منم زعشق بجورت
گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی مرقو
متن سے تقطیع یہہ ہے منم زیا مفاعلن ربحسرت فعلاتن منم زعش مفاعلن

وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہے یعنی
یازدہم اور دوازدہم ایک وزن ہے **ہم تج** عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب
مخبون محذوف و ہر دو مسکن روا بود برا اینگونہ **بیت** تو آگہی صنما کہ من چہ غم خوردم
ت تیرہوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب
مخبون محذوف یعنی فعلن اور دونون مسکن جائز ہین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے تا آگہی مفاعلن صنما فعلن کہ من چہ غم مفاعلن خوردم فعلن **ھم** و جملہ مسدسات و مربعات
بنزدیک متاخران نامستعمل است و تسکین در ہمہ موا ضع روا بود و در صدر و ابتدای این بحر خرم
روا نہ بود چہ مبادی وتد مجموع نیست ہر چند بران وزن است از ان جہت کہ از دو سبب خفیف
بعد از خبن وزن وتدی باقیماندہ است و از قدما بعضے بنا و بیتی آوردہ اند کہ صدر را خرم
و بعضی از متاخران وزنی دیگر آوردہ اند از مفاعل فاعلاتن چہار بار و آن خلط مشکول
با سالم میتواند بود برا اینگونہ **شعر** بران مالک الملوکی کہ ہر دو جہان با مرش شدند ز ہیچ چیزی
بگفتن کاف و نونی این ست اوزان دائرہ مشتبہہ **ت** اور جملہ مسدسات اور مربعات
نزدیک متاخرون کے نامستعمل ہین اور تسکین اوسط سبب ہر جگہہ روا ہے اور صدر اور ابتدا
مین اس بحر کی خرم روا نہین ہے اسواسطے کہ مبادی وتد مجموع نہین ہے اور خرم وتد مجموع مین
ہا ہی ہر چند اوس وزن پر ہے بہ جہت ہے کہ اصل مین دو سبب خفیف تہے یعنی مس تف اول کن مین جب اوسمین خبن ہوا وزن
وتد ہوگیا یعنی مفا مگر وتد اصلی نہین ہے اور قدما سے بعضے ایک بیت بنا در لائے ہین کہ
صدر اوسکا اخرم ہے اور بعضے متاخرون سے ایک وزن اور لائے ہین مفاعل فاعلاتن سے
چار بار اور وہ خلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتہہ سالم کے یعنی فاعلاتن کے ہوسکتا ہے شعر
مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بران مفاعل کہ ملوکی فاعلاتن کہ ہر دو جہ مفاعل
ہا با مرش فاعلاتن شدند ز مفاعل ہیچ چیزی فاعلاتن بگفتن مفاعل کاف و نونی فاعلاتن
یہہ ہین اوزان دائرہ مشتبہہ کے **ھم متقارب** این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش
در دائرہ فعولن ہشت بار باشد و بتازی وافی و مجزو بکار دارند و اورا دو عروض و چہار ضرب ست
و بر شش وزن آمدہ ست چہار وافی و دو مجزو و بیتہا ایشان این ست **ت** یہہ بحر عربی اور

فارسی میں مستعمل ہی اور اصل اوسکی دائرے میں فعولن آٹھہ بار ہے اور تازی میں وافی اور
مجزو استعمال کرتے ہین اور اوسکے دو عروض ہین فعولن سالم اور فعل محذوف اور چار ضرب ہین
ہین فعولن سالم فعول مقصور فعل محذوف فع ابتر اور جہہ فرلون پر آئی ہے چار وافی اور
دو مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین م ا شعر فَاَمَّا تَمِیْمٌ تَمِیْمُ ابْنُ مُرٍّ ﴿ فَاَلْفَاهُمُ الْقَوْمُ رَوْبیٰ
نِیَامَا ﴿ عروض وضرب ہردو سالم ست پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی
فعولن بیت مثال کی ترجمہ متن ہے روبی راب سے معنی یہہ کہ مست خواب ہوا اور نیام جمع
نایم بمعنی خوابیدہ یعنی یہہ کہ فاما تمیم ابن مرکو پایا قوم نے سرمست خواب تقطیع اوسکی یہہ ہے
فاما فعولن تمیمن فعولن تمیب فعولن نمرن فعولن فالفا فعولن ہملقو فعولن مرولی فعولن
نیاما فعولن م ب شعر وَیَاْوِیْ اِلیٰ نِسْوَۃٍ بَائِسَاتٍ ﴿ وَشُعْثٍ مَرَاضِیْعَ مِثْلَ السَّعَالِیْ ﴿
عروض سالم است وضرب مقصور ست دوسرا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعول بیت مثال کی ترجمہ متن سے بائسات مقلوب الیسات زنان یسن ایاس
رسیدہ کہ انقطاع حیض سے اوس ہین ہوتا ہے اور نہایت الارعب مین بائسات
بیای موحدہ پڑہا ہے بمعنی محتاجات اور شعث جمع شعثا بمعنی پراگندہ مو غبار آلودہ ور مراضیع
جمع مرضع بمعنی شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی بحذف یا بمعنی غول بیابانی معنی یہہ ہین کہ
جگہہ لیتا ہے طرف زنان منقطع الحیض پریشان موگرد آلودہ شیر دہندہ کے مانند غول بیابان
کے تقطیع یہہ ہی ویاوی فعولن الالنس فعولن وتنبا فعولن اساتن فعولن وشعثن فعولن
مراضی فعولن عمثلس فعولن سعال فعول م ج شعر وَاَرْوِیْ مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِیْصًا ﴿
یُنَسِّی الرُّوَاۃَ الَّذِیْ قَدْ رَوَوْا ﴿ عروض سالم است وضرب محذوف ست تیسرا وزن عروض سالم
یعنی فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعل شعر مثال کا ترجمہ متن سے معنی یہہ ہین روایت
کرتا ہون مین شعر سے شعر مشکل کہ بھلا دیتا ہے راویون کو کہ اوسکی روایت کی ہی تقطیع
یہہ ہے واروی فعولن منشش فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن ینسسر فعولن رواتل
فعولن لذی قد فعولن رَوَو فعل م د شعر خَلِیْلَیَّ عُوْجَا عَلٰی رَسْمِ دَارٍ ﴿ خَلَتْ مِنْ سُلَیْمٰی
وَمِنْ مَیَّۃٍ ﴿ عروض سالم وضرب ابتر واین چہار وافی است چوتہا وزن عروض سالم

یعنی فعولن اور ضرب ابتر یعنی فع باجتماع حذف و قطع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین ای دونون دوستو میرے گھر و خانہا سے ویران پر کہ خالی ہین سلیمی سے
اور مَیہ سے اور یہ دونون نام معشوقہ کے ہین تقطیع یہ ہے خلیلی فعولن یعوجا فعولن
علی رس فعولن مدارن فعولن خلت من فعولن سلیمی فعولن ومیمی فعولن یہ فع اور یہ
چارون وزن وافی کے ہین ہم ہ شعر اَمِنْ دِمْنَۃٍ اَقْفَرَتْ ٭ لِسَلْمیٰ بِذَاتِ الْغَضَا ٭
ہر دو محذوف ست ت پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فعل
شعر مثال کا مرقومہ متن ہے دمنہ آثار الدار کذا فی القاموس غضا جمع غضاۃ نام ایک
شجر کا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جسپر یہ درخت ہون معنی یہہ ہین آیا یہہ ویرانہ
نشان گھرون کا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمیٰ کے بیچ زمین درختان غضا کے تھا تقطیع
یہ ہے امندم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل لسلمیٰ فعولن بذاتل فعولن غضا فعل
م و شعر تَعَفَّفْ وَلَا تَبْتَئِسْ ٭ فَمَا یُقْضَ یَاتِیکَا ٭ عروض محذوف و ضرب ابترست
واین ہر دو مجزو اندت چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر ہے یعنی
فع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ عفیف ہو اور حزین نہو جو کچھ کہ
مقدر اور حکم ہوا ہوگا پیش آئیگا عفیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام و نجاسات سے
تقطیع یہ ہے تعفف فعولن ولاتبت فعولن تاس فعل فمایق فعولن ضیاتی فعولن کا فع اور
یہ دونون مجزو ہین ہم و بطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود و در عروض ہای سالم
قصر و حذف روا بود و در صدر ثلم و ثرم و باشد کہ ورا بتدا ہم بنا در استعمال کنندت
اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین قبض روا ہے یعنی فعول بضم لام حشو مین لانا
درست ہے اور قبض گرانا حرف پنجم کا جب سبب مین پڑے اور عروض ہای سالم مین
قصر یعنی فعول اور حذف یعنی فعل روا ہے اور صدر مین اثلم یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل
بسکون عین روا ہے اور کبھی ابتدا مین بھی بنادر اثلم اور اثرم کو استعمال کرتے ہین ہم
و اما در پارسی وافی و مجزو و مشطور آوردہ اند و گفتہ اند کہ اورا دو عروض است و چہار ضرب
و بر دہ وزن آمدہ است چہار مثمن و سہ مسدس و سہ مربع ت و اما پارسی مین وافی اور مجزو

اور مشطور لائے ہین اور کہا ہے کہ اوسکے دو عروض ہین سالم یعنی فعولن اور مقصور
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور چار ضربین ہین مسبغ فعولان اور سالم فعولن اور فعول مقصور
اور فعل محذوف اور دس وزنون پر آئی ہے چار مثمن و تین مسدس اور تین مربع مثمنات
عروض سالم و ضرب مسبغ بر اینگونہ بیت ببالا نگارا چو آزاده سروی * ولیکن برخسار
مانند گلنار * و این ناپسندیده است چه حرف آخر از دائره بیرون است مثمنات
پہلا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مسبغ یعنی فعولان بیت مثال کی مرقوم متن ہے
گلنار یعنی گل انار مراد ہے تقطیع یہ ہے ببالا فعولن نگارا فعولن چو آزا فعولن دہ سروی فعولن
ولیکن فعولن برخسا فعولن رمانن فعولن دگلنار فعولان اور یہ ناپسندیده ہے اسواسطے کہ
حرف آخر دائرے سے باہر ہے هم بیت هر دو سالم است دوسرا وزن عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی فعولن مثال اوسکی یہ ہے بیت اگر سرو من در چمن جا بگیرد * عجب
باشد از سرو بالا بگیرد هم ج عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور است تیسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول مثال سے کوئی
کا فریدی ز یکقطره آب * گهرهای روشن تر از آفتاب * هم د عروض همان و ضرب
محذوف و بحقیقت هر دو وزن یکی است و شاهنامه برین وزن گفته اند است چوتھا وزن
عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل مثال سے چو آیم بکوی تو کن
عیب من * که بی اختیارم در این آمدن * اور بحقیقت ہین یہ دونون وزن ایک ہین
یعنی سوم اور چہارم اور شاہنامہ اسی وزن مین کہا ہے شعر شاہنامے کے یہ ہین سے
برون برد آن پیل زور مند * به شمشیر و خنجر بگرز و کمند * درید و برید و شکست و ببست * یلان
را سر و سینه و پا و دست هم و این وزن را پارسی گویان راه اعشی خوانند از جهت آنکه ابیات
اعشی برین وزن است که این دو بیت از آن است شعر وکاس شربت علی لذة *
واخری تداویت منها بها * لکی یعلم الناس انی امرؤ * اتیت المعیشة من بابها *
ست اور ان تین وزنون کو فارسی گو راه اعشی کہتے ہین یعنی طریق خواندگی اعشی کہ
ابیات اعشی اس وزن پر ہین کہ دو بیتین اوس سے یہ ہین شعر دونون مرقومہ متن ہین

معنی اونکے یہ ہین بہت کاسے پیے ہین سنے واسطے لذت کے اور بہت پیالے
نوش کیے سینے واسطے دوا کے یعنی بہت گرم و سرو زمانے کا چکھا تا کہ جانین لوگ کہ
ایک مرد ہون مین کہ پہونچا ہون مین اور تلاش کی ہے مینے معیشت اوسکی دروازی سے
اور تقطیع یہ ہے وکاسن فعولن بشرتو فعولن ملالذ فعولن ذتن فعل وا خری فعولن تداوی
فعولن تنہا فعولن بہا فعل لکی یع فعولن لمنتا فعولن سانتم فعولن رو فعل انیل فعولن شت
فعولن ہمن با فعولن بہا فعل اعشی نام شاعر کا اور راد معنی پرودہ سرو دھم مسدسات عروض
وضرب سالم برینگونہ بیت نگہ کن بدان سرخ دو سرخ ٭ کز و زرد گشت این رخانم
ست مسدسات پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن بیت مثال کی
مرقومہ متن سے تقطیع یہ ہے نگہ کن فعولن بدا سرفعولن خ دو سرخ فعولن کز و زر فعولن
دگشتی فعولن رخانم فعولن ھم و عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور براینگونہ بیت
ازان خط مشکین یار ٭ شد آن ماہش اندر محاق ست چھٹا وزن عروض مقصور یعنی
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن سے
تقطیع اوسکی یہ ہے ازا خط فعولن طمشکی فعولن نیار فعول شدا ما فعولن ہشندر فعولن
محاق فعول ماہ سے مراد رخسارہ اور محاق بضم اور بکسر اور بفتح تینون حرکتون سے آیا ہے
بمعنی کاستن ماہ ابتدا اوسکی شب پانزدہم سے ہے اور تین دن آخر مہینے کے کہ چاند
ان ایام مین چھپ جاتا ہے بطالف رو شیخ اور بدار اور کشت سے کذا فی الغیاث ھم
ز عروض ہمان و ضرب محذوف و بحقیقت ہمان است ست ساتوان وزن عروض یعنی
فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ششم
اور ہفتم ایک وزن ہے ھم مربعات ح عروض وضرب سالم برینگونہ شعر
عیان شد نہانم ٭ ز رنگ رخانم ست مربعات آٹھوان وزن عروض اور ضرب فعولن
سالم یعنی فعولن شعر مثال کا مرقومہ متن سے نہانم یعنی راز نہان میرا اور رخان رخسار کی
تقطیع یہ ہے عیاشد فعولن نہانم فعولن زرنگی فعولن رخانم فعولن ھم ط عروض مقصور
یا محذوف وضرب مقصور براینگونہ شعر توئی دل گذار ٭ منم دلسپار ست نوان وزن

عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی
مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہ ہے تا ای دل فعولن گذار فعول منم دل فعولن سپار فعول ھم
ہی عروض ہمان وضرب محذوف وبتحقیق ہمان است ت دسوان وزن عروض بہی
یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی نہم اردو ہم آیک ہے
ح تقطیعش تا ای دل فعولن گذار و فعولن منم دل فعولن سپار فعول تم کلام محقق علیہ الرحمہ
تو عروض کو مقصور یا محذوف سے لکھتے ہین یہہ تقطیع عروض سالم کی کرتے ہین اور شعر
مین بہی وارد لکھا ہے ھم وبہ نزدیک متاخران مسدسات ومربعات متروک است
وقدما اثلم در صدر یا در ابتدا بنا در بکار داشتہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت بہار است
ہر روزہ در روز نم ٭ منکر فراوان ومعروف کم ٭ واستعمال قبض در فارسی روا نیست ہیچ چ
ت اور متاخرون کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہین اور قدما نے اثلم یعنی
فعلن صدر مین یا ابتدا مین بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیساکہ رودکی کہتا ہے
بیت رودکی کی مرقومۂ متن ہے روز نم یا روز یم یعنی موسم برشکال وبہار منکر یعنی امر منکر
مثل شراب نوشی اور لہو ولعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر تقطیع یہ ہے بہار س
فعولن تہر رو فعولن ز درر و فعولن ز نم فعل منکر فعلن فراوا فعولن نمعرو فعولن فکم
فعل اور استعمال قبض کا فارسی مین روا نہین ہے کسی وجہ سے معنی اسکے یہ ہین
کہ وزن سالم مین اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض مین جیسے صدر اور
ابتدا مین رکن اثلم یعنی فعلن کبھی آگیا ہے اس جگہہ مقبوض یعنی فعول کو لانا نچاہیے
صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجھا اور اثلم پہ یہ حاشیہ لکھا ح مثال اثلم در صدر
وابتدا بل در حشو نیز ے رفتیم وبردیم داغ تو بر دل ٭ صحر الصبح المنزل بمنزل ٭ وزن
مصراع اول فعلن فعولن فعولن فعولن وزن مصراع ثانی فعلن فعولن فعلن فعولن تم کلامہ
ظاہر ہے کہ رفتیم وبردیم بروزن فعلن فعولان با سباغ ہے اور دوسرا حاشیہ استعمال
قبض کی جگہہ لکھا ہے ح لیکن متاخرین بر مقبوض و اثلم شعر گفتہ اند باین طور کہ یک
رکنش مقبوض باشد و دیگر اثلم بتقدیم مقبوض چنانکہ درین شعر بروز ہجرت چہ چارہ سازم

چو شمع دور از تو میگدازم ٭ بروزن فعول فعلن وبتقدیم اثلم نیز ع گرم بخوانی ورم برانی ٭
دل حزین را بجای جانی ٭ بل ازین قسم بر شانزده رکن هم آمده مثالش جامی فرماید ع
زهی جمال تو قبلهٔ جان حریم کوی تو کعبهٔ دل ٭ فان سجدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسعی
و دیگری گوید ع زهی دو چشمت بخون مردم گشاده تیر و کشیده خنجر ٭ رخ چو ماهت صباح
دولت خط سیاهت شب معنبر ٭ هر دو وزن فعول فعلن و بعضی مقبوض اثلم که آنرا اثرم گویند
با سالم نیز بترتیب جمع کرده اند و بر شانزده رکن آورده مثالش ع زلف معنبر بر مه رویت
تیره شب است و وادی موسی ٭ جامه صبرم در کف عشقت دامن یوسف دست زلیخا ٭
بروزن فعل فعولن و بعضی مقبوض اثلم و مثمن آرند مثالش ع ای سر زلفت غالیه سای ٭
وی مه رویت غالیه بیز ٭ بروزن فعل فعولن فعل فعول تم کلامه ظاہر ہے کہ یہ سب
اوزان متقارب میں ہیں اور عبارت محقق علیہ الرحمہ میں مخالفت انکی کہیں نہیں جسکی
مخالفت کی ہے وہ وہی مقام خاص ہے جسکا بیان ہوا م غریب این بحر مستعمل نیست
و شعر برین بسیار نیافته اند و اصلش فاعلن هشت بار بود و مثال بیت سالم او بتازی چنین
باشد شعر جاروا قومهم ثم لم یزعووا ٭ للصلاح الذی خیره راهن ٭ ت غریب
یہ بحر مستعمل نہیں ہے اور شعر اس میں بہت کم پائے ہیں اور اصل اوسکی فاعلن آٹھ بار ہے
اور مثال بیت سالم کی اوس سے عربی میں یوں ہے شعر مرقومہ متن ہے معنی یہ ہیں
لڑے وہ اپنی قوم سے پس نہ ٹھہرے بدی سے واسطے صلاح کے ایسی صلاح کہ
خیر اوسکی مسدود ہے تقطیع یہ ہے جاروا فاعلن قومهم فاعلن ثم لم فاعلن یزعوو فاعلن
للصلا فاعلن حللذی فاعلن خیرهو فاعلن راهنو فاعلن م و هم مخبون ایراد کنند بدینگونه
شعر واتیت حجیج مواطنها ٭ فاستفت لتبینه ساکنها ٭ ت اور مخبون بھی آتا ہیں
یعنی فعلن آٹھ بار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہ ہیں آیا میں اوسکے سب مواطن
میں پس افسوس کیا میں نے اوسکے ساکن کے غائب ہونے پر تقطیع یہ ہے واتی فعلن
تحجی فعلن جموا فعلن طنها فعلن فاست فعلن تبتی فعلن تیبا فعلن کنها فعلن م و همه مسکن نیز
ایراد کنند بدینگونه شعر یا محبوبی ادرک روحی ٭ وارحم قلبی فالحب عندی ت اور سب سکن

مسکن بھی لاتے ہین یعنی فعلن بسکون عین آٹھہ بار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین ای
محبوب میرے دریافت کر میری روح کو اور رحم کر میرے دل پر پس بیٹھہ نزدیک میرے
تقطیع یہہ ہے یا مح فعلن بوبی فعلن ادرک فعلن روحی فعلن ورحم فعلن قلبی فعلن فجلس
فعلن عندی فعلن هم و عروضیان این رکنہا را مقطوع خوانند و این سہو است چہ قطع
جز در عروض و ضرب نیفتد و ہر سہ نوع یعنی سالم و مخبون و مقطوع خلط کنند ت اور
عروضی ان رکنون کو یعنی فعلن فعلن کو مقطوع کہتے ہین اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ
قطع سوا ے عروض و ضرب کے نہین آتا پس مخبون مسکن ہین اور تینون قسمین یعنی
سالم فاعلن اور مخبون فعلن بحرکت عین اور مقطوع فعلن بسکون عین خلط کرتے ہین
هم و اما بفارسی قدما بتکلف برین بحر ہم شعر آوردہ اند مذال و معری ہم عروض ہم ضرب
و ضرب تنہا مذال و ہمہ مخبون یا ہمہ مسکن یا مختلط ہمہ مذال و معری مختلط اما سالم یا مخبون
و مسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بود ت و اما فارسی مین قدما بتکلف اس بحر مین
شعر لائے ہین مذال یعنی فاعلان اور معری یعنی فاعلن عروض بھی اور ضرب بھی اور
ضرب تنہا مذال بھی لائے ہین اور سب رکن مخبون بھی لاتے ہین اور سب رکن مسکن بھی
لاتے ہین اور سب رکن مختلط بھی لاتے ہین یعنی کوئی مخبون اور کوئی مسکن اور سب
مذال اور معری اور مختلط بھی لاتے ہین لیکن رکن سالم کو ساتھہ رکن مخبون اور مسکن کے
خلط نہین کرتے ہین فارسی مین کہ انکے قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہان لانا
درست ہے هم مثال سالم مثمن شعر سخت سرگشتہ ام از غم ہجر تو ٭ گر خطا می کنم دلبرا عفو
کن ت مثال سالم مثمن کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن گشتہ ام فاعلن
از غمی فاعلن ہجر تو فاعلن گر خطا فاعلن می کنم فاعلن دلبرا فاعلن عفو کن فاعلن هم
مثال سالم مسدس شعر سرخ گل بر دو رخ کشتہ ٭ لاجرم فتنہ گشتہ ت مثال سالم
مسدس کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے سرخ گل فاعلن بر دو رخ فاعلن کشتہ ای فاعلن
لاجرم فاعلن فتنہ ای فاعلن گشتہ ای فاعلن کشتہ یعنی پیدا کردہ هم مثال مربع سالم شعر
سجدہ کردت تبا ہو آفتاب از فلک ٭ ت مثال مربع سالم کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ

چید کر فاعلن وت بتا فاعلن افنا فاعلن بز فلک فاعلن هم مثال شمن مخبون ومسکن در بیشتر
آورده اند ت مثال شمن مخبون اور مسکن کی سابق مین لائے هین عربی مین اور فارسی مین
مثالین یہہ هین مثال مخبون ہ چو رخت بنود گل باغ ارم ٭ چو قدت بنود قد سرو چمن ٭
فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی یہہ ہے مثال مسکن ہ هر دم بیشت وارم زاری ٭ کز غم تا کے
زارم واری ٭ فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی یہ ہے ھم وهمچنین را بهزج اخرب و رمل مخبون هم
تقطیع توان کرد ت اور اگر سب رکن مسکن هون یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن بسکون عین اس
وزن کو هزج اخرب اور رمل مخبون مین تقطیع کر سکتے هین هزج اخرب مسدس محذوف العروض
والضرب بروزن مفعول مفاعیل فعولن ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض والضرب بروزن
فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہو جائے ھم و باقی وزنها اعنی مسدسات
و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود این است بحرهای دائرہ متفقه تفصیل بحور و اوزان
تمامی آن تمام شد ت اور باقی وزن مسدسات اور مربعات مخبون اور مسکن کی طبیعت سے
دور هین یہہ هین بحرین دائرہ متفقه کی اور تفصیل بحور اور اوزان کی جملہ تمام ہوئی ھم و معلوم شد
که در پانزده بحور که مستعمل عرب است جمله عروضها بیست و شش است و جمله ضربها پنجاه است
و بر شصت و سه وزن آمده است و در ده بحر که مستعمل عجم است بقول عروضیان چهل و چهار
عروض و هشتاد و پنج ضرب است و بر صد و نود و نه وزن شعر گفته اند والله اعلم بالصواب
ت اور معلوم ہوا کہ پندرہ بحرون مین کہ مستعمل عرب ہین جملہ عروض چھبیس ہین
اور جملہ اضراب پچاس اور تریسٹھ وزنون پر آئی ہین اور دس بحرون مین کہ مستعمل
عجم ہین بقول عروضیون کے چوالیس عروض اور پچاسی ضربین ہین اور ایک سے
ننانوے وزنون پر شعر کہے ہین واللہ اعلم بالصواب ھم و بباید دانست که این بحرها
مؤلف از اصول مذکوره ست و شاید که اصلهاے دیگر بجز آنچه گفته اند تا لیف کنند و از آن
اصلها بحرها حادث شود و در صفات دیگر مستعمل باشند یا بروزگاری دیگر مستعمل شود چنانکه
بنا در وقت پارسی رکنی ثمانی یافته می شود مولف از دو وتد و سببی بروزن مفاعلاتن و
شعری دیده ام که مکرر این رکن چهار بار که عین آن شعر را یاد ندارم اما بیتی سوال بود ٭

بیت اگر بدانی کہ نے توچو نم * مرادرین غم روا نداری * دار مستفعلن مخبون مرفل برین وزن باشد واز متفاعلن موقوص مرفل ہمچنین است اور جاننا چاہیے کہ یہہ بحرین مؤلف اصول مذکور سے ہین اور شاید کہ اصلین اور سوا ان اصلوںکے تابعت کرین اور ان اصلون سے بحرین مؤلف ہوان کہ اور زبانون مین سوا تازی اور فارسی کے مستعمل ہون یا اور زمانے مین مستعمل ہون چنانچہ بندرت لغت پارسی مین ایک رکن ثمانی یعنے ہشت حرفی پایا جاتا ہے مؤلف دو وتد اور ایک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ اسمین مفا اور علا دو وتد ہین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے جنمین اس رکن کی تکرار سے چار بار کہ بعینہ وہ شعر یاد نہین ہے مگر اس طرح پر تھا بیت اگر بدانی کہ بی توچونم * مرادرین غم روا نداری جا تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کبیت چو نم مفاعلاتن مرادری غم مفاعلاتن روا نداری مفاعلاتن اور مستفعلن مخبون مرفل اس وزن پر ہے یعنی مفاعلاتن اور متفاعلن موقوص مرفل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوص یعنی مضمر مخبون ہم ونیز از بحری کہ اورا این بزبان پہلویان بحر میگویند وشبیہ است بہزج مسدس سالم

قسم گویائی زبان پہلوی ۱۲

رکن اول ہم ثمانی است مؤلف از چہار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن دگاہ سالم بکار میدارند دگاہ مخبون بروزن مفاعیلن وگاہ مطوی بروزن فاعلاتن وہر سہ بایکدیگر خلط میکنند و دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن است مثالش بیت فرو اگہ عرض پی لشکر وزن پی * بمیان و دسرا اہل انجمن پی * ہمہ گرد آورد بیر و جوان را * انچہ من کردہ پی زبرج بہمن پی * صدر بیت اول سالم است و ابتدا وصدر بیت دوم مخبون و ابتدای بیت دوم مطوی و امثال این بسیار است اور ایک بحر اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول اوسکا ثمانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اور اس زبان پہلوی اوس بحر پر کہتے ہین وہ مشابہ ہے ہزج مسدس سالم سے اور اس بضم اول اور سکون نون آور اور این بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گویندگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیون ہے اور شعر اوسکا زبان پہلوی مین ہوتا ہے کسی شاعر نے لکھا ہے بیت لحن اوراین ودبیت پہلوی * زخمہ رود وسماع خسروی * اور ایک دیہ کا بھی نام ہے مضافات اور

توابع جوسقان سے مشہور با ورامہ چونکہ غنیا گر وہان کے ساکن نے یہہ خوانندگی وضع کی باورامن مشہور ہوئے پس اوس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرتے ہین اور کبھی مخبون بروزن مفاعیلن اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینون کو با یکدیگر خلط کرتے ہین اور بعد اوسکے مفعولان خواہ مفاعیلن خواہ فاعلاتن سکے دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن ہین مثال اوسکی بیت جو مرقوم متن ہے اور شعر مذکور مین فرداگہ بمعنی فردا وقت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ اور پی لشکر یعنی پا ی لشکر اور وژن بمعنی کثافت اور نجاست مراد خرابی پی وری ہے اور دوسرا اہل انجمن پی یعنی وری ورئیس اہل انجمن اور زبرج بمعنی زینت اور بمن پی ای وری من خواہد بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی مفعولاتن اور ابتدای بیت اول اور صدر بیت دوم مخبون یعنی مفاعیلن اور ابتدا اسے بیت دوم مطوی یعنی فاعلاتن تقطیع یہہ ہے فرداگہعر مفعولاتن ضپیلشکر مفاعیلن وژن پی فعولن سیانی دو مفاعیلن سرہی اہلن مفاعیلن جمن پی فعولن ہمہ کرد مفاعیلن وربیر تو مفاعیلن جوارا فعولن انجمنکر فاعلاتن بیزبرج مفاعیلن بمن بی فعولن اور مثل اسکے بہت ہین ہم وغرض از ایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول بحور در انچہ گفتیم محصور ست نہ فروع و تغیرات بل انچہ ایراد کردیم موجود است بحسب اغلب واللہ اعلم بالصواب ت اور غرض اس سخن کی ایراد سے یہہ ہے تا معلوم کرین کہ اصول بحور جو کہے ہین ہمنے محصور ہین نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے ہمنے موجود ہین بحسب غالب یعنی اصول محصور ہین فروع اور تغیرات محصور نہین ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل ہشتم

در تغیر زیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از تغیرات کہ در بیشتر یاد کردیم تغیر زیادت راکہ آنرا اخرم خوانند در ہیچ موضع مثال نیاوردہ ایم وآن بغایت گران وناپسندیدہ باشد و برکنی وبحری خاص نبود و ایراد آن بآن سبب باین موضع افگندیم کہ تا بحور و اوزان وقوف نباشد ادراک آن چنانکہ باید دست ندہد وخرم بیشتر بیک حرف بود کہ در اول بیت افزایند مثالش بتازی امرء القیس گوید شعر وَکَانَّ ثَبِیْرًا فِیْ عَرَانِیْنِ وَبْلِہٖ ❊ کَبِیْرُ اُنَاسٍ فِیْ بِجَادٍ مُّزَمَّلٖ ❊ بر بحر طویل است

از وزن دوم و دو او خرم است ت فصل ہشتم بیان تغیر زیادت مین کہ ارکان سے
تعلق نہین رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے ہین اون مین ایک تغیر زیادتی بھی ہے
اوسکو خرم کہتے ہین کسی جگہہ مثال اوسکی نہین لائے ہم وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ ہے
اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھہ خاص نہین اور یہان اوسکو اسلیے بیان کیا ہے کہ
جبتک بحرین اور اوزان معلوم نہون ادراک اوسکا جیسا چاہیے حاصل نہین ہوتا
اور خرم اکثر بایک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت مین لاتے ہین مثال اوسکی تازی مین بیت
امرء القیس کی جو مرقومہ متن ہے اوس مین ثبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف مکہ مین اور
عرانین سر بینی مراد اول چیز دبل جمع وابل بمعنی باران بزرگ قطرہ بجاد گلیم مخطط مزمل
چادر پیچیدہ معنی یہہ ہین اور گویا کہ ثبیر اول باران مین مرد بزرگ ہے گلیم مخطط پیچیدہ سے
تقطیع کاٰن فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرانی فعولن نوبلہی مفاعلن کبیر فعول اناسن
فی مفاعیلن بجادن فعولن مزملی مفاعلن بحر طویل ہے وزن دوم سے جسکے عروض
اور ضرب دونون مقبوض ہین اور واو اول بیت مین خرم کا ہے ح خرم در اصل
اندراختن حلقہ در بینی شتر است و وجہ مناسبت ظاہر و حکم کردن حرفی یا کلمہ را بخرم یعنی
بران است کہ بدون وی وزن شعری درست شود و لا انشاید تمام کلامہ قابل اور کبھی یہہ زیادت
مصرع دوم مین ہوتی ہے بیت تا الندیٰ یا طبیات القاع قلن لنا بہ اللیلای منکر
اَمْ لیلیٰ امِنَ الْبَشَر بحر بسیط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور ہمزہ استفہام اول مصرع دوم مین خرم ہے و زیادہ ازین ہم آوردہ اند تا یک کلمہ
از چہار حرف و آن نادر است و بیتش این است شعر اُشْدُدْ حَیَازِیمَکَ لِلْمَوْتِ
فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیکَا وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا حَلَّ بِوَادِیکَا * این بحر ہزج است اول
کلمہ اشدد خرم است اور زیادہ ایک حرف سے بھی لاتے ہین چار حرف تک
یعنی چار حرف کا کلمہ اور یہہ بہت کم ہے اور مثال اوسکی جیسا کہ مرقومہ متن ہے اوسمین
حیازیم جمع حزام بمعنی کمر بند ہے اور لاقیکا باشباع الف معنی یہہ ہین باندھ کمر بند
اپنے واسطے موت کے پس تحقیق کہ موت ملاقات کریگی تجھسے اور نڈر موت سے جب موت

وارد ہوا اشتری وادی مین تقطیع یہہ ہے حیازیم مفاعیل کلموت مفاعیل فاشلمو مفاعیلن
تلاقیکا مفاعیلن ۔ اتجزع مفاعیلن بلموت مفاعل اذا خلل مفاعیل بوادیکا مفاعیلن یہہ بحر
ہزج سے ہے وزن اول اور کلمہ اشدد کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف
محقق علیہ الرحمہ نے لکھی مثال زیادت دو حرف کی یہہ ہے شعر قد فاتنی الیوم من
حدیثک * ما لست مدرکہ * بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن خفیف مجزو سے
اور قد مع خزم ہے مثال زیادت سہ حرف کی بیت اذا عذرت سیلی ذکرتک *
یا بارکیما یدنیک الحذرا * بروزن فعلاتن فاعلن فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو
اور کلمہ اذا خزم ہے ہم در پارسی ہم بیک حرف قدما آوردہ اند بعضے در اول مصراع
اول چنانکہ رودکی گوید بیت جعد ہمچون نورد آب باد * گویا آنچنان شکستی *
میانکش نازک چو سایہ موئی * گوئی از یکدگر گسستی * بحر خفیف است از وزن ہفتم
و میم خزم است در اول بیت دوم ت اور فارسی مین بھی بیک حرف قدما لائے ہین
بعضے اول مصرع مین جیسا کہ بیت رودکی کی مرقومہ متن سے ہے بحر خفیف مین وزن ہفتم
عروض مشکول اور ضرب ابتر اور میم خزم کا ہے اول بیت دوم مین اور نورد آب یعنی
موج آب تقطیع یہہ ہے جعد ہمچو فاعلاتن نوردا مفاعلن ب باد فعلان گویا آن فاعلاتن
چنانشکستی مفاعلن نستی فعلن میانکش نا فاعلاتن زکچو سا مفاعلن یہ موی فعلان گوی از یک
فاعلاتن دگر گس مفاعلن ستی فعلن ہم و بعضے در اول مصرع دوم ہم گفتہ اند چنانکہ
مرادی گوید بیت از خشم و گنج چہ فریاد و سود * کہ مرگ کند بر تن تو تاختن * بحر
سریع است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم خزم است و متاخران البتہ استعمال
خزم نمی کنند واللہ اعلم ت اور بعضے اول مصرع دوم بھی لاتے ہین جیسا کہ مرادی نے
کہا ہے بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے از خشمو مفتعلن گنج چہ مفتعلن یاد و سو
فاعلان مرگ کند مفتعلن برتنتو مفتعلن تاختن فاعلن بحر سریع سے وزن
دوم سے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم مین خزم ہے اور متاخرین البتہ استعمال
خزم کا نہین کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب * فصل نہم در ذکر معانی بعضے الفاظ و

القاب مذکور بپارسی سبب رسن باشد و وتد میخ و این دو اسم ازان جهت نهاده اند که عرب بیت شعر را بخانه تشبیه کرده اند چه بیت خانه باشد و خانهٔ ایشان خیمه باشد و خیمه برسن و میخ قائم شود و فاصله جدا کننده باشد بعضے متحرکات متوالی را بساکن از دیگر متحرکات جدا کنند ت فصل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور القاب مذکور مین اور فارسی مین سبب بمعنی رسن ہے اور وتد بمعنی میخ اور یہہ دو نام اس جهت سے رکھے ہین کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیہ دیتے ہین اسواسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رستی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ بمعنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو بسبب ساکن کے اور متحرکات سے جدا کرتا ہے ھم و اما بحور طویل و مدید و بسیط باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی و گستردگی نام کرده اند که بتازی بزرگتر از ترکیب اصول این بحور که در دائره بست و چهار حرف است هیچ ترکیب نیست ت اور بحرون طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بمعنی درازی و کشیدگی و گستردگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مد بمعنی کشیدگی اور بسط بمعنی گستردگی ہے کہ تازی مین انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر نہین ہے کہ دائرے مین چوبیس حرف ہین ایک مصرع مین ھم و بعد ازان سه بحر اصل بحر وافر و کامل بیست و یک حرف است و هرچند مساوی دیگر مسبعات است اما بحرکت ازان زیادت است پس ازین جهت این دو بحر را بوفور و کمال موسوم کردند ت اور بعد انکے یعنی بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اون مین اکیس حرف ہین ایک مصرع مین اور ہرچند برابر اور مسبعات کے ہین لیکن حرکتون مین اون سے بازده ہین کہ ان مین تیس حرکتین ہین اور سباعیات دیگر مین مثل رجز اور رمل کے چوبیس حرکتین ہین پس اسی جهت سے ان دو بحرون کا نام بوفور اور بکمال رکھا ھم و هزج آواز سرا گویند که تا برسته باشد و این اسم ازجهت نکوئی بحر برو نهاده اند و رجز رنجی را گویند که پای شتر را بلرزاند و گفته اند موضع نشستن باشد بر شتر از هودج خردتر و این اسم ازجهت اضطراب اجزا و بسبب تقارب حرکات یا بسبب کوتاهی بیت

برین بحر نہادہ اند کہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد
و این اسم از جہت روانی وزن نہادہ اندت اور ہزج آواز با ترنم کو کہتے ہین اور
ترنم بمعنی سرود اور خوش آوازی ہے اور یہہ نام اس بحر کا بسبب خوبی اور نیکوئی کے
رکھا ہے اور رجز ایک مرض کو کہتے ہین کہ پای شتر کو لغزش مین لاتا ہی اور یہہ بھی
کہا ہے کہ موضع نشستن ہے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہہ نام اس بحر کا بسبب
اضطراب اجزا کے اور بجہت تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے رکھا ہی
کہ عرب مین بیشتر اسکو مشطور مستعمل کرتے ہین اور رمل بمعنی شتاب رفتن ہے
یہہ نام بسبب روانی وزن کے رکھا ہے ھم و سریع را بسبب سرعت اطلاع بر تناسب
وزنش این نام نہادہ اند و قریب را بسبب قرب او بمضارع و ناقہ منسرح تیز رو باشد
و انسرح الرجل آن باشد کہ بر پشت افتد و پاہا از ہم باز نہد و منسرح را این نام
بسبب روانی نہادہ اند یا بسبب آنکہ دو رکن او کہ بر وزن مستفعلن ست از یکدیگر بر کن
مفعولات جدا شدہ اندت اور سریع کا نام بسبب سرعت اطلاع کی اوسکے تناسب
وزن پر سریع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب مضارع سے ہے
اسواسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرحہ کہتے ہین و انسرح الرجل
یعنی پشت سے دراز ہوا اور دونون پاون یکدگر سے جدا کیے پس منسرح کا نام منسرح
بسبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دو رکن اوسکے مستفعلن یکدگر سے برکن
مفعولات جدا ہوئے ہین ھم و خفیف را بسبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند و مضارع
را از جہت مشابہت او بہ ہزج و اقتضاب بریدن ست و اقتضاب سخن و شعر گفتن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند بحر مقتضب از آن جہت خواندہ اند کہ گوئی بعضی
از منسرح است کہ تا بریدہ اند و بعضی گویند بآن سبب کہ وزنی مرتجل ست
اور خفیف کا بسبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
کہ اسکو مشابہت ہے ہزج سے اسواسطے کہ وزن مضارع مشتمل بہ مفاعیلن ہے اور

اور ہزج کے بھی رکن مفاعیلن ہین اور اقتضاب بمعنی بریدن ہے اور اقتضاب شعر
و سخن بسبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا اونکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقتضب کو
مقتضب اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقتضب کے
مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے اور
بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان او رفی البدیہہ ہم و
مجتث از بن برکندہ باشد وگویند بآن سبب گفتہ اند کہ گوئی این بحر را از خفیف باز
برکندہ اند و مراد تصور چنان ست کہ مقتضب و مجتث را باین نامہا ازان جہت خواندہ اند
کہ عرب بغیر مجزو مستعمل نداشتہ اند گوئی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آخر از بن
برکندہ اندست اور مجتث بمعنی از بن برکندہ ہے اور کہتے ہین یہ بحر خفیف سے
برکندہ ہوئی ہے یعنی نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو
فاعلاتن کے ہے اور مجتث مین مقدم دونون پر اور مجکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب
اور مجتث کے اس جہت سے یہ نام رکھے ہین کہ عرب انکو سوا مجزو کے نہین کہتے
پس گویا اصل سے مجزو کو بریدہ کیا ہے ہم و متقارب را از جہت تقارب اجزا و کوتاہی
ارکان متقارب گفتہ اند و غریب را از جہت قلت استعمال و رکض الخیل راندن اسپ با
پائی کہ بر پہلوی او بجنبانند و این بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او
بہ تکلف است و بحر را از جہت اشتمال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اتساع
وسعت و تعمق کندست اور متقارب کو بجہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب
کہا ہے اور غریب کو بجہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہے
اوس قدم سے کہ اوسکے پہلو پر ہلائین یعنی مضمار مارین اور اس بحر کا اسواسطے یہ نام رکھا ہے
کہ روانی اوسکی بہ تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل ہے اوزان
بسیار سے اور معنی بحر کے مقتضی وسعت و تعمق ہین ہم و بہرامی و غیر او از عروضیان
گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ درمیان خیمہ باشد و ضرب را منہا می خیمہ باشد و من این
تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام و چنان پندارم کہ عروض را باین سبب باین اسم گفتہ اند

که معارض ضرب ست یعنی مقابل او یا از انجهت که عروض راه و سمت راه باشد و ضرب را
مقابل او
ازان جهت باین اسم خوانده اند که اوزان بسبب ضربها مختلف شود چه ضرب و صنف
یکی باشد ت اور بہرامی وغیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ
اور ضرب دامن خیمے کے ہین اور مینے یہہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا
جانتا ہون کہ عروض کو اس سبب سے عروض کہا ہے کہ معارض اور مقابل ضرب
کے ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ اور
سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے ضرب کہا ہے کہ اوزان اوسکی مختلف ہوتی ہین
کس واسطے کہ ضرب اور صنف ایک ہی دونون بمعنی قسم ہم و این علم را باین سبب
عروض خوانند که مشتمل است بر معارضه کردن شعر با اصول و ارکان اوت اور اس
علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھ اصول
اور ارکان کے اور اس جہت سے کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض
نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن احمد کو مکہ معظمہ مین یہ علم ملہم ہوا لہذا اوسی نام اس
علم کا رکھا یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ دشوار گذار ہے کوہ مین اور اس علم سے
بھی بدشواری راہ اوزان کی معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت
لکھے ہین هم مجزو را یعنی جزوی بیفگنده باشد و مشطور را شطری یعنی نصفی بیفگنده و
منهوک از لاغری بگداخته ت اور مجزو کا نام مجزو اسواسطے رکھا کہ مجزو اوسکو کہتے ہین
جسکا ایک جزو گر گیا ہوا اور مشطور کا نام اسواسطے مشطور رکھا کہ مشطور اوسکو کہتے ہین
جسمین نصف گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسواسطے کہتے ہین
کہ منہوک بمعنی از لاغری بگداختہ ہے یعنی ثلث بیت هم و اما القاب تغیرات خبن
فراشکستن جامه باشد و بدوختن موضع شکسته تا کوتاه شود و مخبون را از اینجا گرفته اند
و طی در نوردیدن بود و قبض فراهم گرفتن و کف بازداشتن ت و اما القاب تغیرات
خبن فراشکستن جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کا تا کوتاہ ہوجاوے وہکذا فی المنتخب
اور مخبون کو یہین سے لیا ہے اور طے لپیٹنا اور قبض فراہم کر لینا اور گرفتگی اور کف

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب ھم و اضمار باریک میان و سبک کردن چہار پایان
و عصب پی سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گرسنگی و معصوب ازینجا
گرفتہ اندت اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چارپایون کا اور منتخب مین بمعنی
در دل داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی پی سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے
اور معصوب یہین سے لیا ہے ح قولہ معصوب ازینجا گرفتہ اند بل معصوب بمعنے
بسیار گرسنہ است کما فی القاموس المعصوب الجائع جدا و ممکن است کہ از عصب بمعنی
پیچیدن باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب
اوس سے محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنی پیچیدن ہے بمعنی زاغ
کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہاے درخت و ریختن برگہای درخت
بضرب چوب وغیرہ و سخت بستن رانہای شتر بادہ وقت دوشیدن شیر و خشک
شدن آب در دہان وغیرہ بھی ہین کذا فی المنتخب ھم و موقوف از وقف گرفتہ اند
و مکشوف را از کشف کہ چون حرفی از آخر بیفگنند مانند آنست کہ برہنہ شدہ باشدت
اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی ایستادن و وا داشتن ہے منتخب سے
اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرا ئین مانند برہنہ ہونیکے ہے
ح قولہ برہنہ شدہ باشد ظاہر این کلام دلالت برین معنی دارد کہ این لفظ بشین معجمہ است
لیکن علامہ زمخشری در کشاف و قسطاس و فیروزآبادی در قاموس و سکاکی در مفتاح آوردہ اند
کہ صحیح بسین مہملہ ست و بشین معجمہ تصحیف ست تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہہ دو لغت ہین
ایک کشف بشین معجمہ بمعنی برہنہ کردن اور دوسرا کسف بسین مہملہ بمعنی بریدن و پارہ پارہ
کردن جامہ لہذا عروضیون مین کسینے مکشوف بشین معجمہ اور کسی نے مکسوف بسین
مہملہ لکھا ہے کہ دونون مناسب مقام ہین اور دونون لغت منتخب سے ھم و مقصور
کوتاہ کردہ شدہ و مقطوع بریدہ اندام و محذوف بیفنے ازو بیفگندہ و اخذ و ابتر
دنبال بریدہ ست مقصور کوتاہ کیا گیا مقطوع بریدہ اندام جسکا بدن ٹکڑے ٹکڑے
ہوا ہو محذوف یعنی گرا ہوا یعنی جس سے کوئی جزو گر گیا ہوا حذو ابتر دنبال بریدہ جسکے

دم کٹا کہتے ہیں ح قولہ دنبال بریدہ ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ احذ و ابتر ہر دو بمعنی مذکور وارد حال آنکہ معنی احذ فی الجملہ مخالف از معنی مذکور وارد چہ احذ بمعنی خفیف از بست جوہری گوید بعیر احذ و ناقۃ حذاء ہی التی خف ریش ذنبہا یعنی آنکہ موی و مش کمتر باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ حذ بالفتح والتشدید الذال بمعنی از ہم بریدن منتخب سے اور حذذ بفتحتین کوتاہی وسبکی دم شتر و جز آن یہ ہے منتخب سے اور نیز بفتحتین بریدہ دم شدن یہ ہے منتخب سے فتامل ہم واصلم ہر دو گوش برکندہ و شعث پراگندہ کردہ یا فرو گذاشتہ اصلم جسکے دونوں کان اکھاڑ لیے ہوں اور مشعث پریشان کیا ہوا اور لٹکایا ہوا ہم واثلم رخنہ شدہ واخرم دیوار بینی بریدہ و سبغ تمام و دراز کردہ و مذال دامن دراز کردہ یا فرو گذاشتہ و مرفل بزرگ کردہ و دامن کشادہ کردہ و مشکول چہار پا دست و پا بستہ بشکال و مخبول عقل یا اعضا تباہ شدہ و معقول شتر زانو بستہ بعقال و منقوص ناقص کردہ و مقطوف خراشیدہ و یا میوہ از درخت چیدہ و موقوص گردن شکستہ و مخزول بریدہ واثرم دندان بیفتادہ و اشتر پلک چشم باز گردیدہ و اخرب گوش شگافتہ و اعضب گوسپندے کہ سرون اندرونی او شکستہ باشد و نیز گوسفندی را گویند کہ یک سرون او شکستہ باشد واقصم گوسفندی را گویند کہ سرون بیرونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد و فردی را نیز گویند کہ دندان پیشین او از نیمہ شکستہ باشد و اجم آن گوسپندی کہ سرون ندارد و اعقص سرون برہم یا برگوش پیچیدہ واخرم رسن در بینی کردہ ت اور اثلم سوراخ دار اور اخرم نکٹا اور سبغ بڑھایا ہوا اور مذال دامن دراز یا لٹکا ہوا اور مرفل بزرگ کیا ہوا یا دامن کشادہ کیا ہوا اور مشکول چارپایہ ہاتھ پاؤں بندھا ہوا رسن سے مخبول جسکی عقل یا اعضا تباہ ہوئے ہوں اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانو بندھے ہوئے ہوں رسن سے اور منقوص ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہوا یا میوہ درخت سے چنا ہوا اور موقوص جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریدہ اور اثرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے دانت گر گئے ہوں اور اشتر پلک چشم کھلا ہوا یعنی جسکی پلکیں کھلی ہوئی ہوں اور اخرب گن کٹا اور اعضب وہ گوسفند جسکی شاخ اندر سے پھٹی ہوئی ہو اور وہ گوسفند جسکی ایک شاخ

شاک ہو اور اقصم وہ گوسفند کہ شاخ بیرون اوسکی ہو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اوس مرد کو بھی کہتے ہین جسکے دندان پیشین ٹوٹ گئے ہون اور اجم وہ گوسفند جو شاخ نرکھتی ہو اور اعقص شاخ لپٹی ہوئی یا شاخ کمان پر لپٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جسکی ناک مین رسی ڈالی ہو هم تلقیب بیشتر ازین القاب بملاحظہ احوال تغیرات نهاده است کہ لقب هر علت کہ خاص باول مصر عہاست از علتہاے مقدم چارپایی گرفتہ و انچہ خاص باواخرست از علتہای موخر و انچہ عام ست ازانچہ خاص بموضعی نباشدت اور تلقیب نے بیشتر یہ القاب بملاحظہ احوال تغیرات رکھے ہین کہ لقب اوس علت کا جو خاص باوائل مصاریع ہے علت ہای مقدم بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو خاص باواخر مصاریع ہے موخر بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو عام ہے اوس سے لیا ہے جو کسی موضع مین خاص نہین ہے هم وہچنین اعرج لنگ و مدروس کہنہ و ناپید او مطموس ناپدید و سترده و ازل ناقص سرین یقال زکت الدراہم تزل زلولا ای نقصت فی الوزن والازل الخفیف الورکین ست اور اسیطرح اعرج یعنی لنگ ہے اور مدروس یعنی کہنہ او ناپید اور مطموس یعنی ناپدید اور سترده اور ازل ناقص سرین جسکے سرین ناقص ہون کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوی درہم وزن مین حق ناقص ہونے کا ای نقصان آیا وزن مین اور ازل خفیف الورکین کو کہتے ہین ورکین دونون سرین هم و مجبوب بریده و خصی کرده باشدت و مجبوب کٹا ہوا اور خصی کیا ہوا ہے هم وہچنین معاقبہ بر عقب یکدیگر آمدن باشد و مراقبہ یکدیگر را نگاه داشتن و رقیب و هر منزلی از منازل قمر منزلی باشد کہ چون از هر دو یکی طلوع کند دیگر غروب کند و اللہ اعلم ت اور اسیطرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے آنا اور مراقبہ ایک دوسرے کو نگاه رکھنا اور رقیب ایک منزل ہے منازل قمر سے کہ وہ طلوع کرتا ہے ایک طرف متقابل مین اوسکے دوسرے منزل مین غروب کرتا ہے دوسری طرف یعنی مشرق اور مغرب واللہ اعلم

فصل دہم در بیان فائدہ و منفعت علم عروض

بیان انہیمعنی ہر چند مصدر کتاب لائق تر باشد اما چون نعمش بر مبتدی دشوار توانند بود

تاخیرش مصلحت نمود ازین جہت در تناسب خللے نیفتد چہ فائدہ ہر چیزے کہ بوجہی
غرض و غایت آن چیز است ہمچنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد ؕ فصل سوین
بیان فائدہ علم عروض مین بیان اسکا ہر چند صدر کتاب مین لائق تر تھا لیکن جو فہم
مبتدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اوسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچھ خلل نہین ہے
اسواسطے کہ فائدہ ایک شے کا کہ غایت اوس شے کا ہے جیسا کہ اول فکر مین ہوتا ہے
باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین ہو بیان
خالی مناسبت سے نہین ہے ھم و منکرین فائدہ این علم گویند ادراک وزن بذوق تواند بود
و صاحب ذوق از عروض مستغنی باشد و عادمش را بوسیلۂ عروض از شعر حظ تا حدی بود
پس عروض را فائدہ زیادت نباشد ؕ اور منکر فائدہ علم عروض کے کہتے ہین کہ ادراک
وزن کا متعلق بذوق ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اوسکو عادم
اور فاقد کو یعنی ناواقف ذوق کو بوسیلہ عروض شعر سے حظ یعنی مزہ ایک حد تک ہوتا ہے
یعنی قلیل ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائدہ نہین ہے ھم و بدانکہ اکثر این مقدمات
نامسلم است و وجہش از انچہ درین فصل گفتہ شود روشن گردد گوئیم کہ فائدہ این علم از
چہار وجہ است ؕ اور معلوم کر تو کہ اکثر یہہ مقدمے یعنی اقوال منکرین نامسلم ہین اور
وجہ اسکی جو اس فصل مین لکھی جاویگی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائدہ اس علم کا چار
وجہون سے ہے ھم اول آنکہ احاطہ بہمہ اوزان و احصای آن و وجوہ مناسبت و مخالفت
اوزان با یکدیگر و تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ در انکہ علم مشتمل بران است از ذوق
حاصل نتواند شد و از صناعت حاصل آید و مثال این چنان بود کہ بجای سلیم فرق ادراک
شیرینی ممکن باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی ہا چند باشد و ترکیب آن چگونہ کنند
و صلاح و فساد ہر یک از چہ باشد بجائے ذوق ممکن نگردد ؕ اول وہ کہ احاطہ
سب وزنون کا اور حصر اور شمار اونکا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی با
یکدیگر اور تصرفات پسندیدہ اور ناپسندیدہ کہ یہہ علم مشتمل ہے اوسپر ذوق سے حاصل
نہین ہو سکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے حاصل ہو سکتا ہے مثال اوسکی یہہ ہے

کہ حس ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اوسکی
ترکیب کی اور اوسکی صلاح اور فساد کی حس ذوق سے ممکن نہیں ھم دوم آنکہ شعرہای کہ
بروزن غیر متداول باشد و تناسب آن از بداہت نظر دور صاحب ذوق از ادراک وزن
آن عاجز شود تا بمعرفت ہنر و عیب آن چہ رسد و صاحب صناعت را در حال بران
وقوف افتد ــــ وجہ دوسری یہہ ہے کہ وہ شعر کہ بروزن غیر متداول اور نامستعمل
ہین اور تناسب اونکا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اسکے وزن کے
ادراک سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور
اوس سے واقف ہوجاتا ہے ھم سوم آنکہ تمیز میان اوزان متقارب در اکثر احوال بر
اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کند از بیان آن عاجز باشد و بر عروضی چنین
نبود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت ست بیت عاقل از عیش تلخ حازم
گردد ❊ باشد ایمن ہر آنکہ غافل گردد ❊ اگر لام عاقل را تحریک نکنند و ہمزہ اظہار کنند
وزن ترانہ باشد از ہزج و اگر تحریک کنند با اظہار ہمزہ منسرح باشد و اگر ہمزہ در لفظ نیاید
خفیف باشد و ہمچنین قیاس در مصراع دوم ست ــــ وجہ تیسری یہہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب
کی یعنی جو بحرین کہ قریب اونکے وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور
اگر دریافت کرتا ہے اوسکے بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھہ
مشکل نہیں ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی مین جو مرقوم ہوا متن ہے اوس مین حازم
بمعنی ہوشیار رہنے حزم سے ہیں اگر لام عاقل کو تحریک نکرین اور ہمزہ کو اظہار کرین
وزن ترانے کا ہو ہزج سے یعنی بروزن مفعول فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو
تحریک کرین ساتھہ اظہار ہمزہ کی منسرح ہو یعنی بروزن مفتعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزہ کو
تلفظ مین نلائین خفیف ہو یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے
مصرع دوم کی ھم و مثال دیگر از تازی این بیت ست شعر قد کاد قلبی ان یزل بہجرہ ❊
لو تعاہد حق کان القلوب یامرہ ❊ مصرع اول محتمل ست کہ از طویل باشد و از ثلم بود و محتمل است
کہ از کامل باشد و چون مصرع دوم آیند اگر وقاہ مخفف گویند معلوم شود کہ کامل است و اگر مشدد گویند

معلوم شود کہ طویل است اور مثال دوسری تازی مین یہہ ہے جیسا کہ شعر مرقومہ متن
معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ جسوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب اوسکے جادو کے
پس نگاہ رکھا اوسکو اوسنے کہ قلوب سب کے اوسکے حکم مین ہین یعنی خدا تعالے نے
مصراع اول محتمل ہے طویل سے ہو اور اثلم ہو یعنی بروزن فعلن مفاعیلن فعول مفاعلن اور
محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پر آئین
اگر وقاہ کو مخفف بدون تشدید کہین معلوم ہو کہ کامل سے ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
اور اگر مشدد کہین معلوم ہو کہ طویل سے ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہم ویکی از
افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنای بیان مسئلہ چند از عروض خواستہ است کہ این بیت را
تقطیع کند شعر مَن دَاَمِیْ یَوْمنا وَیَوْم بَنِی التَّیْم * اِذَا التَّقَتْ صَیِقَةٌ یُقَدِّمُہٗ * گفتہ است
از منسرح است و اصل منسرح مستفعلن فاعلات مستفعلن مسدس وا ودر مفاعلن کہ از مستفعلن مخبون شدہ خرم کردہ
فاعلن شد و این نا جائز در رکن اول کہ مستفعلن بودہ مخبون مفاعلن شدہ و از این غافل بودہ کہ اینجا
اسقاط میم روا نبود چہ خرم در وتد بود و این میم جزوی از سبب است و فاعلن ہیچ وجہ از فروع
مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت فمن رای بودی چنان بودی کہ او گفتہ اما چون برین وجہ است مسلم
از بحر خفیف از وزن دوم است و آن فاضل بزرگتر از ان است کہ امثال این معنی بر وی پوشیدہ ماند
الا آنکہ اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت مہارتی تمام نداشتہ سہوی چنین کردہ است اور ایک
شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم مین متبحر تھا اثنای بیان مسائل عروض مین چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے
جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کس نے دیکھا ہے روز جنگ میرا اور بنی تیم کا جسوقت کہ گرمی اون کی
پیش آئی اوسکو اور کہا کہ منسرح سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مستفعلن مستفعلن فاعلات
مستفعلن اور رکن اول کہ مستفعلن تھا مخبون مفاعلن ہوا اور بخرم فاعلن اور اس سے
غافل تھا کہ اس جگہہ اسقاط میم مفاعلن روا نہین ہے اسواسطے کہ خرم وتد مین آتا ہے
اور یہہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن کسی وجہ سے فروع مستفعلن سے نہین ہو سکتا ہے
اگر اول بیت فمن رای بروزن مفاعلن ہوتا اوسکا کہنا ٹھیک ہوتا اسواسطے کہ
نہین اس جگہہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت من رای بروزن فاعلن ہے

بحر خفیف سے وزن دوم ہے یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فاعلن کسواسطے کہ وزن دوم خفیف مین عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور خبن
اس مین سب جگہہ جائز ہے ح یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفتعلن
تتمہ کلامہ قابل اور وہ فاضل بزرگتر اوس سے ہے کہ ایسے معنی اوسپر پوشیدہ رہنا
مگر یہہ کہ اعتماد ذوق پر کیا اور صناعت یعنی فن عروض مین مہارت تمام نرکھتا تھا سہو الیسا کیا
ہم ومن یکی از آن بار اوبدیدم کہ قصیدہ دراز بر اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت درمیانہ
بروزن سوم افتادہ خواستم کہ او را وقوف دہم چون در صناعت بصیرتے نداشت ادراک
نمیکرد تا بعد از مدتی کہ بذوق ادراک کرد اصلاح آن بیت بکرد و آن این ست **شعر**
تَحَمَّلَ جِیرَانِیْ فَمَا لِیْ جِیرَانٌ ٭ وَبَانَ رُقَادِیْ لَا یُعَرِّجُ اَوْ بَا تَوْ ٭ مَتٰی تَلْتَقِیْ اَمَّا مَنَازِلُ
اَہْلِہَا ٭ فَبُصْرٰی وَ اَمَّا مَنْزِلِیْ فَعُمَانٌ ٭ و بعد ازان با ضمان کرد ست اور مین نے ایک
شخص کو اونہون سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل مین کہا تھا عروض مقبوض
یعنی مفاعلن و رضرب سالم یعنی مفاعیلن اور ایک درمیان کی بیت وزن سوم طویل مین
واقع ہوئی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنی فعولن چاہا مینے کہ اوسکو آگاہ کرون
چونکہ صناعت مین بصیرت نرکھتا تھا اوراک نکرتا تھا یہان تک کہ بعد ایک مدت کے کہ
بسبب ذوق کے دریافت کیا اوس بیت کی اصلاح کی بتین مرقومہ متن مین معنی اوسکے
یہہ ہین کہ تحمل باندہا میرے ہمسایون نے پس نہین ہین ہمسایے میرے اور دور ہوا
خواب میرا کہ رجوع نہین کرتا ہے جسوقت سے جدا ہوئے ہین ہمسائی کب ملاقات کرونگا
مین اونکی لیکن منازل اونکی اہل کے بصری مین ہین و اما منزل میری پس عمان ہے
مصرع اول بروزن فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بروزن فعول
مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہے
مصرع رابع بروزن فعولن مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اوسکے بجائے فعمان نعمان
بنایا تا ضرب مصراع اخیر کی مفاعیلن ہووے شبہہ نہو کہ عروض مین قبض لازم ہے اور
یہان عروض بیت اول مین سالم اسواسطے کہ لزوم قبض کا بیت غیر مصرع مین ہے

اور مصرع مین عروض تابع ضرب ہوتا ہے ❊ چہارم آنکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز
میان نظم و نثر جز عروض نبود و این فائدہ تمام ست با آنکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسی را
در مبدء فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بملکۂ عروض اورا اکتساب ذوقی حاصل شود و
این معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض واللہ اعلم واللہ ولی
التوفیق ت وجہ چوتھی یہہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان
نظم اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا
یہہ ہے کہ اگر کسیکو ابتدا سے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکہ عروض اسکو
ذوق حاصل ہوجاے اور ملکہ یعنی کیفیت راسخہ ہے اور یہہ بات سینے اپنی ذات مین
مشاہدہ کی ہے یہہ ہے تمامی سخن کی عروض مین واللہ اعلم واللہ ولی التوفیق

م فن دوم در علم قافیہ و آن دہ فصل ست فصل اول در حد قافیہ و اقسام
آن اسم قافیہ باشد کہ بر تتمہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند
و آن بطریق توسع و مجاز باشد ت اسم قافیہ یعنی قافیہ جسکا نام ہے اوسکو کبھی اواخر
ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدہ کے اواخر مین یہہ
قافیہ ہے اور یہہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر
جیسے اطلاق کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ علیاً ولی اللہ پر
یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہہ قافیہ ہے
اور یہہ کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کس واسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون دو بیتونکے
ظاہر نہین ہوتا اور قافیے کو قفو سے لیا ہے یعنی پیروی یعنی قافیہ پیرو آخر بیت ہے
اشعار پیروی اوسکی کرتا ہے اور بنا نظم کی اوسپر ہے اور تتمہ آخر ہر چیز بغیات ہے
ہم و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند و آن از جہت اشتمال آن
کلمات باشد بر قافیہ ت اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت مین واقع ہوتے ہین
قافیہ کہتے ہین کس واسطے کہ اون کلمون مین حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر
کے اونمین را حرف روی شامل ہے پس لفظ گوہر اور اختر تمامہا اواخر ابیات مین

قافیہ مین یہی ہے مذہب اخفش کا ہم و باشد کہ یکحرف را کہ اصل قافیہ باشد و آن را
حرف روی خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند ت اور کبھی ایک حرف کو
کہ اصل قافیہ ہے اور اوسکو روی کہتے ہین جیسا کہ بعد اسکے کہا جاے گا قافیہ کہتے ہین
یہہ مذہب ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہانتک
باب قافیہ مین تین مذہب ہوئے ایک یہہ کہ مثلاً اختر اور گوہر مین حرف روے
قافیہ ہے دوسرا یہہ کہ مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ ہے بسبب شمول حرف روے کے
ہر تیسرا یہہ کہ مجموع یہہ دونون قافیہ ہین اور اخر قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین
بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے ہم و خلیل و قومی از علمای عرب کہ لطف سخن
و دقیق تر کردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند قافیہ عبارت است از مجموع حرکات و حروف کہ
از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفی ساکن کہ برو مقدم بود با حرکتی کہ پیش از ساکن
مقدم بود مثلاً در صاحبا و کاتبا مجموع دو الف و دو حرف کہ میان ایشان است و حرکت
آن دو حرف و حرکت صاد یا تات اور خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے
نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف سے کہ حرف
ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھہ اوس
حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف ساکن
اول و آخر اور دو حرف متحرک جو درمیان ان دو الفون کے ہین اور حرکتین اونکی اور
حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے ح با حرکتی
پیش ازان است آہ و درین کلام صریح است در ینمعنی کہ حرف ماقبل ساکن اول خارج
از قافیہ نزد خلیل است اما از بیان سکاکی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود
کہ آنحرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر حرف
فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن وقال الخزرجی من المتحرک قبل
الساکنین الی انتہا تم کلامہ ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل ہوی وہ حرف کہ جسپر یہہ حرکت
خارج نہین ہوسکتا اس حرکت پر کہ دونون کلام و طرز و عم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے حرکت

اوسکی ہے کہ حرکت بحرف نہین ہوتی ہم واگر در آخر بیت شامل کار دو ساکن بود قافیہ مجموع آن
دو ساکن و حرکت ما قبل ایشان باشد ت اور اگر آخر بیت دو ساکن ہون قافیہ مجموع وہ
دو ساکن اور حرکت ما قبل اون دو ساکنون کی ہے ہم بنا برین تعریف قوافی را قسمت
کردہ اند بپنج قسم و ہر یک را لقبی نہادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن آخر خالی نبود
ازانکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا یک متحرک یا ہیچ متحرک نبود و ہیچ قسم دیگر
غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند دوم را متراکب و سوم را متدارک
و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف و لفظ سبکرف مشتمل بر حروف اواخر این القاب است ت اور بجہت
اس تعریف اخیرہ کے قوافی کو تقسیم کیا ہے پانچ قسمون پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر
کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الأکہ فخبرین کہ بعد
الف ساکن کے جو بعد لام کے ہے ہا اور فا اور جیم اور با چارون متحرک ہین یا تین متحرک
ہونگے جیسے الموتَ نَزَل ہین کہ بعد واو ساکن کے تا اور نون اور زای معجمہ تینون متحرک ہین
یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جذَعٗ ہین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال معجمہ دونون متحرک
ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قاتل ہین درصورت سکون آخر بعد الف ساکن کے
ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہو گا جیسا کہ حال و قال ہین بسکون آخر اول کو متکاوس
کہتے ہین اور تکاوس بمعنی انبوہ کردن ہے منتخب سے ہی اور دوسرے کو متراکب کہتے ہین
اور تراکب بمعنی در ہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہین اور تدارک
بمعنی دریافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنی پی در پی شدن ہے
غیاث سے آور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف بمعنی در پس یکدیگر نشستن ہے
منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے اور ممکن نہین ہے کسواسطے کہ تازی مین
چار متحرکون سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے آتا ہے
جیسے فعلتن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سبکرف مین حروف آخر ان القاب کے
شامل ہین یعنے سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے متواتر کی
اور فے مترادف کی ہم و بدانکہ درین تعریف و قسمت نظری و جہیست چہ باشد کہ متناول این

تعریف مشتمل شود بر آنچہ در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند **شعر** قَدْ جَبَرَ الدِّیْنَ
الْاِلٰہُ فَجُبِرْ ٭ بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر بیت
و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را و حرکت ما قبل او بیش معتبر نیست و ہمچنین درین بیت کہ
گفتہ اند **شعر** لَا عَارَ بِالْمَوْتِ نَزَلْ ٭ قافیہ بموجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف و چہار حرکت
آخرین باشد و درین بیت **شعر** یَا لَیْتَنِیْ فِیْھَا جَذَعْ ٭ مجموع چہار حرف و سہ حرکت
آخرین باشد و چنان است چہ در ہر یک یکحرف و یکحرکت بیش معتبر نیست **ت** اور معلوم ہو
کہ اس تعریف اور تقسیم مین فکر اور تامل واجب ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ قافیے مین معتبر
نہین ہے وہ بھی اس تعریف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقومہ متن ہے
معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی
دونون طرح پر آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چھہ حرف
یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور ہا اور فا اور جیم اور با اور راے ساکن جو آخر مین ہے
اور پانچ حرکتین یعنی حرکت لام کی جو قبل الف الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور
حرکت جیم اور حرکت با ہین اور ایسا نہین ہے یعنی یہہ مجموع چھہ حرف اور پانچ حرکتین
اس جگہہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ما قبل
قافیے مین معتبر ہے اور بس کسواسطے کہ قصیدے مین قافیہ فَجُبِرْ کا نظیر ہوگا نہ لاہ فجبر و شاہ
فنطرح یعنی از حرکت ہمزۂ الہ تا حرکت بای فجبر تم کلامہ فتامل اور اسیطرح بیت ثانی جو
مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین ہے ننگ موت سے کہ موت آنے والی ہے
پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنی واو اور تا اور نون
اور زا اور لام اور چار حرکتین یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور حرکت
نون اور حرکت زا معجمہ ہے اور اسیطرح بیت ثالث مین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکو
یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوسوقت مین جوان اور معنی تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوئی پس
اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا مین ہے
اور جیم اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جیم کی اور حرکت ذال معجمہ کی اور ایسا نہین ہے یعنی شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک
حرف اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ موت نزل
اور فوت عجل اور قافیہ جذع کا ورع ہوگا نہ با جذع و با ورع ہم و اما قسمت مذکور اگر
بطریق منع خلو کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند
صحیح نبود چہ اگر شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو یا رجز باشد و رکن آخر در یکی مخبول و در یک بیت
مطوی و در سوم سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیدہ ہم متکاوس و ہم متراکب و ہم
متدارک باشد و اگر بر بحر کامل باشد و رکن اخر وی وقتی مخزول و وقتی سالم یا مضمر یا
موقوص قافیہ ہم متراکب و ہم متدارک باشد یعنی و اما قسمت مذکورہ اگر بطریق منع
خلو کرین یعنی کوئی قافیہ ان پانچ قسمون سے خالی نہوگا یہہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر
قسمت بطریق منع جمع کرین یعنی پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہونگی تو یہہ تقسیم
صحیح نہوگی اسواسطے کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہو اور وزن بسیط
مجزو یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہہ ہے مستفعلن مستفعلن
مستفعلن اور رکن آخر یعنی رکن عروض و ضرب ایک بیت مین مخبول باجتماع خبن و طی یعنی
فعلتن اور دوسری بیت مین مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنی مستفعلن
یا مخبون یعنی مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین ہم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن اسی
قبیل سے اگر ہے ہم متراکب بروزن مفتعلن و ہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن اور اگر
شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہہ ہے متفاعلن
متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفاعلن یا مضمر
یعنی مستفعلن یا موقوص یعنی مفاعلن قافیہ ہم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن و ہم متدارک
ہوگا بروزن متفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن ہم بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر کسے
خواہد کہ تعریف قافیہ کند بوجہی کہ بتحقیق نزدیک تر بود بدینوجہ باید گفت کہ قافیہ عبارت است
از مجموعی کہ مؤلف باشد از حرفی یا حروفی کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابہ کہ در اواخر

ابیات یا مصراعها بود مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح و از حرفی که بمشابهت حشو افتد
میان آن حروف و از حرکاتی که تعلق بآن حرف یا بآن حروف داشته باشد بعد
اسکے تقریر کرین ہم اور کہین ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیے کی کرے اسطرح کہ
تحقیق سے نزدیکتر ہو یون لکھنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموع سے جو مؤلف ہو
ایک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ قمر مین حرف ر ہے کہ اس مین حرف را مع حرکت ما قبل
قافیہ ہے یا مؤلف ہو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس اور ردف اور روی اور
اور وصل اور خروج ہے کہ واجب ہو یہہ بات کہ کلمات متشابہ ہین جو اواخر ابیات
واقع ہون یا اواخر مصاریع واقع ہون مکرر آئین یا حکماً مکرر آئین بحسب اصطلاح قید اواخر
ابیات کی اسلیے ہے تا قصیدے اور غزلین اور قطعے مطلعونکے شامل ہو جائین
اور قید اواخر مصاریع کی اسلیے ہے تا مطلع اور مثنویان اور رباعیان شامل ہو جائین
اور قید حکم تکرار کی اسلیے ہے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہو جائین کہ مستزاد حکم مصرع
مین ہے اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملجائے گی تکرار قافیہ ہو جائے گی اور
مؤلف ہو اوس حرف سے جو بمنزلہ حشو واقع ہوتا ہے ان حرفون مین مثل دخیل کے
جیسے میم اور قاف ہے کامل اور عاقل مین اور مؤلف ہو حرکات سے جو تعلق اوس
حرف روی سے یا اون حرفون سے یعنی تاسیس اور ردف اور دخیل اور روی اور وصل
اور خروج سے رکھتے ہون هم و فهم معنی این تعریف بعد از معرفت حروف و حرکات قافیه
صورت می بندد چه معرفت مرکب کلی بی معرفت اجزای او میسر نشود و تحقیق فرق درمیان مذهب
عرب و مذهب عجم در قافیه هم بعد از ان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب راست
ابتدا به بیان مذهب عرب کنیم درین فن والله اعلم اور سمجھنا اس تعریف کا بعد سمجھنے
حروف اور حرکات قافیہ کی ممکن ہے اسواسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزا کے میسر
نہین ہوتا اور فرق مذہب عرب و عجم بھی بعد اسکے معلوم ہو سکتا ہے اور جو سبقت شعر مین
عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتے ہین ہم واللہ اعلم **فصل دوم** دربیان
حروف و حرکاتی که اجزای قافیه باشد بر مذهب عرب حروف قافیه نزدیک جمهور مشتمل است

روی وسہ حرف کہ بر روی مقدم باشد وآن تاسیس ودخیل وردف است ودو حرف کہ
از روی متاخر باشد وآن وصل وخروج باشدت فصل دوسری بیان حروف وحرکات مین
کہ اجزای قافیہ ہین نزدیک عرب کے حروف قافیہ سکے نزدیک جمہور کے چہہ ہین اول روی
اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف اور دو حرف کہ
روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے ھ اما حرف روی حرفی است مکرر کہ
بنای قافیہ بروی است وہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً
قصیدہ راکہ ضرب وسلب قافیہ باشد بائی خوانند وقصیدہ راکہ حمل ورحل قافیہ باشد
لامی خوانند پس باولام درین دو قافیہ روی باشدت اما روی ایک حرف ہے کہ
مکرر آتا ہے اور بنا قافیے کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھہ
ایک قافیے کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھہ حرف روی کی کرتے ہین مثلاً قصیدہ
جسمین ضرب اور سلب قافیہ ہواوسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حمل اور رحل قافیہ ہواوسکو
لامی کہتے ہین پس ضرب وسلب مین بی روی ہواور حمل اور رحل مین لام روی ہے
اور ضرب بمعنی زدن اور سلب بمعنی ربودن اور نیست کردن اور حمل بفتح اول وسکون ثانی
بمعنی برداشتن اور رحل بالفتح بمعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور روی
بفتح اول اور کسر واو اور تشدید یا ہے اور فارسیون نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے
بمعنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے کہ مدار قافیے کا اوسپر ہے
لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطائی مین لکھا ہے کہ روی کو روا سے لیا ہے اور
روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندھتے ہین پس گویا اس حرف سی
ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین کہ روی لغت مین برہم تابندہ ہے پس جیسا کہ
بٹنے والا رسی کا رسّی کو بٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہہ حرف بھی اجزا کے
ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم کیا
اسواسطے کہ یہہ حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیہ محض روی سے بدون اور حرفونکے
ہوسکتا ہے اور اور حرفون سے قافیہ بدون روی کے نہین ہوسکتا ھ وحروف متقدم

بروی اما تاسیس الفی باشد کہ میان آن و روی حرفی متحرک بود چنانکہ الف در حائل و
جاہل و اما دخیل آن حرف متحرک بود کہ میان تاسیس و روی باشد مانند ہمزہ و ہا در حائل
و جاہل و اما ردف حرفی از حروف مد باشد کہ میان او و روی ہیچ حرف نبود مانند الف
در سارُو و نارُو و واو در سوُرو و لوُزو و یا در سیرُو و نیرُو و واو و یا چون
ساکن باشند و ماقبل ایشان متحرک مخالف قومی آنرا ردف شمرند و قومی نشمرند
اور حروف جو مقدم روی پر ہوتے ہین اون مین ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ
الف ہے کہ درمیان اوسکے اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف
حائل اور جاہل مین اور دوسرا دخیل اور دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس
اور روی کے ہوتا ہے جیسے ہمزہ اور ہے حائل اور جاہل مین تیسرا ردف اور
ردف ایک حرف ہے حروف مد سے کہ درمیان اوسکے اور روی کے کوئی حرف
نہین ہوتا جیسے الف سارو اور نارو مین اور واو اول سورو اور لوزو مین اور
یا سیرو اور نیرو مین اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل اونکے متحرک مخالف
ایک قوم نے اوسکو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اوسکو ردف نہین شمار کیا ہے
جیسے قول اور قیل بالفتح پس تاسیس بمعنی استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب و غیاث سے
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ استوار ہے اور دخیل جو شخص کہ
کسی کے کاروبار مین دخل رکھتا ہو غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف
درمیان تاسیس اور روی کے داخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی بمعنی
سرین اور بمعنی در پی ہم آمدن او پس سوار نشیندہ اور حرف علت ساکن ماقبل
اوسکے حرکت موافق کہ بلا فاصلہ حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے غیاث سے
اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف ردیف روی ہے اور سارو یعنی سیر کردند اور
نارو یعنی نفرت کردند اور سورو اور لوزو صیغہ ہای مجہول موافق اوس لغت کے
کہ قول اور بوع کو مجہول قال اور باع کا کہتے ہین اور سیرو اور لوزو دونون صیغے
امر کے ہین اور حروف مد یعنی حرف علت ماقبل حرکت موافق واو ماقبل مضموم اور الف

ماقبل مفتوح اور یے ماقبل مکسور اور اگر حرکت ماقبل مخالف ہو جیسے قول اور قیل بالفتح
اسمین اختلاف ہے اور قیل بالفتح بادشاہ اقیال جمع غیاث سے ہم و حروف متاخر
از روی اما وصل یا یکی از حروف مد باشد کہ بعد از روی متحرک آید چنانکہ الف در حملا و رحلا
و واو در حملوا و رحلوا و یا در حملی و رحلی و یا حرف ہا و آن یا ساکن بود چنانکہ در حملہ و رحلہ
باشد و یا متحرک چنانکہ در حملہا و حملہو او رحلہی و اما خروج یکی از حروف مد بود کہ بعد
از ہاے وصل متحرک باشد مانند الف در حملہا و واو در حملہوا و یا در رحلہی ست اور جو
حروف کہ موخر روی سے ہوتی ہین اون مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک
حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روی متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حملا اور رحلا
مین اور واو حملوا اور رحلوا مین اور یا حملی اور رحلی مین و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور
وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حملہ اور رحلہ مین و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حملہا اور حملہوا
اور رحلہی مین اور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے اور خروج ایک حرف
حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حملہا مین اور
واو حملہو مین اور یے رحلہی مین وصل پیوند و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سے اور
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بضمتین معنی بیرون
رفتن اور بغی شدن غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روی کے وصل اور بعد وصل کے
یہہ حرف آتا ہے اور حملا اور رحلا دونون صیغۂ تثنیہ اور حملوا اور رحلوا دونون صیغہ جمع اور
حملی اور رحلی دونون مصدر مضاف بیای متکلم اور حملہ اور رحلہ دونون مصدر مضاف
بہای ضمیر ہم و حروف اواخر این شش لقب درین لفظ جمع ست کہ تسلیفُ لَجّ و وصل را
صلہ نیز خوانند و بعضے دخیل را از حروف قافیہ نشمردت اور حروف آخران القاب کے
اس لفظ مین جمع ہین یسلفت لج یا روی کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا اور
فا ردف کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنی یسلف لج کے یہہ ہین کہ گذرتا ہے
دریا یا شمشیر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین
شمار کرتے بسبب اسکے کہ حرف غیر معین ہے ہم و بعضی دو حرف دیگر اثبات کنند کہ

قافیه را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند که شعر
وَقَاتِمِ الْاَعْمَاقِ خَاوِی الْمُخْتَرَقْنْ ٭ مُشْتَبِهِ الْاَعْلَامِ لَمَّاعِ الْخَفَقْنْ ٭ بروایتی که نون ساکن
در لفظ آورند بعد از قاف که روی است و ساکن است و باشد که تحریکش کنند اگرچه وزن
بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند ت اور بعضون نے دو حرف قافیے
کے اور ثابت کیے هین که قافیے کو باعتبار اون دونون حرفون کے غالی اور متعدی
کہتے هین اور غالی کی مثال مین یہہ بیت لاتے هین شعر جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے
یہہ هین یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ
سراب قطع کیے هین یعنے قاتم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم و بضمتین تک چاہ اور
کنارہ بیابان که دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان
اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سے پس
المخترق اور الخفق جو قافیے واقع ہوئے هین اس بیت مین اسمین دو روایتین هین ایک روایت
یہہ ہے که نون ساکن تلفظ مین لاتے هین بعد قاف کے که روی ہے اور ساکن ہے
اور دونون کو ساکن پڑہتے هین مثل دو ساکن کے آخر بیت مین اس صورت مین وزن
مختل نہین ہوتا اور دوسری روایت یہہ ہے که فقط قاف کو آخر مین متحرک پڑہتے هین
نون تلفظ مین نہین لاتے اس صورت مین وزن مختل ہوتا ہے کسواسطے که مصرع اول
بروزن مفاعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس
جب نون کو تلفظ مین نلائے اور قاف کو مکسور پڑہا وزن مختل ہوا اگر یہہ صورت استثنا سے
خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑہا جاتا ہے غرض اوس سے ہے اور اوس نون کو
حرف غلو کہتے هین غالی حد سے گزرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوینی ہے که
قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اون قافیون سے که حرف روی
اون مین ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخر مین مثل خرم کے ہے اول مین هم و در مثال
متعدی این بیت آورند بیت لَمَّا رَأَیْتُ الدَّهْرَ جَمًّا خَطَلُهُ ٭ حرف صله ست و ساکن
می باید و چون بر عادت بعضے از عرب متحرک کنند و اوی تولد کنند آنرا التعدی خوانند و هر دو را

از حساب عیوب شعر شمرند کہ تعلق بقافیہ دارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چہ آن
حرف را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جہت آنکہ وزن مختل میشود **ت** اور
تعدی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ جستجو کیونکہ
دیکھا مینے کہ زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خطل بالفتحتین سستی اور تباہ کہنا سخن کا اور گرون
پیچیدن منتخب سے پس حرف ہا صلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہہ ہے
کہ اوس ہی کو متحرک کرتے ہین کہ اوس سے واو پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہینا
اور دونون کو یعنی غلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہین اور یہ تعلق قافیے سے
رکھتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی مین کس واسطے کہ ایراد خروج کا واجب
ہوتا ہے کہ وہ داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ
وزن مختل ہوتا ہے جیسے یہہ شعر رجز مشطور بروزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف
موصولہ متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہوگیا **م حرکات قافیہ** و اما حرکات کہ
تعلق بقافیہ دارد ہم شش است ا رس وآن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع
وآن حرکت دخیل بود ج حذو وآن حرکت ماقبل ردف بود د توجیہ وآن حرکت
ماقبل روی بود ہ مجری وآن حرکت روی متحرک بود و نفاذ وآن حرکت ہای وصل متحرک
بود و حرف اوایل این شش لقب درین لفظ جمع است کہ راحت من و قومی رس را
اعتبار نکردہ اند و قومی اشباع را و در آنکہ فتحت ماقبل واو و یا را کہ نہ از حرف مد باشند
چون بجای ردف افتد حذو خوانند یا نہ خلاف است **ت حرکتین قافیے کی** و اما
حرکتین کہ تعلق قافیے سے رکھتی ہین وہ بھی چھہ ہین اول رس اور وہ حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی حامل اور جاہل مین اور رس بالفتح
والتشدید السین بمعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یہہ حرکت بھی ابتدای قافیہ مین
آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل اور جاہل
مین اور اشباع بالکسر بمعنی پر خواندن و باصطلاح قافیہ حرکت مابعد الف تاسیس
غیاث سے سوم حذو اور وہ حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین اور نون کی

سار و ا اور نورد ا ہین اور خذو بالفتح برابر کرنا دو چیزون کا ایسہین اور برابر کسی چیز کے
ہونا منتخب سے اور چو یہہ حرکت قدم بقدم ردف کی ہے لہذا حذو نام رکھا چہارم توجیہ
اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فق اور شق مین اور
توجیہ روگردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا
کذا فی الغیاث پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی حملی اور گلہ
مین ح مانند حرکت قاف در مخترقن و خفقن تمم کلامہ قائل اور مجری جای روان شدن
اور راہ مجاری جمع غیاث سے ح سبب جریان تمم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہا ہے
وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہا کی حملہا اور حملہی مین اور نفاذ بالفتح جاری شدن
فرمان منتخب سے اور بعضون نے اسکو بدال مہملہ پڑہا ہے بمعنی تمام شدن اور حروف
اوایل ان چہہ القاب کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راحت من بیس را اشارہ رس کا
اور الف اشارہ اشباع کا اور حا اشارہ حذو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا
اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ
فتحہ ہوتا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو کہ اونکے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے
ویسی اوسکی حرکت بہی غیر معین ہے اور اس بات مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو
اور یا کا کہ حروف مد سے نہون جب بمقام ردف کے واقع ہوا اوسکو حذو کہین یا نہ کہین
پس جو لوگ اوس حرف کو حرف مد جانتے ہین اوس حرکت کو حذو کہتے ہین اور جو لوگ
حرف مد نہین جانتے اوس حرکت کو بہی حذو نہین کہتے ۔ فصل سوم در احکام
این حروف و حرکات ہیچ شعر مقفی از روی خالی نتواند بود شاید کہ پنج حرف باقی
خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند و جمع تاسیس
و ردف بہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد
خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا موسس یا مجرد ۔ فصل تیسری احکام مین ان حروف
اور حرکتون کی کوئی شعر مقفی روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حروف باقی
یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

یعنی موصولہ ہو قافیے کو مطلق کہتے ہین بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنے
موصولہ نہو مقید کہتے ہین کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا بہم ممکن
نہین ہے کسواسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور ردف اور
روی مین کوئی حرف فاصل نہین ہوتا پس ماقبل روی یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن
نہین مگر خالی ہونا دونون سے یعنی تاسیس اور ردف سے ممکن ہے اور اوس قافیہ کو
جو تاسیس اور ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہین یعنی تنہا ہے ردف و تاسیس کے ساتھ
نہین مثل قمر کے کہ رابع حرکت میم قافیہ ہے پس قافیہ یا مُردف ہوتا ہے یا موسس یا مجرد
هم و بیشتر حروف کہ در یک قافیہ جمع شود پنج بود تاسیس و دخیل و روی و وصل و خروج چنانکہ
در حائلہا و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ در یک قافیہ جمع شود چہار بود رس و اشباع
و مجری و نفاذ کہ در ہمین مثال جمع اندت اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہین
پانچ ہین تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حائلہا مین اور اوسکی
امثال مین یعنی حائلہو اور حائلہی مین فراہم ہین پس حائلہا مین الف تاسیس کا اور
میم دخیل کا اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک
قافیے مین فراہم ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی مثال مین
یعنی حائلہا مین جمع ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم
دخیل ہے اور مجری حرکت لام روی متحرک ہے اور نفاذ حرکت ہای وصل متحرک ہے
هم و کمتر حروف کہ در یک قافیہ افتد یکحرف بود و آن روی تنہا بود و کمتر حرکات یکحرکت بود
و آن توجیہ بود چنانکہ در قمر افتد مثلاً چون را روی ساکن بود یا مجری چنانکہ در قمرُ و افتد
ت اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روے
تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے
جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن ہو یا مجری جیسا کہ لفظ قمرُ مین پس
توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجری حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین نیچے
لفظ مجری کے یہہ لکھا ہے ح حرکت ماقبل روی متحرک هم در اعتبار بر سبیلے از تاسیس

و ارداف و تجرید و اطلاق و تقیید در ہر قصیدہ و در شعر کہ ہر یک قافیہ بود واجب باشد
و تاسیس چنانکہ گفتیم جز الف نباشد و رس جز فتحت نتواند بود و دخیل ہر حرفی کہ
بود بغیر حروف مد شاید و اشباع نیز اصناف حرکات تواند بود و اختلاف دخیل پسندیدہ
نبود و اختلاف اشباع ناپسندیدہ بود و ردف جز علت نبود و نزدیک بیشتر اہل صنائع
جز حروف مد نشاید و اختلاف ردف ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف و آن اختلاف
بواو و یا باشد بشرطآنکہ از حروف مد باشند و در آن صورت لامحالہ حذو مختلف باشد
بضمت و کسرت و در غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بودت اور اعتبار کرنا
تاسیس اور ارداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدے مین اور ہر شعر مین
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدے مین قافیہ ایک طرح کا چاہیے
اور تاسیس جیسا کہ کہا ہے ہمنے سوا الف کے نہین ہوتا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف
تاسیس سوا فتحے کے ممکن نہین کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل جو حرف ہو
سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت دخیل سب حرکتین ہوتی ہین اور
اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہین ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا ہے حامل اور جاہل
اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت ہا کا
تجاہل اور جاہل مین اور ردف سوا حرف علت کے نہین ہوتا یعنی الف اور واو اور یا
اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے نچاہیے یعنی حرف مد مع حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضے قول اور قیل بالفتح کو ہی ردف جانتے ہین
اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے
بشرطیکہ حروف مد سے ہون جیسے عمود اور حمید کہ قافیہ انکا عربی مین درست ہے
اور اس صورت مین لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہہ ضمہ اور
ایک جگہہ کسرہ اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے ہم در روی
حرفی کہ باشد شاید الا چہار حرف کہ در یازدہ حالت نشاید و آن چہار حرف مد است
و ہاکہ حروف وصل اند و تفصیل حالتہا این است اور روی جو حرف ہو سزاوار ہے

[illegible]

مگر چار حرف گیارہ حالتون مین روی نہین ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہین اور ایک ہا
کہ چارون حرف وصل ہین اور تفصیل گیارہ حالتون کی یہہ ہے ہم اما الف در پنج حالت
نشاید کہ روی بود ا الفی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضربا و آنرا الف
اطلاق خوانند ب الفی کہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و حیہلا ج الفی کہ
بدل تنوین بود در حال وقف چنانکہ رایت زیدا د الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد
چنانکہ در اضربا کہ بدل اضربن بود ہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا باشدت اما الف پانچ
حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ
لفظ اضربا مین ہے اور اوسکو الف اطلاق کہتے ہین دوم وہ الف کہ واسطے بیان
حرکت کے آخر کلمہ مین آئے جیسا کہ لفظ انا و حیہلا مین ہے انا ضمیر متکلم ہے و حیہلا اسم
فعل بمعنی ہیا سوم وہ الف کہ بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف مین جیسا کہ رایت زیدا
یعنی دیکھا مینے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہے جیسا کہ اضربا بدل اضربن
کے آتا ہے معنی ہر آئینہ بزن پنجم الف تثنیہ جیسا کہ ضربا مین ہے ہم اما یا در دو حالت
نشاید کہ روی بود ا یائیکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ فحوملی و آن را
یای اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در قومی باشدت لیکن یا دو حالتون مین نچاہیے
کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین فحوملی اور اوسکو
یای اطلاق کہتے ہین حومل بالفتح اول ہر تیر ور ابر سیاہ جو بہت برسے اور سیل کہ
پانی اوسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے کہ سگ مادہ کو
دن بھر گرسنہ رکھتی تھی اور وہ سگ مادہ رات بھر اوسکی پاسبانی کرتی تھی یہان تک کہ
اوس سگ مادہ نے مارے بھوک کے اپنی دم کو چبا ڈالا اور کھا لیا اور یہہ بات مثل
ہوئی عرب کہتے ہین فلان اجوع من کلبۃ حومل منتخب سے دوم یای تانیث جیسا کہ قومی
مین ہے اور قومی صیغہ امر مونث کا ہے بمعنی برخیز ہم واما واو در دو حالت نشاید کہ روی
بود ا واویکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ فحوملو و آن را واو اطلاق خوانند
ب واو جمع چنانکہ در ضربوا باشدت واما واو دو حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول وہ

واو کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ میں کہ تحو بلو اور اوسکو واو اطلاق کہتے ہیں
جو بلو حالت رفع میں ہے اور فا کلمہ علاحدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا میں ہی اور ضربو
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے هم و اما ہا در دو حالت نشاید اما ہای سکتہ چنانکہ در مالیہ و سلطانیہ
باشد یا ہای تانیث خاصہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضاربہ باشد و اگر متحرک بود
بعضی بکار داشتہ اند اما بغایت ناپسندیدہ باشد و تا ہی تانیث در امثال ضربت و خرجت
روا داشتہ اند کہ روی کنند اما ہم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتے و خرجتے
قبحش کمتر بود تمت در اما در دو حالتون میں سچا ہیے کہ روی ہو اول ہای سکتہ اور ہای
وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ میں بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت کے
آتی ہے جیسا کہ مالیہ اور سلطانیہ میں دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جسوقت کہ ساکن ہو
یعنی حالت سکون میں بالاتفاق روی ہوگی جیسے کہ حمزہ اور ضاربہ میں اور حالت تحریک
میں اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزتی اور ضاربتی میں بعضون نے
استعمال کیا ہو لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تا تانیث امثال ضربت اور خرجت میں
روا رکھی ہے کہ اوسکو روی کرین لیکن یہہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کرین جیسا کہ ضربتی
اور خرجتی میں قبح اوسکا کم ہو جاے هم و بدانکہ نون نیز در یک حالت نشاید کہ روی باشد
و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در مقاطع سخنہا
تنوین مستعمل نباشد تمت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت میں سچا ہیے
کہ روی ہو اور وہ نون تنوین کا ہے اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہیں کیا ہے اس سبب سے
کہ مقاطع سخن میں تنوین مستعمل نہیں ہے بلکہ تنوین آخر شعر میں بمقام وقف حرف علت سے
بدل جاتی ہے پس ذکر واو اور الف اور یا کا معنی اوس سے ہے هم و ہرچہ غیر ازین حرفہای
مذکور باشد روا بود کہ روی باشد اما از زائدات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی بود چنانکہ
در عصا و رحی و الف تانیث چنانکہ در حبلی بود و الف زائد ملحق بآخر کلمہ چنانکہ در حباری
باشد و از یاہا یای اصلی چنانکہ در رمی و ندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بیتی و یای
نسبت چنانکہ در مکی باشد و ہمچنین واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در بلہ

و جمہ باشد و ہای ضمیر چنانکہ در بیتہ و بیتہما باشد و اگرچہ ساکن بود ہرچند بعضے ازین از
قبح خالی نبود ت اور سوا ان حرفون کے سب حرف روا ہے کہ روی ہون لیکن
الفون سے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی کے ہوتا ہے جیساکہ عصا اور رحی مین
کہ الف بدل یے کے آیا ہے اور عصا بمعنی چوبدستی اور رحی بمعنی سنگ آسیا کے ہے
غیاث سے اور الف تانیث کا جیساکہ حبلی مین ہی اور حبلی بمعنی زن باردار ہے غیاث او
کنز سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہے آخر کلمہ سے جیساکہ حباری مین اور زائدہ ہونا
اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگرچہ لنفس کلمہ مین داخل ہے باعتبار وضع کے
حباری بضم اول و رای مہملہ و الف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہے برابر مرغابی
اور رنگ اوسکا زرد و سیاہ ہوتا ہے فارسی مین اوسکو چرز کہتے ہین شرح نصاب بونیکی
اور صحاح سے کذا فی الغیاث آور یاؤن سے یا ر اصلی جیساکہ یرمی اور ندی مین ہے
یرمی رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن او مجلس ہے دونون لغت منتخب سے
اور یے اضافت کی جیسے لفظ بیتی مین ہے بمعنی خانۂ من اور یا نسبت جیسے مکی مین ہے
یعنی منسوب بمکہ اور اسیطرح واو اصلی جیساکہ یغزو مین ہے بمعنی جہاد میکند اور ہا اصلی
بلہ اور عمہ مین بلہ لفتحتین نادان شدن منتخب سے اور عمہ لفتحتین بمعنی سرگشتگی اور سرگرداں
راہ مین اور بیجا نماجت اور دلیل کا اور دور ہونا منتخب سے اور ہا ضمیر جیسے بیتہ اور
بیتہما مین بیتہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بیتہا یعنی گھر اوس عورت کا اور اگرچہ یہ ہا
ضمیر ساکن ہو بیتہ مین تو بھی روی ہو سکتی ہے ہرچند بعضے حرف ان حرفون سے
قبح سے خالی نہین ہین یعنی انکو روی کر لینے مین قباحت ہے اور وہ یای نسبت ہے
اور یای اضافت ہے کہ یہ مثل ضمائر اور مثل نون تثنیہ و جمع کے ہین روی کرنا اسکا
قباحت سے خالی نہین اور ہا ضمیر جو بیتہ اور بیتہما مین ہے کہ اسکا بھی روی کرنا مثل
ہاے تانیث کے بیجا ہے سکاکی نے اسکو تصریح لکھا ہے اور واو اصلی جیسے یغزو مین ہے
صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بہت سے حروف اصلی ہوات سے مثل سری یسرو
یسری کے اور ہای اصلی مثل اشبہ اور اعمہ کے مانند حروف اشباعیہ کے حرف وصل

ہوتے ہین نہ روی اسکی گنجایش قصا ید مین البتہ ہے ھم دضا یطہ انست کہ ہر حرف
کہ بیک معنی در آخر کلمات مکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیہ و جمع و غیر آن اگر روی کنند
از قبحی خالی نبود چہ بوجہی تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق و مجرد از غیر مجرد
قبیح تر باشد و بہترین حرفی کہ روی کنند حرف اصلی باشد کہ از جنس حرف مد نبود ست
اور قاعدہ یہہ ہے کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین مکرر آتا ہے مثل ضمائر اور نون
تثنیہ اور جمع وغیرہ کے جیسے یاے نسبت ہے اگر اوسکو روی کرین قباحت سے خالی
نہین کسواسطے کہ ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہے اور ایطا اسی کو کہتے ہین اور اسطرح کی
تکرار مین مقید مطلق سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطا کی مثالون مین ایطا
روی ساکن کا ایطای روی متحرک سے اور ایطا روی مجرد کا ایطای روی غیر مجرد سے
یعنی مردف اور موسس سے بدتر ہے اور بہتر روی کے واسطے حرف اصلی کلمے کا ہے کہ
کہ جنس حرف مد سے نہو کسواسطے کہ حروف مد اکثر وہی بیشتر حرف وصل ہوتے ہین اسکا
بیان ہوچکا ہے ھم و اختلاف حرف روی و اختلاف مجری روا نبود و اختلاف توجیہ روا ندا شتہ
اند اما از قبحی خالی نبود و بعضی گفتہ اند اختلاف توجیہ بضم و کسر روا بود و قیاس بر ردف
و حذو و غیر آن روا نبود ست اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجرے یعنی حرکت
روی کا روا نہین ہے اور حال اسکا عیوب مین مفصل لکھا جاے گا اور اختلاف توجیہ کا
بحرکات ثلثہ روا رکہا ہے لیکن قبح سے خالی نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف
توجیہ کا بضم و کسر روا ہے مثلاً قافیہ مجرم بضم را کا ساتھہ جرم بکسر را کے کرین گے
اور قیاس اسکا ہے اوپر ردف اور حذو کے اور سوا اسکے جائز نہین یعنی جیسے قافیہ قولوا اور
قیلوا کا درست ہے اور قافیہ قولوا اور قالوا خواہ قیلوا و قالوا کا درست نہین اسیطرح اختلاف
توجیہ بھی بضم و کسر درست ہے بضم و فتح اور بکسر اور فتح درست نہین ھم و حرف وصل جز یکی
از چہار حرف مذکور نتواند بود و جمع میان قافیہ موصول و غیر موصول و اختلاف حرف وصل
و اختلاف نفاذ روا نبود ست اور حرف وصل سوا ایک کے چار حرفون سے نہین
ہو سکتا وہ تین حرف مد اشباعیہ اور ایک ہا وقف کی خواہ سکتی کی خواہ ضمیر کی جسکا بیان

ہوچکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسبابہ اور ابواب جمع نہوگا اور اختلاف حروف وصل جیسی عالمی و ظالمہ اور اختلاف نفاذ یعنے حرکت وصل جیسے عالمی اور ظالمہو روا نہین ہے ہم و حرف خروج جزیکی از حروف مدنتواند بود و اختلاف آن روا نبود و وصل و خروج بنزدیک جمہور جز روی مطلق را نباشدت اور حرف خروج سوا حرف مد کے نہین ہوتا اور اختلاف اوسکا مثل حماہا اور حملہو کے روا نہین ہے اور وصل اور خروج نزدیک سب کے روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کسو اسطے کہ جب روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے نلے گی اور جب وصل سے نلے گی خروج سے بھی نلے گی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے ہم واشتباہ میان این حروف ممکن نباشد جز میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف چنانکہ دربنصورت کہ صلوۃ و زکوۃ در حرف الف چہ بوجہی الف اولی آن باشد کہ روی کنند ازان جہت کہ ہای تانیث نشاید کہ روی باشد و بوجہی اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ ہای وصل بعد از روی مقید نیاید ت اور شبہہ درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہین ہے مگر درمیان حرف روی اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل کے پس درمیان روی اور ردف کے جیسا کہ قوافی صلوۃ اور زکوۃ مین حرف الف ہے کسو اسطے کہ اس الف کو ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کرین اور ہے کو وصل کہین اس سبب سے کہ ہاے تانیث سچا ہیے کہ روی ہو بخیال ایطا کی اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس الف کو ردف کرین اور ہے کو روی کہین اس جہت سے کہ حرف وصل بعد روی ساکن کے نہین آتا اور یہان اگر الف کو روی کہین تو روی ساکن ہے ہم و دربنصورت کہ علاہ و حجاہ بوجہی الف اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ دربنصورت ہا ضمیر ست برای روی ہا باید ضمیر نشاید کہ روی بود اما نشاید کہ با وصل بود از جہت سکون روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی وہای ضمیر در حکم تکرار تا از قبح خالی بود چہ باتفاق امثال این قافیہ قبیح نباشد و اگر مقلہ و علمہ قافیہ کنند قبیح باشدت اور اس صورت مین جیسے علاہ اور حجاہ ہو اور دونون مین ہای ضمیر ہے اور ہای ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے پیشتر لکھا ہے کہ بعضون نے

قافیہ کیا ہے اور اوسکو حکم تکرار مین نہین جانا ہے اور پھر لکھا ہے کہ خالی از قبح
نہیں یعنی بعضون کے نزدیک یہ تکرار قافیہ ہے پس اس جگہہ موافق دونون مذہبون کے
لکھتے ہین کہ علاوہ اور ہجاہ مین ایک وجہ سے اولی یہ ہے کہ الف کو ردف کہین
اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور سزاوار ہے کہ روی ہو موافق مذہب
اون لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے اور سچا ہے کہ ہا وصل ہو بسبب سکون
روی کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا کے اور ایک وجہ سے اولی
یہ ہے کہ اس الف کو روی کہین کسواسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہے اور حرف اصلی کے
ہوتے ہوئے اور حرف کو روی قرار دینا سچا ہے اور ہای ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق
مذہب اون لوگون کے جو ہای ضمیر کو حکم تکرار مین جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی
روی قرار نہ دینے حرف ہا کے تاکہ قافیہ قبح سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین
ہین یعنی جب الف حرف اصلی روی ہو اور ہا وصل باتفاق اس مین قباحت لازم
نہ آئی کسواسطے کہ ہر جگہہ حرف اصلی روی اور ہای ضمیر وصل ہوتی ہے اس مین بھی
وہی صورت قرار دینا چاہیے اور اگر عقلہ اور علمہ کو قافیہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگون نے
ہای ضمیر کو حکم تکرار مین نہین جانا ہے وہ قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین
یعنی جنکے نزدیک تکرار ہے وہ اسکو ایطا سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین
یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل
می نماید چہ قولہ وشاید کہ روی بود و قولہ بوجہی اولی آنکہ روی کنند مفید معنی واحد است
پس عبارت مستحسن چنین بود کہ بوجہی الف را اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ در نیصورت
ہا ضمیر ست یعنی روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی است و ہای ضمیر در حکم تکرار
وصل اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی تم کلامہ قائل دوسرا حاشیہ یہ ہے
ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ مکرر است و احتمال دیگر گنجایش ندارد ہمچنانکہ
در علاوہ و ہجاہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہین یعنی کسیکے نزدیک درست
اور کسی کے نزدیک نادرست نہ نادرست مطلق قائل علا بالفتح بلندی اور نام ایک مرد کا

اور ایک موضع ہے مدینے مین منتخب سے حجی بالکسر عقل اور زیرکی اور بالفتح کنارہ ایک
چیز کا منتخب سے هم واما اشباه میان روی و وصل هم درین صورت با در حرف افتد
چه بران تقدیر که الف ردف کنند ہا روی باشد و بران تقدیر که الف روی کنند ہا وصل
باشد **ت** د اتا شبہہ درمیان روی اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہای
صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حرف ہای علاہ اور حجاہ مین پڑتا ہے اسواسطے کہ اگر الف کو ردف
کہین حرف ہا روی ہو اور اگر الف کو روی کہین حروف ہا وصل ہو هم وگفتہ اند ہا سے
وصل جز ہای ضمیر یا تانیث یا وقف نتواند و وصل متحرک ازین جملہ جز ہای ضمیر نباشد
واین حکم ہا بیشتر بحکم اغلب تواند بود و الا اگر کسی قافیہ اسبابہ و البوابہ کند و بعد ازان
ابہ بیارد کہ از نہاہت کشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد و نشاید کہ گویند کہ
ہا روی ست و با دخیل و الا روا باید داشت کہ املا مہ مثلاً درین قافیہ افتد **ت**
اور عروضیون نے کہا ہے کہ ہا سے وصل سوا ہا سے ضمیر یا ہا سے تانیث یا ہا ی وقف کی
نہین ہوتی اور وصل متحرک ان سب سے فقط ہای ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم اغلب ہین
و الا اگر کوئی قافیہ اسبابہ اور ابوابہ کا کرے اور بعد اوسکے ابہ لاوے کہ نباہت سو آے
ہای اصلی بمقام وصل ہو اور سچا ہیے کہ کہین کہ ہے روی ہے اور بے دخیل ہے
ابہ مین و الا اگر ایسا ہو املامہ بھی اس قافیے مین آسکتا ہے کہ اختلاف دخیل کا
جائز ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی
نہین ہین کسواسطے کہ ابہ مین یہان ہای اصلی بمقام وصل پڑی ہے نباہت نام آور
اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی الغیاث هم و بدانکہ ہر حرف
یا حرکت کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود بغیر حروف و حرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد و
از باب لزوم مالایلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداعہای سخن باشد و نسبت آن بنظم
و نثر یکسان بود **ت** اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو سوا
حروف اور حرکات مذکورہ کی اوسکو قافیے سے تعلق نہین ہے بلکہ قسم لزوم مالایلزم
سے ہے اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہا چاہیے اور نسبت اوسکے

نظم و نثر مین ایک سے ہے قافیے سے تعلق نہین جیسے لازم کرنا حرکت وخیل کا
درصورت روی متحرک کاملی اور راحلی مین کسواسطے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل حرکت
وخیل مین اختیار ہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم **فصل**
چہارم در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی دو نوع
بود مطلق یا مقید و باعتبار ماقبل روی سہ نوع مؤسس یا مردف یا مجرد
و باعتبار مابعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول و غیر مخرج
پس بحسب ترکیب ہیجدہ شود کہ از ضرب دو در سہ و در سہ حادث شود اما بعضی ازین مرکبات
ممکن الوقوع نبود و بعضے مختلف فیہ باشد و آنچہ متفق علیہ بود نہ نوع باشد **ت**
فصل چوتھی اقسام قوافی مین جو نزدیک عرب کے ہین قافیہ جیسا کہ کہا ہمنے باعتبار
حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس مین روی متحرک ہو یا مقید جس مین روی
ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے مؤسس جس مین الف
تاسیس ہو یا مُردَف بسکون را و تخفیف دال جسمین حرف ردف ہو یعنی حرف علت
مع حرکت ماقبل موافق یا مجرد جسمین تاسیس ردف کچھ نہو اور باعتبار مابعد
روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس مین وصل اور خروج
دونون ہون یا موصول تنہا جس مین فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر
مخرج جس مین وصل اور خروج کچھ نہو اور احتمال مخرج تنہا کا
ساقط ہے کہ خروج بے وصل نہین ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ
قسمین ہوتی ہین کہ ضرب دو سے تین مین پھر تین مین ہوتی ہین
یعنے مطلق اور مقید کو جب مؤسس اور مردف اور مجرد مین ضرب
دیجیے چھ ہون اور جب چھ کو موصول مخرج اور موصول تنہا
اور غیر موصول اور غیر مخرج مین ضرب دیجیے چھ تر کے اٹھارہ
ہون لیکن بعض ان مرکبات سے ممکن الوقوع نہین ہین اور بعضے مختلف فیہ
ہین کہ مصنف نے خود انکا بیان آگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہین تو قسمین ہین

نقشہ اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی

روی				
مطلق اری متحرک	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول و غیر مخرج
مقید اری ساکن	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول و غیر مخرج

ھم ا مطلق موسس موصول مخرج چنانچہ درین قافیہ کہ صاجبہا وکاتبہات اول مطلق
موسس موصول مخرج جیساکہ صاجبہا اور کاتبہا مین الف تاسیس اور حا اور با دونوں
دخیل اور با روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے ھم ب مطلق موسس موصول غیر مخرج
چنانکہ صاحبا وکاتبات دوم مطلق موسس موصول غیر مخرج جیساکہ صاحبا اور کاتبا
مین الف تاسیس اور حا اور تا دونوں مین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے
ھم ج مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جمالہا وخیالہات سوم مطلق مردف موصول
مخرج جیساکہ جمالہا اور خیالہا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور
الف ثانی خروج ہے ھم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جمالا وخیالات
چہارم مطلق مردف موصول غیر مخرج جیسے جمالا اور خیالا مین الف اول ردف اور
لام روی مطلق اور الف دوسرا وصل ہے ھم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا
وخطبہات پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیساکہ ضربہا اور خطبہا مین با روی مطلق مجرد
اور ہا وصل اور الف خروج ہے ھم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربا وخطبا وامثال

مطلقات ست ست ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیسا کہ ضربا اور خطبا مین با روی
مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہ چھ قسمین روی مطلق کی ہین هم ز مقید موسس چنانکہ
قاضی و حامی ست ہفتم مقید موسس جیسا کہ قاضی اور حامی مین کہ الف تاسیس اور
ضاد اور میم دونون مین دخیل اور یار شناہ تحتانی روی مقید ہے هم ح مقید مردف
چنانکہ جمال و خیال ست ہشتم مقید مردف جیسا کہ جمال اور خیال مین الف ردف
اور لام روی مقید ہے هم ط مقید مجرد چنانکہ قمر و خطر و این سہ نوع مقیدات ست
ست نہم مقید مجرد جیسا کہ قمر اور خطر مین را روی مقید ہے اور بس اور یہ تین قسمین
روی مقید کی ہین اما و سہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود و آن موسس و مردف و مجرد
باشد ہر سہ غیر موصول و غیر مخرج از جہت امتناع تحرک حرف آخر از شعر ست اور
تین قسمین روی متحرک کی غیر ممکن ہین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہین تینون
غیر موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول و غیر مخرج اور مطلق مردف غیر
موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کسواسطے کہ آخر شعر
ساکن ہوتا ہے اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ہے
پس وقوع اسکا غیر ممکن ہے هم و شش نوع مقید واقع نبود و آن موسس و مردف
و مجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما نزدیک کسانی کہ وصل و خروج
بعد از روی ساکن جائز ندارند از جہت این علت ست اور چھ قسمین روی ساکن
واقع نہین ہوتین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول
مخرج لیکن نزدیک ان لوگونکے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کو جائز نہین رکھتے
واسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل و خروج بعد روی ساکن کے هم
اما نزدیک کسانیکہ جائز دارند ازین شش دو نوع ممکن الوقوع نبود آن مقید مردف
موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن در روی یعنی ردف و روی و وصل ست
اما نزدیک ان لوگون کے کہ وقوع وصل و خروج کا بعد روی ساکن کے جائز رکھتے ہین ان
چھ قسمون سے دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج بسبب برابر آنے

تین حرف ساکن کے اوس مین اور وہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی اور وصل
اسواسطے کہ جب روی مقید ہوی ساکن ٹھہرے اور ردف خود شمار ت حرف ساکن ہوے
اور وصل کہ آخر شعر مین ہے لامحالہ ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا ناممکن ہے ھم
ب مقید مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر و آن ردف ورد ے
بود کہ بر وصل متحرک سابق باشند ت اور دوسری صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہے بسبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر مین اور وہ ردف ساکن اور روی
ساکن ہے کہ وصل متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان مین
نہین آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری ھم و چہار نوع باقی ممکن بود باین تفصیل
آ مقید موسس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبہا و لم تراقبہا و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف و با از باب لزوم مالایلزم شمرند و با روی نہند و قافیہ مطلق مجرد موصول
غیر مخرج و اگر بدل با حرفی از حروف مد بود چنانکہ در قاصیہا و دانیہا مطلق مردف شمرند
ت اور چار قسمین باقی ممکن ہین اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرج
جیسا کہ لم تخاطبہا اور لم تراقبہا مخاطبت سے بمعنی باہم خطاب کردن اور مراقبت
بمعنی نگاہ داشتن یکدیگر پس ان مین الف تاسیس ہے اور طا اور قاف دونو مین
دخیل اور با روی ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع کے
کرتے ہین اس مین یہ تاویل بیان کرتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج
نہین ہوتا اس قافیے مین تکرار الف اور با کی لزوم مالایلزم سے ہے اور ہے روی ہے
اور الف وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج سے ہے اور اگر بدل ہو ساتھ
ایک حرف کے حروف مد سے جیسا کہ قاصیہا اور دانیہا مین ہے مطلق مردف
جانتے ہین یعنی یا ردف ہے اور ہا روی اور الف آخر وصل اور قاصی بمعنی اقصی
اور دانی بمعنی ادنے ہے ھم ب مقید موسس موصول غیر مخرج و درینصورت چون
روی و وصل ساکن باشند و اصل در کلام عرب آنست کہ چون دو ساکن متوالی استعمال
کنند ساکن اول از حروف مد بود و دو حرف مد متوالی نتواند بود پس لامحالہ روی

از حرف مدیه و وصل های ساکن چنانکه در قاضیه و حامیه وکسانیکه انکار این نوع کنند تکرار الف از باب لزوم مالایلزم شمرند و یا ردف نهند و ها روی و قافیه مقید مردف گویند ت دوم مقید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت مین جو روی اور وصل دونون ساکن ہونگے اور قاعده کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال کرتے ہین پہلا ساکن حرف مد سے ہوتا ہے اور دو حرف مد برابر نہین ہو سکتے پس لامحاله روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیسا کہ قاضیه اور حامیه مین ہر سکون یا و ہا قاضیه یعنی حکم کننده آن اور حامیه حمایت کننده آن الف تاسیس اور ضاد اور میم دونون مین دخیل اور یا تحتانی روی ساکن اور ہا وصل ہے اور جو لوگ منکر اس نوع کے ہین کہتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل نہین آتا پس تکرار الف قاضیه اور حامیه مین لزوم مالایلزم اور یا ردف اور ہا روی ہے اور قافیه اونکے نزدیک مقید مردف ہے هم و بدانکه تجویز این دو نوع اقتضای آن کند که تعریفیکه خلیل قافیه را کرده است بران جمله که صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیه را تناول نباشد چه دخیل و تاسیس و رس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما ان تعریف بنا بر آنست که قافیه مقید را وصل و خروج نباشد ت اور معلوم ہو کہ تجویز اس دو نوع کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے لم تخاطبها اور مقید موسس موصول غیر مخرج جیسے قاضیه اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل نے کی ہے اور صدر کتاب مین بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیه اوس تعریف مین شامل نہون کس واسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر ساکن اول تک مع حرکت ماقبل قافیه ہے پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس ان دونون صورتون مین تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہین مثلاً لم تخاطبها مین موافق تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل با قافیه سے اور طا سے دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل اوسکی جسکو رس کہتے ہین خارج ہوتی ہے اور اسیطرح قاضیه مین یا اور اوسکی حرکت ماقبل اور ہا داخل قافیه ہے

اور الف تاسیس اور اوسکی حرکت ماقبل اور رضا و دخیل خارج مگر وہ تعریف عقیل کی
اسواسطے ہے کہ قافیہ مقید مین وصل اور خروج نہین ہوتا یعنی ام تحاطبہا مین ام تحاطب
تک قافیہ ہو پس با اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور طای دخیل
قافیہ ہو باقی ردیف ہوا اور قاضیہ مین قاضی تک قافیہ ہو پس یا اور ساکن اول الف
اور اوسکی حرکت ماقبل اور ضاد دخیل قافیہ باقی ردیف ہوا اس صورت مین تاسیس
اور دخیل اور رس داخل تعریف مذکور رہتی ہین ہم ج مقید مجرد موصول مخرج چنانکہ
لم یطلبها ولم یجبها و منکران این نوع تکرار با را از لزوم مالا یلزم شمرند و ہا روی نہند و
قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج واگر بدل با یکی از حروف مد بود چنانکہ در علاہا و ندا ہا
قافیہ مطلق مردف موصول شمرند سوم مقید مجرد موصول مخرج جیساکہ لم یطلبها
او لم یجبها پس با روی مقید اور ہا وصل اور الف خروج ہے اور معنی یہ کہ نجست آنرا
وحاجت نشد آنرا اور منکر اس نوع کی تکرار با کو لزوم مالا یلزم اور ہا کو روی مطلق الف کو
وصل جانتے ہین اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہین اور اگر بدل با کے
حرف مد ہو جیساکہ علاہا اور ندا ہا مین بمعنی بالای آن برآمد و آواز داد اور قافیہ کو
مطلق مردف موصول جانتے ہین اور الف اول کو ردف اور ہا کو روی مطلق اور
الف کو وصل کہتے ہین ہم مقید مجرد موصول غیر مخرج و درین صورت ہم روی از
حروف مد نتواند بود و وصل ہای ساکن چنانکہ گفتہ آمد مثالش صلوٰۃ و زکوٰۃ و منکران این
قافیہ را مقید مردف شمرند این است انواع قوافی واللہ اعلم ہشت چہارم مقید مجرد
موصول غیر مخرج اور اس صورت مین بھی روی حرف مد ہوگی اور وصل ہای ساکن جیساکہ
قبل ازین کہا گیا مثال اوسکی صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہے الف روی مقید اور ہای تانیث
وصل ہے اور منکر اس قافیہ کو مقید مردف جانتے ہین اور ہای تانیث کو روی مقید
اور الف کو ردف کہتے ہین یہ ہین قسمین قافیون کی نزدیک عرب کے واللہ اعلم

فصل پنجم در عیوب قوافی نزدیک عرب عیب ای کہ تعلق بقافیہ دارد یا راجع
باحوال حروف و حرکات قافیہ یا راجع نیست و صنعت اول منقسم است با قسام عدد حروف

اما آنچه تعلق به تاسیس دارد یکے بیش نتواند بود و آن جمع قافیہ موسس و قافیہ
با موسس باشد در یک بیت و ہمین عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس کند و در تاسیس
و رس غیر این اختلافی دیگر تصور نیفتادت فصل پانچوین عیوب قوافی ہین جو اہل
عرب کے نزدیک ہین وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین
طرف حرفون اور حرکتون کے یا راجع بحروف و حرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف
و حرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی جتنی قسمین اون حرفون کی ہین اوتنی
قسمین اون عیبون کی ہین اما جو عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہے ایک سے زیادہ
نہین ہے اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس اور ناموسس کا ہے ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالم اور مسلم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس
کرتا ہے اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہے اور ماقبل الف سوا فتحے کے نہین ہوتا
پس اگر الف اور حرف سے بدل جاے گا حرکت اوسکی ماقبل کی بھی بدل جاے گی
مثلاً سالم مین رس ہے اور مسلم مین رس نہین ہے اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے
اور اختلاف خیال مین نہین آتا ہے و اما آنچه بدخیل دارد جز اختلاف اشباع نبود و آن
سہ گونہ تواند بود چہ اختلاف بضم و کسر بود یا بضم و فتح بود یا بکسر و فتح و اما وجود و عدم
دخیل و وجود و عدم اشباع راجع بود یا جمع موسس و ناموسس ت و اما جو عیب
تعلق دخیل سے رکھتا ہے سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کی نہین ہے اور وہ
تین طرح پر ہوتا ہے یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابل اور کامل مین یا
اختلاف ساتھ ضمے اور فتحے کے جیسے بہادر اور دلاور مین یا اختلاف ساتھ کسرے
اور فتحے کے جیسے تاجر اور باور مین اما وجود و عدم دخیل کا اور وجود عدم اشباع
حرکت دخیل کا راجع ہے طرف جمع موسس و ناموسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس ہے جہان تاسیس نہوگا دخیل بھی نہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھ حاصل کے
کہ ایک قافیہ موسس ہے اور اوس مین دخیل بھی ہے اور ایک ناموسس اور اوس مین
دخیل بھی نہین ہے اور یہ قافیہ عرب مین جائز نہین اور فصحاے عجم جائز رکھتے ہین

ھم واما آنچہ تعلق بردف وارد دہ نوع تواند بود اجمع مردف و نامردف ت جمع
میان واو والف ہردو مد ج جمع میان یا والف ہردو مد ج جمع میان واوی کہ ماقبلش
مفتوح بود و واو مد ہ جمع میان واوی کہ ماقبلش مفتوح بود والف و جمع میان
واوی کہ ماقبلش مفتوح بود و یای مد ز جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود و یای
مد ح جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود و واو مد ط جمع میان یای کہ ماقبلش
مفتوح بود والف ی جمع میان واو و یا ماقبل ہردو مفتوح ت واما جو عجیب کہ
تعلق ردف سے رکھتا ہے دس طرح پر ہوتا ہے اول جمع ہونا مردف اور نامردف کا
جیسے قافیہ حال اور حل کا دوسرا جمع ہونا واو اور الف کا دونون مد جیسے قافیہ
عماد اور عمود کا تیسرا جمع ہونا یا اور الف کا دونون مد جیسے قافیہ عمید اور عماد کا
چوتھا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور واو مد کا جیسے قافیہ قول اور طول کا پانچواں
جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو
ماقبل مفتوح اور یای مد کا جیسے قافیہ قول اور قیل کا ساتوان جمع ہونا یای ماقبل
مفتوح کا اور یای مد کا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا آٹھوان جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا
اور واو مد کا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نوان جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور الف کا
جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسوان جمع ہونا واو اور یا کا جن دونون کا ماقبل مفتوح ہے
جیسے قافیہ قول اور قیل کا ھ واختلافی دیگر ممکن بود و آن جمع باشد میان واو و یا
ہردو مد اما آنرا از عیوب نشمرند کسانیکہ واو و یا را کہ ماقبل ایشان مفتوح بود ردف
نشمرند نزد یک ایشان ازین دہ نوع مذکور نوع آخر از اعتبار ساقط بود و شش نوع
دیگر کہ بیش ازان باشد داخل بود در جمع مردف و نامردف ت اور ایک اختلاف اور
ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو اور یا دونون مد کا ہے جیسے عمود اور عمید ہین اور
اوسکو عیب نہین جانتے ہین شاعر کہتا ہے شعر بانت سعاد فقلبی الیوم متبول
متیم اثرہا لم یفد مکبول ۰ لکنہا خلۃ قد سیط من دمہا ۰ فجع وولع واخلاف وتبدیل
یہ بھی بہتر نہین ہے خصوصاً غزل مین اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو ردف نہین جانتے

اونکے نزدیک قسم دہم جیسے قول اور قبیل جو آخر مین بیان کی سے اعتبار سے ساقط ہوگی
اور نو قسمین بعد باقی رہین اون مین چھہ قسمین جو قبل اس نوع آخر کی بیان کین داخل ہوگی
جمع مردف اور نامردف مین یعنی ایک جگہہ ردہ اور ایک جگہہ غیر ردہ ہم و اصناف عیوب
متعلق بردف سہ نوع اول بیش نبود و آنچہ راجع بود با حذو ہمین اقسام باشد بعینہ
چہ اختلاف این حروف اقتضای اختلاف حذو کند و برعکس ست اور قسمین عیوب متعلق
بردف کی تین سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ جو پہلے بیان کی یعنی دس مین ایک
اعتبار سے ساقط ہے اور چھہ قسمین داخل جمع مردف و نامردف ہین باقی رہین تین
قسمین اور جو عیب کہ راجع ہے طرف حذو کے یعنی طرف حرکت ماقبل ردف کے یہی
اقسام ہین بعینہ کس لیے کہ اختلاف ان حرفون کا مقتضی ہے اختلاف حذو کا اور
برعکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف مذکورہ ہے ہم و اما آنچہ راجع بود با روی
سہ صنف بود یکے آنچہ روی دو و مختلف باشد و آن دو نوع بود یکی آنکہ دو حرف باشد
قریب المخرج و دیگر آنکہ قریب المخرج نبود و معتبر نباشد و صنف دوم آنچہ بسبب اختلاف توجیہ
بود و آن ہم سہ گونہ بود چہ اختلاف یا بضم و کسر بود یا بضم و فتح یا بفتح و کسر و صنف سوم
آنچہ بسبب اختلاف مجرے بود و آن سہ گونہ بود بر قیاس گذشتہ و اما اختلاف
بوجود توجیہ و عدمش یا بوجود مجری و عدمش از اعتبار خارج بود چہ اقتضای ازالت
تشابہ کند اصلا ست و اما عیب کہ متعلق بروی ہے تین طرح پر ہے اول اختلاف روی
اوسکی دو قسمین ہین قسم پہلی یہ کہ دو حرف ہون قریب المخرج جیسے میم اور نون ایک جگہہ
میم روی ہو ایک جگہہ نون اسکو اکفا کہتے ہین قسم دوسری وہ کہ قریب المخرج نہون
جیسے با اور را یہ بڑا عیب ہے اور اسکو اجازہ کہتے ہین دوم عیب جو متعلق روی ہے
بسبب اختلاف توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی کے وہ تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
اختلاف بضم و کسر ہوگا مثل دُرر اور خِضَر یا اختلاف بضم و فتح ہوگا مثل دُرَر و قَمر یا اختلاف
بفتح و کسر ہوگا مثل قمر و خِضر سوم عیب جو متعلق روی ہے وہ بسبب اختلاف مجرے
یعنی حرکت روی متحرک کے ہوتا ہے بر قیاس گذشتہ یعنی بضم و کسر جیسا قالو اور قالہ مین

یا بضم اور فتح جیسا قائُم اور قائَم مین یا بفتح وکسر جیسا قائَلہ اور قائِلہ مین و اما اختلاف
ساتھہ ہونے اور نہونے توجیہ کے جیسا قمَر اور اقمِر مین یا اختلاف ساتھہ
ہونے اور نہونے مجرے کے جیسا قلمُہ اور علیہٖ مین اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل
اعتنا نہین اسواسطے کہ اقتضاے ازالت تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس مین کسیطرح کا
تشابہ نہین ہے پس قافیہ عیب دار بھی نہوگا ھم و اما آنچہ راجع با وصل بود ہم بر سہ گونہ باشد
و آن اختلاف بود بہ واو و یا یا بواو و الف یا بالف و یا بحقیقت راجع باشد با اختلاف مجری و اما اختلاف
وصل بجمع یکی از حروف مد با ہا و اختلاف بجمع ہای ساکن و متحرک و اختلاف بوجود و عدمش
از اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشد ت و اما جو عیب راجع بوصل
ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے جیسا قالو اور قالی مین
یا اختلاف بواو و الف ہے جیسا قالو اور قالا مین یا اختلاف بالف و یا ہے جیسے قالا اور
قالی مین اور حقیقت مین یہ عیب راجع ہوتا ہے طرف اختلاف مجرے یعنی حرکت روی
متحرک کی و اما اختلاف وصل کا ساتھہ جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھہ حرف ہا کے
جیسا قالُو اور قالہ مین اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہاے ساکن و متحرک جیسا کہ حملہٗ و
حملہا مین اور اختلاف وصل کا بوجود و عدم جیسا کہ حُمُل اور حملہ اعتبار سے خارج ہے
کسواسطے کہ اصل تشابہ ان مین زائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھہ کچھہ تشابہ چاہیے
یہان کسی طرح کا تشابہ بھی نہین ہے پس مانحن فیہ سے خارج ہے ھم و اما اختلاف بخروج ہم
سہ نوع بود چہ یا بجمع واو یا بود یا بجمع واو و الف یا بجمع یا و الف و ہر سہ راجع بود با اختلاف
نفاذ و حکم اختلاف خروج بجمع وجود و عدمش ہم از اعتبار خارج بود و این عیب ہا
متعلق بود بحروف و حرکات ت و اما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
یا بجمع واو و یا ہوگا جیسے فخطاہُو و کتابھی یا بجمع واو و الف جیسے لم یطلبھُو و لم یطلبھا
یا بجمع یا و الف جیسے بعتابھی و کتابہا اور یہ تینون راجع ہین با ختلاف نفاذ یعنی حرکت
وصل متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود و عدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ عیب جیسے متعلق ہین
بحروف و حرکات ھم اما عیب ہای کہ بحروف و حرکات متعلق نبود و یا بسبب اعادہ قافیہ بود و آن چنان بود

که کلمه که بر قافیه مشتمل بود بلفظ و معنی مکرر شود و یا بسبب آن بود که قافیه را از صیغه مستعمل تحریف
کنند تا تشابه حاصل آید مثلاً ابراهیم با ابرهیم کنند چون قافیه نعیم و کریم باشد یا لفظی را
قافیه کنند که معنی را بآن اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیه سجود و شهود باشد و ذکر باری تعالی
در موضع قافیه افتد از اسمای او تعالی ودود ایراد کنند و ایراد این اسم را جز رعایت قافیه
وجهی نبود و یا لفظی را قافیه کنند که جزو سخنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً
در شعرے که قافیه کرم و علم باشد لم از لم یفعل قافیه کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیاورند
ت آما وہ عیوب جو حروف اور حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کئی طرح پر ہین
یا وہ عیب بسبب اعادۂ قافیہ ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے
لفظ و معنی مین مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون
بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جاوی جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جاوین
جیسے لسان ایک جگہہ بمعنی زبان اور ایک جگہہ بمعنی زبانہ ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب
بسبب اسکے ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغۂ مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم مشابہت
ہو جاوی یعنی غینیت دور ہو جاسے فی الجملہ تغایر پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھہ ابرہیم کے
قافیہ کرین مطلع مین جب قافیہ نعیم و کریم ہو قصیدہ سے ہین پس قافیہ کرنا ایک کلمہ کا
بتحریف سنجا ہیے یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اوس
لفظ سے خصوصیت نہو جیسے ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسمای باری تعالی سے بھی ہے
پس جب قافیہ سجود اور شہود کا ہو اور ذکر باری تعالی موضع قافیہ مین پڑے اسمای باریتعالی
ودود ایراد کرین اور یہ وارد کرنا اس اسم کا فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہ نہو حاصل
یہ کہ ودود اور قادر اور متکلم صفت واقع ہوتے ہین پس رب ودود اور رب قادر کہنا چاہیے
کہ معنی کو خصوصیت ہو جائے یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ وہ جز
ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اوسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ کرم
اور علم کا ہو فقط لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی مین لاوین ہم
عیوب قافیہ علی الاجمال سہ صنعت باشد آنچه البته نشاید که ایراد کنند و اگر کسے ایراد کند

آن شاذ شمر ند ب آنچه ایرادش قبیح بود اما استعمال آن شعر را از روی ضرورت اتفاق
افتد ج آنچه استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود واز عیوب مذکور بعضے را القاب مخصوص
باشد و بعضے را نباشد ت اور عیوب قافیہ کے مجملاً تین قسم ہین اول وہ کہ یقیناً شجا ہیے کہ ایراد کرین
اور اگر کوئی ایراد کرے اوسکو شاذ جانتے ہین دوم وہ کہ ایراد اوسکا قبیح ہو اما استعمال
اوسکا شعر مین از روی ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اوسکا بہت ہو
مگر مستحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال اوسکا عند الضرورت بھی جائز نہین ہے
اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے
کہ بیضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ مین بعض کے القاب مخصوص
ہین اور بعض کے القاب نہین ہین ھم واز القاب مشہور یکی اقوا است وآن اختلاف
مجری باشد و البتہ روا نبود ت اور القاب مشہورہ سے ایک اقوا ہے اور وہ اختلاف
مجری سے یعنی حرکت روی کا ہے جیسے قاتُو اور قالہِ بضم وکسر اور قالہُ اور قالہ بضم و فتح اور
قالہ اور قالہِ بفتح وکسر اور یہ مثالین سابق بھی لکھی گئی ہین پس یہ اختلاف البتہ روا نہین ہے
اور اقوا بالکسر تمام ہونا زاد کا پس اس قافیے کا لانا ایسا ہے گویا زاد شاعر کا تمام ہوا
غیاث سے اور منتخب مین بمعنی خالی شدن منزل اور محتاج اور درویش گردانیدن او
تمام گردانیدن قافیہا بحرکات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن و بے توشہ
شدن و خالی شدن شکم از طعام و بسیار بال شدن و بی بال شدن لکھا ہے ھم دوم اکفا ست
وآن اختلاف حروف روی باشد بے اعتبار قرب مخرج و ہم البتہ روا نبود سوم اجازت است
وآن اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ در مخرج متقارب باشند مانند تا و طا یا سین و صاد
و این نوعی است از اکفا ت اور دوسرا اکفا ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے
بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس مین ضرور نہین ہے قریب المخرج
ہوین یا نہوین اور یہ البتہ روا نہین ہے اور اکفا بالکسر کج کرنا طرف کا
تا جو کچھ کہ اوس مین ہو گر جاوے اور خم وتہ کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ ہے
کہ بعض ابیات مین حرف روی ا ور ہو اور بعض مین ۱ و منتخب سے اور غیاث مین لکھا ہے

سلم اکفا عیب قافیہ ہے کہ روی یا قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سپاہ
اور سحر اور شہر تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بشرطیکہ
مخرج مین متقارب ہون جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے
اکفا کی یعنی اکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ نزد مجمعہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا
اور دستوری دینا اور ایک قافیے مین ایک جگہہ طوسی اور ایک جگہہ دال روی لانا
منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خراد مین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب
معتبرہ لغات عرب مین پایا نگیا اور ملا نور الدین ظہوری نے خوان خلیل مین نہاد اور
خراد کا قافیہ کیا ہے ظاہرا طوسی خراط کی فارسیون نے اپنے تصرف سے [illegible]
بدل کے بجہت قرب مخرج دال سے مبدل کی ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ باصطلاح
شعرای عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہین کہ ایک مصرع مین حرف روی طا مہملہ کو لانا
اور مصرع دیگر مین دال لانا تم کلامہ ح قولہ این نوعی ست از اکفا ظاہرا این قول صحیح نیست
چہ در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار
قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکی از متخالفین بنسبت دیگری صورت نہ بندد
مگر آنکہ گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست
باشد یا نہ وہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل لا اکفا اختلاف الروی
فان یکن مشبہ بمخرج او یخط فہو قد سہلا لیکن صاحب مفتاح و خزرجیہ میگویند اختلاف روی
متقارب المخرج را اکفا گویند و متباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز
موافق ایشان آوردہ اند بل معنی اجازہ آنچہ مصنف علام آوردہ در کتابی دیدہ نشد
تم کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچہہ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح
اور منتخب بھی دیکھتے نکرتے کسواسطے کہ منتخب اور صراح مین لکھا ہے کہ اجازہ اسکو
کہتے ہین کہ ایک قافیے کے روی طو سے اور ایک قافیے کی روسے دال ہو اور دال اور
طو سے قریب المخرج ہین چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن قاری مین یہ عبارت لکھی ہے
کہ مخرج طا و دال بی نقطہ و تای قرشت از سر زبان ست فافہم چہارم سناد و آن

چند نوع بود اجمع موسس و ناموسس دوم جمع مردف و نامردف سوم اختلاف ردف بواو والف یا بیا والف در حرف مد را اختلاف ردف بیای غیر مد که ماقبلش مفتوح بود پنجم اختلاف توجیه و سه قسم اول روا نبود چهارم قبیح بود اما استعمال کنند بنادر و پنجم بسیار استعمال کنند و قبحش از قبح چهارم کمتر بود و بعضے اختلاف توجیه بضم و کسر روا دارند قیاس بر اختلاف ردف بواو و یا و در همه مواضع قبح این همه نوع اختلاف از دیگر انواع کمتر شمرند ترجمہ چوتھا عیب قافیے کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت میں بمعنی معاونت ہے اور اصطلاح اہل عروض میں جو عیب کہ قبل روی کے ہو اور وہ کئی طرح پر ہے اول جمع ہونا موسس اور ناموسس کا یعنی ایک جگہہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہہ نہو جیسا سالم اور مسلم میں دوم جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہہ حرف ردف ہو ایک جگہہ نہو جیسا طورا اور ظہر کہ عربی میں حرف ردف مدہ ہوتا ہے سوم اختلاف ردف کا بواو والف جیسے طُول اور قال یا بیا والف حرف مد میں جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف ردف کا بیاے غیر مدہ کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہو ساتھہ یاے مدہ کے جیسے ذَیل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ کا جیسے قَل اور حِل اور تین قسمین پہلی سناد کی روا نہین ہین مطلقاً اور چوتھی قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہین بہ ندرت یعنی کبھی کبھی اور پانچوین یعنی اختلاف توجیہ بہت استعمال کرتے ہین اور قبح اوسکا چہارم سے کمتر ہے اور بعضے اختلاف توجیہ کا بضم و کسر روا رکھتے ہین اور قیاس کرتے ہین اختلاف ردف بواو و یا پر یعنی اختلاف توجیہ کا بضم و کسر جیسے قُل اور حِل ہے مثل اختلاف ردف بواو و یا ہے جیسے عمود اور حمید اور جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہے اور سب مواضع مین قبح اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہین ح مخفی نماند کہ نوع ششم از انواع سناد باقی ماندہ و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل است چنانکہ در عالَم و عالِم بکسر لام یکی و بفتح لام دیگر ترجمہ کلام ظاہر ہے کہ سناد کہتے ہین اوس عیب کو جو ماقبل روی کے ہو اس صورت مین صورت قُل اور حِل اور عالَم اور عالِم کی ایک سے ہے اور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ ہو صاحب حاشیہ کو

یہ بھی یاد نہین کہ خود قبل اسکے بابت توجیہ مین حاشیہ لکھا ہے کہ فرق در توجیہ و اشباع
ونیست کہ توجیہ عبارت ست از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل دخیل باشد
مثل میم کامل در امل یا نباشد چنانکہ میم قمر و رمز و اشباع عبارت ست از حرکت دخیل کہ
مابعد تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان
این ہر دو متحقق ست تم کلامہ ہفتم پنجم ایطا و آن اعادت قافیہ بود و چندانکہ تکرار قافیہ بیکدیگر
نزدیکتر بود قبحش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود و ہمچنین
اگر لفظ در اصل یکے بود و بتصریف یا وجوہ استعمال مختلف شود اختلافی کہ اقتضای
اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل و الرجل یکی نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضربی و لم تضرب یکے
مخاطبہ مونث و دیگر مغایبہ او د غلامِ و غلامی یکی بیای اطلاق و دیگر بیای اضافت
بالنفس خود و امثال این ایطا نبود و اما رجلٍ و لرجلٍ و یضربُ و تضربُ و امثال این ہمہ
ایطا بودت پانچوان عیب قافیے کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن و پامال کنانیدن
منتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض مین تکرار قافیہ لفظاً و معناً ہے اور جتنی کہ
تکرار قافیہ یکدیگر سے نزدیکتر ہو قصیدہ سے مین قبح اوسکا زیادہ ہوگا لکھا ہے کہ
اقل قصیدہ سات بیتین ہین پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتون کے ہو گویا
اعادہ قصیدہ ثانی مین ہے اور اسیطرح اگر اعادہ فن دیگر مین ہو مثلاً تمہید کے بعد
مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا محل مین لائے کچھ باک نہین ہے کذا قال السکاکی
اور وارد کرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی
مختلف ایطا نہین ہے یہی ہے مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی
داخل ایطا جانتا ہے الا باختلاف اسم و فعل مثل ذہب اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی رفت
یہ ایطا ہے اوسکے نزدیک خارج اور اسیطرح اگر لفظ اصل مین ایک ہو اور بسبب
تصریف کے یعنی گردان کے یا بوجوہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ مقتضی اختلاف
لفظ ہو یعنی اوس سے اختلاف لفظ ہو جاوے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی اوس سے اختلاف معنی ہو جاوے مثلاً رجل
اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی یہ مرد اور لم تضربی اور

لم تضرب باشباع ایک صیغہ مونث حاضر کا اور ایک صیغہ مونث غایب کا اور غلام
باشباع اور غلامی ایک بیای اطلاق او ر ایک بیای اضافت طرف اپنی ذات کے
یعنی غلام میرا اور امثال اسکی ایطا نہین ہے کسواسطے کہ الرجل اور رجل مین تغایر معنی
ہوگیا اور لم تضربی اور لم تضرب مین اور غلام اور غلامی مین تغایر لفظی ہوگیا اما برجل اور
الرجل اور یضرب اور تضرب اور امثال اسکی داخل ایطا ہین ح قولہ یضرب و تضرب
مخفی نماند کہ حکم مخالف الرجل از رجل بسبب شدت اتصال افادہ آن میکند کہ در یضرب
و تضرب نیز ایطا نباشد چہ اتصال یای یضرب تای تضرب کمتر از اتصال الرجل سے نماید
واللہ اعلم تم کلامہ قائل کہ الرجل اور یضرب اور تضرب مین اتصال الف ولام اور یا اور
تا سے غرض نہین جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور
رجل مین صورت معنی کے بدل گئی اور معنی متغایر ہوگئے بخلاف یضرب اور تضرب کے
کہ صورت معنی کی ایک رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث
تغایر نہین ہے **م ششم** تضمین و آن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در پیشتر
گفتہ آمد و این تضمین غیر آنست کہ در صنعت ہای شعر افتد و آن ایراد شاعر بود در اثنای
شعر خود بیتے مشہور کہ بر ہمان وزن و قافیہ بود از شعر دیگری بر سبیل استشہاد و یا تمثیل
انیست آنچہ درجب شود ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی واللہ اعلم **ت** چھٹا عیب
قافیے کا تضمین ہے اور وہ تعلق آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کو جیسا کہ
پیشتر کہا گیا مثل لم کے کہ آخر بیت اول مین قافیہ ہوا اور یفعل شروع بیت ثانی آئی
اور یہ تضمین سوا اوس تضمین کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اوسکی صورت یہ ہے
کہ شاعر اپنی شعر مین شعر مشہور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تمثیل
ضم کرے یہ ہے جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اوسکا علم قافیہ سے شعر تازی مین واللہ اعلم
م فصل ششم در حروف وحرکات قوافی نزدیک پارسی گویان و ذکر ردیف حرف
تاسیس را در شعر پارسی اعتباری نیست وکسانیکہ اعتبار کردہ اند بلاحظہ شعر عرب کردہ اند
وحال ایشان ہمانست کہ حال کسانیکہ بر اوزان خاص بعرب شعر فارسی گفتہ اند و چنانکہ

تاسیس ساقط شود دخیل ہم ساقط شود و از حرکات رس و اشباع ساقط شود ت فصل
چھٹی حروف و حرکات قوافی مین نزدیک فارسی گویون کے اور ذکر ردیف مین حرف
تاسیس کو شعر فارسی مین کسیطرح کا اعتبار نہین ہے اور جن لوگون نے اعتبار کیا ہے
ملاحظہ شعر عرب کا کیا ہے یعنی بتقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم مالایلزم سے جانا ہے
اور حال اون لوگون کا وہی ہے جیسے اوزان عرب مین تقلیداً اشعر فارسی کہے ہین اور
جب تاسیس ساقط ہوا حرف دخیل بھی ساقط ہوا اور حرکتون سے رس اور اشباع
دونون حرکتین ساقط ہوئین کسواسطے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور اشباع حرکت
دخیل کا نام ہے ہم ردوف در فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف مد خواہ
غیر آن و واجب بود کہ در ہمہ قصیدہ یک حرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی
حذو یک حرکت بعینہ بود مثال ردف حرف علت الف در کار و بار و واو در دور و شور و یا
در تیر و شیر و حرفی کہ بواو ماند در گور و شور و حرفی کہ بیا ماند در دیر و زیر و مثال حرفہای
دیگر را در گرد و مرد و سین در دست و بست و کاف در بکر و فکر ت اور ردف فارسی
مین جو حرف کہ اتفاق پڑے سزاوار ہے خواہ حرف مد خواہ غیر مد اور واجب ہے
کہ تمام قصیدہ سے مین ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل اوسکی
یعنی حذو ایک حرکت بعینہ ہوتی ہے مثال ردف حرف علت کی جیسے الف کار و بار
مین اور واو دور اور سور مین یعنی سرور اور یا تیر اور شیر مین اور وہ واو جو مدہ سے
مشابہ ہے جیسا گور اور شور مین بحرکت جھولا اور وہ حرف جو یا سے مدہ سے مشابہ ہے
جیسا دیر و زیر مین بحرکت جھولا اور مثال اور حرفون کی جو غیر مدہ ہین جیسے را گرد و
مرد مین اور سین دست و بست مین اور کاف بکر و فکر مین معلوم کیا جاتا ہے کہ
اور جو حرف مد ہون اوسکو اس جگہہ قید کہا
اور بعضون نے ردف فقط حروف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہہ قید کہا
اور قید کو حصر کیا ہے دس حرفون پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین و غین و فا
و لام و نون و ہا اور مثالین یہ لکھی ہین ابر و صبر و تخت و بخت و خورد و سرد و پشم و رزم و دست
و مست و دشت و گشت و مغز و نغز و گفت و سفت و بند و پند و چہر و مہر اور حرف ردف کا

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے مین اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی حذو کا ایک حرکت
ہونا بعینہ بس جو کچھہ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً
دور اور شور مین ان سب کا حال عیوب مین لکھا جاے گا یہان بتصریح اوسکی ضرورت نہین
رکھتی ہم و اما روی باشد کہ یکحرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را
مضاعفات و اما روی کبھی ایک حرف ہوتا ہے اور کبھی دو حرف اول کو روی
مفرد کہتے ہین اور دوم کو روے مضاعف اور عروضیون نے اس جگہہ ردف کو مکرر
کہا ہے ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد ہم و روی مفرد باشد کہ حرف مد بود
مانند الف در جدا و رواو یا در بہی و صبی و واو در راسو و پہلو و شبیہ بیا و در دعوی و معنی
شبیہ بوا و در نیکو و مینو و باشد کہ غیر مد بود مانند دال در گرد و مرد و را در گذر و سفرست
اور روی مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور روا مین اور یا بھی اور صبی مین
اور واو راسو اور پہلو مین اور راسو معنی نیولے کے ہے اور شبیہ یا جیسا دعوی اور معنی مین
اور شبیہ بواو جیسا نیکو اور مینو مین اور کبھی روی مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند حرف دال کے
گرد و مرد مین اور مانند حرف را کے گذر اور سفر مین ہم و روی مضاعف از حرفہای ممدود
بود و بشرطہای مخصوص اما شرطہا آن بود کہ قافیہ مردف بود و ردف یکی از حروف مد بود
و آن دو حرف کہ روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند و حرف اول یا و واو ہر دو
مجہول الحرکۃ باشندست اور روی مضاعف حروف ممدود سے ہوتی ہے اور اوسمین
شرطین ہین اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف ایک حروف مد سے ہو
تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلی ہون چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا او
واو کا دونون مجہول الحرکۃ ہون جیسے بیخت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہے اور واو
اور یا انمین حروف مد ہین اور دونون حرف روی یعنی خا اور تا کلمے مین حرف اصلی
ہین اور حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بیخت اور سوخت مین مجہول الحرکۃ ہین
صاحب حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت لکھی ہے کہ اول یا ہر دو مجہول الحرکۃ
باشند اور نیچے اس عبارت کے لکھا ہے از دو حرف روی اور اوسپر یہ حاشیہ لکھا ہے کہ

ح قولہ اول یا ہر دو مجہول الحرکۃ باشند ظاہر آنست کہ در بیشتر ازین کلمات مہملہ
ما بعد ہر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شدہ مثل سیرت و ساخت و یافت و دشت
آری در بعضی از کلمات پارسی و کار و حرکت حرف اول مفتوحہ است اما حرکت مجہولہ در کدام کلمہ
ازین کلمات بر اول و ثانی حروف روی یافتہ نمی شود معلوم نیست کہ مصنف علام از حرکت
مجہولہ چہ ارادہ ساختہ است تم کلامہ قائل ایک مرد فاضل ہے کہ نا آشنائی علم طب کے
حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تپ لوبہ کی جگہ نوبت کے معنی لغت مین دیکھکر حاشیہ پر
ثبت کیے کہ نوبت چیزی ست کہ بر در شاہان می نوازند الحق کہ بدون فہم معنی کے
حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہے اور معلوم ہو کہ بعضے نسخون مین وہ عبارت ہے جو لکھی گئی
اور بعض نسخون مین یہ عبارت ہے کہ و حرف اول یا ہر دو مجہول الحرکۃ باشند
پس محشی نے یا کو جو بای موحدہ ہے یا بیای تحتانی پڑھ کر مطلب کو خراب کیا ہے
ورنہ معنی یون ہی بنتے ہین کہ حرف اول ساتھ دونون حروف روی کے مجہول الحرکۃ ہو
مثلاً بخت مین حرف یا کہ خا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست مین واو کہ سین اور
تا سے ملا ہوا ہے مجہول الحرکۃ ہو پس اس صورت مین بھی وہی معنی ہوتے ہین
م اما حرفہای کہ در روی مضاعف افتد باستقرا معلوم شدہ ست کہ حرف اول یکے
ازین ہفت حرف باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و زا کہ درین لفظہا مجتمع اند سخن فش
زرف و حرف دوم یکے ازین شش حرف باشد یا و تا و جیم و دال و سین و کاف کہ
درین لفظہا مجتمع اند سکت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است راست نیست
دوست بیست داشت گوشت یافت کوفت زلفت ساخت بخت درخت کاشک کوشک
کارد مورد راند بانگ پارس جاماسپ کوچ نیرنگ غیژد کرد زد ست ولیکن جو حرف کہ روی
مضاعف مین واقع ہوتے ہین باستقرا و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول اون
سات حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومہ متن ہین اور مجموعہ اونکا سخن فش زرف ہے یعنی
سخن اوسکا عمیق اور تہ دار ہے اور حرف دوسرا ان چھہ حرفون سے ہوتا ہے جو مرقوم
متن ہین اور مجموعہ اونکا سکت بجد ہے یعنی خاموش ہوا کوشش با جد مقابل ہزل کے

کنز اور غیاث سے ہے اور مثالین انکی جو مرقوم ہوئین ہین اور حروف ثانی ہین جو کاف ہے
اوس سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون ہین بیت یعنی بایست
با ثانی مجہول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن برہان سے اسواسطے کہ ما قبل ردہ
حرکت مجہولہ شرط ہین داخل ہے اور بیخت صیغۂ ماضی ہے بیختن سے با بارفارسی بروزن
ریختن یعنی پیچیدن برہان سے اور کاشک مخفف کاشکے ہے کہ اصل ہین کاشش تھا
ہای مختفی کسکاف بیانی کے آخر ہین تھی بسبب کسرے کے یای تحتانی سے بدل ہوئی
کاشکے ایک لفظ ٹھہرا جواہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بنای بلند
اور قصر کو کہتے ہین برہان سے اور کارد بمعنی کزلک ہے کہ عربی ہین اوسکو سکین کہتے ہین
اور مورد بضم اول وسکون ثانی مجہول وثالث دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو
آس کہتے ہین پتی اوسکی نہایت سبز اور تر و تازہ ہوتی ہین اور دوائون ہین استعمال
کرتے ہین اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب سے نسبت دیتے ہین اور نسخے
مہر و نگین آیا ہے برہان سے اور پارس با بای فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ
چار شہر ہین شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال ہین ایک حرف
پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوز اور نام پہلو بن سام
بن نوح علیہ السلام بھی ہے برہان سے اور جاماسپ با بارفارسی نام حکیم کا کہ وزیر گشتاسپ
شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور کوفج کو برہان
اور جہانگیری ہین بفتح فا لکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان ہین رہتی ہین
اور کوفجان کو برہان ہین بروزن بوستان اور کشف ہین با فا موقوف بمعنی جماعت مذکور
اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوفج بفتح فا وسکون فا دونون طرح آیا ہے اور محتمل
کہ بسکون فا مخفف کوفجان ہو اور نیز بکسرح نیز اول وثانی کشیدہ وزای فارسی زدہ گیاہی است
کہ بر درخت پیچد و بعربی عشقہ گویند کذا فی البرہان آتا با کاف دیدہ نشد شاید مثل کاشک
افزودہ باشند تم کلامہ برہان ہین لفظ نیز بدون کاف ہے اور یہان مع الکاف اور
دونون حرف روی کے اصلی درکار ہین الیسا قیاس مفید نہین اور مخبر مح خیشر بکسر اول

دیا ر مجہول خدامی فارسی بعدہ امر غیشیدن است کہ بمعنی نزانو وچہار دست و پا نشستہ و بدست
مانند طفلان و بزانو دست دال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشدہ شاید در بعضے نسخہ دال را
زائد کردہ باشند مثل کاف در سکاشک واللہ اعلم تمّ کلامہ ظاہر ہے کہ غیشیز امر اور غیشیدن
مصدر برہان مین لکھا ہے اور یہان غیشد مع الدال آیا ہے اور دونون حرف روی کے
اصلی در کار ہین کیا عجب کہ مثل غیشیدن کے غیشدن بھی مصدر آیا ہو جیسے گذرانیدن اور
گذاردن و گستریدن اور گستردن وغیرہ اور غیشد ماضی اوس سے ہو اور گرد و ح گرد
بود و مجہول بمعنی نشاط و اندوہ از لغات اضداد است کذا فی الغیاث اما حال دال زیر حال
دال غیشد قیاس باید فرمود تمّ کلامہ یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بکار آمد نہین کہ برہان اور
کشف مین یہ لفظ بدون دال ہے اور یہان مع الدال اور دونون حرف روی کے اصلی درکار
ہین سوا اسکے برہان مین گروز بروزن خروس لکھا ہے اور یہان حرکت ماقبل ردف
مجہول چاہیے شاید کہ گروزدن بھی کوئی مصدر آیا ہو ہم و این دو حرف چون در مقاطع
شعر افتد آخر اوزان بجای یکحرف شمرند چنانکہ گفتہ ایم و روی مقید باشد سنے توجیہ
و این جنس در قافیہ تازی واقع نباشد و اما اگر در مقاطع نباشد اتصال این دو حرف
یا بحرفے ساکن بود یا بحرفے متحرک و اگر بحرف ساکن بود چنانکہ در لفظ راستی روی مطلق
بود چہ ہر دو حرف روی را متحرک شمرند و اگر اتصال شان بحرفی متحرک بود چنانکہ گوئیم
راست شو اگر یکحرف و ز دیدہ شود تا بروزن فاعلن شود روی را یکحرف بیش نباشد
و اگر ہر دو حرف مستوفی در نطق آرند تا بروزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک باشد
و روی در ینصورت سنے وصل باشد و بر حالیکہ چون روی دو حرف متحرک باشد و منفصل با
بوصل اسم مجری بآن حرکت لائق تر باشد کہ بوصل پیوستہ بود و حرکت اول را آن اولی کہ
باسمی دیگر خوانند و ہمچنین چون ہر دو حرف متحرک باشند یا یکی و بوصل متصل نباشد اسم مجرے
بران حرکت لائق نباشد و این حکم کہ گفتہ آمد خاص است باین لغت ست اور یہ
دو حرف یعنی روی مضاعف کہ دونون ساکن ہین جب آخر شعر مین واقع ہوتے ہین
اونکو وزن بیت بجای یکحرف شمار کرتے ہین جیسا کہ کہا ہمنے اول کتاب مین اور روی

مقید ہوگی سنائے توجیہ سے کے یعنی حقیقت مین مثلاً لفظ راست مین تا روی ساکن ہے اور
سین اوسکے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اوسکی توجیہ ہوتی اور یہان
سین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے
بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی مین واقع نہین ہوتا بسبب اسکے کہ دو حرف
روی دونون ساکن اور ماقبل اونکے مدہ وہ بھی ساکن پس وقوع مین حرفون ساکن کا
آخر شعر تازی مین نہین ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر مین نہون حشو مین ہون اتصال
ان دونون حرفون کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیساکہ
لفظ راستی مین کہ یا ساکن سے اتصال ہوا اس صورت مین روی مطلق ہوگی یعنی متحرک
اسواسطے کہ دونون حروف روی کو متحرک شمار کرتے ہین اور راستی کو بروزن فاعلن کہتے ہین
اور اگر اتصال اونکا بحرف متحرک ہو جیساکہ راست شو اگر اس مین ایک حرف وزدیدہ کیجیے
اور بروزن فاعلن کیجیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کسواسطے کہ ایک وزدیدہ
ہوگیا ایک حرف جو باقی رہا اوس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر دونون حرف مستوفی
اور تمام کردہ شدہ یعنی پڑہین تا بروزن مفتعلن ہو دونون حرف روی کے متحرک ہونگے
اور روی اس صورت مین بی وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہین ہوتا اور
منفصل نہین ہوتا اور بر جملہ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ جب روی دو حرف متحرک ہونگے
اور وصل سے ملین گے جیسے لفظ راستی مین کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس
حرکت روی کو زیبا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہین اور یہان روی متحرک
وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر یہ ہے کہ اور نام رکھین کسواسطے کہ
حرف روی دو ہین اور دونون متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہوا دوسری کا نام اور
چاہیے اور اسیطرح جب دونون حرف روی متحرک ہون جیسے راست شو مین بروزن مفتعلن
یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن جیسے راست شو مین بروزن فاعلن اور وصل سے
متصل نہو جیسے یہان شو کا شین متحرک اور منفصل ہے وصل نہین ہوسکتا ہے حرف وصل
ساکن اور منفصل چاہیے اس صورت مین اسم مجری ان حرکتون پر لائق ہے اسواسطے کہ

پھر توجیہ نام حرکت روی متحرک کا ہے جو متصل ہوتا ہے وصل سے اور یہاں وصل نہیں
اور روی متحرک ہے پس یہ احکام کہ کہے گئے خاص ہیں لغت فارسی میں تازی میں یہ
صورتیں قافیوں کی نہیں ہوتی ہیں و اما وصل حرفی زائد باشد کہ بعد از روی آید از کلمہ منفصل
نبود و بعضی گفتہ اند وصل ازین شش حرف باشد تا و میم و شین و یا و دال و ہا چنانکہ در سخنت
و سخنم و سخنش و سخنی و گوید و گفتہ می آید ت و اما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے کلمہ سے
اور تکرار اسکی واجب ہوتی ہے اور بعد روی کے آتا ہے اور کلمے سے جدا نہیں ہوتا
اور بعضوں نے کہا ہے کہ وصل ان چھہ حرفوں سے ہوتا ہے تا میم شین یا دال ہا جیسا کہ
سخنت اور سخنم اور سخنش اور سخنی اور گوید اور گفتہ میں آتا ہے هم و این حصر واجب نیست
چہ یا کہ در خطاب باشد مثلاً گوئی تو درین سخنی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سخنی یا
در نسبت چنانکہ در شہری و دیگر باشد و شبیہ بیا کہ در نکرہ آید مثلاً گوئی سخنی از سخنہا یا
در تقدیر فعل چنانکہ گوئی اگر گفتمی و کاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتمی و این دو حرف باشد
و یکی گرفتہ اند ت اور یہ حصر چھہ حرفوں پر واجب نہیں ہے اسواسطے کہ یای خطاب
جیسا کہ کہے تو کہ تو درین سخنی یعنی تو بیچ اس بات کی ہے اور یاے کلمہ توصیف جیسا لفظ
خوش سخنی میں یعنی سخن خوش اور یای نسبت جیسا کہ شہری میں یعنی شہر کا رہنے والا
پس یہ یا اور ہے یعنی یاے معروف ہے اور شبیہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے میں
آتی ہے مثلاً کہے تو سخنی از سخنہا یعنی کوئی سخن سخنوں سے یا تقدیر فعل میں ہوتی ہے یعنی
جس میں وقوع فعل ثابت نہو جیسا کہ کہے تو اگر گفتمی یعنی اگر کہتا میں و کاشکے گفتمی یعنی
کاشکے کہتا میں و بخواب دیدم کہ گفتمی یعنی خواب میں دیکھا میں نے کہ کہتا تھا اور یہی اور یہ
دو حرف ہیں یعنی ایک یای معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یای مجہول اور بعضیوں نے
ایک ہی لیا ہے چھہ حرفوں میں ح یعنی شبیہ بیا کہ عبارت است از یای مجہول حقیقت
حرفی مرکب است از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت هم و نیز الف ندا چنانکہ
گوئی پسرا ازین قبیل است و خارج است از حروف مذکورات اور الف ندا جیسا کہ کہے تو
پسرا یعنی ای پسر اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف شش گانہ مذکورہ سے

ھم چنین کاف تصغیر چنانکہ گوئی پسرک و در بعضی لغات بدل کاف تصغیر واو بود ست اور
اسیطرح کاف تصغیر جیسا کہ کہے تو پسرک یعنی پسر خرد اور بعضے لغت مین بدل کاف تصغیر کی
واو ہے یعنی پسرو مثال اوسکی شعر بر من نظری بکنی ای پسرو چشم خوش تو کہ آفرین
باد برو چہارم و نون مصدر چنانکہ در لفظ گفتن و کردن ہم ازین قبیل است و خارج است
از حروف شش گانہ ست اور نون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن مین ہے اسی قبیل سے ہے
اور خارج ہے حروف شش گانہ سے ھم و بر جملہ تحقیق درین موضع آنست کہ ہر حرف
ساکن کہ جاری مجری این حروف باشد کہ بروی مطلق پیوندد تا کلمہ بآن تمام شود از قبیل
وصل بود ست اور فی الجملہ تحقیق اس جگہہ یہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حروف کا ہو
کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب اوسکے تمام ہو قبیل وصل سے ہے ھم و بدانکہ قدما
الف اطلاق برسم عرب بکار داشتہ اند چنانکہ گویند شودا و گویدا و از قبیل وصل شمردہ و
استعمال آن الف اصلا خطاست چہ عرب را الف و واو و یا از اشباع حرکات او اخر
کلمات حادث شود و عجم را او اخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتی در افزودن و آن را
اشباع کردن تا حرفی حادث شود خروج باشد از لغت ست اور معلوم ہو کہ قدما نے
الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیسا کہ کہتے ہین شودا اور گویدا اور من قبیل
وصل شمار کرتے ہین اور استعمال الف کا مطلقًا خطا ہے کسواسطے کہ لغت عرب مین الف
اور واو اور یا اشباع حرکات او اخر کلمات سے پیدا ہوتی ہین اور زبان عجم مین او اخر
کلمات متحرک نہین ہوتے پس زبان عجم مین ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اوسکو اشباع کرنا
یہان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے ہے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج ہے
ھم و اما خروج درست تر آنست کہ در پارسی خروج نیست از جہت آنکہ وصل متحرک نیست
و باین سبب یوسف عروضی کہ در تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی مانند خلیل است در تازی
در اثنای حروف قوافی پارسی خروج نیاوردہ است ست و اما خروج ٹھیک یہ بات ہے
کہ پارسی مین خروج نہین ہے اس سبب سے کہ پارسی مین وصل متحرک نہین ہے
اور جب وصل متحرک ہو گا بلکہ حرف ما بعد یعنی ردیف ہو جاے گی اور اسی سبب سے یوسف عروضی

کہ تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی مین مانند خلیل کے ہے تازی مین حروف قوافی فارسی
مین خروج نہین لایا ہے هم و بعضی گفتہ اند چون حرف وصل متحرک شود و با حرفی
دیگر متصل گردد آن ساکن خروج باشد و حرکت وصل نفاذ چنانکہ گوئی زدمش و پسندمش
دال روی است و میم وصل و شین خروج ت اور بعضے کہتے ہین کہ جب حرف وصل
متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا
نام نفاذ ہے جیساکہ کہے توزدمش و پسندمش یعنی مارا مینے اوسکو اور پسند کیا مینے
اوسکو دال روی ہے اور میم وصل اور شین خروج هم و باشد کہ خروج بحرکت وصل
با و پیوندد چنانکہ گوئی پسرلیش و خبرلیش ت اور کبھی خروج بحرکت وصل وصل سے ملتا ہے
جیساکہ کہے تو پسرلیش اور خبرلیش یعنی ایک پسر اوسکا اور ایک خبر اوسکی هم و بعضے حرفی
دیگر راکہ بخروج پیوندد ہمبرین قیاس کہ در اتصال خروج بوصل گفتہ اند زائد نام نہادہ اند
چنانکہ درین قافیہ کہ زدہ امت و بستہ امت دال روی است و ہائی کہ در حال حرکات
ہمزہ در تلفظ بدل اوست وصل و میم خروج و تا زائد ت اور بعضے جب ایک حرف اور
خروج سے ملتا ہے اوسکو بر قیاس اتصال خروج بوصل زائد کہتے ہین اور بعضون نے
اوسکا نام مزید رکھا ہے جیساکہ اس قافیہ مین زدہ امت و بستہ امت یعنی مارا ہے مینے
تجھکو اور باندھا ہے مینے تجھکو اس مین دال روی ہے اور وہ ہا کہ حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ
مین بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور میم خروج ہے اور تا زائد یا مزید هم و ازینجا لازم آمد
چون گویند اگر زدہ امیت و بستہ امیت یا حرفی دیگر کہ بیا افزاید شود بلقبی دیگر احتیاج
افتد یا زائد زیادت از یکحرف روا باید داشت و شاید کہ ازین هم زائد شود ت اور اس جگہہ سے
لازم آیا کہ جب کہین اگر زدہ امیت و بستہ امیت یعنی اگر مارتا مین تجھکو اور اگر لیتا مین تجھکو
یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب کی حاجت پڑے اور وہ لقب
نایرہ ہے یعنی نافرہ اور نفرت کنندہ کہ سب حرفون سے کنارہ کش ہے پس زدہ امیت
اور بستہ امیت مین دال روی اور ہا کہ بدل اوسکے حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین
آتا ہے وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تا نایرہ ہے اور مشابہ اسکے یہ مثال ہے

بیت دل کہ بدست تو سپردستمش ** بازدہ اکنون کہ بخر دستمش ** وال روی اور سین وصل اور تا خروج اور میم مزید اور شین نایرہ ہے یا زائد کو زیادہ ایک حرف سے رو اور کہیے یعنی نایرہ سے نکہیے زائد تنے کہیے اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال اوسکی یہ ہے

بیت آن دل کہ بدست تو سپردستیمش ** ای جان بدہ اکنون کہ بخر دستیمش ** دال روی اور سین وصل اور تا خروج اور یا مزید اور میم اور شین نایرہ هم و اولی آنکہ ہرچہ بعد از روی و وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند و ہمچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب ردیف شمرندت اور بہتر یہ ہے کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب ردیف سے شمار کرین اور اسیطرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف سے جانیںح و بنا برین قول لازم می آید کہ درین بیت آنکہ در مردمک دیدہ وطن ساختمش ** قدر نشناخت چو اشک از نظر انداختمش ** میم و شین را ردیف گویند و شاید کہ قایل این قول برخلاف جمہور شعرا التزام کند تم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا بھی مذہب ہے هم و ردیف در اصل خاص بود بزبان فارسی و متاخران شعرای عرب از پارسی گویان فرا گرفتہ اند و بکار میدارند و این حرفی باشد یا کلماتی کہ بعد از روی موصول یا غیر موصول مکرر شود و بہمہ قوافی و اعتبار روی تکرار الفاظ است و بمعنی اعتبار نیست چہ اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بیک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضی را معنی باشد و بعضی را نباشد بسبب آنکہ بعضی بانفراد لفظی باشد و بعضی جزوی باشد از لفظی روا بود مثلاً اگر قافیہ یاد و باد و شاد باشد و ردیف شاہ و وقتی بمعنی ملک آید و وقتی بمعنی شاہ شطرنج و در میانہ یک قافیہ بادشاہ آید و شاہ درین لفظ جزوی از کلمہ است و بانفراد ہیچ معنی ندارد و وقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بی تفاوتت اور ردیف اصل مین خاص بزبان فارسی ہے اور متاخران عرب نے فارسی گویوں سے اخذ کی ہے اور استعمال کرتے ہین اور یہ ردیف حروف ہوتی ہین یا کلمات کہ بعد روی موصولہ یا غیر موصولہ کے مکرر آتے ہین سب قوافی مین اور معتبر ردیف مین تکرار الفاظ ہے معتبر نہین اسواسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے مین ایک معنی پر ہو یا بمعنی مختلف

یا بعض کی معنی ہون اور بعض کے معنی نہون اسسبب سے کہ جداگانہ ایک لفظ ہو اور بعض جزو لفظ ہو دوسرے کے مثلاً اگر قافیہ یاد اور باد اور شاد ہو اور ردیف شاہ کبھی معنی ملک اور کبھی بمعنی شاہ شطرنج اور دوسیان مین ایک قافیہ بادشاہ کا آئے اور شاد اس لفظ مین جزو کلمہ ہے اور تنہا کچھ معنی نہین رکھتا ہے وقوع ان سب کا موضع ردیف مین یکسان ہے نہ تفاوت پس اگر کہے تو کہ شاہ بھی بمعنی بادشاہ ہے اور بامعنی ہے کہین گے ہم کہ شاہ بالانفراد بامعنی ہے نہ جزو بادشاہ ہم و در ردیف مقدار را اعتباری نیست چہ اگر تمامی مطلع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشد روا بود چنانکہ در کثرت اعتباری نیست در قلت ہم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم شد کہ آنچہ بعد از روی و وصل آید اگر یک حرف باشد و اگر بزیادت جملہ از حساب ردیف باشد ست اور ردیف مین مقدار معتبر نہین ہے اسواسطے کہ اگر تمام مصرع شامل ردیف و قافیہ ہو روا ہے مثال یہ ہے بیت زر بہر بتان نثار کردم ٭ سر بہر بتان نثار کردم ٭ اور جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہین ہے قلت کا بھی اسمین اعتبار نہین ہے اور جب معنی ردیف کے ظاہر ہوئے معلوم ہوا کہ جو کچھ بعد روی اور وصل کے آئے ایک حرف ہو جیسے لفظ کردمش مین شین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے ہم اگر گویند پس بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتباری نبود و او را ہم از حساب ردیف شمرند گوئیم کہ اگرچہ حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمہید قافیہ حکم ردیف ست اما بسبب آنکہ بی حرف وصل استتمام کلمہ قافیہ و انقطاعش انجا کہ بوصل متصل بود صورت نمی بندد و در ردیف خلاف اینست چہ کالشی المباین است و وصل را بقافیہ تعلق بزیادت لازم است بخلاف ردیف و بآن سبب او را حکم معزز نہادن واجب پس میان او و ردیف فرق ظاہر باشد اما در خروج بخلاف اینست چہ وقوع خروج بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل میان او و روی فاصل گردد کالمباین شود پس حکمش حکم ردیف شود ست اگر کہین کہ اس بیان سے لازم آتا ہے کہ وصل کو بھی اعتبار نہین ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گننا چاہئے کہین گے ہم کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار مین بعد قافیے کے حکم ردیف کا ہے لیکن اس سبب سے کہ تمام ہونا قافیے کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اوس سے قافیے کا

جہان کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہین ہے اور ردیف بخلاف اسکے ہر
یعنی تمامی قافیہ بیردیف صورت پذیر ہے اسواسطے کہ ردیف مثل شئے غیر کے ہے
اور وصل کو قافیے سے ایسا تعلق ہے کہ زیادت اوسکی لازم ہے بخلاف ردیف کے
کہ زیادہ ہونا اوسکا لازم نہین ہے لہذا وصل کے واسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے
یعنی وصل کے واسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہین ہے پس درمیان وصل کے
اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن باب خروج مین بخلاف اسکے حکم ہے
اسواسطے کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل درمیان خروج
اور روی کے فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا
حکم ردیف کا ہے مباینت مین حاصل یہ کہ وصل کو بسبب عدم مباینت کے روی سے
ردیف کہنا مناسب نہین اور خروج کو بسبب مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب ہے
هم ودر لغت تازی چون ردیف معتبر نبودہ است باعتبار خروج در حال تحرک وصل
احتیاج افتادہ اما در لغت پارسی بسبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک وخروج
استغنا حاصل است اور لغت تازی مین جو ردیف معتبر نہین ہے اعتبار خروج کی
بحالت تحرک وصل احتیاج ہوئی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نہی مگر لغت پارسی مین کہ اعتبار ردیف کا ہے
اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب ہے کہ وصل متحرک
اور خروج کو پارسی مین داخل ردیف کرین کہ ردیف پارسی مین معتبر ہے هم
وباسر سخن شویم وگوئیم ازین بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج است حرکات
ردف وروی مفرد وحرف اول از روی مضاعف وحرف دوم از روی مضاعف ووصل
هم پنج است حذو توجیہ ومجری وحرکت مجہول کہ حرف اول روی مضاعف
رابود وحرکتی کہ حرف دوم روی مضاعف رابود یا روی مفرد رابود در حال اتصال
بمتحرکی کہ بعد از روی آید است اور اصل مطلب پر آئین ہم اور کہین ہم کہ اس بحث سے
ظاہر ہوا کہ حرف قافیے کے پانچ ہین اول ردف دوم روی مفرد سوم حرف اول
روی مضاعف سے چہارم حرف دوسرا روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتین بھی

پانچ ہین اول حذو یعنی حرکت ما قبل ردف دوم توجیہ یعنی حرکت ما قبل روی ساکن
سوم مجری یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجہول کہ روی مضاعف سے جو پہلے
حرف ہے اوس پر ہوتی ہے جیسے حرکت بای بخیت اور رای ریخیت پنجم دہ حرکت جو
حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہے یا روی مفرد پر ہوتی ہے درحالت اتصال
بمتحرک کہ بعد روی کے آتا ہے جیسے حرکت تا کی راست شو ہین جو بروزن مفتعلن ہے
کہ تا متحرک ہے اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجری کہنا نچاہیے کہ مجری کہنا اوسکو
مناسب ہے جو روی حرف ساکن سے بلکہ متحرک ہو اور اسی طرح روی مفرد جیسے درد
جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے دردل یہ حرکت بھی مجرے سے الگ ہے ہم
و ہمچنانکہ ہرچہ زیادت از وصل باشد بعد از روی و مکرر شود و آنرا ردیف خوانند ہرچہ
زیادت از ردف باشد پیش از روی و مکرر شود از قبیل صنعت ہا باشد و آنرا بقافیہ
تعلق نباشد ت اور جسطرح جو کچھ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہے بعد روی کے
یعنی بعد وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہین ہو سکتی اور مکرر آتا ہے اوسکو
ردیف کہتے ہین اوسیطرح جو کچھ کہ زیادہ ردف سے ہوتا ہے قبل روی کے
یعنی قبل ردف کے کہ ردف اور روی جدا نہین ہو سکتے اور مکرر آتا ہے وہ من قبیل
صنائع ہے اور اوسکو قافیے سے کچھ تعلق نہین ہے ہم و اگر آن مکرر لفظی باشد
چنانکہ گویند کرد یاد کرد شاد چون قافیہ یاد و شاد باشد آن را حاجب خوانند الا آنکہ
تکرار حاجب واجب نبود بل از باب لزوم مالا یلزم باشد چہ اگر رعایت کنند نوعی از صنعت
باشد و اگر نکنند حرجی نباشد ت اور اگر وہ مکرر جو زیادہ ردف سے ہوتا ہے
ایک لفظ ہو جیسا کہ کہے تو کرد یاد اور کرد شاد چونکہ قافیہ یاد اور شاد ہے اوسکو
حاجب کہتے ہین مگر تکرار حاجب کی واجب نہین ہے بلکہ لزوم مالا یلزم سے ہے اگر
رعایت اوسکی کرین ایک صنعت ہے اور اگر نکرین کچھ حرج نہین ہے معلوم ہو کہ
کبھی ایک لفظ حاجب ہوتا ہے جیسا کہ کرد یاد کرد شاد مین اور کبھی زیادہ جیسے اس
بیت مین بیت ہرچند رسد ہر نفس از یار زخمی ۞ باید نشود رنجہ دل از یار دمی ۞

کہ اسمین از او یا رد و لفظ حاجب ہین اور کبھی حاجب درمیان دو قافیون کے ہوتا ہے
جیسے اس رباعی مین **رباعی** ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت ٭ سست است عدو
تا تو کمان داری سخت ٭ حملہ سبک آری و گران داری لخت ٭ پیری تو بتدبیر و جوان داری
بخت ٭ اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہے اوسکو محجوب کہتے ہین اور حاجب لغت مین
بمعنی پردہ دار ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اوس سے ہے
تکرار ردیف واجب بود مگر در ترجیعہا یا انجاکہ شاعر بطریق بدعت ردیف بگرداند یا
ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ لطیف و مقبول بود نوعی از صنعت
باشد مثال تغیر ردیف بطریق بدعت آن است کہ کمال اصفہانی درین روزگار در قصیدہ کہ
بعضی را ردیف می آمد کردہ است و بعضی را می آید آوردہ است و مطلع قصیدہ اینست
بیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار مے آمد ٭ نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد ٭ و در موضع تغیر
باین نوع گفتہ است **بیت** ز بہر فال ز ماضی شدم بہ مستقبل ٭ کہ این ایام چنین
خوشگوار می آید ٭ زہی رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو ٭ ہمہ نہان سپہر آشکار مے آید ٭
و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بتصرف طبع ہا منوط باشد **ت** اور تکرار ردیف کی
واجب ہے مگر ترجیع بند مین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے
یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو
ایک نوع کی صنعت ہے مثال تغیر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی نے
اندنون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردیف می آمد ہے اور بعض جا می آید بیتین
مرقومہ متن ہین اون مین لفظ فال معنی شگون ہے کہ شگون نیک لیا ہے یعنی موسم بہار کا
تا آیندہ بہار مجھکو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آش ہے جیسا کہ رشیدی مین
لکھا ہے اور سند اوسکی یہی بیت لکھی ہے اور فرہنگ جہانگیری مین یہ لفظ بکسر ہے
اور اقسام بدعت محدود نہین ہین اسواسطے کہ تصرف طبائع سے متعلق ہین ٭
فصل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویان قافیہ در پارسی مجرد یا مردف بود
و مردف را روی یا مفرد بود و یا مضاعف و ہر یکی از مجرد و مردف مفرد مطلق بود

فصل ساتوین انواع قوافی پارسی مین ہے

یا مقید بود و ہر یکے یا موصول بود یا غیر موصول ست پس قافیہ پارسی یا مجرد ہوتا ہے یا مردف مجرد یعنی خالی ردف سے مدہ جیسے جدا اور ردا اور صبی اور بچی اور پہلو اور راسو اور غیر مدہ جیسے خبر اور گذر مردف یعنی جسمین حرف ردف ہو اوس مین مفرد ہو جیسے کار و بار اور جور اور نور اور شیر اور تیر یا غیر مدہ جیسے کرد اور مرد اور بکر اور فکر اور مردف مضاعف یعنی جس مین دو حرف روی ہون جیسے ساخت باخت سوخت دوخت بخت ریخت اور ہر ایک مجرد اور مردف مفرد سے یا مطلق ہوتا ہے یعنی روی متحرک یا مقید یعنی روی ساکن اور ہر ایک انمین یا موصول ہوتا ہے یا غیر موصول تفصیل واسطے فہم مبتدی کے مرقوم ذیل ہے

پہلے اقسام

مجرد — مردف مفرد

مطلق یعنی متحرک — مقید یعنی ساکن — مطلق یعنی متحرک — مقید یعنی ساکن

موصول — غیر موصول — موصول — غیر موصول — موصول — غیر موصول — موصول — غیر موصول

پس انواع مجرد و مردف مفرد ہشت بود چہار مطلق و چہار مقید ست پس قسمین مجرد کی یعنی جو خالی ہے ردف سے اور مردف مفرد کی یعنی جسمین حرف ردف ہے اور حرف روی ایک ہے آٹھ ہین چار مطلق اور چار مقید تفصیل مفصلہ ذیل ہے

مطلقات مجرد و مردف مفرد ۴ — مقیدات مجرد و مردف مفرد ۴

مطلق مجرد موصول	مطلق مجرد غیر موصول	مطلق مردف مفرد موصول	مطلق مردف مفرد غیر موصول	مقید مجرد موصول	مقید مجرد غیر موصول	مقید مردف مفرد موصول	مقید مردف مفرد غیر موصول
پسری و خبری	پسر من خبر من	مردی و دردی	مردمن و دردمن	دعات و ثبات	خبر و گذر مر نوع یہ	مرد و درد متعذر	مرد و درد
یا وصل	من ردیف	یا وصل	من ردیف	یا وصل ہو نہ ردیف	لائق ردیف جیسے خبر مرا گذر مرا نقیاد اور پسر من خبر من مطلق جیسا کہ سمجھا گیا مطلق ہین	بجہت اجتماع سبب ساکن ردف روی وصل	بجہت اجتماع ساکنین لائق ردیف نہین دو ساکن کے درمیان بیت کہ مرد را بر وزن فاعلن ہو روی تقیید نہ ہوگی

مثال مطلقات کی اول مثال مطلقات اما مطلق مجرد موصول چنانکہ ہمی پسری و خبری

مطلق مجرد موصول جیسا کہ کہے تو پسری اور خبری را روی مطلق اور یا وصل ہے ھم ب
غیر موصول چنانکہ گوئی پسر من و خبر من ت دوم مطلق مجرد غیر موصول جیسا کہ کہے تو
پسر من اور خبر من را روی مطلق اور من ردیف ہے اور اس حرکت کو مجری کہنا زیبا
نہین کہ روی متحرک ہے بدون وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی مین ھم و اما
ج مطلق مردف مفرد موصول چنانکہ گوئی مردی و دردی ت سوم مطلق مردف مفرد
موصول جیسا کہ کہے تو مردی اور دردی اس مین را ردف اور دال روی مطلق اور یا
وصل ہے ھم د غیر موصول چنانکہ مردمن و دردمن و غیر موصول در ہر دو نوع خبر باردیف
نتواند بود چہ مقطع شعر متحرک نشاید اما موصول از ہر دو نوع باردیف تواند بود ت
چہارم مطلق مردف مفرد غیر موصول جیسا کہ مردمن اور دردمن اس مین را ردف
اور دال روی مطلق اور من ردیف ہے اور غیر موصول دونون نوعون مین یعنے
مجرد اور مردف مین جیسے پسر من اور مردمن بغیر ردیف ممکن نہین یعنی ایسا قافیہ
حشو بیت مین واقع ہوتا ہے آخر بیت مین نہین ہوسکتا اسواسطے کہ مقطع بیت متحرک
نچاہیے پس جب وصل اور ردیف دونون نہون روی متحرک آخر شعر مین کیونکر آ سکے
اما قافیہ موصول دونون نوعون مین جیسے پسری اور مردی ساتھ ردیف کے ہوسکتا ہے
یعنی حشو بیت مین آسکتا ہے مثلاً پسری را بوزن فعلاتن اور مردی را بوزن مفعولن
ہوگا روی موصولہ مطلق رہے گی ھم مثال مقیدات اما ہ مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعات
وثنات و این باردیف نشاید چہ وقوع دو ساکن در حشو بیت نیفتد ت مثال مقیدات کی
اما پنجم مقید مجرد موصول جیسا کہ کہے تو دعات اور ثنات یعنی دعا تیری اور ثنا تیری اس مین
الف روی مقید اور تا وصل ہے اور یہ ساتھ ردیف کے نچاہیے یعنی حشو بیت مین
وقوع انکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ وقوع دو ساکن کا حشو بیت مین نہین ہوتا
اور یہان الف روی اور تا ہی وصل دونون ساکن ہین اور وصل حرف ساکن
ہوتا ہے پس دعات را اگر باردیف کہین بروزن مفاعلن ہو دو ساکن باقی نرہین
اور آخر شعر مین دونون ساکن باقی رہتے ہین ھم و غیر موصول چنانکہ گوئی خسبہ و گذ

ہر دو نوع شاید ت ششم مقید مجرد غیر موصول جیسا کہ کہے تو خبر اور گذر یہ قافیہ دونون
طرح ہوسکتا ہے با ردیف اور بے ردیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہیگی اور اگر حشو بیت
مین ہوگا تب بھی روی مقید رہیگی مثلاً خبر ہر ابر وزن مفاعلن ہوگا صاحب حاشیہ نے
زیر این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی پنجم و ششم تم کلامہ قائل هم مقید
مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و درد و این ہم با ردیف شاید ت ہفتم مقید مردف
مفرد غیر موصول جیسا کہ مرد اور درد اس مین را حرف ردف ہے جسکو قید کہتے ہین
اور دال روی مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اسمین نہین آسکتی ہے یعنی حشو مین
یہ قافیہ نہین آسکتا اسواسطے کہ ردف اور روی دونون ساکن ہین اور اجتماع ساکنین
درمیان بیت کے نہین ہوتا مثلاً مرد اجب ہوگا بروزن فاعلن ہوگا روی مقید نہ ہوگی
اور آخر بیت مین اجتماع ساکنین ہوسکتا ہے کہ رو بروزن فاع ہوگا هم آتا ح موصول
متعذر بود از جہت آنکہ اگر با ردیف باشد سہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است
و اگر بے ردیف باشد سہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود
چہ اعتبار دو ساکن را بیش نیست و اگر واقع باشد بر نیگونہ بود کہ گوئی بارش و کارش
ت اما ہشتم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب سے کہ اگر ساتھ
ردیف کے ہو یعنی حشو بیت مین ہو تین ساکن درمیان بیت کے پڑین ردف روی
وصل اور یہ محال ہے اور اگر بے ردیف ہو یعنی آخر مین ہو تین ساکن متوالی آخر بیت
مین پڑین ردف روی وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ آخر بیت مین دو ساکن سے
زیادہ معتبر نہین ہین اور اگر واقع ہو تو اسطرح واقع ہو کہ کہے تو بارش اور کارش
پس تقطیع مین ایک ساکن تین ساکنون سے گر جائیگا اور دو ساکن آخر بیت مین معتبر
ہونگے تینون ساکن معتبر نہین ہونگے هم و اما مردف مضاعف یا ہر دو روی ملفوظ بہ باشد
و لامحالہ ہر دو مطلق باشند و الا وقوع زیادت از یک ساکن در حشو و از دو ساکن در آخر
لازم آید و یا یک مطوی باشد در لفظ دیگر یا مطلق بود یا مقید و این سہ نوع باشد ہر یکی
یا موصول یا غیر موصول پس جملہ شش نوع باشد ت و اما مردف مضاعف یا دونون

حرف روی اوس مین ملفوظ بہ ہون مثلاً راستی بروزن فاعلن اس صورت مین دونون
حرف روی لامحالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ بہ نہون وقوع ایک
ساکن سے زیادہ کا یعنی دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت مین ہوگا اور وقوع
دو ساکن سے زیادہ کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت مین لازم آئیگا ہر چند گنجایش ایک
ساکن کی حشو مین اور دو ساکن کی آخر مین ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا
یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمین ہوئین اول دونون حرف
روی مطلق دوم ایک پیچیدہ لفظ مین اور دوسرا مطلق سوم ایک پیچیدہ لفظ مین دوسرا
مقید اور ہر ایک ان تینونمین یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چھہ قسمین ٹھہرین تفصیل اوسکی
خانونمین یہ ہے

مردف مضاعف ۳ نوع

هر دو روی مطلق		اول مطوی دوم مطلق		اول مطوی دوم مقید	
موصول	غیر موصول	موصول نامستعمل	غیر موصول	موصول نامستعمل	غیر موصول قابل ردیف نیست

هم اما مردف مضاعف هر دو روی مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی ت لیکن
مردف مضاعف جسمین دونون روی حرف روی متحرک ہون اور موصول جیساکہ کہی تو
راستی اور خواستی بروزن فاعلن الف ردف ہے اور سین اور تا روی مضاعف مطلق
اور یا وصل هم و غیر موصول چنانکہ گوی راست ست و خواست ست یا راست بود و خواست بود
بروزن مفتعلان و این بغایت گران باشد در لفظ و این نوع جز با ردیف نتواند بود ت
اور مردف مضاعف جسمین دونون حرف روی متحرک ہون غیر موصول جیساکہ کہے تو
راست ہست اور خواست ہست یا راست بود اور خواست بود بروزن مفتعلان اور یہ نہایت
گران ہے اور ثقیل ہے لفظ مین اور یہ نوع بجز ردیف نہین ہوسکتی پس مثالون مین
لفظ است اور لفظ بود ردیف ہے هم اما مردف مضاعف یک روی مطوی و دیگر مطلق
موصول در لفظ قبیح بود و نامستعمل ست اما مردف مضاعف جسمین ایک حرف روی پیچیدہ

اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک اور موصول ہے لفظ مین نہایت قبیح ہے
اور نامستعمل ہے مثلاً راستی بر وزن فعلن کہ تلفظ مین بھی اچھی طرح نہین آسکتا هم
و غیر موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال کنند و بیردلیف تواند بود مثالش
چنانکہ گوئی راست بود و خواست بود بر وزن فاعلان ست اور مردف مضاعف جسمین
ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول ہے لفظ مین گرانی اور ثقالت سے
خالی نہین ہے مگر بہت استعمال کرتے ہین اور بیردلیف نہین ہو سکتا مثال اوسکی جیسا کہ
کہے تو راست بود و خواست بود بر وزن فاعلان پس الف ردف ہے اور سین حرف
اول روی مضاعف پیچیدہ اور تا حرف ثانی روی مضاعف متحرک اور بود ردیف ہے
هم اما مردف مضاعف یکروی مطلق مطوی و دیگر مقید موصول نامستعمل بود از جہت تعذر
تلفظ چہ ساکنہای متوالی باآنکہ از اعتبار ساقط است باطی بعضی و اظہار بعضی دشوار
در لفظ آید ست اور مردف مضاعف ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسری مقید موصول
نامستعمل ہے اس جہت سے کہ تلفظ اوسکا متعذر ہے اسواسطے کہ سواکن متوالی کا یعنی
دو حرف روی ساکن سوم وصل ساکن باوجودیکہ اعتبار سے ساقط ہین ساتھ حذف
بعضے اور اظہار بعض کے تلفظ مین آنا دشوار ہے اور اگرچہ حرف روی اول مطلق مطوی کی
مگر ساتھ حرف دوم مقید کے یہ بھی حکم ساکن مین ہے هم و غیر موصول بدینگونہ بود کہ
رست و خواست و با ردیف نتواند ست اور مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسرا
مقید یعنی ساکن اسطرح ہے کہ رست اور خواست اور یہ ساتھ ردیف کے نہین آسکتی یعنی
اگر ردیف آئے گی روی حشو مین متحرک ہو جائے گی مقید نرہے گی هم پس ازین بحث
معلوم شد کہ ہمہ انواع چہاردہ است پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع
چودہ ہین یعنی آٹھ قسمین روی مفرد کی اور چھ قسمین روی مضاعف کی هم سہ نامستعمل
و یازدہ مستعمل ست تین نامستعمل ہین ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد
مقید موصول اور دو روی مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسری
مطلق موصول دوسری مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری مقید موصول

اور باقی گیارہ مستعمل ہین ھم وازین یازدہ ہفت مفرد و چہار مضاعف ست اور ان
گیارہ سے سات مفرد ہین کسواسطے کہ جب آٹھ سے ایک نوع نامستعمل نکل گئی سات
رہین اور چار مضاعف ہین کسواسطے کہ جب چھ سے دونون ہین نکل گئین چار ہین
ھم واز ہفت مفرد چہار مطلق و سہ مقید واز چہار مضاعف دو ہر دو روی مطلق و یکی
ہر دو روی در حکم یک روی مطلق و یکی ہر دو روی در حکم یک روی مقید ست اور ساتون
مفرد سے چار مطلق ہین اور تین مقید کسواسطے کہ ایک قسم مقید کی نامستعمل تھی نکل گئی
آٹھ ہین سات رہین اور چارون مضاعف سے دو قسمین وہ ہین جنمین دونون حرف
روی مطلق ہین موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہے جسمین دونون حرف روی حکم
یک روی مطلق مین ہین اور حقیقت مین اول مطوی ہے اور ایک نوع اسکی بسبب عدم
استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہے جس مین دونون حرف روی حکم یک روی مقید مین
ہین اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی ھم واز جملہ این یازدہ نوع سہ
نوع با ردیف نتواند بود و چہار نوع بی ردیف نتواند بود و چہار نوع شاید کہ با ردیف
بود و شاید کہ بی ردیف بود ست اور ان سب گیارہ نوعون سے تین نوعین ساتھ
ردیف کے نہین ہوسکتین ایک مقید مجرد موصول دوسری مقید مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ایک روی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعین بغیر ردیف کے
نہین ہوسکتین ایک مطلق مجرد غیر موصول دوسری مطلق مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ہر دو روی مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ایک روی
مطوی دوسری غیر موصول اور چار نوعین با ردیف بھی ہوتی ہین اور بی ردیف بھی
ایک مطلق مجرد موصول دوسری مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی
مردف مضاعف ہر دو روی مطلق ھم **فصل ہشتم** در قافیہ اصلی و معمول و ذکر
شائگان لفظی کہ در موضع قافیہ افتد اصلی بود یا معمول و اصلی چنان بود کہ بہ ہمان صفت کہ
واضع وضع داشتہ باشد استعمال کنند و معمول چنان بود کہ آن را بہ ترکیبی یا تصریفی شایستہ
استعمال گردانند مثلاً رست و پیوست اول اصلی دوم معمول چہ ترکیب لفظ است با

پیدا شایستہ در موازات قافیہ اول شدہ است **ت** فصل بھوین قافیہ اصلی
اور معمول کے بیان مین اور ذکر شاگردان میت جو لفظ کہ مقام قافیہ مین واقع ہوتا ہے
اصلی ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اوسکو اصل وضع پر استعمال کرین اور
معمول اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو
مثلاً راست اور پیدا است اول اصلی ہے اور دوسرا معمول اسواسطے کہ لفظ است کو
پیدا سے ملاکر ہنر اور مقابلہ قافیہ اول کیا ہے یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ لفظ کے ہے
مثال ثانی یہ بیت ~~ زالطاف خفی شاہ عادل * بہر دم میرود از دست با دل *
اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ حرف کے یہ ہے **بیت** با فسون وعشوہ وناز آن بت
ملنا زمن * دل زدست عالمی بر دست نی تنہا زمن * اور ایک قسم اسکی تصرف
تحلیلی ہے کہ ایک لفظ کو دو ٹکڑے کرکے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کرین
جیسے یہ بیتین خواجہ حافظ کی ~~ شب از مطرب کہ دل خوش باد وی را * شنیدم
نالۂ جانسوز نی را * عفاک اللہ من شر النوایب * جزاک اللہ فی الدارین خیرا *
لفظ سے نے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہے هم وہمچنین پاردم وافشاردم اول
اصلی ودوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشاردن حکایت نفس در ماضی آوردہ است
وشایستہ استعمال درین قافیہ شدہ ست **ت** اور اسیطرح پاردم بمعنی قیمچی اسپ
اور افشاردم بمعنی افشردم اول اصلی اور دوم معمول ہے اسواسطے کہ قایل لفظ
افشاردن سے حکایت نفس صیغۂ ماضی مین لایا ہے اور شایستہ استعمال اس قافیہ مین
ہوا ہے **ح** قولہ پاردم ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ این لفظ بفتح دال باشد
بقرینہ قافیہ افشاردم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیا ردہ آری پاردم بضم دال
بمعنی چرمی کہ بر پس زین اسپ اندازند در برہان موجود غالب آنست کہ در ینمعنی مرکب
از پار کہ بمعنی چرم و باغت دادہ ست ودم باشد تم کلامہ غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی
استعمال شعرا مین آگیا ہو اور کشف مین چرو استعمال بالفتح و بار رہی لکھا ہے دال سے
کچھہ تعرض نہین کیا اور بصورتیکہ بضم دال ہو قافیہ عیب دار ہوگا اور اگر مفتوح ہوگا

عیب بھی ہر طرف ہو جائیگا ھم و در تازی در نابہ کہ اسم فاعل از نباہت باشد و نابہ کہ ناب
باشد با ہای ضمیر یکی اصلی باشد و دیگری معمول ت اور تازی مین نابہ اسم فاعل نباہت سے
بمعنی بزرگی اور نابہ ناب سے بمعنی دندان پیشین ساتھہ ہای ضمیر کی ایک اصلی ہے
دوسرا معمول ھم و ہرگاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد و در ہمہ موا ضع تکرار بیک معنی
آید آن قافیہ را شایگان خوانند و مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان
گنجی را گویند کہ در وی مال بسیار و بیحد باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون بمعنی جمع کہ
در اسپان و مردان باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان و نگران و جویان باشد و ہا و الف
جمع کہ در سرہا و دستہا باشد و یای نکرہ کہ در اسپی و مردی باشد و دال استقبال کہ در گوید
و کند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جائز نباشد و تحقیق چنان اقتضا می کند کہ استعمال
یک قافیہ از شایگان روا بود مثلاً در قصیدہ کہ قافیہ او نہان و گران و جہان باشد روا بود
کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلاً گویند خران چہ الف و
نون در اسپان و خران بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت قبح شایگان
تکرار قافیہ است بیک معنی ت اور جسوقت کہ قافیہ مرکب سے ایک جزو مکرر واقع
ہوتا ہے اور سب جگہہ تکرار ایک معنی پر آتی ہے اوس قافیے کو شایگان کہتے ہین
یعنی ایطای جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہے اسواسطے کہ گنج شایگان
اوس گنج کو کہتے ہین جسمین مال بہت اور بیحد ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی کی
بکثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون بمعنی جمع اسپان اور مردان مین ہے یا
بمعنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جویان مین ہے اور ہا اور الف جمع کا جیسا
سرہا اور دستہا مین ہے اور یای نکرہ جیسے اسپی اور مردی مین ہے اور دال استقبال
جیسے گوید اور کند اور دہد مین ہے اور استعمال شایگان کا قافیے مین جائز نہین ہے اور
تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیہ شایگان کا روا ہو مثلاً جس قصیدے مین
کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو روا ہے کہ اسپان لائین اسواسطے کہ ایک جگہہ سے
فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہین آتی ہے اور نچاہیے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیہ مین بھی

لائین مثلاً کہین خسران کہ جمع خر ہے اسواسطے کہ الف اور نون اسپان اور خران مین
بیک معنی ہے پس قافیہ مکرر ہوا اور بسبب قبح شایگان کا تکرار قافیہ ہے ایک معنی پر
اور غیاث مین برہان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان بمعنی فراخ و لائق و سزاوار
اور ہر چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اسواسطے کہ اصل اسکی شاہگان تھی حرف ہا کو
ہمزہ یا یا سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہے گنجہا سے خسرو پرویز سے اور معنی بیکار یعنے
کار بے مزد اسواسطے کہ یہ امر بھی تحکم کا ہے اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہے اور
ایک نوع ہے قافیہ معیوب سے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ
زبان اور فغان سکے قافیہ کرین یا اون لفظونکو جنمین یا اور نون نسبت ہو جیسے یمین
اور زمین ساتھ جبین اور کمین سکے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ اون لفظون کے
جنمین یا اور نون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کرین جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ
زبان اور کران سکے اور اسیطرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیے کو
فقط ایک جگہہ لانا مضائقہ نہین درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا
ہر اما شعرا از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدی کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردہ اند
از سبب شہرت قبحش مگر آنجا کہ شعر مُرَدَّف بود چہ ردیف عیب قافیہ بپوشاند و در شعر
مُرَدَّف ہم زیادہ از یکے نیاورند البتہ اما شاعرون نے شایگان سے احتراز
کیا ہے یہان تک کہ ایک جگہہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے اوسکو بھی نہین لائے ہین
بسبب شہرت قبح شایگان سکے مگر جہان کہین کہ شعر مُرَدَّف یعنی با ردیف ہو وہان شایگان
کا لانا مضائقہ نہین کہ ردیف عیب قافیے کا چھپاتی ہے اور شعر مردف مین بھی زیادہ
ایک جگہ سے نہین لاتے ہین البتہ ہم در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار
کردندی چنانکہ در مومنات و مسلمات و نصرت و ضربت و در ضمائر و امثال آن الا آنکہ
قدما از ان غافل بودہ اند و محدثان کہ شعر آراستہ گویند اعتبار کنند اور لغت عربی مین
یعنی قافیہ لغت عربی مین چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات اور
مومنات اور نصرت اور ضربت مین اور ضمائر مین مثل جبالہ اور حسابہ سکے اور جو مثل اسکے ہے

مگر قدما اس سے آگاہ نتھے اور متاخرین کو شعر آراستہ کہتے ہین اعتبار کرتے ہین
اور اپنے کلام مین ایسا جھگ نہین لاتے ہین ۝ فصل نہم در بعضی احکام قوافی بر مذہب پارسی
گویان گاہ بود کہ از ایراد یک قافیہ و دو قافیہ در شعر معلوم نشود کہ قافیہ از کدام نوع است
چہ شاعر را مجال تصرف باقی بود کہ از نوعی بنوعی دیگر نقل کند مثلاً اگر در قصیدہ در موضع
قافیہ آزار و بازار ایراد کند شاید کہ بعد ازان گفتار و کردار آورد تا قافیہ مردف باشد و روی
حرف را بود و مقید بود و بے ردیف باشد ۝ فصل نوین بعضی احکام قوافی مین موافق مذہب
پارسی گویون کے کبھی ایک قافیہ اور دو قافیے کے ایراد سے شعر مین معلوم نہین ہوتا کہ
قافیہ کس قسم کا ہے اسواسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے
طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدے مین قافیہ آزار اور بازار کا ایراد کرے
سزاوار ہے کہ بعد اوسکے گفتار اور کردار لائے کہ قافیہ مردف ہو یعنی الف ردف ہو اور را
روی مقید اور بے ردیف ہو ہم و شاید کہ بعد ازان راز و ساز گوید تا قافیہ از و باز و راز
و ساز بودہ باشد و آز در آخر ہمہ ردیف باشد و نشاید کہ قافیہ بود و الا شایگان بودہ باشد
و این قافیہ ہم مردف بود و روی حرف زا بود و مطلق بود و با ردیف باشد ۝
اور سزاوار ہے کہ بعد اوسکے راز اور ساز لائے یعنی راز اور ساز کو لائے تا قافیہ
آز اور باز اور راز اور ساز ہو اور کلمہ آز سب جگہہ ردیف اور اچھا ہے کہ یہی آز قافیہ ہو ورنہ
شایگان ہوگا اسواسطے کہ آز سب جگہہ ایک معنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ
اول کے مردف ہے یعنی الف ساز اور باز مین ردف ہے اور حرف زا روی ہے
اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھہ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آز سب جگہہ ردیف ہے
ہم و بار دیگر بعد ازان ہم شاید کہ چرا زار و گیا زار آورد تا قافیہ او با و را و سا و چرا و گیا
بودہ باشد و زار در آخر ہمہ ردیف بود و نشاید کہ قافیہ بود و الا در بعضی شایگان افتد
و این قافیہ مجرد بود و روی کہ حرف الف ست مقید بود و با ردیف بدین قیاس باید کرد
در دیگر مواضع ۝ اور پھر بعد اوسکے بھی سزاوار ہے کہ چرا زار اور گیا زار قافیہ
لائے چرا زار یعنی جای چریدن اور گیا زار مخفف گیاہ زار یعنی جای روئیدن گیاہ

تا قافیہ آ اور با اور را اور سا اور چرا اور گیا ہو اور زار سب جگہہ ردیف پڑے اور بچا ہیے
کہ یہی زار قافیہ ہو ورنہ بعض جا شایگان واقع ہوگا یعنی جیسے چرا زار اور گیا زار ہے کہ زار
ان مین بیک معنی پڑے گا اور سا زار و چرا زار مین نہ پڑے گا کہ سا زار مین از نکلتا ہے
اور چرا زار مین زار اور یہ قافیہ آ اور با اور سا وغیرہ کا مجرد ہوگا یعنی بیردف و تاسیس اور
روی کہ حرف الف ہے مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہوگا کہ زار
ردیف ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع مین ہم دیدانکہ ہر چند از بحثہای گذشتہ
معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشد اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ مکرر نباشد
اما باید کہ معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جہت تعدد معانی تنہا بود بل شاید کہ
از جہت وجود معانی و عدمش باشد و در طرف وجود ہمچنانکہ بتعدد معانی مغایرت
حاصل آید در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید و آما اختلاف
کہ بسبب وجود معنی و عدمش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بانفراد دال بود بر معنی و یکبار
بانفراد دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود مانند لفظ بار کہ بانفراد دال است
بر معنی و چون جزوی باشد از لفظ بازار بمعنی سوق بانفراد دال نبود ست اور معلوم ہو
کہ ہر چند بحثہای گذشتہ سے دریافت ہوا کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہون
اختلاف معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہہ بمعنی چشم اور ایک جگہہ بمعنی آفتاب
لیکن یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہین ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنہا ہو
یعنی فقط یہی اختلاف نہین ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون بلکہ لائق ہے کہ وہ اختلاف
جہت وجود و عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہہ لفظ بامعنی ہو اور ایک جگہہ بیمعنی ہو اور
جیسے بامعنی ہونے مین درمیان تعدد معانی کے مغایرت حاصل ہوجاتی ہے ویسے ہی
بیمعنی ہونے مین بھی بسبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہوجاتی ہے
یعنی جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ بامعنی کے ہمدگر تعلق مین اختلاف
رکھتا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے آتا جو اختلاف کہ بسبب وجود معنی اور عدم کے
ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ لفظ مین ایکبار تنہا دلالت کرے معنی پر اور ایکبار

تنہا دلالت نکرے معنی پر خود بمعنی ہو بلکہ ایک جزو ہو کلمے کے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر مانند
لفظ باز کے کہ یہ باز تنہا دال ہے ایک مرغ شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ بازار کا بمعنی
سوق تنہا دال نہوگا معنی پر پس اس صورت مین باز ایک جگہہ بامعنی ہے اور ایک جگہہ بیمعنی
هم و اما اختلاف کہ بسبب تعدد معانی بود چنانکہ لفظ باز کہ بانفراد دال است بر مرغی و یکبار
دال بود بر معنی معاودت چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دیگر بار چنین کردست دوا اختلاف
کہ بسبب تعدد معانی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ باز بانفراد دال ہے
معانی متعددہ پر ایکبار دال ہے مرغ شکاری پر اور ایکبار دال ہے معنی معاودت پر جیساکہ
کہتے ہین کہ باز چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہان باز دونون جگہہ بامعنی ہے بانفراد
هم دوا اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بانفراد
چنین بود کہ بازار باشتراک مثلا بسوق افتد و بر معنی دیگر لفظ باز آرد و بہر دو حالت یک حکم
نتواند بودست و اما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم
دلالت مین بانفراد ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے باز کہ بازار مین ملا ہوا معنی سوق
پر ہے اور اسیطرح بمعنی دیگر لفظ بازار یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہین اسمین بھی یہی صورت ہے
چنانچہ غیاث اور بہار عجم مین لکھا ہے کہ بازار بمعنی سود و معاملہ اور رونق اور تارکی کی بھی
آگیا ہے پس دونون حالتون مین ایک حکم نہین ہو سکتا یعنی ایک باز بازار مین بمعنی سوق ہے
اور ایک باز بازار مین بمعنی رونق ہے اگرچہ دونون باز بانفراد معنی نہین رکھتی مگر بجہت تعلق
بمعانی کے اختلاف انہین حاصل ہے حرز عبارت بمعنی دیگر لفظ بازار یہ ہے کہ رہی بار بار
فتامل پس صورتین تین ٹھہرین ایک اختلاف بوجود معنی دوسری اختلاف بعدم معنی
بانفراد تیسرے اختلاف بوجود معنی و بعدم معنی بانفراد هم و مثال جامع این ہر سہ اختلاف
اگر لفظ گردون چہار بار ایراد کنند و قافیہ گر باشد و دون ردیف و گرد در دو موضع بانفراد
دال بود و یکی بمعنی حرف شرط و یکی بمعنی حرف با بود موضع بانفراد دال نبود بل جزو باشد از مجموع کلمہ مجموع یکبار دال
بر محیلہ بود و یکبار دال بود بر فلک این اختلافات کو حاصل شود و ایراد ہر چہار در قافیہ متفقی تکرار نشود و اللہ اعلم
ست اور مثال جامع ان تینون اختلافون کی اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کرین یا اوسے

خیہ گر ہو اور دونا ردیف اور گر دو جگہہ تنہا دال ہو معنی پر ایک جگاہہ بمعنی حرف شرط اور
نفت اگر ہے اور ایک جگہہ بمعنی جرب یعنی خارش اور دو جگہہ تنہا دال نہو معنی پر بلکہ ایک جزو ہو
ہیچ کلمہ سے ایک مرتبہ دال جملہ پر بمعنی ارادہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکور
حاصل ہون یعنی یہ تینون اختلاف حاصل ہون ایک یہ کہ گر بمعنی شرط اور گر بمعنی خارش
یہ اختلاف بوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون میں ہی بمعنی ارادہ اور نگر جو گردون مین ہے
بمعنی فلک یہ اختلاف بعدم معنی ہوا کہ گر ان مین بالانفراد معنی نہین رکھتا مگر تعلق ہے
اسکو الفاظ معنی دار سے سوم اختلاف بوجود و بعدم معنی کہ ان دونون کے انضمام سے
حاصل ہوتا ہے اور وارد کرنا چارون کا قافیے مین مقتضی تکرار نہین ہے واللہ اعلم
جرب بفتحتین و با موحدہ مرض خارش گشتن اور منتخب اور تحب الجواہر اور صراح سے
کذا فی انشیاء گردون فلک دار ادہ کہ ہندی گانٹی گویند غیاث سے بفتحتین الخ
کذا گذا و سیکشد منتخب فصل چہارم در عیوب قوافی فارسی ازانچہ درباب عیوب
قوافی شعر تازی گذشت آن عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد مگر اینجا جس گذشت اینجا
عیوب چہار قسم باشد فصل سوم عیوب قوافی فارسی ناظم کہتا ہے کہ جو کہ مت
عیوب قوافی شعر تازی مین کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی انہین سے معلوم
کیا چاہیے یعنی وہی عیوب یہان بھی ہین اور موافق گذشتہ کے یہان عیوب کی
چار قسمین ہین قسم اول آنچہ تعلق بردف داشتہ باشد و آن دو نوع بود اول اختلاف
حذو مثالا مرد و گرد و رفتہ و اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ رستہ و رستہ و لیکن این عیب پوشیدہ
تر باشد قسم اول جو تعلق ردف سے رکھتی ہے اور وہ دو طرح پر ہے اول
اختلاف حذو کا یعنی حرکت ماقبل ردف کا اور ردف مین قید بھی شامل ہے جیسے کہ
مرد اور گرد اور روید اور رود یعنی وظیفہ ہے اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ دستہ
اور رستہ اور بستہ ان میں عیب یعنی اختلاف حذو پوشیدہ تر ہے کمال اسمعیل
کہتا ہے گر سوز دلم ذکر نفس آہستہ شود ٭ از درد دلم راہ نفس بستہ شود ٭ دیدہ
ز زلال آب بھی گرد انم تا ہر چہ نقش تست از آن شستہ شود ٭ اختلاف رد ف

زیر کامل عبارت ترجمہ معیار الاشعار

و اختلاف بحروف متباعد المخرج ظاهر و قبیح بود و بآن سبب استعمالش کمتر اتفاق افتد
اما بحروف متقارب چنانکه در دور و شور و شیر و شیر که بکار دارند و هم قبیح باشد مگر بلغت کسانی که
هر دو کلمه بیک حرف گویند و جمع مردف و غیر مردف بحقیقت راجع بهمین قسم باشد ست
دوسرا اختلاف حرف ردف کا عیب ہے اس مین اختلاف بحروف متباعد المخرج
عیب ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب سے استعمال اوسکا کمتر اتفاق پڑتا ہے لیکن
اختلاف بحروف متقارب جیسے کہ دور اور شور اور شیر بمعنی اسد اور شیر بمعنی لبن ہین جسے
استعمال کرتے ہین مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور مین واو معروف اور شور مین واو مجہول
اور شیر بمعنی اسد مین یای مجہول اور شیر بمعنی لبن مین یای معروف حقیقت مین
دو حرف ہین اور قریب المخرج ہین مگر جن لوگون کی زبان مین دونون سکے یک
حرف ہین یعنی واو و یای معروفہ اور مجہولہ کو ایک حرف جانتے ہین اونکے نزدیک
کچھ عیب نہین اور جمع ہونا مردف اور غیر مردف کا بحقیقت راجع بہمین قسم ہے یعنی
اختلاف ردف ہے اور عیب ظاہر ہے ھم قسم دوم آنچہ تعلق بروی داشتہ باشد
وآن چہار نوع است قسم دوسری عیوب قوافی فارسی کی وہ ہین جو تعلق حرف
روی سے رکھتی ہے اوسکی چار نوعین ہین ھم ۱ اختلاف توجیہ چنانکه در اختر و عنصر و شاعر
واگر را متحرک شود این عیب مرتفع گردد چه آنجا حرکت ماقبل را توجیه نبود بلکه از حساب
قافیہ نبود بدانکه در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و یا بفتح و کسر میان اختلاف بضم
و کسر آن مباینت نباشد که در تازی اعتبار میکنند و همه را یک حکم باشد ست نوع
اول اختلاف توجیہ ہے جیسا کہ اختر اور عنصر اور شاعر مین کہ اختر مین حرکت ماقبل
روی ساکن فتحہ اور عنصر مین ضمہ اور شاعر مین کسرہ ہے اور اگر حرف روی
متحرک ہو یہ عیب دور ہو جاوے اس واسطے کہ حرکت ماقبل حرف روی توجیہ نہ رہیگی بلکہ
قافیہ سے نہوگی اس صورت مین قافیہ فقط رای متحرک ٹھہری حرکت ماقبل اوسکی
داخل قافیہ نہوگی اور معلوم کرو کہ فارسی مین درمیان اختلاف بفتح و ضم یا بفتح
و کسر کی اور درمیان اختلاف بضم و کسر کے کچھ فرق نہین ہے جیسا کہ تازی مین اعتبار

کرتے ہین اور محمود اور حمید کا قافیہ لاتے ہین یہان پارسی مین سب کا ایک حکم ہے
ہم سبب اختلاف حرف روی وچنانکہ دررد ف گفتیم بحروف متباعد ظاہرتر وشنیع تر
باشد و بحروف متقارب پوشیدہ ترچنانچہ سشتو وچہارسو وہری وعلی ودگرگ وترک
ست نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہے اور جیساکہ بیان ردف مین
کہا ہے کہ بحروف متباعد المخرج اختلاف عیب ظاہرتر اور شنیع تر ہے اور اختلاف
بحروف متقارب پوشیدہ تر یہان بہی وہی صورت ہے جیسا سشتو بواو مجہولہ اور
چارسو بواو معروفہ اور ہری بیار مجہولہ اور علی بیار معروفہ اور گرگ بکاف فارسی اور ترک
بکاف تازی مین کہ انکا عیب بسبب قریب المخرج ہونے کے بیکدیگر کمتر ہے اختلاف
متباعد المخرج سے سشتو بکسر اول وثانی بواو مجہول رسیدہ طنبور کو کہتے ہین کہ
تین تار رکھتا ہو اور زر قلب روکش کو بہی کہتے ہین کہ اندر مس یا آہن ہو اور باہر نقرہ
یا طلا برہان سے اور ہری بکسر اول ویار تحتانی مجہول بر وزن ہری بمعنی کوشیدن اور
برابری کردن نسبے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی مین بمعنی خصومت اور بکدل بودن
بد کردار می بہی ہے یہ ہے برہان سے ح چہ در سشتو وچارسو حرف روی مختلف ست
کہ اول با وثانی سین است ودرہری را ودر علی لام ودر گرگ کاف فارسی ودر ترک کاف
تازی تم کلامہ فقال ہم سبب اختلاف مجری وقبح آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
باشد بدو حرف متقارب چنانکہ پیسری در خطاب وخیری در نکرہ پس کثرت مختلف ست
وشاید کہ بر بعضی مردم ملتبس گردد خاصہ کہ با ردیف بود ست نوع تیسری اختلاف مجری
یعنی حرکت روی کا اور قبح اوسکا پوشیدہ نہین رہتا مگر جسوقت کہ اختلاف وصل ہو
ساتہہ دو حرف متقارب المخرج کے جیساکہ پیسری حالت خطاب مین یعنی پیسر ہے تو
اور خیری حالت نکرہ مین پس کسرہ حرف را کا مختلف ہے ایک جگہہ معروف
اور ایک جگہہ مجہول اور دونون یار معروف اور یار مجہول قریب المخرج ہین شاید کہ
اس صورت مین یہ دونون حرف بعض مردم پر ملتبس ہون علی الخصوص جسوقت ردیف
بہی ساتہہ ان قافیون کے ہو ہم اختلاف حرکت روی مفرد یا روی مضاعف چنانکہ

زکاں عبارت ترجمہ بسیار لا شعار

گوی پادشاہ و پادشاہ چہ در اول بکسر است و در دوم مجہولہ است و ہمچنین چہ راست
کہ و رہست و کہ چہ اول مجہول است و دوم بضم دال اما در حرف اول از روی مضاعف اختلافی
تصور نیفتند چہ آن حرکت مجہولہ باشد ہمیشہ نوع چوتھی اختلاف حرکت روی مفرد کا
یا روی مضاعف کا مثال اختلاف حرکت روی مفرد کی یہ ہے جیسا کہ کہو تو پادشاہ اور پادشاہ اسواسطے کہ
اول یعنی پادشاہ میں دال پاد کی بکسر ہے اور دوم یعنی پادشاہ میں دال پاد کی بحرکت مجہولہ ہے
یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روی مضاعف کی یہ ہے چہ رہست کہ اور
رہست و کہ کسواسطے کہ اول میں یعنی تار راست اول میں حرکت ناتمام ہے اور دوسری
میں یعنی تار راست ثانی پر ضمہ و اما حرف اول از روی مضاعف میں جیسے حرکت حرف
پا ہی بخت اور را ہی بخت اس میں تصور اختلاف کا نہیں ہے اسواسطے کہ یہ حرکت
ہمیشہ مجہولہ ہوتی ہے قسم سوم اختلاف وصل و حالش ہم بر آنچہ گفتہ آمدست قسم تیسری قوافی فارسی کے اختلاف وصل کا یہ
حال اوسکا بھی اسی طرح ہے جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا سابق بیان کیا
کہ اختلاف اوسکا مقتضی ازالت اصل تشابہ ہے ہم قسم چہارم اختلاف ردیف و
آن در حرکاتی و حرفی تواند بود کہ پوشیدہ ماند والا بس قبیح باشد مثالش بستہ چون
در حالت خطاب گویند و بستہ چون نکرہ گویند تا حرف با و شبیہ با مختلف باشند و حرکات
ماقبل ہمچنین و باقی عیوب ہم برین قیاس باید کرد کہ در عیوب قوافی تازی گفتہ آمدست
قسم چوتھی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتوں میں
اور اون حرفوں میں ہو سکتا ہے کہ پوشیدہ رہے والا نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
جیسے بستہ حالت خطاب میں اور بستہ حالت نکرہ میں میں کہ حرف با اور شبیہ با
مختلف ہیں ایسی ردیف عیب وار ہے اور حال حرکات ماقبل کا اسیطرح ہو اور باقی
عیوب قوافی پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے ہم و بدانکہ در قوافی سجعہا
و مثنویہا و خانہای مربع و مسمط استقصای بسیار نکنند و استعمال بعضی عیوب روا دارند
و در قصاید قافیہ مصرع اول شاید کہ در دیگر ابیات قصیدہ مکرر شود و اما در مصرع دوم
نشاید ہست اور معلوم ہو کہ سجع اور مثنوی اور خانہای مربع اور مسمط کے قافیوں میں استقصا

یعنی تمام در گرفتن زیادہ ضرور نہین اور استعمال بعضے عیبون کا روا ہے اور قصائد مین قافیہ
مصرع اول کا چاہیے کہ اور ابیات مین مکرر لائین کہ اوسکو مطلع کہتے ہین اور وہ خارج
عیب ایطا سے ہے لیکن مصرع دوم مین تجا ہے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام در کردن وبنہایة
چیزی رسیدن منتخب ہے ہم وقد ما گفتہ اند کہ تکرار قافیہ در قطعہا وغزلہا بعد از ہفت بیت
و در قصائد بعد از چہاردہ بیت روا باشد اما نزدیک متاخران مستعمل نیست وبعضی گفتہ اند کہ
اختلاف تصریف نفی و اثبات مانند بکن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد و این ہم مستعمل نیست
ست اور قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیے کی قطعون مین اور غزلون مین بعد سات بیت کے
اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہین ہے
مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکہا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف تصریف کا
نفی و اثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہین ہے اور یہ بھی مستعمل نہین ہے ہم
این است آنچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دو لفت بر سبیل
ایجاز و باللہ التوفیق ست یہ ہے جو کچہ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر مین ایراد کرین علم عروض
و قوافی تازی اور فارسی سے بسبیل ایجاز و اختصار و باللہ التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمہ

موجود بحق وجود اول باشد	باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد
ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت	نقش دو مین چشم احول باشد



تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای زمان رشک اہل جہان نثار بے نظیر جناب مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخان صاحب بہادر صولت جنگ متخلص بحکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اوس شاہنشاہ کی نگارش حمد سے ہی کہ جسنے تاجداران گلشن کو چتر سحاب سے سرافراز کیا اور رنگینی رقم اوس جہان پناہ کی آرائش ثنا سے ہی کہ جسنے تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین دست تصرف دیا ❊ **مثنوی ظفر** ❊ افضائی لامکانی بارگاہش ❊ ہجوم بی نیازیہا سپاہش ❊ زدہ بربام وحدت کوس شاہی ❊ مطیع اوست از مہ تا بماہی ❊ بہارستان لطفش بیخزان ست ❊ خس آن سبزی نہ آسمان ست ❊ اور درود نا محدود خاتم انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جب تک مقربان درگاہ صمدیت نے اونکی ادنے ترین دربان درکی اجازت نپائی اوسکی بارگاہ تقدس مین جانے کی جرأت نپائی مخمس کہ حضرت اسیر نے ایک شعر اوستاد پر مصرعہ نفسی زینت دی ہے شایان طبع آزمائی کی ہے **مخمس** حق ہے یہ حق معرفت نور حق مین بات ❊ افضل ہے ہر نبی سے تو ای فخر کائنات ❊ آتش حیات شمع ہے پروانے کو ممات ❊ موسی ز ہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات مینگری درتبسمی آوصاف انجم لمعات اوس منبر نشین محفل غدیر خم پر کہ جسنے اپنے گوش حق نیوش سے کلمۂ بخ بخ لک یا علی زبان اغیار سے سنا اور بزم عام مین فقرۂ سلونی قبل ان تفقدونی خود زبان معجز بیان سے کہا ہمنام خدا علی مرتضی ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی بندہ ایست متصف بصفات خدا ❊ **رباعی ظہوری** ❊ سلطان رسل کہ جملہ را تاج سرست ❊ قانون بقا طفیل او نغمہ درست ❊ درچار حد از شعبگی او زدہ دم ❊ ہر کس زدو ازدہ مقامش خبرست ❊ امّا بعد ارباب نظر اور اصحاب ہنر صرافان رستہ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ وسال جسم کو مثل ہلال گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ فرمایا ہے شام کو ساتھ آفتاب کو برای مطالعہ شمسیہ اگر بیٹھے ہین تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلے ہین مژدہ ہو کہ کتاب **معیار الاشعار** فن اوزان قوافی مین

مستفید شہراہی روزگار تصنیف جناب تقدس مآب عمدة المحققین زبدة المدققین حاوی العلوم العقلیہ
والنقلیہ ہادی السبل الشرعیہ اسوة فضلاء فخام قدوة علماء اعلام صاحب القوة القدسیہ مالک الملکات
الملکیہ مستند الحکماء والمتکلمین سلطان العلماء والمجتہدین مجمع العلوم المعقول والمنقول مستنبط الفروع
من الاصول مقتدی الفقہاء من الآفاق المتمکن علی وسادة الاجتہاد بالاستحقاق عالم کامل فخر الاماجد
والاماثل آگاہ فلکیات علامہ کا شمس بین النجوم علامۂ عصر نبیرۂ دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی
طاب ثراہ وجعل الجنة مثواہ کی کہ ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر نقطہ اوسکا در معانی در کنار ہے
منتہی ہر دو سطر و رنگینی نزاکت سے سر زمین نہادہ ہین اوسکی گاہہای سیراب معانی شاخسار لطائف
پر واہن الوان بوقلمون کشادہ ہین ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف اوسکا نہ
دیدہ ہو نہ شنیدہ ہو عجیب دریا ہی کہ ہزارون انہار سطور اوس مین روان ہین اور صدہا صدف لفظ درة التاج
معانی در کنار اوس مین نہان ہین عجب سی کہ بانی علم نے اس علم کو ایجاد کیا ہو ایسا رسالہ نہ کوئی لکھیگا
نہ کسی نے لکھا ہے بسبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان ہو تنا یہ کہ آب مداد مین شرکت آب حیوان کی ہے
اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم مین بعزار جد و جہد آجاوی رشتۂ علوم مین کوئی عقدۂ لاحل ایسا کہ جسکا
انکشاف محال ہو پھر نہ پاوے میزان عقل مین اتنی تاب و توان نہین کہ وزن مراتب کر سکے اور زبان
ناطقہ ہر دم مین اتنی قدرت نہین کہ ذرا بھی دم ثنا بھر سکے اکثر صاحب شبستان تحقیق مین اگر گل صحت
مضامین بطور خود ہاتھ مین لائے ہین رنگہای طبع نو بنو دکھاتے ہین مگر اصل مین جو دیکھو تو پائے تحقیق سے
گرے ہوئے ہین نرخ راہ راست سے پھرے ہوئے ہین تسلیقا بعض جان تحقیق ہو اور محل محلل دم
تحقیق ہی کہو لتا بند کرتا ہے اور ظاہر کرتا اور چھپاتا ہی کسیقدر اعتراض جا بجا کئے ہین اور کسی نے ہو اسیا ہا
وسے ہین اور یکونکہ نو بسبب ناپاکی نسخ خدا جانے کیا کا کیا پڑھ گیا یہ اور باعث خرابی ہوا و
اونسی ہی کم مایہ سمجھے اوسکو غنیمت جانکر پڑہانے لگے شاگردونپر اوستادی جتانے لگے کج طبع
ان کلی سست طبع کجی اونکی پہچان سکے گہر مضمون صحیح کسیطرح نہ ہاتھ آتا تھا غواص فکر ہر دم
صدف کی جگہہ خذف پاتا تھا شعر جودت طبع کو اسجا مین عیان کرتا ہون بشکل ہر حرف
جو غم سے تنے بیان کرتا ہون بسبب عدم نظر صاحب فہم کامل کے عال حروف تباہ تھا
کثرت ماتم سے زیب بدن جامۂ سیاہ تھا جو شنجرف سے لکھا ہوا تھا اپنے خون مین آپ ڈوبا ہوا تھا

الف نیزۂ آہ کیصورت بلند تھا حیرت سے دیکہ شکل پرکار اسکا پسند تھا نہ سر پر کلاہ و نہ نعلین نقطہ زیر پا تھی
کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب اسکے کہ نہایت بار غم اوٹھایا تھا پشت پا بی طاقت تھی قوت نامیہ
معدوم تختۂ لحد کیصورت تھی صورت راستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبہالتا تہا وہ اور جہکی جاتی تھی پیچ کا
تقویۂ غم نقطہ سے بہرا تہا اشتیاق عالم مین مانند دل تڑپ رہا تھا پشت دال بہی بار غم سے خم ہو کر بے تاب و
توان تھی سب بے سے دو حصہ بڑہکر ناتوانی مین مشہور جہان تھی رے سے بہر ریش تہی نشتر فروش سینہ
خویش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہولی تھی سر زار پر گولی نقطے کی لگی تھی اسقدر ہجوم الم سے جنون مین
مبتلا تہا کہ سین سے نے دامن استاد انگون سے پکڑ لیا تہا کہ نشتر غم اسقدر تیز ہوا تہا کہ دامن شین
کے اوس پار ہو گیا تہا اللہ اکبر کیا گرم شیون تہا کہ آب چشم سے صاد تر دامن تھا چونکہ بگولا
تند باد غم کا چلا تہا الف کا تنکا چشم طا مین پڑ گیا تہا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت
تھی جو کوئی نقطہ غین کو اولٹ کر لکہتا تہا عین پر عین عنایت تھی حرف غم سر غم تہا
مثل الف افسر اہل غم و الم تہا کاف و فار ملک شکل کف ہو گئی تہی کف کشادہ مثل اہل
بصیرت ہو کر گو چہا ہی اوراق کتاب مین پہر رہی تہی چونکہ دستور جہان ہے کہ ہر جا ہی قدر و منزلت
ظاہری پسند اہل زمان ہے سب قاف چاہتے تہے کہ اگر قدرت پائین اور کتابون مین نکلکر چلی جائین
حرف لام و میم الم مین لگی تہی نیزہ غم سینے پر کہا گئی تہی نون کو پابند جنون کہون یا ماہی دریای
خون کہون واو اور ہا جہان ملجای تہی صورت وہ کہ کلمۂ تاسف و تحسر ہی دکہلاتی تہی جس کے سینے
انکہہ لڑائی تہی چشم ہا دیدۂ نقطہ سے خالی پائی تہی یا ہی خبر سستی و مایوسی دیتی تہی برابر
انگڑائیان لیتی تہی سب حرف صرف ماتم تہے بسبب اسکے کہ کوئی عالی فہم نہ ملتا تہا مبتلای غم و
الم تہی الغرض دوستان با صفا اور آشنایان صادق الولا خدمت بابرکت جناب استاد الکل
صاحب رای صائب رشک انوری و صائب گوش ہر دم جب سے خلق ہوئی ہین ایسے اشعار و مضامین
آبدار نہین سنے ہین زبان فہ جو دونون ابونکو واسطے نکتی کلمات کے ملایا ہی گویا صحت الفاظ و مضامین
کے واسطے معجون مرکب کو بنایا ہی سفیدی سحر جو مشہور ہے بیاض مین السطور دیوان بلاغت
بنیان سی فیضیاب ہی اور سیاہی شب جو زبان زد نزدیک و دور ہے سیاہی سطور پر نور کلام فصاحت
توامان سے باآب و تاب ہی بیشی انوار و اثر پیکی روشنی مہر دلیل ساطع ہی کثرت فروغ نقطہ پہ

قامت نخلی انجم سپہ ان قاطع ہو شعر بہاریہ انکا اگر برگ خشک خزان دیدہ پر لکہا جاوی برنگ برگہائے
اشجار فصل بہار بلکہ بڑہکر سبزی آئی وو سر جگاہ باطل ہو مگر انکی غزلیات ہین اور تسلسل سبب نگاہ لالہ گل کے
مگر انکے قصیدہ ہی مسلسل ہین زور دکہوی اور کہ جیب کائنات ہے سو شعر نکلکر ایک دفتر ہو جائے
اور دوم اندر جاکر جیب کائنات ہے اور ایک کتاب بنا درالوجود ہے بتصنیف باز اجمال اونکا اگر چاہو سمندر کو
ایک قطرہ مین لاؤ اور تفصیل انکی اگر چاہتے ہو اپنی ایک ذرہ سے آفتاب عالمتاب چمکاؤ زبان شیرین
انکی اگر چاہتی فرہاد شیرین ہین تلخی در بیان تیغ آتی نگین اشعار ہیکہ شفق آسمان ہوئی ہے اور
روشنی فلک چمک کر صیقل سخن بیل ہاتھ بان ہوئی ہے تب نو آسمان ہے یہ تعلی اور کہین کہان سے
اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنا ئین تو زنگی و سنے زبان فقط جنبش لب سے سامعین
سمجھہ جائین عربی فارسی اردو سب مین تصنیفات ہر علم مین ایک فن ہر ہنر کی تالیف سے تعداد
کتب مصنفہ و مؤلفہ تقریظ دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سے عیان ہے کیا حاجت بیان ہے صدہا امیر غریب
فیضیاب کلام ہین شاگرد ایسے نیکنام ہین اشعار ہی ہین سے آسمان سخن ہے انہین سے ہو روشن جہان
سخن ہے سخن اسقدر ہے سلاست کے ساتھہ ہے مبدل ہوگئی بلاغت کے ساتھہ ہے بلند اسقدر بیگمان
ہوگئی ہے مین شعر کی آسمان ہوگئی ہے کہاتی ہو دشمن اپنی اثر کہین نظم و نثر تو نظم سحر ہے نثر ستا مین اگر کند عقلونکو آج
بہجہ تیز فہمی نہو کچہہ علاج ہے یہ کہتی ہین سب آشنائی سخن ہے خدائی سخن ہین خدائی سخن ہے مقابل ہو
انکا نہ کیونکر ذلیل ہے کہ ہی یہ کتاب اوسپر قاطع دلیل ہے زہے ستا وابتال ظہوری و ظہیر جناب ملک الشعرا
تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید **مظفر علیخان** صاحب بہادر بہادر جنگ المتخلص بہ **اسیر** مد ظلہ العالی
مین آئی اور حرف التجا زبان پر لائے جناب موصوف نے اوسی بجا ادنکی منظور کی یہ کتاب شرح معیار
ہے جو **بزر کامل عیار** تصنیف فرماکر ثابت نزد ایک دوسری اکثر عروضیونکا امتحان تمام
ہر سخنچہ کو خام کیا کیا عقل آزمائیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین تحقیقین اوٹھائی ہین سبحان اللہ
ثم سبحان اللہ کتاب کیا ہے قدرت خدا جلوہ نما ہے بہت سے شخص پڑہکر فیضیاب ہوئی ذرہ ذرہ
عروض مین انتخاب ہوئے شہرہ اس شرح کا مثل متن جا بجا ہوا جسکو ذرا بھی ذوق تہا بدل وجان
مشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی ہمم والا کرم منشی والا شان مشہور جہان وجہانیان صاحب جاہ
سخاوت تخت نشین چار بالش ہمت و مروت جناب منشی **نول کشور** صاحب لا زالت بہار دولت

منور علی هر آلا زمنته و الدهور ظلّه ظلیل و ممدوه و نبیل که یگانهٔ آفاق هین هر علم کی کتاب کے مشتاق هین ایکروز جناب منشی صاحب کے دولتخانے پر تشریف لائے اور یه کتاب اون سے لیکر اپنے مکان پر آئے اہل مطبع کو حکم چھاپنے کا دیا مشتاقان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و قلم و سیاہی بیرون از طاقت بشر ہے صحت اسکی اگرچہ جیسے کتاب پیش نظر ہے رباعی ظہوری

خطش نگذاشت جبینها چینی ؛ هر نقطهٔ آن نافهٔ مشک آگینی ؛ برقع برخش زتار و پود نگهست بیگشت وگرنه خط پرستی دینی ؛ امید علماء اسلام اور فضلاء کرام مبصران عجائب جهان سامعان کلام نادر اہل زمان سے یہ ہے کہ اس کتاب کو بنظر انصاف دیکھکر فیضیاب ہون اور دعای خیر مصنف مین متوجہ درگاہ رب الارباب ہون اغلاط کتابت کاتب پر نظر نہین اوس مین اعتراض بشمن کا گذر نہین الله بس باقی ہوس شعر پہنچا ہے زمین سے آسمان تک ؛ بس کلک حکیم اب کہان تک تمام شد

قطعات تاریخ

از نتیجهٔ افکار جناب شاعر عدیم النظیر حشمت الدوله بهار الملک سید محمد غضنفر علیخان صاحب بهادر صولت جنگ المتخلص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی مظفر علیخان صاحب اسیر مصنف کتاب

طلامی است بی شبه کامل عیار	که شد بهر میزان افکار صحیح
اگر سال تاریخ خواهی حکیم	بگو شد عجب شرح معیار صحیح

از نتیجهٔ افکار جناب افضل الدوله مظفر الملک جناب سید افضل علیخان صاحب بهادر شوکت جنگ متخلص به افضل خلف اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یه شرح ہی معیار کی صحیح صحیح	ورق یه منتخب روزگار خوب چھپی
خرد نے طبع کی تاریخ یون کہی افضل	مطالب زر کامل عیار خوب چھپی

از نتیجهٔ افکار شاعر بی بدل صاحب فکر عالی میر وفا علیصاحب متخلص به غالی شاگرد حضرت اسیر

اولین شرح میزان بود — بعد ازان این کتاب شد تیار
عقل تاریخ او بہ من عالی — گفت شرح نکو معیار

از نتیجہ افکار جناب منشی سید فضل رسول خانصاحب بہادر متخلص و اصلی شاگرد حضرت اسیر مصنف کتاب تعلقہ دار جلال پور وغیرہ رئیس قصبہ سندیلہ خیر خواہ سرکار

واہ کیا لکھی گئی اچھی کتاب — حل ہوئی مشکل مسائل سربسر
واسطے تاریخ اوسکی کلک نے — یون رقم کی شرح ہندی مختصر
سنہ ۱۲۸۹

از جناب میرزا آغا حیدر صاحب افسون متخلص شاگرد جناب منشی مظفر علیصاحب اسیر رئیس شہر لکھنو

اوستاد نے کیا کتاب لکھی — جو سطر ہے میل چشم بد ہے
تاریخ کہی یہہ اوسکی مینے — افسون یہہ شرح مستند ہے
۱۲۸۹

از نتیجہ افکار شاعر یکتا جناب شیخ رضا حسین صاحب متخلص برضا شاگرد جناب تدبیر الدولہ منشی مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

زر کامل عیار شد مطبوع — آنکہ میزان برای اشعار ست
فکر تاریخ چون رضا کردم — گفت ہاتف کہ شرح معیار ست

قطعہ تاریخ از فکر شاعر ذی شعور جناب شیخ ظہور حسین صاحب متخلص بہ ظہور خلف منشی علی احمد صاحب شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

ہمسر تیر فلک کلک جناب اسیر — ہست ز پیکان او سینہ حاسد فگار
کرد چو فکر بلیغ از سر فضل و کمال — کرد بہر فقرہ اش سلک ثریا نثار
از پی تاریخ طبع خوب رقم زد ظہور — سکہ نو شد روان از زر کامل عیار
۱۲۸۹

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنة کہ جریدہ معیار الاشعار مسمی بہ زر کامل عیار مطبع نامی منشی نول کشور میں بمقام لکھنؤ بماہ اگست سنہ ۱۸۷۲ع مطابق ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۹ ہجری طبع ہوکر شائع ہوا فقط

غلط نامہ کتاب زر کامل عیار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	بوزرون	بوزن	۵۵	۱۱	لن مفاعی	لن مفاعلن	۱۱۶	۱۵	گذرانی	گذارنی
ایضاً	۵	ن	ان	۶۰	۱۳	اودریچا باک	او کچا باک	۱۱۷	۳	خالی	خانی
۷	۱۵	زعم	رغم	۶۱	۲۱	مرا مرا	مرا	۱۱۸	۷	نفرا	نفران
۷	۱۹	ست	دست	ایضاً	۲۳	کس	کسن	ایضاً	۱۲	بہر	بہرہ
۹	۹	بر مطلب	بر سر مطلب	۶۲	۱۸	اگر	اگرچہ	ایضاً	۱۹	رہبر	رہبری
۱۴	۱۳	رو	روی	۶۹	۱۱	تبا	تباہم	ایضاً	۱۹	دب	رب
۱۷	۸	بتکلف	بکلفت	۷۰	۵	مثمن	مثمن ہین	۱۱۹	۱	اغارا	غارا
۲۰	۲۳	نقرات	فقرات	۷۴	۱	ہی یہہ	یہہ ہی	ایضاً	۱۲	فارسی	فارسی ہین
۲۱	۶	ناخن زون	کہ ناخن زون	ایضاً	۷	بازیاوہ	یازدہ	ایضاً	۱۷	بجور	بجوسر
ایضاً	۱۱	موسیقی	مسوقی	۸۲	۲۲	لو	کو	۱۲۰	۳	زن	زون
۲۴	۳	دوہر	دو	۸۴	۵	نہین	تین	۱۲۱	۱	مفاعلات	مفاعیلات
ایضاً	۸	مقصود از حرکت مقصود	مقصود مصوت	۸۹	۱۴	سفاعیلان	مفاعلان	۱۲۲	۱۱	شوار	شغوار
[illegible]	۲۰	گوپا	گویا	۹۳	۱۳	اٹھائیس	اڑتیس	۱۲۹	۱۳	جن ہین	جس ہین
۳[illegible]	۲۳	متن	مین	۹۵	۱۵	تازہی	تازہی ہین	۱۳۱	۲	کسکی	کسکی ہین
۳۲	۸	مین	ہین	۱۰۳	۹	ہین	اورہین	۱۳۳	۱۲	احد مضمر	یا احد مضمر
۳۳	۷	ہوا	ہو	۱۰۸	۴	کہا	گیا	ایضاً	۱۸	عروض سالم	و عروض سالم
ایضاً	ایضاً	اصلی	اصل	۱۰۹	۱	مفاعیلات نسبت	مفاعیلات نسبت	۱۳۴	۳	متفاعلن	متفاعلاتن
۳۸	۲۲	مبعوقت	موقعت	۱۱۰	۹	را	راکہ	ایضاً	۷	یعنی	یعنی فعلن
۳۷	۷	ہی	ہین	۱۱۳	۷	ثانی	ثانی ہین	۱۳۶	۲۲	مثمن مطلق	مثمن
۴۳	۲	حرف	صرف	ایضاً	۹	تجریر	تجرید	۱۳۸	۵	ساکن کر	ساکن
ایضاً	۲۳	سکن	مسکن	ایضاً	۱۱	غروکا	غرورا	ایضاً	ایضاً	چاہین	چاہین و
[illegible]	۲	فذراک	فذراک	۱۱۴	۱۲	فاقت	فاقت	ایضاً	۱۳	ساکن	ساکن قبل الف نون
[illegible]	۸	من	متن	۱۱۶	۱	ثا	ثانی	ایضاً	۱۴	الا	اور
[illegible]	۱۸	ور	اور	ایضاً	۴	ایراد	درایراد	ایضاً	۲۱	فعلان	فعولان
[illegible]	۵	خوصًا	خصوصًا	ایضاً	۹	او بعد عینز	او بعد عین	۱۳۹	۱۵	باستی	تابستی
[illegible]	۱	جز	جزو	ایضاً	۱۵	گذرالم	گذرالم	۱۴۰	۴	اند	آرند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۹	و اگر	والا	۱۹۴	۷	ببر	بر	۲۴۸	۲۱	جائز	ناجائز
ایضاً	ایضاً	ٹھری	نہ ٹھہری	۱۹۵	۱۴	فاعلاتن	فعلاتن	۲۵۰	۱۹	بدل	کہ بدل
ایضاً	۱۸	حقیقت	حقیقت میں	ایضاً	۲۱	تبکلیف	تبکلف	ایضاً	۱۷	ران	ان
۱۴۱	۲۰	لیمعس	لیمیس	۲۰۲	۴	ازین	زرین	۲۵۲	۱۱	حروف	[illegible]
۱۴۸	۶	عروض	عروض فاع	۲۰۸	۱۳	زہر	زہر	۲۵۳	۱۹	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۷	ہمین	ہمی	۲۰۹	۶	مجہول	مجہول محذوف	۲۵۵	۲	اشبا	اشتباہ
۱۵۳	۶	اوس	اس	ایضاً	۹	محذوف	محذوف و مقطوع	۲۶۱	۱۱	حاجت	حاجب
ایضاً	۱۲	مرقومہ سی	مرقوم کر	۲۱۲	۷	بمعنی	معنی	۲۶۲	۲	یاسوس	ناموس
ایضاً	۲۱	مفاعیل	مفاعیلن	ایضاً	۸	فاما	فاما	ایضاً	۱۳	بدخیل	[illegible]
ایضاً	۲۲	مفعولن	فعولن	ایضاً	ایضاً	بموزن	بوزن	۲۶۵	۱۸	وادیا	[illegible]
۱۵۸	۱۳	وآوارہ	آوارہ	۲۱۹	۴	یہ ہی	ہی	۲۶۶	۵	جبنر	[illegible]
ایضاً	۱۴	ومفعولن	مفعولن	۲۲۱	۲۱	تا	تا بہ	۲۷۰	۲۰	خارج	[illegible]
۱۵۹	۱۸	گفتہ اند	گفتہ اند یا کردہ اند	۲۲۲	۱۹	اول	از وزن اول	۲۷۱	۲۱	اون	[illegible]
۱۷۰	۲۰	ندارا	ندترا	۲۲۳	۱	ہوا	ہو	۲۷۷	۲۳	لائق ہیں	[illegible]
۱۷۱	۱۹	ست	سبب	ایضاً	۶	قدم	قد	۲۷۹	۲۳	یعنی	[illegible]
ایضاً	۲۰	سالم ہی	سالم ہی	۲۲۴	۳	بعضی	یعنی	۲۸۱	۲۲	ہین	[illegible]
۱۷۲	۱۲	نمیدا	نہ نمیدا	ایضاً	۹	بسیط	بسیط را	ایضاً	۲۲	معتبر نہین	[illegible]
ایضاً	۲۱	بدواب	بدولب	ایضاً	۱۸	یازدہ	زیادہ	۲۸۲	۱	کہ جداگانہ	[illegible]
۱۷۴	۲۱	یعنی سکے	یعنی فہرکی	ایضاً	۲۱	تا بہ نجی یا شد	با ترنجی	۲۸۵	۶	وتکرار ردیف	[illegible]
۱۷۵	۲۱	تقطیع	تقطیع	۲۲۵	۲۱	کہ تا بپسند	کہ یا نپسند	۲۸۶	۴	مفرد ہو	مفرد
۱۸۷	۲۱	فاعلان	فاعلن	۲۲۶	۱۳	بپسند کیا	[illegible]	ایضاً	۱۲	مقیدات	مقید
ایضاً	۲۳	فراخ	فروغ	۲۲۹	۱۲	بلکہ	بلک	ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]
۱۸۰	۲۳	فعولن	مفعولن	۲۲۸	۱۲	کہ وہ	[illegible]	۲۸۸	۱۰	دو	مرد
۱۹۰	۵	مفعولن	مفعولن	۲۳۱	۵	کا	کی	۲۸۹	۱۲	جورد	[illegible]
۱۹۲	۱۰	لیستی	[illegible]	۲۴۶	۲۲	خالی نہین	[illegible]	۲۹۲	۱۱	ظاہرا	[illegible]
ایضاً	۲۱	مس تفع	مس تفعلن	۲۴۸	۱	شعر کہ یکسیا	[illegible]	۲۹۶	۷	شد	[illegible]
۱۹۳	۲	معرن	معمرن	ایضاً	۳	پسندیدہ	ناپسندیدہ	۲۹۸	۲۳	بہ	[illegible]
ایضاً	۵	مستفعلن	مس تفعلن	ایضاً	۱۳	حیا ہل	حیا ہل ہین	۳۰۰	۱۴	بمعنی	[illegible]